UNIVERSAL
LIBRARY
OU-234371
UNIVERSAL
LIBRARY

۱۲۷۵ھ

ماشاء اللہ کان وما یفعل ما یشاء

تصویر حال گذشتگان مرآت مآل رفتگان آئینہ احوال ماضی برائے

آئندگان نقش پند عبرت گزینان طرز معیشت ہندوستان وانگلستان

یعنی کتاب لاجواب موسوم بہ

تاریخ طرز معاشرت ہند وانگلنڈ

معروف بہ

تاریخ تراب

من تالیف شریف عالم المعی وفاضل لوذعی جناب مولانا شیخ محمد تراب علی پروفیسر

اشکر کالج گوالیار مصنف گلشن فیض۔ مبادی المناظرہ۔ اصول مناظرہ۔

تنویر العیون۔ کشف المسا۔ تقلیم نیل۔ اعجاز مسیحی۔ مفتاح الصرف۔

ابن جناب شیخ محمد غلام العلی صاحب بن شیخ عالیجناب محمد نور علی صاحب عرف

نور الدین قریشی صدیقی خانپوری قدس اللہ سرارہم وغفر لہم

باہتمام پنڈت مان چرن صاحب

در مطبع عالیجاہ لشکر گوالیار طبع شد

اللہ اکبر - اللہ اکبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ونصلی علی رسولہ الکریم

اللّٰھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء

اے اللہ مالک سلطنت کی تو سلطنت دے جسے چاہے اور سلطنت چھین لے جس سے چاہے اور عزت دے جسکو چاہے

وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر۔

اور ذلت دے جسکو چاہے تیرے ہی ہاتھ میں ساری بھلائی ہے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

تعریف - علم تاریخ میں گزرے ہوؤں کے احوال اور شہروں کے حالات اور آدمیوں کی رسوم

مناظرہ - ایک انگریز (ملحد) نے اثنائے گفتگو ایک جلسہ میں کہا کہ خدا کے وجود پر جو دلیل قائم کی جاتی ہے جسکو ہم جبتک اپنی جیتی جاگتی آنکھوں سے نہ دیکھیں گے نہ مانیں گے اور سنی سنائی بات قابل اعتبار نہیں ہیں (تراب علی) نے کہا حضرت آپ اپنی آنکھ کی قوت بینائی اور میرے الفاظ سے جو آپ کے کان کے اندرونی کھال پر تڑا تڑ لگ رہے ہیں انکار فرمائی اور سطح باطنی حواس ظاہر خاصہ حواس باطنی اور عقل سے کیونکر نہ کبھی آپ نے انکو دیکھا اور نہ دیکھ سکتے ہیں اور اپنی روح سے اور طبیعت سے جو آپکے جسم میں مدبر بدن ہے - اور ہوا سے جو آپکو دن رات دھکے دیتی ہے اور آپ اُسکو نہیں دیکھتے (جناب من وہ چیزیں ان آنکھوں سے نظر آتی ہیں جو کسی رنگ کا محل قدرت کی جانب سے واقع ہوئے ہیں اور جو رنگ سے عاری ہیں اُسکو یہ چشم ظاہر بین فطرتی طور پر نہیں دیکھ سکتی) - (یہہ بھی ایک قاعدہ ہے کہ کثیف لطیف کو

دعادات وہنرون اور صنعتون اور حرفتون اور نسبون کا بیان ہوتا ہے (پس تاریخ مین مندرج ہین

نہین دیکھ سکتا اور اللہ پاک ہر خیال مین آنیوالی چیزون سے الطف اور لطیف تر ہے) - پھر مین نے کہا کہ آپ نے اپنی آنکھون پشت کے داداکو یقیناً نہین دیکھا اور نہ اب دیکھ سکتے ہو تو فرماے انکار کیجیگا - جواب دیا نہین؛ بلکہ بزرگون سے سنتے آئے ہین - مین نے عرض کیا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار مقدس نبی اور لاکھون علما و حکما اور کروڑون عقلا اور بیشمار مخلوق خدا اُسکی خدائی پر گواہی دیتے چلے آتے ہین اور موجودہ انسان ہی نہین بلکہ کل مخلوق اپنے خالق کے وجود کی ایک روشن دلیل ہے (چنانچہ اس مضمون کو ہمنے اپنی کتاب گلشن فیض مین کچھ توضیح سے بیان کیا ہے) دیکھو یہہ چاند سورج جیسے سیارے روشن تارے اور زمین سے زیادہ وزنی کرے ادھر اور یہہ آسمان نیلی چھت والا اور یہہ زمین کے چوگرد چرخ تک فضا ولا تناہی اور یہہ ہرے بھرے درخت جن پر پھول پھل رنگ برنگ کے اور پھلون مین مزے انواع اقسام کے اور انکا ہر ہر پتا اپنے خالق کے وجود اور اُسکے اعلیٰ حکمتون کے بیان مین زبان کا کام دیرہا ہے - **بیت** وفی کل شئی لہ آیۃ ٭ تدل علی انہ واحد ٭

شعر برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ٭ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار ٭ **بیت** ہر گیاہے کہ از زمین روید ٭ وحدہ لاشریک لہ گوید ٭ **بیت** سے وحدت پر دلیل اُس کی یکتائی ہر ایک سبزہ ہے انگشت شہادت ٭ پھر معارض ہوا اور نے یہہ اعتراض کیا کہ ہر چیز کیواسطے کوئی نہ کوئی ٹھور ٹھکانا اور تعین ہے اور خدا بھی ایک شے ہے تو فرمائے کہ اُسکا تعین و مقام کہان ہے - مین (محمد تراب علی) نے جواب دیا کہ وہ لامکان ہے اُس کا مکان کہان ہے علاوہ ازین تعین و مکان ممکن کیواسطے ہوتا ہے نہ واجب کے لیے - اور حق تو یہہ ہے یہہ قاعدہ بھی سب جگہ صادق نہین آتا - آپ اپنی جان اور روح کو دیکھیے جو خدا ے خالق کی ایک ادنے مخلوق ہے نہ کسی جزو بدن کے ساتھ مخصوص ہے نہ کسی خاص عضو مین اُسکا مقام ہے نہ ایک جوڑ مثلاً ہاتھ پیر اور دل و دماغ وغیرہ مین تعین و مقام ہے لیکن ہے بدن مین ہی اسیطرح خدا تعالے بھی ضرور ہے لیکن مکان و تعین سے پاک و منزہ ہے (اے عزیز جب تو اپنی ہی ذات و صفات کی

طبقات قاریون اور مفسرون اور محدثون اور سیر صحابہ اور تابعین کے اور طبقات مجتہدون
شناخت مین اکثر خطا کرتا ہے تو اُس پاک ذات کے عرفان مین تیرے دنیوی حجاب اور تعلقات
حاجب اور مانع ہون تو کیا تعجب ہے۔ انسان کی کیا بساط ہے کہ اُس کے کسی صفت کو بھی اپنی
مدت العمر مین بیان کر سکے۔ **قطعہ** ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم ✕ وز ہر چہ گفتہ اند
و شنیدیم و خواندایم ✕ دفتر تمام گشت و بپایان رسید عمر ✕ ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم ✕
پھر مین (محمد تراب علی) نے کہا کہ خدائے پاک کے ماننے والون اور قیامت کے برحق جاننیوالون
کو کسیطرح پر نقصان نہین کیونکہ نہونے کی صورت مین (یقیناً دونون امر برحق ہین اور میرا ایمان
اُن کے ہونے پر ہے۔ آمنتُ باللہ والیوم الآخر) تو اقرار کرنے والے سراسر فائدہ مین ہی ہین
اور فرض کرو (نعوذ باللہ من سوء العقائد) اگر نہون تو لون اُن سے باز پرس کریگا۔ اور نہ ماننیوالے
ہر طرح نقصان اور زیان مین ہین کیونکہ نہونے کی صورت مین تو دنیا مین مطعون و ملعون اور ہونے کی
صورت مین دنیا و آخرت مین مردود و مطرود (خَسِرَ الدُّنیا وَالآخِرَۃَ ذٰلِکَ ہُوَ الخُسرَانُ المُبِینُ) ملحد
معارض نے کہا کہ ہم لوگ یقینی امور کو مانتے ہین اور یہہ امر یقین کے مرتبہ کو اس تقریر سے
نہین پہنچتا لہذا قابل تسلیم نہین۔ مین (تراب علی) نے کہا اول تو یہہ امر ضروری یقینی ہے دوسرے
بڑے بڑے عقلمند ذرا سے نقصان شک کو اپنے لیے روا نہین رکھتے اور اُس سے پرہیز کرنا
پسند کرتے ہین۔ دیکھو ایک شخص چلکر آیا اور ایک اندھیری کوٹھری مین جاکر کچھ نکالا چاہتا ہے
اور اُس کوٹھری کے پاس جو پہلے سے ایک آدمی بیٹھا ہے اُس نے کہا۔ اے جناب ذرا ہوشیار
اور دیکھتے بھالتے جانا اس کوٹھری مین ابھی آپ سے فرا پہلے ایک کالا سانپ گیا ہے۔ مجھے بھی
کام تھا لیکن ڈر کے مارے نہین گیا اب فرمائیے یہہ حضرت اندر تشریف فرما ہون گے یا نہین۔
(یقیناً نہین ہون گے)۔ یا ایک شخص خرومند مالدار خاصہ نوش فرمانے کو تیار ہوا اور رکاب دار
نے کہا کہ اے حضور اس قاب مین کچھ پکا ہوا نکلا ہے۔ یا اس کھانے مین سانپ نے میرے
روبرو منھ ڈالا ہے تو ارشاد کیجیے کہ وہ کھانا نذر کو رکھا جائیگا یا نہین (بالتحقیق نہین کھایا جائیگا۔

اور حکیمون اور طبیبون اور نحویون صرفیون اور نجومیون وشاعرون وغیرہ کے اور اخبار انبیا اللہ

پس جبکہ انسان اپنے فائدہ کے واسطے ایک شخص کی بات کو یقین کر لیتا ہی اور تھوڑے سے نقصان کے وہم وگمان پر اپنے تئین بچاتا ہے تو جن امور کی گواہی ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا راست باز اور لاکھون علما اور حکما اور کروروں عقلا اور سنکھون مخلوق خدا دے - اور اُسکا نقصان بھی عظیم ہو اور آپ اُسکو نمامین تو جناب کی عقل کی جانچ یہان ہی بخوبی ہوسکتی ہے - حق تو یہہ ہے

اثبات وجود واجب بدلیل عقلی

- پھر اس دلیل پر بحث کو ختم کیا کہ عقل کے نزدیک وجود (جسکی معنے فارسی مین بودن اور اردو مین ہونا) مین تین احتمال پیدا ہوتے ہین یعنی وجود تین قسم پر تقسیم ہوسکتا ہے ایک وجود واجب یعنی جس کا ہونا واجب اور ضروری ہے - دوسرا وجود ممتنع یعنی جس کا ہونا لازمی وضروری ہے جیسے اجتماع نقیضین - تیسرے وجود ممکن یعنی جس کا ہونا اور نہونا مساوی وبرابر ہے اگر کوئی اُس کے ہونے کی علت ہوا تو موجود ہوگیا ورنہ معدوم رہیگا -

قسم دوم یعنی ممتنع تو واجب اور ممکن کے وجود یعنی ہونے کی علت ہوئی نہین سکتا کیونکہ ممتنع خود ہی وجود نہین رکھتا پس نہونا ہونے کی علت کیونکر ہوسکتا ہے -

قسم سوم یعنی ممکن جسکا ہونا اور نہونا برابر مانا گیا ہے اور اُس کا ہونا یا نہونا دوسرے کے وجود یا عدم پر موقوف ہی پھر وہ علت اپنے وجود یعنی ممکن یا واجب کے وجود کی کیونکر ہوسکتا ہے بلکہ ممکن تو اپنے ہونے مین واجب کی طرف محتاج ہے -

جبکہ یہہ بات ظاہر ہوگئی کہ ممتنع وجود ہی نہین رکھتا اور ممکن اپنے وجود مین واجب کا محتاج ہی تو اب رہی قسم تیسری یعنی واجب کہ جسکا وجود یعنی ہونا ضروری مانا گیا ہی - پس وہ ہی وجود ممکن کی علت ہونے کی صلاحیت رکھتا ہی -

دلیل اثبات توحید

بعد اثبات واجب یہہ امر بھی نزدیک عقل کے بدیہی اور عقلا کے نزدیک ثابت ہوتا ہے کہ دور وتسلسل باطل ہین اور جب دور وتسلسل باطل ہین تو وجود واجب مین بھی دور وتسلسل باطل ہین - اور جب وجود واجب مین دور وتسلسل باطل ہین تو واجب واحد یعنی ایک ہی ہونا چاہیے - پس وہ ہی علۃ العلل یعنی تمام علتون کی آخری علت ہی جو خالق جمیع مخلوقات کا اور موجد کل موجودات کا اور صانع جملہ کائنات کا ہی جس کا نام خدا اور جسکو ہم اللہ کہتے ہین -

اور رسولون علیہم السلام اور اولیاء کرام کے اور اخبار مغازی اور حکایات صالحین اور احوال ملوک و سلاطین اور پند و نصایح اور ضرب المثل (کہاوت) اور غرائب ملکون اور اقلیمون اور عجائبات شہرون وغیرہ کے اور ہر علم کے اصول و فروع)۔

موضوع تاریخ

موضوع تاریخ کا احوال گذشتہ انبیا اور اولیا اور علما اور حکما اور شعرا و ملوک و سلاطین وغیرہ کا ہے۔

غرض و غائت

غرض و غائت ۔ غرض تاریخ سے احوال ماضی پر آگاہی پانا اور پھر فائدہ اوٹھانا کہ بدون کے بد افعال اور اقوال جن سے وہ خراب اور ہلاک ہوے بچنا اور نیکون کی نیک اعمال اختیار کرنا اور فانی چیزون سی پرہیز کرنا اور بقا پذیر اشیاء کے حصول مین ساعی ہونا۔

فوائد تاریخ

فوائد تاریخ ۔ پس خرد مندون کی روشن رائے سخن سنج پر کہ نکتہ نگار صحیفہ دانش اور معنی آرائے حقایق و دقایق ہے پوشیدہ نہین کہ تاریخ ہی وہ علم شریف ہی کہ ہر وقت اور ہر زمانہ مین انسان کی بہتری اور نصیحت کیواسطے افضل ناصح اور عمدہ آئینہ با تصویر ہے کہ وہ اپنی موجودہ حالت کو متقدمین کے مقابلہ مین اور اپنے اطوار کو پہلے لوگونکے آثار سے جانچے۔ اور اس ہی دیکھنے اور جانچنے سے یہہ امتیاز نصیب ہوتا ہی کہ اپنی حالت پہلے آدمیون سے بہلی ہے یا بری اگر بہلی ہو تو خالق مطلق کا شکر گذار ہو اور بری ہو تو اپنے تئین ننگ سلف خیال کرکے ایسی سعی کرے جس کی ذریعہ سی سلف کا خلف ہو جائے۔ اور تواریخ ہی انسان کو دنیا کی ترقی اور تنزل کے اسبابون کو نہائت توضیح سی واضح کرتی ہے جسکے سمجھنے اور جانچنے سے انسان اسباب ترقی دریافت کرکے دنیا کے مہذب آدمیون اور اہل ترقی مین شامل ہو سکتا ہے۔ اور تواریخ ہی اون علوم و فنون اور کمالات کو بتاتی ہے جن کے علم و عمل سے انسان اپنے اقران مین لایق و فایق ہوتا ہے اور تاریخ ہی ہر شخص کو یہہ بات بتاتی ہے کہ گذشتہ قومون اور شاہان سلف نے کس کس طریق سے دوسری قومون پر غلبہ حاصل کیا اور کون کون سے قواعد کی پابندی سے

ملک پر قبضہ و تسلط پایا۔ اور تاریخ ہی اس امر کو باحسن وجوہ ظاہر کرتی ہے کہ کون کون سے اصولون اور قانونون کے عدم پابندی اور چشم انداز کرنے کے باعث ممالک متنزع ہوگئے اور ملوک مغلوب اور قومین محکوم بن گئین۔ اور تاریخ ہی اس حال کو بخوبی روشن کرتی ہے کہ کن کن ضوابط اور قوانین کے دستور العمل بنانے اور اُسکے دائرہ سے سر مو تجاوز نکرنے کی بدولت ملک پر نیکنامی سے سلف نے حکمرانی کی ہے اور خلف اب کر سکتے ہین اور اون دستورون کو عمل مین لانے سے ممالک پر متصرف و متسلط رہے ہین اور رہ سکتے ہین۔ اور تمدن کے طریقے اور حسن معاشرت کی حالات اور علوم و فنون اور ہنر و کمالات ان قومون کے جو سنین ماضیہ مین گذری ہین بلا ملے جلے ان قومون کے صفحات تاریخ سے حاصل کر کے اپنی قوم اور اپنے زمانہ مین جاری کر سکتا ہے اور علم تاریخ کا جاننیوالا ایسا ہے کہ گویا آغاز زمانہ سے باعتبار اپنی واقفیت کی زندہ ہے اور اُسکی تصنیف سے اُسکا ذکر قیامت تک رہیگا۔ اور تاریخ دانی وہ عجیب چیز ہے کہ اُسکے معلومات حزو کو ہزار گونہ زیادہ کر سکتی ہین اور واقعات نادیدہ کو مثل واقعات دیدہ برائے العین مشاہدہ مین لاتے ہین۔ اور تاریخ ہی وہ فن لطیف ہے کہ اُس کے ذریعہ سے مصالح معاش اور معاد حاصل ہو سکتے ہین اور اُسکے وسیلہ سے امور دینی اور دنیوی کے مقاصد پر آگاہی پا سکتے ہین اور پہنچ سکتے ہین۔ اِس لیے کہ اصحاب طبع سلیم اور ارباب ذہن مستقیم نے اِس فن سے ایسے نتایج پیدا کیئے ہین کہ اون پر عمل کرنے سے حال اور مآل کی اطلاع ہو سکتی ہے اور اسیواسطے عقلمندون نے اپنی اوقات عزیز کو تاریخ دانی مین صرف کیا ہے اور سلف کے حالات پر آگاہی پانے سے فائدہ اوٹھایا ہے۔ لہذا خاطر فاطر مین اِس نیازمند درگاہ خدائے عزوجل **محمد تراب علی** عربی و فارسی پروفیسر لشکر کالیج گوالیار (بن جناب شیخ **محمد غلام العلی** صاحب بن شیخ عالیجناب محمد نوعلیصاحب عرف مفرالدین قرشی صدیقی خانپوری قدس اللہ اسرارہم و غفر لہم) کے یہہ آیا کہ تمام روئے زمین کی بڑی

سلطنتون کی تواریخ اس طرز پر لکھون کہ جسمین حتی الامکان سب واقعات سلطنت اور طرز معاشرت اور کیفیت معیشت ہر زمانہ اور ہر طبقہ کے لوگون کی مفصل مسطور ہون لیکن اس ارادہ کی نسبت میرے ایک لایق دوست نے یہہ فرمایا کہ اس کام کا انجام ایک سلطنت کی طاقت سے باہر معلوم ہوتا ہے بس اس فقرہ نے میرے ارادہ کو بدلدیا۔ اور ایک نیا خیال پیدا کیا کہ بادشاہون اور وزیرون کی کہانیان جسطرح اگلون نے تواریخ مین لکھی ہین نہ بیان کرون اور اگر ضرور تاً بیان ہو تو نہایت موجز اور کم۔ مگر ایسی کتاب کا چھپوانا اور شایع کرنا بھی مین نے اپنے حوصلہ اور طاقت سے بہت زائد پایا اور اہل دول مین سے کسیکو بھی اسطرف متوجہ نہین پایا۔ پھر یون طبیعت مین آیا کہ صرف طرز معاشرت پر کل عالک کے اکتفا کرون لیکن اسکو بھی بدون مختصر واقعات بیان کرنے کے بے لطف دیکھا۔ آخر کار مجبور خاص مناسبت[1] سے یہہ امر اختیار کیا کہ مختصر وقایع اور طرز معاشرت ہندوستان اور انگلستان بیان کرون تاکہ ہر طبقہ (اعلیٰ اور اوسط اور ادنےٰ) کے آدمی علےٰ حسب مراتبہم اُس سے بہرہ مند اور مستفید ہون اور اپنی طرز معاشرت کو متقدمین کی طرز معیشت سے مقابلہ کرکے درست اور عمدہ بنائین۔ لیکن جو کہ طرز معاشرت تواریخ مین ایک نئی بات ہے اور اگلے مورخون نے اس راہ مین قدم تک نہین رکھا اور اس ضروری بات کو اچھوتا چھوڑ دیا۔ فلہذا مجھکو بڑی جستجو اور تردد کرنا پڑا۔ بس اسواسطے مین نے صدہا کتابون کو مطالعہ کیا اور طرز معاشرت کو کتب تواریخ سے خوشی چینون (سلاّ بینے ولون) کیطرح انتخاب کیا اور اسکو ترتیب دیا اور اسکا نام تاریخ طرز معاشرت ہندو انگلنڈ معروف بہ تاریخ تراب رکھا۔ اسمین دو مقدمہ

[1] اول ہند کو انگلنڈ سے جو تعلق ہے وہ معلوم ہے۔ دوم جسطرح ہند پر جو حملہ آور آیا کامیاب گیا اوسطرح انگلنڈ اپنے حملہ آورون کا مدام پامال رہا۔ سوم ہند و انگلنڈ کا تاریخی زمانہ صرف دو برس کے تفاوت سے شروع ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

اول مین آغاز ظہور حضرت آدمؑ سے نبی آخر الزمان تک جو جو ایجادین دنیا مین ہوئین وہ اور انکا موجد اور جاے ایجاد حتے الامکان بیان ہوئی ہین اور دوسرے مقدمہ مین قبل تاریخی زمانہ ہند و انگلنڈ کے حالات اور مختصر واقعات کل یورپ کی سلطنتون کی مسطور ہین - اور چند ابواب مین تاریخی زمانہ کا حال ہے جو کہ ہند مین بکرماجیت اور انگلنڈ مین جولیس قیصر سے شروع ہوتا ہے اور ہر باب کے آخر مین طرز معاشرت ہے جسمین ہر زمانہ کی معاشرت کا پورا نقشہ کھینچا گیا ہے اور نئی ایجادین بیان ہوئی ہین اور دونون تواریخ کے نتایج اور مقابلہ ذہن رسا کے حوالہ ہے - اور اس تاریخ کا اتفاق بعد تحریر چند رسائل علم کلام - و گلشن فیض - و مبادی المناظرہ - و اصول مناظرہ - وغیرہ - و تنویر العیون - و کشف المعا - و تعلیم نیل - و اعجاز مسیحی - و مفتاح الصرف وغیرہ کے ہوا - ناظرین سے امید ہے کہ میری سعی پر نظر فرماکر دعاء خیر سے یاد فرمائین اور مقتضاے بشریت سے جو خطا ہو اُسکو عفو یا ذیل اصلاح مین لائین - سنہ ۱۳۰۹ ہجری قدسی سنہ ۱۸۹۱ عیسوی -

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم -

مقدمہ اول مین آغاز ظہور حضرت آدمؑ سے نبی آخر الزمان علیہما السلام تک جو جو ایجادین دنیا مین ہوئین وہ اور اُنکا موجد اور جاے ایجاد مذکور ہین -

اللہ تعالے نے حضرت آدمؑ ابو البشر علی نبینا و علیہ السلام کو اول علم تعلیم فرمایا قرآن مجید

---

۵۱ حضرت آدم علیہ السلام کی ابتدائی طرز معاشرت تو یہ ہوگی کہ کھانے کو بنا سن پتی (پتون کے پھول) اور ستر پوشی (پہننے) کو درختون کی چھال پتے اور بجائے مکان نیلے آسمان کا خیمہ اور بجاے بستر روے زمین کا فرش - حضرت حوا کے فراق و تلاش مین روز کسیطرف دس بیس کوس چلے جب طاقت آفتاب سے بے چین ہوے تو کسی درخت کی سایہ مین کچھ آرام کیا اور دن ڈھلے پھر چلدے اور دس بیس کوس چل لیے اور شام ہوتے ہی رات مین کسی جگہ بسرام کیا پھر تربیت رحمانی اور تعلیم الہامی سے اونپر علوم و فنون کے پھاٹک کھل گئے اور وہ رجل فاضل اور مرد کامل ہوگئے -

طرز معاشرت آدم علیہ السلام

ہین ہے۔ وعلّم آدم ۔ تاریخ الحکما ء مین علامہ شہرزوری نے نقل کیا ہے کہ آدم علیہ السلام کو خط وکتابت کا علم عطا ہوا۔ اور اونھون نے اکثر علوم مین کتابین تصنیف فرمائین۔ اور درس تدریس کی آغاز کی اور اپنی اولاد کو۔ علوم وفنون کی تعلیم دی۔

اختراع آلات

اور امام شمس الدین محمدؒ نے اپنی کتاب نزہتہ القلوب تاریخ حکماء مین زیب رقم کیا ہے کہ صنائع اور پیشون کی اختراع اور ترتیب آلات اور اوزار اور ہتیارون کی ایجاد کی توفیق اول آدمؑ کو ہوئی اور اُسنے اپنی اولاد کو تعلیم دی اور سکایا۔ اور امام مذکور کا بیان ہے کہ مین نے بعض کتابین آدمؑ کی تصنیفات سے دیکھی ہین اور پڑھی ہین اور موصوف الذکر کی عبارت ہے کہ عَاشَ آدَمُ دَہْرًا طَوِیْلًا وَکَانَ رَجُلًا فَاضِلًا عَظِیْمَ الْقَدْرِ جَلِیْلَ الشَّانِ اَوَّلُ اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ۔

تعلیم زراعت اور پکانا اور کاتنا بننا

تعلیم زراعت اور پکانا اور کاتنا بننا بیبل (تورات) مین مرقوم ہے کہ کہ آدمؑ کو فرشتہ خدائی پاک نے زراعت وحراثت (کاشتکاری) اور درانس (گیہون کے کھلیان کو گاہنا) اور طحن (غلہ کا آٹا کرنا) اور نخل (آٹا چھاننا) تعلیم کیا اور حضرت حوا کو عجن (آٹا گوندھنا اور خمیر کرنا) اور روٹی پکانا اور کاتنا اور کپڑا بننا سکایا اور تنور بھی اُس ہی عہد کی ایجاد ہے۔

اختراع علم ریاضی وغیرہ

اختراع علم ریاضی وغیرہ ۔ اور تاریخ روضتہ الصفا اور روضتہ الاحباب مین مسطور ہے کہ حضرت آدمؑ کے عہد مین علم ہندسہ اور حساب اور علم طب اور علم موسیقی اور علم طبعیات وآلہیات وغیرہ ایجاد ہوئے۔ اور علم اسماء وخواص اشیاء کی ایجاد ہوئی۔ اور تاریخ بدایہ ونہایہ مین رقم ہے کہ تسمیہ (نام رکھنا) اور لقب اور کُنیّت نے آدمؑ سے آغاز پایا۔ کیونکہ نام آپکا آدمؑ اور کنیت ابوالبشر اور لقب صفی اللہ تھا۔

ایجاد تیل و اختراع برتن وغیرہ

ایجاد تیل و اختراع برتن وغیرہ - اور نہ تواریخ مین مذکور ہے کہ نکاح کا قانون آدمؑ سے آغاز ہوا - اور نہ زیتون کا تیل اور لکڑی کے برتن اختراع ہوے - اور اول مسجد مکہ کی زمین مین بنائی اور عبادت خدائے واحد کی کی - اور توحید کا وعظ کیا - اور مسجع عبارت اور سخن کی موزونیت ایجاد فرمائی - اور آدمؑ نے کاشتکاری کی اوزار تیار کرنے کو لوہا زمین کی مٹی سے نکالا - اور اونھون کے عہد مین ہابیل اور قابیل کے مقدمہ مین قتل کی بابت قصاص (خون کے عوض خون) کا قانون جاری ہوا - اور کرتہ اور عمامہ - اور تہ بند - اور نعلین (جوتہ) آدمؑ کی ایجاد ہین اور عصا بھی آپ کے عہد سے ہے - اور عین المعانی وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قبہ اور خیمہ بھی اُس ہی زمانہ کا اختراع ہے - اور مناہج السالکین اور جامع اعظم سے مفہوم ہوتا ہے کہ نیزہ وغیرہ ہتیار بھی تیار ہوگئے تھے - اور چراغ اور ڈول کا کام عصا دیتا تھا - اور لباب التفاسیر مین مرقوم ہے کہ صندوق و تابوت آدمؑ کے عہد مین شمشاد کی لکڑی سے بنایا گیا تھا - اور غسل اور تجہیز اور تکفین کی رسم ایجاد ہوئی -

ایجاد شکار و شراب

ایجاد شکار و شراب - اور قابیل نے شکار کی رسم اختراع کی اور تدفین (دفن کرنا) غراب سے سیکھا - اور مزامیر اور طنابیر (جمع طنبور باجے) وضع کیے اور شراب ایجاد کی - اور حضرت شیثؑ نے اول مسائل شریعت اور علوم حکمت کی تعلیم و تدریس شروع فرمائی - اون کے صحیفے علوم حکمت اور ریاضی اور الہیات اور اکسیر (علم کیمیائی جسمی مرکبات کے خواص معلوم ہوتے ہین کمسٹری) وغیرہ سے لبریز تھے اور اونھون نے رات اور دن کے گھنٹون کی تقسیم اس غرض سے آدمؑ سے سیکھی تھی کہ ہر ساعت مین کیا عبادت واحد حقیقی کی کرنی چاہیے - اور ردا (چادر) کی ایجاد کی -

آغاز بادشاہت وغیرہ

آغاز بادشاہت وغیرہ - تاریخ اہل عالم اور تاریخ حافظ ابرو وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت انوشؑ نے دنیا مین بادشاہت کی طرح ایجاد کی اور اول ملک ایران مین

بموجب تواریخ ایران کے کیمورث نے اور تاریخ معجم و نظام التواریخ و روضتہ الصفا وغیرہ مین مرقوم ہے کہ اُونی کپڑا اور گھوڑیکا زین اور لگام اوسی کی ایجاد ہین - اور بادشاہ کیواسطے ایک ممتاز ٹوپی (تاج) اور تخت ایجاد ہوا -

آغاز آبادی اور عمارت - ابتدائی پیدائش مین آدمی جنگلون اور غارون اور پہاڑون کے دامن مین بسر کرتے تھے - جب آدمیون کی کثرت ہوئی تو زمین مین پھیل گئے اُنمین سے اول قینان اور اُس کے بیٹے مہلائیل نے آبادی اور عمارت کی ایجاد کی اور اول جوار ملک شام مین شہر بابل اور شہر سوس بسایا -

آغاز آبادی اور عمارت

ایجاد سمور و تعلیم سگ - اور تاریخ معجم مین ہے کہ ایران مین ہوشنگ نے پتھر سے لوہا نکالا اور گلایا اور سمور اور روباہ کے پوست سے پوستین بنایا اور درخت کٹوائے اور تازی کتون کو تعلیم دیکر بھیڑ بکری کی حفاظت کیواسطے تیار کیا -

ایجاد سمور و تعلیم سگ

دریا سے فائدہ اوٹھانا - بروبن مہلائیل نے قدرتی چشمون اور دریاؤن اور ندیون سے فائدہ اوٹھانے کی رسم ایجاد فرمائی اور دریائی فوائد پر اولاد آدم کو رہبری کی -

دریا سے فائدہ اوٹھانا -

ایجاد علم نجوم - و خوشنویسی - و جہاد - تاریخ حکما امام شمس الدین شہرزوری اور دیگر تواریخ مین مذکور ہے کہ اوّل دنیا مین اختراع علم نجوم کا حضرت ادریس ع نے کیا اور اصول اختر شناسی (ہیئت) کو رواج دیا اور خط و کتابت مین خوشنویسی کے اصول اور صنعت خیاطت مین عمدہ تراش خراش ایجاد فرمائے - اور خدا کے نافرمانون سے جہاد کرنا اور اونکی اولاد کو قید (غلام) کرکے توحید اور اصول فرمان برداری سکھانے کا طریقہ جاری کیا اور عید اور نوروز کے ایام مقرر فرمائے -

ایجاد علم نجوم و خوشنویسی و جہاد -

آغاز بُت پرستی - حسب اقوال مورخین کے دنیا مین بت پرستی کی بنیاد

آغاز بت پرستی

یون قایم ہوئے کہ ملک یمن مین قابیل نے اپنے باپ آدم ع کی صورت مجسم بنوائی اور اور ادریس کے ایک دوست نے افریقہ کے حصہ ملک مصر مین اور ادریس کی مورت تیار کرائی - اور شام مین پانچ نیک آدمیون - ود - سواع - یغوث - یعوق نسر - نامی کی وفات کے بعد اونکی اولاد نے تصویرین[1] بنائین اور ملک عراق مین سارویہ کے عہد مین اور ملک ایران مین طہمورث کے زمانہ مین اہل زمانہ نے اپنے یارون اور بزرگون کی صورتین اور مورتین فرط محبت سے بنائین اور انکے اخلاف نے تصویرون کو مزین کیا اور بعد ایک مدت کے بیوقوف ان مورتون کو خدا کے مقرب جانکر پوجنے لگے پھر روئے زمین پر اصنام پرستی اور اوثان پرستی پھیل گئی -

آغاز آتش پرستی - اور آتش پرستی کی مذموم رسم یون واقع ہوی کہ یمن مین قابیل کے عہد مین اور ملک آسری مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ مین جب وہ آگ مین ڈالیگئے اور بحکم خدا صحیح وسالم آگ سے نکل آئے تو بیوقوفون کے دلمین یہہ خیال گذرا کہ جو آگ کو پوجے گا تو آگ اُسکو نہین جلائیگی - آغاز آتش پرستی

[1] ام خاتون نے اپنی بچی جو کہ صورت و سیرت مین حور تھی اور جسنے دس برس کی عمر مین ان اوصاف کے ساتھ جنت کی راہ لی کا دل قران شریف پڑھا اور اُس مقدس کتاب کو ایسی لحن داؤدی سے پڑھتی تھی کہ سامعین کے دل اُس سے روحی قوت حاصل کرتے تھے - اور کچھ اردو ہی کی نظم ونثر نہین بلکہ فارسی کی بھی ابتدائی کتابین از بر نہین - اور اپنی عمر کے مطابق رسمی لکھ بھی لیتی تھی - اور ضروری عقاید اور مسائل کو کچھ علمی طور پر حاصل ہی نہین کیا تھا بلکہ عملی طرز پر نماز روزہ کو فرض جانکر اپنے وقت پر خوشدلی سے ادا بھی کرتی تھی - اُسکی تصویر کی دوری ضروری اور مجبوری مجبوری اور محبت طبعی مادری کی وجہ سے دلسے خواہان تھی لیکن یہی امر شرع اُسکے عکس لینے مین مانع آیا ای رب العالمین تو اُس بہشتی روح کو غریق رحمت فرما - آمین - اُسکی پاکیزہ عادتین اور دلاویز باتین بہت یاد آتی ہین - انا للہ وانا الیہ راجعون

اور انبیا کے جو مخالف تھے اونھون نے یہہ خیال کیا کہ نبی آگ کے عذاب سے ڈراتے ہین جو آگ کو پوجین گے اُنکو آگ نہ جلائے گی اور زردشت نے گشتاسپ کی عہد مین اپنی تصنیفات مین یہہ لکھدیا کہ جو دنیا مین آگ کو پوجیگا آخرت مین خدا اُسکو آگ کا عذاب نہین دیگا - اور اسفندیار فارس رسم مذموم کو بزور تلوار ہند و سندھ اور روم اور شام اور یونان مین تسلیم کرا دیا - جسطرح شاہنامہ اور ناسخ التواریخ وغیرہ مین مرقوم ہے -

اختراع جہاز و کشتی و روغن او رسنگ پر کندہ کرنا - اور حضرت نوح نے فن درودگری کو رونق دی اور جہاز کی دنیا مین بنا قائم فرمائی اور کسائی کی تفسیر مین مرقوم ہے کہ قیر (درخت صنوبر کا گوند) اور زفت (جو روغن جہازون پر ملا جاتا ہے) اوس جہاز پر لگایا گیا تھا تاکہ اُسکے جوڑون سے پانی اندر نہ آئے اور لکڑی پر پانی کا اثر نہو پس جہازون کی حفاظت کا مصالحہ اور رنگ و روغن بھی اُس ہی عہد کی ایجاد ہین - مورخون کا بیان ہے کہ حضرت نوح نے اپنے جہاز کو تین درجہ کا بنایا تھا مثل سہ منزلے مکان کے اور اسطرح مخلوق خدا کو سوار کرایا تھا نیچے کے درجہ مین موشی (چوپائے) اور بیچ کے درجے مین انسان اور اوپر کے درجہ مین پرند - اور نوح نے پتھر پر عبارت کندہ کرنی کی رسم ایجاد فرمائی چنانچہ روضۃ الصفا مین مسطور ہے -

اختراع جہاز و کشتی و روغن او رنگ پر کندہ کرنا -

اختراع چھپر و مکان و خیمہ و نمک - اور ترک بن یافث نے وسط ایشیا مین اول لکڑی اور پھوس سے چھپر چھایا اور مکان بنایا اور خیمہ اور خرگاہ کا اختراع کیا - اور بھیڑ بکری کی اون اور بھایم (حیوانات) کے پوست سے لباس احداث و ایجاد کیا اور اُس ہی عہد سے نمک کا استعمال شروع ہوا - اسطرح کہ خوک بن ترک شکار دوست تھا ایک روز جنگل مین شکار کے کباب کرکے کھاتا تھا

اختراع چھپر و مکان و خیمہ و نمک

ایک لقمہ نمک سارمین گرگیا وہ لقمہ نمکین نہایت لذیذ معلوم ہوا۔ اُس روز سے نمک کھانے مین شامل ہونے لگا۔

اختراع ریشم

اختراع ریشم ۔ روضۃ الصفا مین منقول ہے کہ چین بن یافث نے فن مصوری اور نقاشی اور رنگ برنگ کے کپڑے بُننے اختراع کئے اور ریشم کے کیڑے کو اول چین نے بہم پہونچایا اور اُس سے فائدہ حاصل کیا۔ اور تاریخ چین مین مرقوم ہے کہ ہوانگ ٹی نے ریشم ایجاد کیا۔ لیکن ہوانگ کی معنی مالک روئے زمین کے ہین شاید چین بن یافث اور بادشاہ ہوانگ ٹی سے شخص واحد ہی مراد ہو۔

اختراع مشک اور سرمین پر رکھنا

اختراع مشک اور سرمین پر رکھنا ۔ اور کتاب مذکور مین مزبور ہے کہ ایا چین بن چین (جسکے نام پر ملک ایا چین متصل بملک چین آباد ہے) نے مشک اسطرح دنیا مین دستیاب کیا کہ ایک روز ایک ہرن شکار کیا اور اُسکے نافہ کے مقام پر ایک گرہ نمایان دیکھی اُسکو نکالا اور توڑا تو خوشبودار پایا اور سکا کر سونگا تو زیادہ خوشبودار پایا پھر تو حکم دیدیا کہ جو اس قسم کا ہرن مارے وہ مشک نافہ جمع کرے۔ اور خوشنما پرندون کے پر جنگ کے وقت سر مین رکھنے کا اُس نے اختراع کیا۔

اختراع باغات

اختراع باغات ۔ اور اس زمانہ مین پائین باغ اور بستان سرا کا اختراع اسطرح ہوا کہ سیر پسند اور گلگشت دوست طبیعت کے آدمی اُس قدرتی قانون کے موافق کہ گل و ریحان اور سبزہ زار اور آب روان سیر انسان[1] کو فطرتی طور پر بھلا معلوم ہوتا ہے

مناظرہ

[1] ایک تماشہ گاہ مین چند احباب مختلف خیالات اور مبائن مذاہب اور متباین تحقیقات کی صنائع صانع خدا تعالے پر غور کرتے پھرتے اور اپنے اپنے علم کے موافق اُس کا بیان کرتے تھے۔ اُنمین سے ایک صاحب جو ظاہر مین برادری کے خوف سے اپنے تئین ہندو کہتے تھے اور باطن مین قید مذہب سے آزاد اور ہندوی رسومات اور عبادت تقلیدی کو خیرباد (جسطرح آجکل کالجون کے نو تعلیم یافتہ ہندو ہوتے ہین) کئی ہوئے نئی سنس (طبیعات) کے اصولون کو غور کر اور ڈارون کے رکیک خیالات اور تصنیف کو سنے سنائے فرمانے لگے کہ

جب کوہ و صحرا کی سیر و شکار کو جاتے تو خوش نما اور گلدار درخت اور بیلین پھول اور پھلوار کے پیڑون کو

میان سنو کہ اس کرے زمین مین اول جمادات پیدا ہوئے - پھر اُن سے نباتات نمایان ہوئے - اور نباتات مین جب عمدگی آگئی تب اونسے حیوانات نے ظہور کیا اور حیوانات کی اقسام جب بندر کے نوع تک پہونچے اور کسی بندر مین جب شائستگی بڑھگئی تو وہ دم بریدہ مہذب انسان ہوگیا - اور ایسا چند ہزار برس مین ظہور ہوتا ہے مین (محمد تراب علی) نے کہا کہ صانع مطلق نے ہر جنس کو آغاز پیدائش سے ہی جداگانہ پیدا کیا - اور اُسکا پیدا کرنا آدمی کی ایجاد کی مانند نہین ہے مثلاً انسان نے تیل کے بعد مٹی کا دیا ایجاد کیا بعدہ کانچ کی ڈیوٹ اختراع فرمائی اوس کے بعد تانبے پیتل اور چاندی سونے کے فتیل سوز اور شمعدان طیار ہوئے اور اب انواع اور اقسام کے لمپ موجود ہین - یہہ انسان کا بتدریج ترقی کرنا اُسکے علم کا نقص ہے اور خدائے تعالے عالم غیب ہر نقص سے منزہ و مبرا ہے -

علاوہ ازین اس عالم کو ایسے اسباب کے سلسلون سے جکڑا ہے کہ اگر ایک کڑی اُنمین سے آپکھلجائے تو تمام عالم درہم برہم ہوجاے -

لیکن قادر مطلق نے اپنے اختیارات کو معطل نہین کیا چنانچہ ہم دن رات اُسکے تصرفات کو دیکھتے ہین - اور فقط مئوزین (عجائب خانہ) ہی اُس کے تصرفات کا مظہر نہین ہے بلکہ خرد مند کو تمام عالم اُسکا مظہر نظر ہی پھر مین (محمد تراب علی) نے کہا کہ متھرا اور بندرابن کے بندر نسلاً بعد نسل کرشن جی کے زمانہ سے جسکو بقول ہنود ۵۰۳۲ برس کی مدت ہوئی چلے آتے ہین اور آجتک اُنمین سے کوئی یقیناً انسان نہین ہوا پھر آپکا قول کیونکر صحیح مانا جائے -

اور اگر چند قدم اور چلے تو اجودھیا کا میدان نظر آئیگا وہان پر رام چندر جی کے زمانہ سے پہلے کے جسکو بقول ہنود قریب ۸۶۴۸۷۵ برس ہوے نسل کے بندرون کی اولاد ہنوز چلی آتی ہے اور اُسمین آجتک کوئی انسان نہین بنا - اور ایک حیوان گوریلا (بن مانس) نام ہم شکل انسان جو افریقہ کے بعض مقامات مین پیدا ہوتا ہے اور حبشیون سے بہت مشابہت رکھتا ہے - اور برما اور آسام مین بھی پایا جاتا ہے اور ہزارون برس سے اُسکی نسل چلی آتی ہے - لیکن اُنمین کوئی انسان نہین ہوا - اور یہی حال اُن بندرون کا ہے جو سندر کی دیادون مین بہت ہین

اپنے ہمراہ لاتے اور قرینہ سے مکانون مین اور مکانون کے نزدیک لگاتے ۔ رفتہ رفتہ وہ باغ گلستان و بوستان ہوگئے ۔

۲ اختراع خوشبو

اختراع خوشبو۔ تاریخ ملوک الارض مین منقول ہے کہ ملک ایران مین منوچہر نے اول پہاڑون سے خوشبودار اور گلدار درخت اور بیلین لاکر آبادی کے نزدیک لگائین اور وہ باغ کھلائین ۔ اور معادن اور روائح دریافت کئے ۔

۳ اختراع سنگ تراشی اور سنگین مکان اور نہر

اختراع سنگ تراشی۔ اور سنگین مکان اور نہر۔ جمہور اہل تاریخ کا بیان ہے کہ فن سنگ تراشی اور سنگین ستون نیز منوچہر کی عمارت بنانا قوم عاد نے حضرت ہود ؑ کے عہد مین ایجاد کیا ۔ اور زمانہ مذکور مین عمدہ باغ اور اُسمین نہرین اور باغ مین مکانات بننے کا اختراع شداد بن عاد نے کیا جو عربی نسل کا تھا ۔ اور ملوک الارض مین ہے کہ ایران مین اول منوچہر نے نہر کھدوائی ۔

۴ ایجاد چاہ و اسلحہ

ایجاد چاہ و اسلحہ۔ آغاز عالم مین انسان دریا کے کنارون پر اور آب شارون کے قرب و جوار مین پانی کی آسانی کے باعث بود و باش اختیار کرتے تھے جب اونکی کثرت ہوئی تو اونھون نے مرغزار جنگل آباد کیئے اور کنون کی طرح ڈالی ۔ اخبار الزمان وغیرہ مین منقول ہے کہ قوم ثمود نے گھرے کوئے کھودے اور لوہے کے اوزار اور ہتیارون سے کام لیا اور تاریخ الارض مین مرقوم ہے کہ ملک ایران مین طہمورث نے لوہے کا استعمال شروع کیا اور اسلحہ تیار کرائے اور اوزار بنائے اور درندون کو اون کے ذریعہ سے قتل کیا ۔

۵ ایجاد فصیل

ایجاد فصیل۔ طہمورث نے فصیل (شہر پناہ) کی ایجاد کی ۔ اور عجائب الاخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر پناہ کا رواج ذوالقرنین جسکو مسعودی نے اخبار الزمان مین بنا شہرمس لکھا ہے اور حضرت ابراہیم ؑ سے جس کا زمانہ قبل ہے ۔ دیا ہے اور اور وہ باد جود بادشاہ ہونے کے زنبیل بافی سے اپنی روزی حاصل کرتا تھا

ایجاد شاہراہ وحوض وتالاب

اور بعض مورخون کا قول ہے کہ ایران مین چاہ اور شاہراہ کا رواج جمشید نے دیا اور حوض اور تالاب کی ایجاد اور اختراع کا یہہ سبب ہوا کہ جب انسان نہایت کثرت سے ہوگئے اور ریگستان (ریتیلی) صحراؤن اور جنگلون مین آباد ہوئے اور کوئے بشواری کھودے اور پانی تلخ اور کھارا نکلا تو انھون نے زمین کھود کر مربع اور مستطیل صورت وشکل وغیرہ کے حوض وتالاب تیار کرکے بارش کا پانی اونمین جمع کیا اور اپنا کام اُس سے نکالا۔ تاریخ روضتہ الصفا مین منقول ہے کہ ایک حوض حضرت موسےٰ نے تیار کرایا تھا جسسے بنی اسرائیل کو بہت فوائد حاصل ہوئے وہ حوض ایک معجزہ تھا۔

اختراع مناظرہ وابحاث

اختراع مناظرہ اور ابحاث - اور روضتہ الاحباب وروضتہ الصفا سے مفہوم ہوتا ہے کہ فن مناظرہ اور ابحاث کو حضرت ابراھیمؑ نے آغاز عمر سے ہی خوب رونق دی اُس تاریک زمانہ مین کہ تمام عالم مین بُت پرستی پھیلی ہوی تھی اور نمرود آپکو اور لوگ اُسکو پروردگار عالم مانتے تھے اور چاند اور سورج اور تارون کی پوجا پاٹ کرتے تھے۔ ابراھیمؑ نے چند مناظرون مین لوگونکو لاجواب کرکے خدائے واحد کی توحید کو ثابت کردیا۔

پہلا مناظرہ

پہلا مناظرہ ابراھیمؑ کا یہہ ہے کہ ابراھیمؑ نے عہد طفلی مین اپنی ماسے دریافت کیا کہ میرا پروردگار کون ہے مانے کہا کہ مین ہون ابراھیمؑ نے پوچھا کہ تیرا پروردگار کون ہے مانے کہا کہ تیرا باپ ہے ابراھیمؑ نے دریافت کیا کہ میرے باپ کا پروردگار کون ہے مانے جواب دیا کہ بادشاہ نمرود اُس نے کہا کہ بادشاہ کا پروردگار کون ہے مانے کہا کہ چپ بادشاہ نمرود بڑا پروردگار ہے اُس سے کوئی بڑا نہین ہے پھر ابراھیمؑ نے ماسے دریافت کیا کہ میرا مُنھ بہتر ہے کہ تیرا مانے جواب دیا تیرا ابراھیمؑ نے کہا تیرا چہرہ بہتر ہے یا میرے باپ کا مانے کہا میرا ابراھیمؑ نے کہا میرا باپ زیادہ خوبصورت ہے

یا بادشاہ نے کہا تیرا باپ ابراھیم نے کہا اے ما اگر آفریدگار میرے باپکا بادشاہ ہے تو کیون اُسکو اپنے آپ سے بہتر پیدا کیا اور اگر میرا باپ تیرا آفریدگار ہے تو تجھکو اپنے آپ سے زیادہ کیون حسین بنایا اور اگر میری آفریدگار تو ہے تو مجھکو اپنے آپ سے حسین تر کیون پیدا کیا پس ماکو لاجواب کردیا۔

دوسرا مناظرہ

دوسرا مناظرہ ابراھیمؑ کا اپنے باپ آزر سے بت پرستون کی جہالت ثابت کرنے کے واسطے بت پرستی ہوا۔ ابراھیمؑ نے اپنے باپ سے کہا کہ اے میرے باپ ایسی چیز ذکو کیون پوجتا ہے کہ نہ سنتی ہین اور نہ دیکھتی ہین اور نہ تجھکو کسی چیز سے غنی کرسکتی ہین یہہ مناظرہ قران مجید مین مذکور ہے۔ آیت۔ یا اَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْکَ شَیْئًا۔ باپ لاجواب ہوگیا۔

تیسرا مناظرہ

تیسرے مناظرہ مین ابراھیمؑ نے ستارے پرستون کو لاجواب کردیا۔ اول زہرہ اور چاند اور سورج کیطرف علی سبیل تعاقب دیکھا پہلے ہر ایک پر رب کا نام اطلاق کیا پھر الوہیت (اللہ ہونا) کو اونکی اسطرح باطل فرمایا کہ جو چیز ین طلوع وغروب سے تغیر پذیر ہین وہ قابل پرستش کے نہین۔ اور کہا یَا قَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ۔

چوتھا مناظرہ

چوتھا مناظرہ حضرت ابراھیم کا نمرود سے ہوا جو اپنے تئین پوجواتا تھا اور اوررب الارباب کہلواتا تھا۔ نمرود نے حضرت ابراھیمؑ کو طلب کیا جب آپ دربار مین گئے تو موافق رسم اہل زمانہ کے نمرود کو سجدہ نہین کیا نمرود نے اُسکا سبب دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ مین بجز اپنے پروردگار کے اور کسیکو سجدہ نہین کرتا ہون۔ نمرود نے کہا تیرا پروردگار کون ہے آپ نے فرمایا کہ میرا پروردگار وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مار ڈالتا ہے نمرود نے کہا مین ایسا کرتا ہون اور دو قیدی جیلخانہ سے نکلوا کر ایک مار ڈالا اور دوسرکو رہا کیا۔ پھر ابراھیمؑ سے کہا

دیکھیے ایک مار ڈالا اور دوسرے کو مین نے زندہ کیا۔ حضرت ابراھیمؑ نے اُسکی کم فہمی اور مخلوق کی کج عقلی کو غور فرما کر ایک روشن دلیل پیش کی اور فرمایا کہ میرا پروردگار مشرق سے آفتاب طلوع کرتا ہے تو مغرب سے نکال۔ نمرود اِس معارضہ کے جواب مین چپ اور متحیر ہوگیا۔ قران مجید مین یہہ موجود ہے۔ فَبُهِتَ الَّذِیْ کَفَرَ۔

اختراع منجنیق و منار ۔ تاریخ نفح الطیب اور طبری وغیرہ مین مرقوم ہے کہ منجنیق کا اختراع حضرت ابراھیمؑ کے عہد مین ہوا۔ اور ڈھینکلی ایجاد ہوئی۔ اور منار نمرود نے بنوایا اور تاریخ ارض مین ہے کہ ذوالمنار نے اول منار بنوایا اور موجد اُسکا ایک عرب ہے۔ اور منار یادگار کی اختراع ملک شام مین حضرت یوشعؑ سے ہے کہ جو آب اردن کے کنارہ پر بنایا تھا۔

اختراع منجنیق و منار۔

ایجاد مکان پتھر و گارہ ۔ جامع اعظم اور روضتہ الاحباب سے معلوم ہوتا ہے کہ گارے اور پتھر کے مکان بنانے کا آغاز حضرت ابراھیمؑ اور اسمٰعیلؑ نے اسطرح کیا کہ شہر مکہ مین جو حضرت آدمؑ کا بنایا ہوا خانہ کعبہ تھا وہ منہدم ہوگیا تھا اُسکو دوبارہ گارے اور پتھر سے تیار کیا۔

ایجاد مکان پتھر و گارہ۔

اختراع جاسوس ۔ صحیفون مین حضرت ابراھیمؑ کی ہدایت ہے کہ سلاطین سچے اخبار کے بہم پہونچانے کو مخبر صادق مقرر کرین۔

اختراع جاسوس۔

سُنن ابراھیم ۔ اور اکثر تواریخون مین مرقوم ہے کہ ضیافت کی عادت اور ختنون کی سنت اور پاجامہ کی رسم حضرت ابراھیم کا اختراع ہے اور لبون کے بال لوانا اور بغل اور زیر ناف کے بال صاف کرنا اور ناخن کٹوانا اور مسواک اور مضمضہ (کلی) کرنا اور استنجا پانی سے پاک کرنا حضرت خلیلؑ کا پسندیدہ طریق ہے اور تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ دستار (پگڑی) عہد ابراھیمی مین جاری تھی۔

سُنن ابراھیم۔

اختراع تلوار خود زیور وغیرہ

اختراع تلوار خود زیور وغیرہ - اور ایران مین جمشید نے لوہے سے شمشیر (تلوار) اور خنجر (چھری) اور زرہ اور خود (لوہے کی ٹوپی) اور چاندی و سونے اور جواہرات سے عورتون کے زیور اور پادشاہون کی آرایش اختراع کی اور ریشمین کپڑے کو رواج دیا اور مفرد اور مرکب دواؤن کا امتحان کیا اور اُس امتحان سے ہر ایک کی طبیعت کو دریافت کیا اور پھر ان سے نافع اور نقصان رسان کو جدا جدا کر دیا - اور عہد مذکور مین ضحاک نے کوڑے مارنے اور سولی دینی اور شلہ (ناک و کان کاٹنا) کی سزا سیاست ایجاد کی -

ایجاد اسطراب و پنیر

ایجاد اسطراب و پنیر - اور فن اسطراب ایجاد ہوا - اور تاریخ اخبار الزمان سے معلوم ہوتا ہے کہ پنیر کی ایجاد حضرت اسمعیلؑ کے زمانہ سے ہے -

تعبیر خواب وغیرہ

تعبیر خواب وغیرہ - اور جمہور اہل تاریخ کا اتفاق ہے کہ فن تعبیر خواب کو حضرت یوسفؑ نے پایہ کمال کو پہونچایا اور زبدۃ التواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ رنگ برنگ کے رنگین لباس حضرت یوسفؑ کے عہد مین مصر مین جاری ہوے اگرچہ اختراع اُن کا کچھ پہلے ہو چکا تھا اور اکثر کتب تواریخ سے مفہوم ہوتا ہے کہ اکثر پیشے مثل ساقی اور خوانسالار و طباخ اور حاجب اور صاحب دواب (داروغہ مویشی) اور داروغہ جیلخانہ وغیرہ کچھ قبل عہد یوسفؑ سے قرار پا چکے تھے - اور طوق اور زنجیر اور بیڑی وغیرہ کا اختراع کچھ قبل سے ہو لیا تھا -

ایجاد آئینہ وغیرہ

ایجاد آئینہ وغیرہ - اور تاریخ الزمان اور روضۃ الصفا وغیرہ سے یہہ تو معلوم ہوتا ہے کہ کانچ کے گلاس (پیالہ) اور آئینہ اور شیشہ آلات ملک مصر مین بادشاہ ریان بن ولید کے عہد مین جسکے زمانہ مین حضرت یوسفؑ مصر مین موجود تھے ملک شام سے آتے تھے اور گران قیمت پر فروخت ہوتے تھے - اس بات سے یہہ امر مستنبط ہوتا ہے کہ اشیائے مذکورہ کی ایجاد ملک شام اور اہل شام سے ہے

لیکن یہہ امر پردہ خفی مین رہا کہ وہ کس زمانہ مین ایجاد ہوئی اور اُن کا موجد کون بندہ خدا ہے۔

ایجاد نقاب و پردہ۔ نقاب چہرہ پر ڈالنے کی رسم شاید حضرت یوسف ؑ سے جاری ہوئی کیونکہ اُنسے پہلے کی ہوتی تو تاریخ کچھ تو اُسکے چہرہ کی پردہ کشا ہوتی۔ نقاب حضرت یوسف ؑ نے اپنے چہرہ پر اس غرض سے ڈالا تھا کہ اُنکے برادرانہ اُنکی بہائیون پر پردہ گمان مین رہے اور یہہ بھی کہتے ہین کہ اُنکے حسین چہرہ کو دیکھکر آدمی محو تماشا ہو جاتے تھے اور کاروبار سے معطل اس وجہ سے اِس رسم کو پسند کیا اور دروازہ پر پردہ آویزان کرنے کا زمانہ اور اُسکا موجد دنیا مین ٹھیک نہین معلوم لیکن قدیم تاریخ مصر مین اُسکا ذکر بادشاہ ریان بن ولید کے عہد مین جو حضرت یوسف ؑ کا معاصر تھا کیا گیا۔

اختراع معدنیات و اختراع سکہ۔ قدرت نے انواع اور اقسام کے طلزات (ذات) زمین کے معدنون مین پیدا فرماکر نیچر (فطرت) کو اُنکے روز افزون پرورش کے واسطے مقرر فرمایا ہے۔ اور ہر طرح کے زر و جواہر کا خزانہ زمین کے تحتانون مین مدفون کر دیا ہے۔ جب کہ اولاد آدم ؑ کو اپنے پیشون اور حرفون مین کامیابی حاصل ہوئین اور ہر شخص کو تمام پیشون کا حاصل کرنا اور فائدہ اوٹھانا دشوار معلوم ہوا تو انھون نے بطریق تمدن کے آپس مین ایک دوسرے کے حرفت و صنعت کا فائدہ اسطور سے اوٹھانا چاہا کہ ہر چیز مصنوعی اور محنت کشیدہ کیواسطے کچھ عوض ہونا چاہیے۔ اُسکے واسطے ایسے عادل کی تلاش ہوئی کہ بلا کسی سواس کے اُسکو ہر وقت مین سب تسلیم کرلین اور ہر ایک کی کارروائی بخوبی ہو جاوے۔ اِس بارہ مین انسانون کا زمین کے معدنی اشیاء کی طرف اسوجہ سے خیال گیا۔ کہ حضرت آدم ؑ نے لوہا تو پہلے ہی زراعت کے آلات کیواسطے زمین کا پیٹ

چیر کر نکال لیا تھا - اب اُنکی اولاد نے غور کیا اور جو تھیلیاں لعل وجواہر سے بھری اور اور جو ہمیانیاں زر ونقرہ سے پر پہاڑون کی کمرین جنہین تھین اُنکو کھود نکالا اور پھر اونپر غور کیا تو میزان عقل مین سونا اور چاندی کو ہمیشہ دہی کی محنت کے معاوضہ کے واسطے عادل معقول قیاس گیا اور یہہ وہ عادل ہے کہ جسکے انفصال سے کوی فرد بشر انحراف نہین کر سکتا - اور اُس کے فیصلہ سے فریقین راضی ہو جاتے ہین اُسکے رینہ دان اور ٹکڑون سے اول اول لین دین اور تجارت کی کارروائی چلائی - پھر رفتہ رفتہ اُس سے نرخ کے اقسام ایجاد ہوے اور یوسف علیہ السلام کے عہد مین تو چاندی سونے سے ہر قسم کی چیزین بننے لگین چنانچہ مصر کی تاریخ قدیم کے ماہر ونپر بخوبی روشن ہے اور روضۃ الصفا مین بھی اس امر کو ظاہر کیا ہے - پھر چاندی سونے پر سکہ نے اپنا رنگ چلایا اور وہ زر مسکوک درہم ودینار (روپیہ اشرفی) کہلایا حق تو یہہ ہے کہ پھر اونھون نے اپنے سرخ وسفید حسین چہرہ سے اہل دنیا کو اپنا غلام بنایا - اور تاریخ عجم اور نظام التواریخ اور روضۃ الصفا وغیرہ مین مرقوم ہے کہ ملک ایران مین اول ہوشنگ شاہ نے کان سے چاندی اور سونا اور دیگر جواہرات نکلوائے اور تاریخ چین مین مرقوم ہے کہ بادشاہ ہوانگ ٹی نے روپیہ اور پیسہ کو رواج دیا اور چاندی تانبے کو مسکوک کیا -

جس خدائے قادر نے زمین اور پہاڑون سے چشمہ اور نہرین اجرا فرمائین ہین اُس نے اپنے خاص بندہ حضرت ایوب ع سے ملک شام کے شہر دمشق اور رملہ کے وسطی میدان مین موضع ثنیہ کے قریب چشمہ جاری کرایا اور علامہ قیتبی نے اپنی کتاب معارف مین تحریر کیا ہے کہ وہ چشمہ ہنوز جاری ہے اور اُس چشمہ سے دور دور کے لوگ فائدہ اوٹھاتے ہین گویا علامہ قیتبی کے زمانہ تک وہ چشمہ جاری تھا اور اُس سے قبل حضرت اسمٰعیل ع کے قدم کی برکت سے عرب کے ریگستان مین ایک چشمہ

اخراج فرمایا - جو زمزم کے نام سے شہرہ آفاق ہے اور شہر مکہ مین جو حجاز عرب کا دارالحکومت ہے خانہ کعبہ کے قریب آجتک موجود ہے جسکا پانی راقم الحروف (محمد ابراہیم) نے بیا ہے

آئینہ

آئینہ - اہل تاریخ کا بیان ہے کہ حضرت موسےٰ سے قبل ولید بن معصب فرعون بادشاہ مصر کے عہد مین بنی اسرائیل آئینہ کا کام خوب کرتے تھے اور آئینہ بناتے تھے اور تجارت انواع و اقسام کی کرتے تھے -

ایجاد دایہ اور نعرہ خوشی و آتش سنگ

ایجاد دایہ اور نعرہ خوشی و آتش سنگ - اور جمہور مورخون کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ پیشہ قابلہ (وہ عورت جو عورات کا علاج معالجہ کرتی ہے خصوصًا بچہ جنانے مین نہایت قابل ہوتی ہے اور دوا دارو بچون کی خوب جانتی ہے) کا اختراع حضرت موسیٰ کے عہد سے جاری ہوا - اور ایک رسم یہہ ایجاد ہوئی کہ خوشی کے وقت خوشی کے نعرے مارنا (ہرا بولنا) اور سنگ چقماق سے آگ نکالنے کا اختراع درصورت بجھجانے اور نہ دستیاب ہونے آگ کے کسیوقت مین ہوا ہو لیکن حضرت موسیٰ کے زمانہ مین موسےٰ کی بی بی اور حضرت شعیبؑ کی بیٹی صفورا نام نے ملک شام مین وادی طویٰ کے قریب سنگ سے آگ نکالنے کے عمل کو کام مین لائی چنانچہ تاریخ عین الاخبار اور روضۃ الصفا مصنفہ خاوندشاہ اس خبر کو واضح وظاہر کرتے ہین -

اختراع خضاب و حجک

اختراع خضاب و حجک - قدیم زمانہ کی تاریخ اس امر کو ظاہر کرتی ہے کہ خضاب جو سفید بالون کو رنگین کرنیوالا ہے اُس کے اختراع کا عہد عہد موسیٰ معلوم ہوتا ہے - اور حضرت موسیٰ کے خضاب کے عمل کو اہل تاریخ نے بیان بھی کیا ہے اور اُنسے پہلے کسی شخص کا خضاب کرنا بیان نہین کیا گیا - اور تاریخ الکامل مین مرقوم ہے کہ وسمہ (نیل) کا خضاب عبدالمطلب نے ایجاد کیا اور وسمہ و مہدی کا خضاب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے - اور حجک کے مرض کی نسبت

مورخون کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ کے زمانہ سے اس مرض کا ظہور ہوا۔

۱ مٹی کی اینٹ۔

مٹی کی اینٹ ۔ اور مٹی سے اینٹ تیار کر کے مکان بنانے مین مورخون کے اقوال مین اختلاف ہے بعض کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یوسف کے عہد سے اس کا قالب بنا اور بعض کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ کے زمانہ مین فرعون نے ایک اینٹ پھتر کا مکان بنوا تھا اور چاندی و سونے کی اینٹ کا ایجاد شدید و شداد نے کیا چنانچہ ائمہ تواریخ کا اسپر اتفاق ہے۔

۲ اختراع زرہ

اختراع زرہ ۔ ایجاد زرہ کی اگرچہ حضرت داؤدؑ سے کچھ پہلے ہوئی تھی لیکن حضرت داؤدؑ نے اسمین وہ صنائع بدائع اختراع فرمائے کہ جس کے سبب سے وہ آپ کی ہی ایجاد خیال کی جاتی ہے ۔ باوجود اس تمام صنعت کے جسمین حفاظت مخلوق ہے آپنے کبھی جنگ کی حالت مین زرہ نہین پہنی ۔ شاید اسواسطے کہ مورخون کا بیان ہے کہ آپکے ہاتھ مین لوہا مانند موم کے نرم ہو جاتا تھا اور آپ لوہے کا کام بلا ہتوڑے اور اہرن کے بناتے تھے ۔ اور احیاء العلوم اور کیمیاء سعادت مین مرقوم ہے کہ زرہ بنانا حضرت داؤد علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے تعلیم فرمایا۔

۳ اختراع قانون اور اطمینان عدالت۔

اختراع قانون اور اطمینان عدالت ۔ ائمہ تواریخ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ انفصال مقدمات کیواسطے حضرت سلیمانؑ نے عدالت مین یہہ اختراع فرمایا کہ بروقت ادائے شہادت کے گواہ ایک دوسرے سے علحدہ بلائے جائین اور حکام کے روبرو اپنے اپنے علم کے موافق گواہ راست بازی سے گواہی دین اور حاکم عدالت ہر گواہ سے سوالات جرح فرماکر اپنا اطمینان کرے اور بعد اطمینان تمام کے رائے قایم فرمائے۔

۴ اختراع پچیکاری

اختراع پچیکاری ۔ اور تاریخ بنائے گیتی اور روضۃ الصفا مین مرقوم ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے پتھر کی عمارت مین یہہ اختراع فرمایا کہ سنگ سفید اور سبز اور

زرد وغیرہ کی چٹانین دیوارون مین لگا کر خوشنما کردیا اور ستون شفاف پتھر کے ایجاد فرمائے۔ اور چھت اور دیوارون کو انواع اور اقسام کے جواھرات سے مرصع فرمایا گویا بیت المقدس کو جوھری کی دکان بنا دیا۔

اختراع شیش محل

اختراع شیش محل - اور حضرت سلیمانؑ نے ایک محل لب دریا فقط آبگینہ (آئینہ) کا تیار فرمایا گویا دیکھنے والا پانی کا ایوان خیال کرتا تھا پس شیش محل بھی آپ ہی کی دنیا مین ایجاد ہے اور دوسرا شیش محل اور بنوایا تھا جسمین بقول خاوند شاہ کے وفات پائی اور چونے سے سوائے دیگر امور کے بال صاف کرنا اختراع فرمایا۔

اختراع فرش و عرش و کرسی

اختراع فرش و عرش و کرسی - اور خالص سونے کا فرش اور عرش (تخت) سلیمانؑ نے اختراع فرمایا۔ اور کرسی کی نشست اپنے وزیر آصف بن برخیا کیواسطے دربار مین ایجاد فرمائی - اور کرسی سونے کی جواھرات سے مرصع اور مکلل تھی اور علاوہ کرسی مذکور کے چار ہزار اور کرسیان دربار مین امرا کیواسطے موجود رہتی تھین۔

اختراع آرہ

اختراع آرہ - اگرچہ لوہار اور بڑھی کے اوزار حضرت آدمؑ کے عہد مین تیار اور مستعمل ہوگئے تھے لیکن آرہ عمدہ طور پر حضرت اشعیاؑ کے زمانہ مین تیار ہوا۔

اختراع پیا گاڑی و رتھ وغیرہ

اختراع پیا گاڑی و رتھ وغیرہ - گاڑی کے پہیے کا موجد بھی دنیا مین بہت تعظیم اور نہایت تعریف کے قابل ہے افسوس کہ موجد کا نام اور ایجاد کا زمانہ ٹھیک نہین معلوم ہوا لیکن اسقدر تواریخ سے مفہوم ہوتا ہے کہ حضرت دانیالؑ اور ارمیا کے عہد مین گاڑی کا رواج ہوا۔ اور ظن غالب ہے کہ رتھ اہل ہند کی ایجاد ہے۔ ہنود کے عہد کی تاریخ ایسی خراب ہے کہ کسی چیز کی نسبت بطور یقین دعوے نہین کرسکتے کہ یہہ ہند کی ایجاد ہے۔ لیکن ملک خطا کے مورخون کا بیان ہے کہ بادشاہ ہوانگ ٹی نے چھکڑا اور گاڑی اور رتھ ملک خطا مین ایجاد کیا۔

۱ صوم

صوم - اگرچہ توحید کے بعد صوم وصلوۃ پر عمل اور اُنکی ہدایت حضرت آدمؑ کے عہد سے شروع ہوئی ہے لیکن ملک عراق کی تاریخ ظاہر کرتی ہے کہ شاہ سارویہ کے عہد مین اوپاس (روزہ) بسبب کم پیداوار غلہ کے فقیر بوداسف کے مریدون نے دن مین رکھنا شروع کیا اور جب اُسمین ایک نوع کی یاد الہی زیادہ معلوم ہوئی تو وہ مذہب مین دیانت کے طور پر مان لیا گیا - اور ملک ایران مین طہمورث کے عہد مین ایک بڑا قحط پڑا تھا اُسمین ارکان دولت نے یہہ تجویز کیا کہ امیر دولتمند شام کے وقت کھانا کھائین اور دن کا کھانا محتاجون کو دین پھر بعد دور ہونے قحط کے روزہ مذہب مین شامل کیا گیا -

۲ ایجاد پل

ایجاد پل - اور تاریخ ملوک الارض مین مرقوم ہے کہ شاہ سارویہ کے زمانہ مین دریائی دجلہ کا دنیا مین اول پل بنا - اور محرران اوراق محمد تراب علیؑ کی رائے ہے کہ اول پل جزیرہ سیلون مین حضرت آدمؑ نے تیار کیا جسکو اہل جغرافیہ آدمؑ کا پل کہتے ہین - اور ہنود کا بیان ہے کہ رامچندر کا پل ہے -

۳ اختراع سحر و تریاق

اختراع سحر و تریاق وغیرہ - تاریخ کے ماہرون پر یہہ امر روشن ہے کہ حضرت ادریسؑ کے عہد سے سحر و نیرنجات کی آغاز ہوئی - لیکن تواریخ ایران سے یہہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ملک ایران مین فریدون کے زمانہ مین سحر و افسون ایجاد ہوا - اور تاریخ ارض سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ مذکور مین تریاق سانپون کے زہر دفع کرنے کو اور نباتات کے خواص اجسام ذی روح سے آفات دور کرنے کیواسطے اختراع کیگئے -

۴ پیدائش خچر

پیدائش خچر - اور تاریخ مذکور مین مسطور ہے کہ فریدون نے گدھے کو گھوڑی پر ڈالکر خچر بہم پہونچایا -

۵ اختراع خراج و لگان و کوس

اختراع خراج ولگان وکوس - اور تواریخ ایران مین ہے کہ کیقباد والد ملوک کیانی نے ایران مین اول پیداوار کا دسوان حصہ خراج قایم کیا اور خوج پر اُسکو تقسیم کردیا - اور نظام التواریخ اور تاریخ گزیدہ مین مرقوم ہے کہ کیقباد نے حضرت الیاسؑ

عہد مین زمین کے فرسنگ (تین کوس یا میل کا ہوتا ہے) مقرر و متعین کئے۔ اور لہراسپ نے فوج کا اول دفتر اختراع کیا اور ایران مین دروازون پہ پہرے آویزان کیئے۔

تقرر نامہ برقاصد۔ اور دارا ب ابن بہمن نے گھوڑے اور خچر کی دم کاٹنے کی رسم اسواسطے ایجاد کی کہ اون مین تیزی زیادہ ہو۔ اور دراب نے نامہ بر اور قاصد مقرر کیے۔

یونان کی تہذیب۔ تاریخ قدیم یونان۔ اور تاریخ حکما اور فلاسفہ اور تاریخ سلاطین یونان مین مرقوم ہے کہ جب شاہ سکراب ساکن مصر اپنے علم و ہنر کے ذریعہ سے یونان مین تخت کو رونق بخش ہوا تو اُس کے عہد دولت مین ملک یونان مین آلات دہات اور اسباب فلزات سے تیار ہونے آغاز ہوے۔ اور معادن (کان) سے اشیا نکالنے کا رواج ہوا۔ اور شاہ ممدوح نے ملک مذکور مین خط و کتابت کا رواج دیا۔ اور کتابت کا اختراع سیدھے ہاتھ کی طرف آغاز ہوا۔ (گویا یونان مین تہذیب مصر سے آئی)

اختراع دھریہ۔ سنہ ۳۹۹ مین بعد ہبوط آدمؑ کے ملک یونان مین فیلسوف امقندقلیس اپنی کج فہمی کیوجہ سے دھریہ مذہب کا مخترع ہوا۔

آغاز تعلیم نسوان۔ اور سنہ ۴۹۱ مین بعد ہبوط آدمؑ کے حکیم فیثاغورس نے شہر سوس وغیرہ مین اول تعلیم پہ عورتون کی تحریص کی اور ترغیب دی چنانچہ تاریخ الحکما مین مسطور ہے۔

آغاز تعلیم اطفال۔ اور تاریخ چین مین مرقوم ہے کہ بادشاہ ٹیکو نے مدارس اور تعلیم اطفال کا رواج چین مین دیا۔

رواج کلاہ۔ اور کیکاؤس شاہ کے عہد دولت مہد سے ملک ایران مین کلاہ

(ٹوپی) زرین کا رواج ہوا۔

سیاہ ماتمی لباس ۔ اور تواریخ عجم اور ایران مین مرقوم ہے کہ کاؤس نے اپنے بیٹے سیاوش کے ماتم مین سیاہ لباس پہنا تھا پس اُس روز سے ایران مین ماتمی لباس سیاہ قرار پایا (اور اہل یورپ نے بھی ایران سے اس رنگ کو اوڑایا)

اختراع نقشہ ۔ اور قدیم تاریخ چین اور ختا سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ یوتے ملک کا نقشہ ایجاد کیا اور اول نوپرگنہ کا نقشہ پیتل پر کھدوایا۔

بازار ہاٹ ۔ تاریخ چین مصنفہ کاکونین مسطور ہے کہ شن ننگ بادشاہ نے چین مین بازار ہاٹ اور میلا اور طبابت کا اختراع کیا۔

اختراع رصد ۔ تواریخ ختا مین مرقوم ہے کہ اینٹ اور اُسکی عمارت کا ایجاد بادشاہ ہوانگ ٹی نے ملک ختا مین کیا اور رصد بنوایا اور تقویم کو درست کرایا۔

دریافت سورج وچاندگرہن ۔ قدیم تاریخ یونان اور تاریخ الحکما مین مرقوم ہے کہ حکیم تالیئوس یونانی نے اول کسوف وخسوف (سورج وچاندگرہن) کے اسباب کو دریافت کیا۔ اور ایک افرنجی مصری حکیم نے اپنے آبا اور اجداد کے تجربہ سے جو اونھون نے کسوف وخسوف کی بابت لکھا تھا ایسے اصول قایم کیے کہ جن کی ذریعہ سے کسوف وخسوف کی تاریخ اور وقت ٹھیک دریافت ہونے لگا۔ اور تالیئوس حرکت زمین اور سکون آفتاب کا قائل تھا اور تالیئوس ۵۸۵ء مین بعد ہبوط آدمؑ کے ہوا ہے۔

ایجاد موسیقی ۔ اور تاریخ ایران مین مرقوم ہے کہ فیلسوف فیثاغورس نے فن موسیقی کو ایک جزو ہے اجزا ریاضی سے استنباط کیا۔ اور فیثاغورس ہبوط آدمؑ کے ۲۹۱۰ء مین ہوا ہے۔ اور تاریخ یونان سے معلوم ہوتا ہے کہ ۸۹۲ء مین بعد ہبوط آدمؑ کے حکیم اندروماوس فن موسیقی کا موجد ہوا (قول آخیر صحیح معلوم ہوتا ہے)

سیاہ ماتمی لباس — اختراع نقشہ — بازار ہاٹ — اختراع رصد — دریافت سورج وچاندگرہن — ایجاد موسیقی

اور چین کی تاریخ مین ہے کہ موسیقی کا موجد چین مین بادشاہ فوہ ہوا ہے۔

اختراع جھنڈا

اختراع جھنڈا - اور کاؤ نے جھنڈا اور فوج کے نشان کو ایران مین فریدون کے زمانہ مین ایجاد کیا جب کہ یورپ کا اول مہذب ملک روم قدیم بھی غیر مہذب تھا اور اہل ایران کے ماتحت اور باج گزار جسمین عیص بن اسحاق نے جاکر تہذیب کا سلسلہ جاری کیا اور پھر روم بن عیص نے اُس ملک کو مہذب بنا دیا۔

ایجاد حمام و علم ہوا و علم آب

ایجاد حمام و علم ہوا و علم آب - اور تاریخ یونان سے معلوم ہوتا ہے کہ حکیم سقراط کے عہد سے جو کہ ۴۹۱۰ مین بعد ہبوط آدمؑ کے ہوا ہے اُس سے پہلے حمام تیار ہوگیا تھا - اور حکیم بقراط نے ۵۱۱۴ مین بعد ہبوط آدمؑ کے علم ہوا - اور علم آب مین ایک کتاب لکھی اور فواید و مضار اُنکے ظاہر کیے۔

اختراع اقلیدس

اختراع اقلیدس - اور تاریخ حکما مین اور یعقوب بن اسحاق کندی نے اپنی کتاب اغراض مین لکھا ہے کہ اول ابلونیوس نجار نے ایک کتاب رومی زبان مین تحریر کی اُسکی وفات کے بعد ۵۲۱۰ مین بعد ہبوط آدمؑ کے حکیم اقلیدس نے کتاب نکلوس کی شرح تیرہ مقالہ مین لکھی اور اُس شرح کا نام اپنے نام پر رکھا - پھر اسقلاوس اقلیدس کے شاگرد نے چودھوان اور پندرھوان مقالہ اصل کتاب سے بہم پہونچاکر انکا ترجمہ کردیا اور وہ پندرہ مقالہ اقلیدس کے نام سے مشہور خاص و عام ہوے۔

ایجاد سرمہ

ایجاد سرمہ - اور حکیم ولیسقوریدوس نے چشم جہان مین (آنکھ) کیواسطے سرمہ لگانا ایجاد کیا۔

اختراع ارغن

اختراع ارغن - اور حکیم مسطوریلس نے ایک آلہ موسی ارغن بوتی - اور ایک آلہ ارغن نہری ایسا اختراع کیا تھا کہ جسکی آواز ساٹھ میل جاتی تھی - واللہ اعلم بالصواب۔

ایجاد طاقت دخانی

ایجاد طاقت دخانی - مورخین کا بیان ہے کہ دخانی اور بخاری تاثیرات کو جسکے ذریعہ سے دخانی جہاز اور ریل گاڑی اور دخانی کلین آجکل عالم مین جاری ہین اول

اول ہیرون اسکندری افرلیقی نے ایکسو بیس ۱۲۰ برس پہلے حضرت عیسیٰ سے دریافت کیا تھا اور مفصل حال اسکا اس تاریخ کے حصہ انگلنڈ مین بیان ہوگا۔

سکہ پر صورت

سکہ پر صورت ۔ تاریخ آثار العجم اور مفاتیح العلوم اور تاریخ ابوحنیفہ دینوری اور کامل التواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ گشتاسپ نے سکہ پر ایک جانب آتشکدہ اور دوسری جانب اپنی صورت تاجدار مسکوک کرائی۔

ایجاد پل آہنی

ایجاد پل آہنی ۔ اور کتب مسطورہ مین مذکور ہے کہ شاپور بن اشک نے پل آہنی اول دجلہ پر تیار کرایا وہ پل بادشاہ کسرے کے عہد تک موجود و قایم رہا۔

ایجاد چوگان

چوگان ۔ اور شاپور کے عہد مین رامین عاشق ولیسہ نے چوگان باجہ ایجاد کیا۔

ایجاد خانہ چوبین وغیرہ

ایجاد خانہ چوبین وغیرہ ۔ اور تاریخ گزیدہ مین مرقوم ہے کہ بلاش بن بلاش نے طارم (خانہ چوبین اور خانہ بلند اور بالاخانہ وجنگلا) ایجاد کیا۔

اختراع پٹکا وغیرہ

اختراع پٹکا وغیرہ ۔ اور مفاتیح التواریخ مین مرقوم ہے کہ آردشیر ملقب اعمر نے کمر کا پٹکا اختراع کیا اور اپنی کمر پر باندھا اور اعمر مذکور نے پرچہ نویس اور جاسوس و مخبر ممالک مین مقرر فرمائے جنکے ذریعہ سے روزانہ خبر اُسکو ممالک محروسہ کی آتی رہتی تھی۔

اختراع چھاپہ

اختراع چھاپہ ۔ اور تواریخ چین اس امر کو ظاہر کرتی ہے کہ چھاپہ قبل ۲۳۵ء مین بادشاہ اوداں ٹی کے عہد مین جو خاندان ہان کا تھا ایجاد ہوا۔ اور اوائل مین اُسکی صورت یہہ تھی کہ اول لکڑی کے کند و نیز حروف کاٹ کے چھاپے جاتے تھے پھر سات سو برس کے بعد ۹۳۵ء مین بہت صفائی حاصل ہوی پھر ۱۴۴۸ء مین گتن برگ نے سیسہ کے حروف بنائے اور ۱۴۵۰ء مین بلین کا چھاپہ ایجاد ہوا اور ۱۴۵۲ء مین اسکو یفر کے ڈھالے ہوئے حروف استعمال مین آئے پھر یونا فیوتا مین وہ صفائی و ایجادین ہوئین جو آجکل تم دیکھتے ہو۔

اختراع کاغذ - اور تاریخ وڑوی سے مفہوم ہوتا ہے کہ کاغذ اہل عرب نے اختراع کیا اور اُس نے ایسا فائدہ دیا جیسا کپڑے نے - اور اہل عرب کے اختراعات مثل کپڑے وغیرہ کا حال اس تاریخ کے حصہ ہند مین انکی طرز معاشرت کے بیان مین کچھ بیان ہوگا - اور تاریخ خطا مین مرقوم ہے کہ قبل ۱۰۵ھ مین کاغذ ایجاد ہوا -

اختراع شطرنج و بازی نرد - نوشیروان کے عہد مین ہند سے سیاہ خضاب اور شطرنج بطور تحفہ ایران مین گیا تھا مگر خضاب تو مصر مین حضرت موسیٰ کے عہد مین ایجاد ہوچکا تھا لیکن شطرنج البتہ اہل ہند کی اختراع ہے چنانچہ حیوۃ الحیوان اور تاریخ ابن خلکان مین مذکور ہے کہ سنسہ ولد داہر نے رای سہرام کیواسطے ایجاد کی تھی اور دہ جواور تواریخون مین مسطور ہے کہ اُس کو ابوبکر محمد بن یحیے معروف صولی شطرنجی نے جو کہ بڑا فاضل اور ادیب تھا اختراع کیا وہ محض غلط ہے (لیکن ہنود کی تاریخ مثل دیگر واقعات کی یہان بھی تیرہ و تار ہے) اور حکمار ایران نے شطرنج کی مقابلہ مین بازی نرد اختراع کی -

اختراع سیسہ و رانگ - تاریخ بہنسا مین مرقوم ہے کہ سوریدا بن شہلون نے مغرب کی زمین سے سیسہ اور رانگ نکالا اور اُسکو گلا کر بجائے چونہ اور گارا پتھر کی عمارت مین لگایا بعض اہل تاریخ کا بیان ہے کہ وہ ہی اہرام مصری کا اول بانی ہے - اور شہلون نے اول اول سنگ مرمر کی عمارت کا اختراع کیا اور [illegible]

اختراع بارود و توپ - تاریخ جہان آرا اور دیگر تواریخ مین مرقوم ہے کہ سکندر ذوالقرنین نے اول توپ اور بارود کو اختراع کیا دلیکن اُسکو مخفی رکھا - پھر ایک شخص علم کیمیا کی جستجو مین تھا کہ ایک روز وہ شورہ اور کندک اور کوئلے کو اوکھلی مین کوٹتا تھا کہ ناگاہ اُس سے آگ پیدا ہوئی اور اُسکو جلا دیا اُس شخص نے یہہ فقرہ اپنی کتاب مین بطور رمز کے لکھا کہ اگر کوئی شخص شورہ کو دوسری دو چیزون کی سات گنا کرے گا

تو ایک چیز اُس سے روشن مثل بجلی کے پیدا ہوگی اُس کی تحریر سے ہر شخص متحیر اور حیرت زدہ سا تھا۔ حتی کہ ایک حکیم نے اس راز نہفتہ کو آشکارا کیا کہ ایک حصہ گندک اور کوئلہ کو چھ حصہ شورہ مین جو باہم پیس کر ملایا جائیگا تو بارود بن جائیگی اور آئینہ فرنگ مین مرقوم ہے کہ سنہ ۱۳۹۳ع مین پادری شاہ ریزنے بارود یورپ مین ایجاد کی۔ اور اہل اسلام کی طرز معاشرت مین معلوم ہوگا کہ بارود ایشیا مین سنہ ۹۰ع کے پہلے سے مستعمل تھی۔

اختراع آتش رومی و بارود ۔ رُوم کے دانشمندون نے جسطرح نفط اور گندک اور صنوبر کی رال سے ایک مرکب جس کا خاصہ ہوا لگکر شعلہ زن ہونا (بہق سے لاوٹا) تھا بنایا تھا اوسیطرح چین کے عقلا نے بارود کے اجزا (گندک شورہ کوئلہ وغیرہ) سے بارود کو اختراع کیا۔

ہدایات ۔ نبی امی یعنی پیغمبر آخر زمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مخلوق کی بہتری اور فلاحیت کے اصول بیان فرمائے ہین منجملہ اون کے چند یہان بیان ہوتے ہین۔

آغاز آزادی غلام ۔ اوّل حضرت ادریس ع کے زمانہ سے جو غلامی کی رسم مذمومہ روے زمین پر ہر قوم مین عالمگیر ہوگئی تھی، دور چلی آتی تھی اُس کے لیے اول آزادی کے طرق قائم کئے۔ بعض گناہ کے کفارہ (عوض) مین آزادی غلام کی تحریک فرمائی۔ اور باندی غلامون کے ساتھ مین اِس سلوک کی ہدایت کی کہ جو آقا پہنے وہ غلام کو پہنائے۔ اور جو آپ کھائے اوسے کھلائے۔ اور جسقدر کہ محنت کر سکے اُس سے زیادہ محنت اُنسے نلے۔ یہہ بھی فرمایا کہ یہہ تمہارے بھائی ہین اُن معاملات سے صاف ثابت ہوگیا کہ غلامونکی آزادی کی رسم اُس عہد سے جاری ہوئی۔

دوسرے ممانعت شراب ۔ غلامی سے بدتر جو انسان کی ایک حالت انسان ہی کے فعل سے ہوتی ہے اور وہ قابیل کے عہد سے چلی آتی تھی یہہ ایک ایسی بری حالت تھی کہ انسان انسانیت کے مرتبہ سے گذر کر حیوان سے بدتر ہو جاتا تھا۔ اور وہ حرکتین

ناشائستہ کرتا تھا جو بعض حیوان بھی نہیں کرتے - وہ کیا ہے یعنی شراب پینا اُسکو فقط حرام ہی نہیں فرمایا بلکہ اُس کی خرید فروخت کو بھی منع فرمایا اور اُسکو ایسا ناپاک قرار دیا کہ اگر وہ کپڑے یا بدن سے لگ جائے تو وہ پاک کیا جائے (انما الخمر والمیسر رجس) درحقیقت جو انسان کہ انسانوں کے غلام ہوتے ہیں اُنسے یہہ غلامی شراب کی ذریعہ سے نفس امارہ کی ہوتی ہے زیادہ سے زیادہ کیونکہ یہہ غلامی بیہوشی کی ہے اور وہ غلامی ہوش و تمیز کی -

تیسرے خودکشی کی رسم نامعقول کو کہ جسکو لوگ جنت کا وسیلہ جانکر بعض دریاؤنمیں ڈوب مرتے تھے - اور بعض آگ میں اپنے آپ کو جلاکر خاک سیاہ کر دیتے تھے اور بعض کسی حاد (تیز) آلہ پر اپنے آپکو گرا کر دو ٹکڑے کر ڈالتے تھے اور بعض برفستان اور ناہموار راستوں میں چلکر اپنی جان کھوتے تھے - اُسکی ممانعت اس مضمون سے ظاہر کی کہ یہ رضامندی خدا کے طریق نہیں ہیں نہ خدا ایسے افعال سے ملتا ہے نہ اُنسے راضی ہوتا ہے -

چوتھے ممانعت ستی - جو عورات کہ اپنے شوہر کے تعشق میں جو بعد وفات شوھر کے اپنے تئیں ہلاک کرنا چاہتی تھیں (اُن ملکوں کی عورتیں شوھر کے ساتھ مرنا زیادہ پسند کرتی ہیں کہ جنمیں عورتوں کی طرف سے راگ و رنگ میں مردوں پر تعشق ظاہر کیا گیا ہی جیسے ہندوستان میں کہ عورت کی جانب سے مردوں پر تعشق کا اظہار ہوتا ہے اور اُس اظہار کی بدولت بموجب قول اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا کے شوہر کے ساتھ ستی ہوجاتی ہیں) اُنکو خودکشی کے اصولوں سے ماہر کرکے بازنہ رکھا اور عقد ثانی کے جواز کو قایم فرماکر تسکین دی -

پانچویں دخترکشی کی بدرسم کو کہ جو جہلا اور غیر مہذب قوم کے لوگ کسیکے سالے سسرے ہونے کی عار سے یا دان و جہیز کے دینے کی وجہ سے یا خورد و نوش کے فکر سے بیگناہ بچوں کو مار ڈالتے تھے اُسکو اس مضمون سے منع فرمایا - اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ (دوجب لڑکی جیتی گاڑدی پوچھے کس گناہ پہ ماری)

چھٹے ازدواج کا طریق جو ایک مدت مدید سے غیر محدود چلا آتا تھا اور بندہ نفس

سیکڑون اور بارہ ہزار عورتین اپنی قید مین لاکر اُن غریبون کو بیجا بند رکھتے تھے اُس طریق کو مٹا کر ایک خاص حد مین محدود کر دیا اور اُسمین بھی ایک عدل کی قید ایسی لگائی کہ سوائے ایک کے دو عورتون سے نکاح کرنا معمولی آدمی کا کام نہین - فان خفتم ان لا تعدلوا فواحدۃ -

ساتوین پردہ کا حکم فرما کر بیجا میل جول عورت اور مرد کا کم کر دیا - جن ملکون اور جن قومون مین کہ جایز پردہ یعنی عورتون کے واسطے تجویز نہین کی گئی ہے اور عورت اور مرد مخلا بالطبع ہو کر ملتے ہین اُن قومون اور ملکون کا حال اُس میل وجول کے بارہ مین عقلا پردشن سے عورت اور مرد کا مخلا بالطبع ہو کر ملنا ایسا ہے جیسے آگ اور بارود کا -

آٹھوین ممانعت رہبانیت - جو لوگ اسطرح پر عبادت کرتے تھے کہ گوشہ مین بیٹھکر خویش و اقارب کو چھوڑ کر نکاح اور بیاہ سے اجتناب کر کے قطع تناسل کے سبب ہوتے تھے اُنکو ان الفاظ سے ہدایت فرمائی - لا رہبانیۃ فی الاسلام

نوین ممانعت جوا - قمار بازی (جوا) کہ جسمین انسان اپنے مال ہی کو نہین بلکہ اپنی پیاری ہمجلیس (زوجہ) کو بھی نکی پر دھر دیتے تھے اور سب کچھ ہار کر کورے قلاش رہجاتے تھے اور صدہا طرح کے گناہ جو مفلسی کو لازم ہین کرتے تھے اُسکی ہار اور جیت دونون کو ناجایز قرار دیکے حرام فرمایا - انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون -

دسوین ممانعت سود - ربا (سود) جسکو ظاہری عقل مثل بیع وشرا کی قرار دیتی ہے لیکن عرفان نورانی (قوت ولایت) اور نور نبوت جو قوت عقل سے بالا اور اعلی ہے اور اُنکی معلومات کے روبرو عقل ہنوز مثل اُس بچہ کے ہے جو گہوارہ مین پرورش پا رہا ہے - اور ایسا ہونا کچھ بعید نہین ہے دیکھو حواس خمسہ ظاہری اور باطنی کے معلومات کو اگر آپسمین ایک کے دوسرے پر پیش کرین تو دریافت نہین کر سکتا مثلاً زبان کی معلومات (مذوقات) آنکھ کے روبرو پیش کرین تو آنکھ ادراک نہین کر سکتی

اور کان کے معلومات (مسموعات) کو زبان پر پیش کریں تو زبان اُسکو دریافت نہیں کرسکتی اور قوت تمیز (جو حواس خمسہ سے بالا ہے) کے معلومات کو حواس کے آگے پیش کریں تو حواس اُنکی دریافت نہیں کرسکتے ہیں ۔ اور اگر عقل کے مدرکات (معلومات) قوت تمیز کے سامنے پیش کرو تو اُنکے ادراک سے تمیز عاجز ہے اسی طرح پر نور نبوت کے معلومات کو ادراک کرنے میں عقل عاری ہے ۔ پس انبیاء اللہ خصوصاً محمد رسول اللہ نے بیاج کو حرام فرمایا اور حقیقت میں بیاج پر روپیہ چلانا ایک بڑی کنجوسی ہے اور نوع انسان کی ساتھ سود لینے میں ایک بڑی بدسلوکی ہے ۔ روپیہ والے کو اسمیں زیادہ خدا کا شکر ادا کرنا حاصل ہوسکتا ہے کہ غریبوں کو بے سود روپیہ قرض دیکر حاجت روائی کرائیں اور علاوہ ازیں سود خواری خدا کی راہ میں جان نہیں دینے دیتی مرد کو نامرد کردیتی ہے ۔ کیونکہ جب سود خور اپنا مال بلا سود نہیں دیتا تو جان کس طرح دیگا ۔ اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۔

حرام ہونا سور کا

حرام ہونا سور کا ۔ گیارھویں اگرچہ سور کے حرام ہونے کو اگلے عقلا اور اہل مذاہب حقہ نے بیان کیا تھا لیکن اُسپر عمل درآمد بہت کم ہوا تھا اسوجہ سے نبی خاتم نبوت نے اس ناپاک جانور کا گوشت ہی صرف حرام نہیں فرمایا بلکہ اُسکی خرید و فروخت کو بھی ناجایز قرار دیا ۔ اور حقیقت میں یہہ جانور ایسا ہی ہے کہ یہہ حرام ہو کیونکہ مخزن الادویہ اور دیگر کتب طبیہ میں جہاں خواص اشیاء کا بیان کیا ہے وہاں سور کے خواص میں لکھا ہے کہ گوشت سور موروث حرص شدید اور باعث مختشی و فساد عقل اور زوال مروت اور مزیل غیرت و حمیت ہے پس جو لوگ سور کھاتے ہیں اُنمیں مادہ غیرت اُسیقدر ہے جسقدر اس جانور میں ہے ۔

تبنی کرنا

بارھویں متبنی کرنا ۔ تبنیت (دوسرے کے بچہ کو اپنی اولاد قرار دینا) کو ناجایز ارشاد فرمایا کیونکہ ہر ایک شخص کا حق اُسکی قربت کی قدر ہوتا ہے اور قرابت کے درجے ہیں اور حقوق اُن درجوں کے قدر ہوتے ہیں پس تبنی کرنا (کو دلینا) تمام حقداروں کی حق باطل و عاطل کرنا ہے اور ایک غیر آدمی کو حقدار بنا دیتا ہے کہ جو خلاف عقل سلیم و رائے مستقیم ہے ۔

۲ اصلاح جہاد

اصلاح جہاد - تبرد بن جس جہاد کو کہ حضرت ادریس علی نبینا وعلیہ السلام نے خدائے پاک کی راہ سے بھٹکے ہوئے کفار کو راہ راست پر لانے اور ایک خدا کا رستہ دیکھانے کو اور جو درحقیقت کفر و شرک کے بیمارون کیواسطے ایمان اور توحید کی راہ پر لانے اور ہدایت کرنے کو مانند کڑوی دوا کے شفا بخش ہے قایم کیا تھا - اور وہ غیر محدود شرایط کے ساتھ چلا آتا تھا - اور حضرت موسیٰ اور ہارون اور یوشع اور نون اور داؤد اور سلیمان وغیرہم علی نبینا وعلیہم السلام نے جس کو بہت زور و شور کے ساتھ کیا - اُسکو جناب رسالتمآب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معقول شرطون سے محدود کردیا - جنکا کچھ ذکر اہل عرب کی جنگ اور طرز معاشرت مین متفرق مقامات مین ضمناً آئیگا -

مواقعت ناچ وغیرہ

چودھوین ناچ رنگ اور رقص سرود اور دیگر ملاہی کو جو تہذیب کے دائرہ سے خارج ہین حرام فرمایا - دیکھو ناچ کے جلسون مین باپ اور بیٹا اور پوتا اور چچا اور بھتیجا - ماموں اور بھانجا - آقا اور ملازم وغیرہ شریک جلسہ ہوتے ہین اور اُس حالت محرک خواہش بھیمی مین جس نظر سے دیکھتے ہونگے وہ معلوم - پھر آپسمین کیا رشتہ ناتا ہوا اور دوسری خیالات اِس جلسہ کے جو تہذیب کی گردن پر چھری چلانے والے ہین - وہ عقلمندونکی روشن رائے پر ظاہر ہین -

محبت خلق اللہ

پندرھوین محبت خلق اللہ - آدمؑ کی پیدائش سے کچھ روز بعد جو تفرقہ آدمیون مین واقع ہوا تھا - اور ہر ملک کے لوگ اور ہر گروہ اپنے تئین دوسرون سے بہتر اور دوسرون کو اپنے سے کمتر سمجھنے لگا تھا - اور یہہ آفت قومون کے قایم ہونے سے اور زیادہ ہوگئی تھی اور جن قومون مین جسقدر جہل زیادہ تھا اوسیقدر یہہ آفت اُنمین زیادہ تھی اور اب بھی جن قومون مین جسقدر جہل موجود ہے اوسیقدر یہہ آفت موجود ہے دیکھو تاریخ چین اہل چین اپنے تئین سنکھی سے اہل آسمان کہتے ہین - اور بعضی قومین اپنے تئین سورج اور چاند کی نسل سے قرار دیتے ہین - اور بعضی قومون کا قول تھا اور

اب بھی ہے کہ نیچ قومون (شودر) کا مال وغیرہ اونچ قومون کو ہر طرح اپنے تصرف مین لانا روا ہے پس اس تفرقہ دور کرنے کیواسطے اور تاج شاہی اور کلاہ گدائی کو مساوی حالت مین رکھنے کے لیے نبی امی نے فرمایا۔ الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الے عیالہ۔ اسکا مطلب حالی نے اپنے مسدس مین بیان کیا ہے

یہہ پہلا سبق تھا کتاب ہدیٰ کا ؎ کہ ہے ساری مخلوق کنبا خدا کا
وہ ہی دوست ہے خالق دوسرا کا ؎ خلایق سے ہے جسکو رشتہ ولا کا
یہی ہے عبادت یہی دین ایمان ؎ کہ کام آئے دنیا مین انسان کے انسان

دیکھو جو اس قول کے پیرو ہین وہ جس طرح نماز کی ایک صف مین امیر و فقیر اور درویش و بادشاہ شانہ سے شانہ اور ساق سے ساق ملاکر برابر کھڑے ہوتے ہین اوسیطرح ہر حال مین انسان کو بلا کسی قید کے اپنے سے کم نہین جانتے۔ نبی آدم اعضائے یک دیگر اند ؎ کہ در آفرینش بہ یک جوہر اند ؎۔

حیوانات اور نباتات کے ساتھ سلوک۔ حضرت انسان کے سوائے حیوانات کے حق مین یون ارشاد فرمایا کہ بیجا اور مالا یطاق تکلیف نہ دیے جائین۔ اور نباتات کے نسبت فرمایا کہ سایہ دار درخت اور پھول و پھلدار شجر (پیڑ) نہ کاٹے جائین۔ پس گویا آپ پورے رحمۃ للعالمین کے مصداق ہین۔

حیوانات اور نباتات کے ساتھ سلوک۔

مقدمہ دوم

قبل تاریخی زمانہ ہند و انگلینڈ کے حالات اور مختصر واقعات کل یورپ کی سلطنتون کے بیان مین

ہندوستان برّ اعظم ایشیا کے جنوب مین بہ شکل مثلث واقع ہے اُسکے شمال مین کوہ ہمالیہ جنوب مین - بحر ہند مشرق مین - خلیج بنگال مغرب مین بحر عرب ہے - توریت[1] سے معلوم ہوتا ہے کہ حام بن نوح[2] کی اولاد سے دو بیٹے تھے ایک کا نام ہند دوسرے کا نام سندھ تھا اور اُنھون نے اِس زمین کو آباد کیا پس سندھ سندھ کے نام سے اور ہند ہند کے نام سے موسوم ہوا - ہندوستان کے قدیم باشندون کے بارہ مین جو اہل ہند نے بیان کیا ہے وہ قابل اطمینان نہین ممالک غیر کے مورخ بیان کرتے ہین کہ قدیم باشندے ہند کے حام بن نوح کی اولاد ہین - اور توریت سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے - اور اُنکی شکار کے گوشت اور صحرائی چیزون پر گذر تھی اور وہ شکار کھیلنے اور لڑنے کے ہتیار اور دیگر اوزار سنگ چقماق[3] کے بناتے تھے چنانچہ

[1] اور حام کے بیٹے حبشہ اور مصریم اور فت اور کنعان تھے - حبشہ کے بیٹے سبہ اور زمیلا اور زغادہ اور خاقوا اور رعمہ تھے اور رعما کے بیٹے سند اور ہند تھے - پس حام کے بیٹے اپنے خاندانون اور اپنی زبانون کے موافق اپنے ملکون اور اپنی قومون ہوئے

[2] جزیرہ نما مین جو اسٹریلیا کی پشت پر واقع ہے ہنوز آلات جنگ سنگ چقماق اور استخوان کے ہوتے ہین -

یورپ کے حدود اربعہ اور اُسکی سلطنتین شمال مین بحر منجمد مشرق مین کوہ یورل دریاے یورل بحیرہ خضر جنوب مین کوہ قاف بحیرہ اسود بحیرہ روم مغرب مین بحر اوقیانوس -

سلطنت ایطالیہ (اٹلی) یعنی روم قدیم

وجہ تسمیہ - اس ملک کو اٹلی اسوجہ سے کہتے ہین کہ جب تاتاری قومین یورپ مین بڑی دل کیطرح پھیل گئین اور اُنھون نے اٹلی کی سرزمین مین تسلط کر لیا اور اُن اقوام کا سردار اٹلا نامی تھا لہذا ملک مسطور سردار مذکور کے نام پر مشہور ہوا چنانچہ تاریخ تاتارا مرتبہ مذکور کو ظاہر کرتی ہے - اور ملک ہنگری کے مورخ اہل فرنگ اٹلا کو اپنے بادشاہون کے زمرے مین داخل کرتے ہین لیکن یہہ بات اول سے زیادہ محقق ہے کہ قوم ہن کی جو ایک تاتاری قوم ہے اُس ملک مین بود و باش کرتے تھے

نزید اکی گھاٹی سے انکی چھریان اور ہتیار سنگ چقماق کے نکلے ہین اور وہ اپنے مردون کو دفن کرتے تھے اور انکی قبرون کے ناتراشیدہ پتھرون حلقہ دار اور پشتے کی سلون سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حروف وعلامات سے ناواقف تھے بعض کی راے ہے کہ کچھ لوگ ہند مین ملک آسری کی جسکا دارالسلطنت بابل تھا اور ملک مصر[1] کے جو مصریم بن حام بن نوح کی اولاد تھے اور ترقی پذیر تھے اور سمندر کے کنارے آباد تھے۔ گوشہ جنوب ومغرب سے دریا کی راہ سے آئے یہہ مصری چرند اور پرند کو پوجتے تھے تناسخ کے قایل تھے ڈاڑھی اور سر کے بال ندارد یہہ انکی قدیم تصاویر سے معلوم ہوتا ہے گوشہ شمال ومغرب سے بہت گروہ اولوالعزم

[1] حضرت موسےٰ کے زمانہ مین جو قبطی بہت بت پرست تھی بعد غرق فرعون کے ہند مین آئے از مطلع الانوار۔ اسا ابن یعقوب ابن سلیمان کے زمانہ مین ملک شام کے بت پرست ہند مین عدن کی راہ سے اسلیے آئے کہ شام مین بت پرستی کی بدولت جان جاتی تھی از تاریخ طبری۔ اور توریت کے سلاطین کی پہلی کتاب مین لکھا ہی آسا ابن ابیام ابن یعقوب ابن سلیمان نے سدومیون کو ملک سے خارج کیا اور اُن بتون کو جنہین اُنکے باپ دادا اون نے بنایا تھا نکال پھینکا۔

نام اُس ملک کا ہن گری ہوا۔ اور اُسکے پایہ تخت روم کا وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ اُسکو روم بن عیص بن اسحاق نے آباد کیا ہے۔ قبل رواج دین مسیحی کے اس ملک مین بتون کی پوجا پاٹ ہوتی تھی اور آدمیون کے وحشیانہ برتاؤ تھے ۴۲ء مین سینٹ پطر حضرت عیسیٰ کا ایک حواری روم مین ہدایت کو گیا۔ اور حسب الحکم پیرو بادشاہ روم کے دار پر کھینچا گیا اور اُسکے بعد آٹھ آدمی اور توحید کی اشاعت مین شہید ہوے پھر ۱۳۹ء مین سینٹ

ہی جینیوس روم پر غالب آیا اور اُس نے پاپ لقب پایا اور مذہب مسیحی کا رواج دیا۔ اُسکے بعد اہل یورپ خاص وعام پاپ (پوپ) کو مدبر مہام اور مقدر خیر وشر تمام کا جاننے لگے اور پوپ اپنے تئین نائب عیسیٰ بلکہ نائب خدا کل شاہان یورپ سے تسلیم کراتا رہا۔ اور تمام

مذہب اور رکھا ہے

کہ جنکا ذکر حتی الامکان اس مختصر مین بطریق ایجاز کیا جائیگا فتحمندانہ وارد ہوئے فارسی تواریخ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اول ہوشنگ سیامک کا بیٹا کیومرث کا پوتا دوسرا بادشاہ وسط ایشیا کا ہندوستان پر حملہ آور ہوا اور بفتح و فیروزی واپس گیا۔ پھر ضحاک بادشاہ عربی نژاد وسط ایشیا کو فتح کر چند بار ہند مین آیا چنانچہ **اسدی** مورخ اپنی تاریخ مین لکھتا ہے۔ **نظم**

ہمان سال ضحاک کشور ستان
زبابل بیامد بکابل ستان
بہ ہندوستان خواست برون سپاہ
کہ رفتی بدلان بوم ہر چند گاہ

گرشاسپ نامہ مین مرقوم ہے کہ شاہ گرشاسپ ابن اترط ہندوستان مین فتحمندانہ آیا۔ سام و نریمان کے قبضہ مین پنجاب مدتون رہا۔ کہتے ہین کہ افراسیاب شاہ توران ہند مین آیا اور راجہ **شنکل** کو ترہٹ تک ہزیمت دیکر راجہ مذکور کو ہمراہ لیکر گنگ دژ کو جو مابین ختا و ختن ہے روانہ ہوا۔ اسفندیار روئین تن پسر گشتاسپ بن لہراسپ اپنے باپ کے فرمان کے بموجب زردشت کے دین کی اشاعت کیواسطے ہندوستان پر فوج لایا اور آتش پرستی کا مذہب

سلاطین پوپ کو خدا کا نائب زمین مین اپنی خوش عقیدگی سے تسلیم کرتے رہے۔ اور نذر بھیٹ دیتے رہے۔ اور بغیر سند پوپ کے یورپ مین کوئی بادشاہ نہین ہو سکتا تھا اور جو بادشاہ یورپ کا پوپ سے سرتابی کرتا تھا اُسکو رعایا اُسکے ملک کی تخت سے معزول کر دیتی تھی اور اہل یورپ کا یہہ بھی عقیدہ تھا کہ پوپ جس شخص سے راضی نہوگا وہ ضرور معذب ہوگا۔ اور جام جم اور تاریخ اسکاٹ مین مرقوم ہے کہ جو بادشاہ یورپ کے کسی حصہ ملک کا قریب الموت ہوتا تھا تو ایک معتبر اپنے ملک کا پوپ کو نذر کرتا تھا تاکہ پوپ اُسکو بہشت عطا فرمائی اور مال نذر بہشت کا مول ہو جائے اور اسطرح عذاب آخرت سے نجات پائے۔ اور دیگر تواریخ مین منقول ہے کہ بابا بادشاہون کے ہاتھ ملک کے صوبے لیکر بہشت فروخت کرتا تھا

بزور شمشیر پھیلایا چنانچہ شاہنامہ مین مرقوم ہے نظم

بشد گردش تیغ زن پور شاہ
بگرد ہمہ کشوران با سپاہ
بروم و بہ ہندوستان در گذشت
زدریائے تاریکی اندر گذشت

فرامرز رستم کا بیٹا **کیکاؤس** کے عہد مین ہند پر حملہ آور ہوا بادشاہ **بہمن** بن اسفندیار ہند مین آیا اور شہر بہمن آباد اُسکے آنے کا یادگار ہے - پس ابتدا فتحمند جو قدیم باشندون کو زک دیکر ہند مین داخل ہوے - وے ہند کی تاریخی زمانہ سے قریب تین ہزار برس قبل آئے تھے اور پھر متواتر گروہ کوہ ہمالیہ کے درون سے آتے رہے اور اپنے آبائی طریقہ خانہ بدوشی کو چھوڑ کر بستے گئے اور زبان انکی وہی تھی جو اپنے ملک سے اپنے ساتھ لائے تھے اور یہ جدید فاتح قدیم باشندون کو داس (غلام) کہتے تھے اور جنکو مطیع کر لیتے تھے غلام بنا لیتے تھے اور اصلی باشندون کے ساتھ وحشیانہ برتاؤ کرتے رہے اور اپنے تئین آریہ کہتے تھے اسلیئے ہند ہمالیہ سے ہند تک آریہ ورت کہلایا اور سورج و آگ و پانی وغیرہ کی پرستش کرتے تھے

اور شاہان یورپ خوش ہو کر بخشش خرید کرتے تھے (خاصان اہل یورپ کے عقل کا اس مسئلہ کے عقیدہ سے اندازہ اور جانچہ کرو اور یہہ دیکھو کہ اس قسم کے عقلمند بہشتی بادشاہ خدا کے حضور سے بیخوف ہو کر مخلوق خدا کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہونگے)

۸۹۸ء مین مسلمہ سپہ سالار نے خلیفہ سلیمان کے عہد مین اٹلی متعلقہ روم کے اکثر حصہ فتح کئے تھے -

۸۵۵ء مین پاپ لیو چہارم کی عورت مسماۃ جون ایک راہب فلدا بود پر عاشق ہو گئی اور صومعہ (گرجا) مین مردانہ بھیس مین آکر وصال سے تمتع حاصل کرتی رہی اور بعد وفات لیو چہارم کے فلدا بود پاپ کی پیائے تخت نشین ہوا - اور جون کا حمل ناجایز پاپ فلدا بود سے ظاہر ہوا - اس افشائے راز کے پاپ (گاہ) مین یہہ قانون جاری ہوا کہ جو پاپ منتخب ہوتا تھا اُسکو پیدا کٹ

لہ فردوسی نے اسفندیار کا آنا ہند مین دقیقی سے نقل کیا ہے -

اور

اور جو آپ کھاتے تھے ہوم اور جگ مین اپنے معبود دیوتاؤن پر چڑھاتے تھے اور گائے بیل گھوڑے وغیرہ کی قربانی کرتے تھے چنانچہ رگ بید جسمین اکیہزار سترہ رچائین اور دس ہزار پانسو اسی اشلوک ہین اور سب کا خطاب دیوتاؤن کی جانب ہے (اور جسکی تصنیف قبل سنہ ۱۴ اہل نجوم کے نزدیک ہے) ایک اشمیدھ جگ کا حال یون لکھا ہے کہ گھوڑے کو نہلا کر اُسپر قیمتی ساز چڑھا کر اور اُسکے سامنے رنگ برنگ کے حیوانات کھڑے کر کے اُس سے اگنی یعنی آگ کا طواف کروایا اور پھر ستون سے باندھکر اور تبر سے کاٹ کر اُسکا گوشت سیخ پر کباب کیا اور ادبالا اور گولے بنا بنا کر کھا گئے۔ اور رگ بید مین لکھا ہے کہ جب ہم بانجھ گائے یا گابھن گائے یا سانڈون کو بل (قربانی) دیتے ہین تب اے اگنی تو پوری ہماری ہو جاتی ہے۔ اور سوم لتا کی شراب آپ پیتے اور دیوتاؤن پر چڑھاتے تھے چنانچہ رگ وید مین شراب سوم لتا کی صفت مین ایک مقام پر مرقوم ہے کہ تیرا فشہ بہت بھاری ہے پر تیرا کام بڑا اُبکار ہے، اور عورتین بھی مردون کے ساتھ کباب شراب مین شریک حال رہتی تھین دھوتی ڈوپٹہ پگڑی مردون کا اور ساری عورتون کا لباس تھا۔ اور چار کوڑیون سے جوا کھیلتے تھے۔ عورتین بناؤ سنگار سے باہر بے پردہ پھرتی تھین

کرسی پر بٹھاتے تھے اور پاپ کا خاص نائب نیچے سے ہاتھ ڈالکر پاپ کے خصیے پکڑتا تھا اور اُس سے دریافت کرتا تھا کہ خصیے رکھتا ہے۔ پاپ اُسکو جواب دیتا تھا کہ رکھتا ہے اور بہت بڑے۔ پس اُسکے بعد خلافت کا تاج پاپ کی سر پہ رکھا جاتا تھا چنانچہ تاریخ جہان آرا اور تاریخ اسکاٹ مصنفہ جوناٹن مین مسطور ہے لیکن اب یہہ قانون منسوخ ہوگیا (یہہ یورپ کے اول درجہ کے مہذب ملک کا حال ہے اور خاصان ملک اور ملت کا بیان ہے۔ اب رہے عوام کالانعام تو وہ بیچارہ کس شمار و قطار مین ہین) سنہ ۱۵۳۲ع مین ہنری ہشتم بادشاہ انگلنڈ نے قلادہ اطاعت پوپ کا اپنی گردن سے دور کیا اور اُسکا خطبہ سے نام نکلوا کر اپنے نام کا خطبہ جاری کیا چنانچہ تاریخ انگلنڈ مین اُسکا ذکر آئیگا اور سنہ ۱۷۳۴ع مین اکثر شاہان یورپ شامل ہنری پوپ سے برگشتہ ہوگئے لیکن اٹلی مین ہنوز پوپ کا بول بالا ہے۔

(رسوم ہذا کچھ کمی سے اب بھی جاری ہین) بازارین شراب بے تکلف بکتی تھی - اور کسبیان برملا اپنا پیشہ جاری رکھتی تھین -

منوسمرت مین یون اقسام لڑکون کے مرقوم ہین ایک وہ جو شوہر کے پردیس رہنے پر عورت کسی غیر مرد سے پیدا کرے دوسرا وہ جو بیاہ سے پہلے کواری نے پیٹ رکھوالیا تیسرا وہ جو بیاہ ہونے سے پہلے ایسے آدمی سے ہوگیا ہو جسکے ساتھ اُسکا بیاہ کیا جائے - چوتھا وہ جو بیوہ عورت سے پیدا ہو - پانچوان وہ جو ایک شوہر چھوڑکر دوسرے سے پیدا ہوا ہو چھٹا وہ جو شودری سے پیدا ہوجائے - اسیطرح اور بہت طریق کے فرزند ہین (یہہ ست جگ کا حال ہے) اور منوسمرت سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانہ مین سونا چاندی گویا نایاب تھا - اور کوڑیون کا رواج تھا کیونکہ سخت جرمون کا جرمانہ اسی کوڑی لکھا ہے - اور استعمال حروف سے یہہ لوگ اسوقت تک ناواقف تھے اِس عہد مین ہند مین تین قسم کے آدمی آباد تھے - ایک اصلی باشندے دوسرے بیرونی جدید باشندے تیسرے قدیم وجدید کی اولاد مخلوط النسل ہنود کا بیان ہے کہ اجودھیا مین پہلا راجہ اکشواکو ہوا مگر اُسکا زمانہ اسقدر بتاتے ہین کہ میزان عقل مین برابر نہین اوترتا - اور نہ اُس عہد کا کچھ آئین وقانون معلوم

مملکت یونان

یونان

عرب اور یورپ کے مورخ بیان کرتے ہین کہ یونانی یافث بن نوح کی اولاد ہین اور قدیم تاریخ یونان سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ سلف مین وہان کی باشندے حیوان منش تھے - غارون اور کھجان درختون مین رہتے سہتے تھے اور درختون کے پھل پھول اور نباتات کی جڑ بوٹی اُنکی غذا تھی اور زراعت اور فن فلاحت سے بالکل ناواقف تھے - قوم فنیقین کا سردار فلاسفوس نام آکر اول بادشاہ ہوا - اور اُس نے بلوط (سیتا سیپاری) کی غذالذیذ اور کواکب سبعہ (سورج چاند عطارد زہرہ مشتری مریخ زحل) کی پوجا پاٹ ایجاد کی پھر یلسلی سیوم قوم کا بادشاہ ہوا - اور اُس نے مختصر گھر اور حیوانات کے پوست کا لباس اختراع کیا اور زراعت کا رواج دیا - اُسکے بعد یونان بن عابر جو قحطان کا بھائی تھا ملک یمن سے آکر اِس ملک پر قابض ہوگیا - یونان کے بعد اُسکا بیٹا جریوس

سیوناں

ہوتا ہے۔ پاپوراٹوں سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ اکشواکو سے رامچندر جی تک جو راجہ دسرتھ کے بڑے بیٹے تھے چھیانوے راجہ ہوے۔ اور ان دونوں راجاؤں کے درمیانی زمانہ کے راجاؤں کا سلسلہ وار حال مفقود ہے۔ پالمیک من نے رامائن کی چوبیس ہزار اشعار مین جسکی تصنیف کا زمانہ قبل سنہ ع قریب اکہزار برس ہے۔ اول سورج بنسی راجہ رامچندر جی کے لڑکپن اور شادی کا حال اور پھر انکی سوتیلی مان کی سازش سے چودہ برس جنگل کا قیام اور جنگل سے انکی رانی سیتا جی کو اُسکے پرانے طالب لنکا کے راجہ راون کا جبراً پکڑ کر لنکا کو لیجانا اور پھر غمزدہ شوہر کا بندر اور ریچھ کی مدد سے راون کو شکست دیکر اپنی محبوبہ سیتا کو رہا کرنا اور بعد تمام ہونے مدت جلاوطنی کے رامچندر جی کا مع سیتا جی کے اجودھیا مین واپس آنا اور عرصہ تک راج کرنا اور گھوڑے کی قربانی ہندو اپنے فرمان روا ہونے کے ثبوت مین کرنا اور سخت قحط اور ایک تیلی یا دھوبی کے طعن دینے کے سبب سے رامچندر جی کے جی مین سیتا جی کی عصمت کی نسبت ایام اسیری مین شک گذرنا اور اس مظنون پر اپنی باوفا بیوی کو جلاوطنی کی سزا دینا اور اُس وفادار کا حیران و سرگردان پھرنا لکھا ہے اور ادسی رامائن

حکمران ہوا۔ اور اُس نے اپنے باپ کے نام سے ملک کو مشہور کیا اور بعد ہبوط آدم کے ۱۳۳۰ سنہ ع تک یونان کی اولاد ملک یونان مین حکمران رہی سنہ ۱۳۳۰ مین سکراب قبطی قوم کا مصری یونان مین آیا اور اُس نے لکھنا پڑھنا اور دیگر فنون کو یونان مین سکھلایا چنانچہ اسکا اور پرند کور ہوا۔ اور جو واقعہ اُسکی بیٹے کے زوجہ کے ساتھ ہوا وہ بھی اسکے مسطور ہوگا۔

اور سوائے کو ایک سبعہ کے یونانی بیشمار بتون کی پوجا کرتے تھے اور سب سے بڑا معبود اُنکا جیوپیتر تھا۔ اور اُسکا دہاڑ پہاڑ الیس پر جانتے تھے اور جب بادل گرجتا اور بجلی کوندتی تو اُنکا اعتقاد تھا کہ جیوپیتر غصہ مین ہے اور اپنی آگ کے شعلہ ہر طرف پھینکتا ہے اور یہ عقیدہ حضرت عیسےٰ کے بعد تک رہا جب سولس مسیح کا شاگرد یونان مین گیا اور دین مسیح کا رواج دیا لیکن چند روز بعد تثلیث (باپ بیٹا روح قدس کو خدا جاننا

شاید جنگلی اور لکھاری کردی مراد ہیں

کچھ حال اُس زمانہ کا معلوم ہوتا ہے دیکھو راجہ وسرتھ کے چند بیویان تھین اور وہ عورت کے کہنے مین تھے اسی کی خاطر رامچندر جی کو جلا وطن کیا - ملک جنگل اور درندون سے معمور تھا لیکن اجودھیا آباد تھی اور اُسکی سڑکون پر چھڑکاؤ ہوتا تھا مگر اسکے باہر ایسا جنگل تھا کہ اسمین راجہ وسرتھ ہاتھی کا شکار کھیلتے تھے - رتھ کی سواری تھی نٹ اور کسبیان ہر طرف موجود تھین مرد کانین بالا بازو پر بازو بند گلے مین مالا پھنتے تھے راجہ جنک نے سیتا جی کے جہیز مین ریشمی کپڑے دیئے (تواریخ الصین بزبان عربی اور تاریخ چین بزبان فارسی اور تاریخ چین بزبان اردو اور تاریخ چین بزبان انگریزی مصنفہ ایکسوس مین مرقوم ہے کہ ریشم کی ایجاد اول چین مین ہوئی حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے دو ہزار چھ سو چھتیس برس پہلے اور ہند کی تاریخ ایجاد ریشم کی ہند مین شہادت نہین دیتی دوم ریشم کی کی پیداوار ہند مین اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ ریشم ہند کی ایجاد نہین ہے - سوم سنسکرت مین ریشمی کپڑے کا نام چینانگ شکم لکھا ہے جس کے اول جزو سے معلوم ہوتا ہے کہ اول ریشمی کپڑا ہند مین چین سے آیا - چہارم ریشم کے کیڑون

کے دام مین پھنسکر مشرک کے مشرک ہوگئے ۱۵۵۳ء کے بعد مسلمان قسطنطنیہ یونان پر حکمران ہوئے اور توحید نے اپنے نورانی چہرہ سے تثلیث کی تاریکی کو روشن کیا مگر ۱۴۲۹ء سے دولت عثمانی نے اُسکو بصوابدید انگلینڈ وغیرہ گونہ آزادی مرحمت فرمائی -

سلطنت ڈنمارک

ڈنمارک مین اول بادشاہی کا دعوی اون نے کیا - اور وہ زرلند کا تھا حضرت عیسےٰ سے ایکسو اڑتیس برس قبل ہوا ہے - اس سے پہلے ڈنمارک جنگلون مین گروہ گروہ ہوکر بسر کرتے تھے اور کچھ اپنے امیرون کی ماتحتی مین رہتے سہتے تھے - اور دین مذہب سے بے بہرہ تھے اور کوئی عبادت انکو پسند نہین تھی بلکہ عبادت کو حقیر وخوار جانتے تھے لیکن اُنکے بڑے عابدون کی یہہ عبادت تھی کہ گنجان درخت بوتے تھے اور اون مین خود پسند

اور

اور انکی خوراک کے واسطے ہند کی آب وہوا چین کے مانند مناسب نہین ہے اسواسطے ریشم کے کیڑے جہان کہین اب ہندستان مین ہین تعجب انگیز نظرون سے دیکھے جاتے ہین - اور جونئی شکل کا ایک ریشمی کیڑا ہند کے کسی حصہ مین کمیابی کے ساتھہ پایا جاتا ہے جسکا ریشم نہایت خراب اور سخت ہوتا ہے بلکہ درحقیقت ریشم کے دایرہ سے اہل بصیرت کی نظر سے خارج ہے اُسکو ایک صدی پہلے کوئی بھی نہین جانتا تھا اسی سنہ ۱۸۱۰ع مین اُس سے فایدہ اوٹھایا گیا ہے - پس تحقیق مذکورہ بالا سے واضح ہوتا ہے کہ رامچندر جی کا زمانہ چار ہزار برس کے لگ بھگ ہے) اور پشمینے اور مرگ چھالے بھی دیتے ہین **بھرت** کی دعوت مین ہرن بھیڑ جنگلی سور اور تیتر اور مور کا گوشت اور چند قسم کی شرابین تہین گنگا کی منت مین **ستیا** جی نے ہزار گھڑے شراب چڑھانا مانا تھا گویا اس زمانہ مین شراب وکباب ہی تحفہ تھا علم وہنر کی ہر شخص کو ممانعت تھی **رامچندر جی** **بسوامتر** کے شاگرد تھے (اگر **رامچندر جی** حاملہ **ستیا** کو جنگل مین نہ نکال دیتے اور دھوکے سے **بال** کو نہ قتل کر ڈالتے اور خودکشی نکرتے تو ہند کی تاریخ مین اپنا نظیر آپ ہوتے) بابیلک کی رامایں مین مرقوم ہے کہ جب رامچندر جی کے پاس جم راج (ملک الموت)

آداب جیسے کہ جانتے تھے اپنی اپنی طبیعت کے موافق بجالاتے تھے - اور درود (بھاٹ) جو جنگ پر آمادہ کرتے تھے اور ترغیب وتحریص دیتے تھے اُنکو بڑا جانتے تھے اور بڑی تعظیم وتکریم کرتے تھے اور اُنکا بڑا کام مخلوق تھا کی خبر نہ لینی اور لوٹ کھسوٹ تھا -

ممالک سویڈن اور نارلنڈ

یہہ ملک سابق مین ضمیمہ فرانس کا تھا اور جولیس سیزر کے زمانہ سے لیکر تین سو برس کے عہد تک رومیون کے ماتحت رہا سنہ ۴۳۲ع مین اس ملک کو اہل برگنڈی نے فتح کر لیا اور سنہ ۴۳۲ع مین اہل جرمن کے قبضہ مین آیا - جرمن والون نے اُنپر سخت ظلم وستم کئے منجملہ اُنکے ایک یہہ تھا کہ بادشاہ کرسیس اروفنے بازار مین لکڑی نصب کراکے اپنی ٹوپی اُسپر معلق کرادی اور یہہ حکم دیا کہ اُسکی تعظیم وتکریم شاہانہ کیجائے - اور خفیہ مخبر مقرر کردئے کہ جو ادائے تعظیم مین درگذر کرے اُسکی اطلاع دو پھر نہ تعظیم کرنے والون کو

کرنے کی شکل مین آیا تو اُس کے واسطے تخلیہ کیا اور لچھمن اپنے بھائی کو پہرے پر کھڑا کرکے کہا کہ اگر کوئی اس مکان مین آئیگا تو تمہاری سزا موت ہے۔ دُرواسا رشی لچھمن جی سے نہین رکا اور سخت وسست کہکر مکان مین چلا گیا۔ رامچندر جی لچھمن پر بہت خفا ہوئے اور بجاے موت کے فرمایا کہ اپنا منھ مت دیکھاؤ۔ لچھمن جی یہہ سنکر دریاے سرجو (گھاگرا) مین ڈوب مرے اور بعدہٗ رام چندر جی نے خودکشی کی یعنی دریاے مذکور مین جاڈوبے اور اُنکے بعد اس موت کو نیک جانکر اور جہتر ہانکر سیکڑون اور ہزارون مرد اور عورات متمناے سرگ (بہشت) غرق دریا ہوئے۔ بیاس جی نے مہابھارت مین منجملہ ایک لاکھ دس ہزار اشعار چوتھائی حصہ مین چند منسبی خاندان کے دو چچازاد بھائیون کے جنگ کا حال لکھا ہے جو بابت قطعہ زمین کے کورچھتر کے میدان مین تھانیسر کے مقام پر اٹھارہ روز ہوئے تھے اور سو کورون موہ لشکر کے قتل ہوے اور پانڈون کا لشکر بھی بہت تہ تیغ ہوا اس جنگ مین پانچ پانڈے اور کرشن جی اور چار شخص اور بھی مہابھارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ جنگ

وہ سزائین دیجاتی تھین جنکی برداشت قوت بشری سے باہر تھی۔ ایک بار ولیم ٹل تیرانداز کو اس تعظیم کی ادا نکرنے باعث گرلیس لرنے قتل کا حکم دیا۔ ارکان دولت نے اُسکی سفارش کی گرلیس لرنے اس شرط پر اُسکو رہائی دینا قبول کیا کہ وہ اپنے لڑکے کے سر پر سیب رکھکر تیر سے نشانہ کرے اگر کامیاب ہوگا تو خلاصی پائیگا ورنہ قتل کیا جائیگا ولیم ٹل نے ایسا ہی کیا اور کامیاب ہوا لیکن اُسوقت اُسکے ہاتھ مین دوسرا تیر اور تھا گرلیس لرنے ولیم ٹل سے دریافت کیا کہ دوسرا تیر کسواسطے لیا تھا۔ ولیم ٹل نے دلیرانہ جواب دیا کہ اگر میرا لڑکا مرجاتا تو دوسرے تیر سے اُس بیگناہ کے خون کا تجھسے عوض لیتا گرلیس لر نے غضبناک ہوکر ولیم ٹل کو جیل کیطرف قید کو روانہ کیا۔ ولیم ٹل محافظون سے رہا ہوکر کوہ البس مین مستور ہوگیا اور چند روز کے بعد جمعیت

ف تاریخ یمنی کے ترجمہ اور مفتاح التواریخ مین مسطور ہے کہ غرید الدین راوی کی کی اشعار کی تعداد دو لاکھ تین ہزار بیت تک پہنچی ہے۔

عظیم خانہ جنگی تھی نہ کسی ظالم بادشاہ کے معزول کرنے کے لیئے تھی اور نہ بیرونی غنیم کے مدافعت کیواسطے بلکہ اس جنگ کا سبب باہمی حسد تھا اول کوروں نے اپنے باپ کو مجبور کرکے اپنے بھائی پانچ پانڈوں کو جلاوطن کیا پھر موقع پاکر جنگل مین پانڈوں کی جھونپڑی مین دھوکے سے آگ لگادی لیکن وہ بچ گئے ارجن نے سویمبر مین دروپدی کو حاصل کیا اور وہ پانچون بھائیون کی بیوی ہوی (اب بھی یہہ ہند کی بعض قومون مین جاری ہے کہ ایک عورت سب بھائیون کے خرچ مین رہتی ہے) پھر کوروں کے باپ دھرت راشٹر نے اپنے بھتیجون پانڈوں کو جمنا کے کنارے وہ زمین دی جہان اب دہلی ہے وہان پانڈوں نے اندرپرست بسایا اور جنگ کیا دریودھن کوروں کا بڑا بھائی بہت چڑا اور یدھشٹر پانڈوں کے بڑے بھائی کو جوئے پر آمادہ کرکے ملک اور بھائیون اور انکی رانی دروپدی کے جیت لیا بموجب حکم دھرت راشٹر کے بارہ برس پانڈوں نے معہ دروپدی جنگل مین کاٹے تیرھوین برس اس جنگ کا آغاز ہوا جسکا نتیجہ اوپر مذکور ہے اس جنگ مین بھیم نے دشاسن اپنے چچازاد بھائی کا سر کاٹ ایک چلو خون پی لیا اور قسم کھا مار کر بولا کہ ایسا شیر مین شربت کبھی نہین پیا جب گاندھاری

کرپس پر کو قتل کیا اور یہہ فساد پینتالیس برس تک ملک مین جاری رہا۔ القصہ ۱۹۴۸ء کے عہدنامہ دستفالیہ مین آزادی انکی تسلیم کی گئی اور اُس روز سے وہ سلطنت جمہوری ہوگئی دین مسیح کے پہلے اس ملک کے لوگ بت پرست تھے اور اب صلیب پرست اور تثلیث کے شرک مین مبتلا ہین۔

سلطنت فرانس[1]

اُسکے باشندے کومر (یافث بن نوح) کی اولاد مین۔ یہہ لوگ جولیس سیزر کے عہد سے پانسو برس تک رومیون کے ماتحت رہے اور رومی فرانس کو پہلے گال کہتے تھے پھر ۴۱۲ء مین اوسپیر فرامند بادشاہ مسلط ہوا اسلیئے اُسکا

سلطنت فرانس

[1] فرانس کے جنوبی حصہ کو جو اندلس کی حدود سے ملا ہوا ہے اسکو اہل عرب کے اہل اسلام نے بہت سا فتح کرلیا تھا جسنے ۷۱۹ء مین کہ اندلس مین انکی عملداری علی حد ایک سو تک اہل اسلام کی فرانس مین عملداری رہی تاریخ نفح الطیب مین عضد الدولہ کے عہد مین مرقوم ہے کہ وہان کے حاکم ناطق کو رومی کی جو کا نام ابن ہبیرہ تھا تنخواہ ماہوار پانچ ہزار روپیہ کے مرحمت تھی اور اسیطرح تاریخ غرضکہ اسلامی سلطنت

اسکی چچی نے اسے لعنت دیکر کہا کہ ارے تو میرے بیٹے
کا لہو پی گیا تو بولا کہ نہین چچی صاحب مینے ذرا سا منھ
سے لگا لیا تھا **دریودھن** زخمی جب خاک و خون
مین زمین پر غلطان تھا بھیم نے اُسکے سر پر لاتین ماریں

طرز معاشرت ہتیار اور سامان جنگ مہابھارت
کے عہد مین وہی تھے جو رامائن کے زمانہ مین تھے سانپ
اور بچھو اور گرم تیل کے گھڑے برجون پر بجاے توپون
کے ہوتے تھے۔ ملک کی آبادی ترقی پر تھی اصلی باشندے
یعنی ان آریا کچھ غلام تھے کچھ غلامون سے بتر آریا
ان آریون کو ذلیل و خوار جانتے تھے اور ان سے
بھیشہ بیگار لیتے تھے اور انکی عورتون کو اپنے
کام مین لاتے تھے اور وہ پڑھنے کا ارادہ کرتے تو
اُنکے حلق مین کھولتا تیل ڈالا جاتا ان کا مال کیا
وہ خود مال آریون کا تھے۔ مردہ شوہر
کے ساتھ زندہ عورت جلائی جاتی تھی درویدی
کو کیچک کی لاش کے ساتھ جلانے کو لیئے
جاتے تھے اگر بچ جاتی تھی تو تلوار سے مارتے تھے
ایک راجہ کی ہزار دو رانیان ہوتی تھین۔
کرشن جی نے جب بھیل کے تیر کے صدمہ
سے انتقال کیا تو بہت انکی عورتون کو بھیل
لوٹ لیگئے کچھ جل مرین باقی تتر بتر

نام فرانس ہوگیا چنانچہ تاریخ فرانس
مین مرقوم ہے۔ پھر شہزادہ چارلمگن نے
۸۰۰ء مین شمالی جرمن کو فتح کیا اور
مذہب عیسوی کا رواج دیا گویا اس تاریخ
سے اس ملک مین تہذیب کا بیج بویا گیا
چارلمگن روم کے تخت و تاج کیواسطے
بھی منتخب ہوا۔ اور دیگر ممالک کو اُس نے
فتح کیا لیکن مرتے وقت اپنی سلطنت
کو اپنی اولاد پر تقسیم کر گیا۔ یہہ اندرونی
تقسیم بیرونی فتنہ اور ظاہری نزاع کا
باعث ہوی پس اُسکے ممالک مفتوحہ
غیر مفتوحہ ہوگئے اور غیرون کے ہاتھ
مین چلے گئے۔ اور بعد مدت کے وہ
سلطنت جمہوری ہوگئی اور ۱۸۰۴ء
مین نپولین بوناپارٹ نے روس اور
اسٹریہ کو شکست دی اور اس جنگ
مین چالیس ہزار بندگان خدا کی جان
ناحق ہلاک ہوے ۱۸۰۶ء مین بوناپارٹ
نے لشکر پروشیہ کو ہزیمت دی اور اُس
لڑائی مین پروشیہ کے تیس ہزار
سپاہی قتل ہوئے اور دو سو توپین

ہوگئین شاکیہ منی گوتم بدھ جسکا انتقال ۴۸۳ برس بیشتر سنہ ع سے ۸۰ سال کی عمر مین ہوا اسکے نئے مذہب کی تعلیم نے جو بید کے برخلاف تھی ایک نیا نقشہ جمایا۔

۵۱ راجہ شیوپرشاد لکھتا ہے کہ دوا پرچکا مین دھرم پاپ ہی ہی کہو تو دیکھو بیاس نے پاپ پر اشرا بسے رکھے کا ایک مچھوی کی عورت کو رکھنا بیاس کا دوسرے کی بیوہ رانی اور لونڈی سے لڑکے پیدا کرنا بلرام اور بھیم کا شراب سے مست ہونا وراٹ کے عین دربار مین اسکے سالے کیچک کا دروپدی کو چھیونا پکڑ کر لات مارنا اور یہہ دیکھکر دھرمراٹ کا خاموش رہجانا خود دھرمراج مہاراج یدھشٹر کا جوے مین اپنی عورت ہار دینا اور دریودھن کا راج دربار مین اپنی بھاوج دروپدی کو بلاکر زانو پر بیٹھنے کو کہنا اور پھر اُسکے بھائی دشاسن کا دروپدی کو جھونٹا پکڑ کر گھسیٹنا اور اُسکا کپڑا اوتار کر اُسکا جراسندھ کو فریب سے مار ڈالنا یدھشٹر کا جھوٹ بولکر اپنے گرو داؤناچارج کی جان لینا اور یدھشٹر کا اپنے سولہ برس کے بھتیجے ابھیمنو کو چکربیوہ مین پھنسکر قتل کروانا اور پھر شرم کے مارے ارجن سے اپنے اس حکم کو چھپانا یا ارجن سے یہہ کہنا کہ تو کرن سے ڈر کر بھاگ گیا اپنے ہتیار اوتار دے اور اسی بات پر یدھشٹر کے قتل کو ارجن کا تلوار کھینچنا۔ بھیم کا دریودھن کو جنگ گرز کی رسم کے برخلاف زانو سے نیچے چوٹ مارنا کلجگ مین بھی خراب سمجھا جاویگا۔ بیاہ کا تو کچھ ٹھکانا نہین تھا تیون بہن ایک آدمی سے اور پانچ بھائی ایک عورت سے بیاہ کر سکتے تھے۔ علاوہ اسکے مغلوب دشمن کی عورتین تو گویا اپنی ہی بیاہتا تھین منوجی دھرم شاستر مین بیاہ کی یہہ بھی ایک قسم لکھتے ہین کہ اگر کوئی کسطرح مگر زور سے مار بانہہ پکڑ کر روتی یا وحلاتی ہوئی عورت کو لے بھاگے۔ (از تاریخ آئینہ نما)

ممالک جرمن

جرمن کی قدیم تاریخ مثل ہند اور برہما اور چین اور دیگر ممالک یورپ وغیرہ کے ایک افسانہ معلوم ہوتی ہے لیکن یہہ امر تحقیق ثابت ہے کہ ممالک جرمن کو آباد ہوئے بہت تھوڑا زمانہ ہوا۔ اول اول اہل جرمن اہل روم کے ماتحت رہے اور جب رومیون سے لڑ مر کر خلاصی پائی تو ایک مدت تک جہالت کی حالت مین سرگردان رہے۔ پھر سنہ ۶۰۰ ع مین اہل فرانس جرمن مین داخل ہوے اور غالب آئے سنہ ۸۰۰ ع کے بعد تک جرمن کا حال سابق بدستور رہا۔ آخر سنہ ۹۰۰ ع مین چارلمگن جرمن پر مسلط ہوا۔ اور اُسنے جدید بادشاہی قایم کی لیکن اُسمین تہذیب و شائستگی ندارد تھی سنہ ۱۸۰۰ ع مین بونا پارٹ

چھٹکئین پھر سنہ ۱۸۱۳ ع مین دو لاکھ چار ہزار سپاہ سے اسٹریہ و روسیہ و پروشیہ نے بوناپارٹ کی ایک لاکھ ساٹھ ہزار سپاہ سے مقابلہ کیا اور لشکر فرانس مغلوب ہوا۔ اسی طرفین کی جانین تلف ہوئین۔

اسکے زمانہ مین صوبہ بنگالہ مین **وشالی** کی رانی بیسوا تھی بیاہ کا دستور نہین تھا عورت خود مختیار تھی گویا تریا راج تھا اس رانی نے بدھ سے دھرم کا کلمہ سنا اور مرید ہوگئی۔ برھمنون کی غلامی سے عوام و خواص کو آزادی دی اور علم و ہنر جو اب تک محدود تھا اُسکو غیر محدود کر دیا۔ جب اُسنے تمام مین تعلیم عام کر دی اور کہا کہ نجات خیالی معبودون کی پوجا پاٹ سے نہین ہوتی بلکہ اپنے اعمال پر موقوف ہے اور برھمن درمیان خدا اور انسان کے شفیع نہین ہین تو برھمن اُسکے دشمن جانی و ایمانی بنگئے شاک منی گوتم (بدھ) کے مذہب نے برھمنون کے مت کو بہتون مغلوب رکھا اور ۲۵۰ برس قبل سے سنہ ۱ع تک دونون دین باہم غالب و مغلوب ساتھ ساتھ جاری رہے۔

سکندر اعظم شاہ یونان **فیلقوس** کے بیٹے نے ۳۲۷ برس قبل سنہ ۱ع کے ہند پر اس غرض سے فوج کشی کی کہ جو خراج ہند سے دارا شاہ ایران کے حضور مین جاتا تھا راجہ فور نے اسکے دینے مین سرتابی کی تھی اسلیئے سکندر نے فوراً ہند مین داخل ہو کر جہلم کے کنارے راجہ فور (پورس) کو شکست دی مگر اطاعت قبول کرنے پر فور کو تاج بخشی کر سکندر واپس گیا۔ تاتاری قوم ستھین جو ہند پر ایک مدت سے حملہ آور تھی اسکا

بہیمیہ نے جرمن کی شاہنشاہی قایم کی اور وہ سنہ ۱۸۶۶ع تک قایم رہی ناپولین بونا پارٹ نے اُس شاہنشاہی کو برباد کر دیا۔ اور مذہبی جھگڑے اسمین سنہ ۱۸۷۱ع تک جاری و ساری رہے۔ قبل اختیار کرنے مذہب مسیحی کے اُنکا کوئی مذہب نہین تھا اور اب وہان صلیب پرستی اور تثلیث کا دور دورہ ہے۔ ای خدا تو اپنی توحید کا وہان بول بالا کر۔

سلطنت سویڈن اور نارمنڈی

اہل سویڈن کی تاریخ نہایت مجہول ہے وہان اُس ملک کی تاریخ سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسےٰ سے ستر برس پہلے اردن نام کہ راجہ اُنکا حکمران تھا صحیح ہے۔ جب وہ اسکندری نو سیہ پر مسلط ہوا تو اُس نے سویڈن مین سلطنت کی بنا قایم کی لیکن اہل سویڈن کا کوئی مذہب نہین تھا اور آپس کی خونریزی اور لوٹ مار مین رات دن جوتے رہتے تھے۔ یہانتک کہ ۱۰۵۲ع مین کرلیس مین بادشاہ تخت نشین ہوا

سلطنت سویڈن اور نارمنڈی

سکندر اعظم

پہلا راجہ چندر گپت ہوا جو نابن کے شکم سے پیدا ہوا تھا اس زمانہ کے راجہ شراب مین متوالے اور کسبیون کے جھنڈ کے جھنڈ بنے رہتے تھے چنانچہ رومی سیاح کونتس کرتیس بیان کرتا ہے کہ ہندی بڑے شراب خوار ہین راجہ کے ہمراہ سفر مین کسبیون کے جھنڈ کے جھنڈ رہتے ہین اور جب راجہ متوالا ہو جاتا ہے تو یہی کسبیان مہاراج کو اوٹھا کر پلنگ پر لیجاتی ہین۔ اسی چندر گپت کا پوتا **اشوک** اپنے ننانوے بھائیون کو قتل کر کے راجا بنا۔ آغاز مین وید کا پیرو رہا اور پھر بدھ مت کا پیشوا بنا۔ جان کشی کی مہم جگ سے دور کی سڑک پر درخت لگوائے **اشوک** ہندوستان کا مہاراج تھا اُسنے بدھ کے دین کو بہت رونق دی۔ اشوک کی ایک منظور نظر رانی **تشیہ رکشتا** نام اپنے بیٹے **کنال** پر عاشق ہوگئی اور اوسسے آشنائی چاہی **کنال** نے اعراض کیا جب **کنال** **تکشلا** کو گیا تو رانی نے راجہ کی مہر پروانے پر کر فوج کے نام روانہ کیا کہ **کنال** کو اندھا کر دو۔ جب یہہ راز اشوک پر ظاہر ہوا اشوک نے رانی کو زندہ جلا دیا اشوک نے ۲۲۲ قبل سنہ عیسوی کے انتقال کیا۔

باب اول

ہندوستان مین منجملہ ہنود کی سلطنت کا زمانہ

جب اُس ملک مین امن نے منھ دیکھا

مملکت اسٹریہ

مملکت اسٹریہ

اسٹریہ کو رومی گال یا جرمک کہتے تھے اور سنہ ۱۴ء مین اسکو اسٹریہ کا خطاب دیا گیا۔ باقی اُسکے حالات جرمن کی مانند ہین اور وہان کے قدیم بادشاہان کے باپ دادا گم نام ہین پھر عوام کالانعام کس شمار و قطار مین ہین چارلس پنجم نے اُسکی بادشاہی کو استحکام دیا۔

سلطنت نیدرلند یعنی ہالند و بلجیم

سلطنت نیدرلند یعنی ہالند و بلجیم

یہہ ملک رومیون کے زمانہ مین گال کا ایک حصہ شمار کیا جاتا تھا اور اُسکے باشندون کے حالات جرمنی باشندون کے قریب ہین

سلطنت پروشیہ

سلطنت پروشیہ

پروشیہ کی تاریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ ملک دوسرے ملک کی بادشاہون کے قبضے و تصرف مین رہا ہے لیکن ۱۷۰۱ء مین فریڈریک بادشاہی لقب سے ملقب ہوا۔ اور فریڈریک دوم کے

از سنہ ۷۰ قبل مسیح تا سنہ ۱۲۰۰ع کل ۱۲۷۰ سال

راجہ **بکرم** ملقب بہ بہ حیثیت شکاری گند ھرپ[۵۲] مین جو اپنے باپ اندر کی محبوبہ پر عاشق ہونے کی گستاخی مین گدھے کی صورت بنا اوسکا بیٹا تھا (فسانہ معلوم ہوتا ہے) سنہ ع سے ۵۷ برس قبل **اجین** مین جو ملک مالوہ مین واقع ہے مشہور شیو پرست راجہ ہوا ہے۔ اُسنے **دہلی** کو فتح کر کشمیر تک اپنا عمل قایم کیا۔ انہین فتوحات کی یادگار مین ہندوستان مین طریقہ تاریخ شماری کا مقرر ہوا جسکا نام سمت ہے۔ وہ سنہ مسیحی سے ۵۷ برس قبل شروع ہوا ہے اگرچہ اس لقب کے اور بھی راجہ ہند مین گذرے ہین لیکن یہہ سب سے زیادہ نامور ہے **بکرم** نے ستہین[۵۳] کو ملک سے نکالنے مین بعد خون ریزی بے شمار کے ناموری حاصل کی

[۵۲] شہزادہ۔ [۵۳] دشمن ستہین۔ [۵۴] انکا راجہ کنشک تھا اُسکی راج دہانی کشمیر تھا اُسنے سنہ ع مین بودھون کا چوتھا جلسہ منعقد کیا تھا ستہین ہند مین بے شمار تھے اُنکے دو فرقے تھے ایک گیتی دوسرا دہائی۔ بعض ابوالفضل کی رائے ہے کہ جاٹ کی قوم قدیم قوم گیتی کی اولاد سے ہے اور دہی کی قوم دہائی کی نسل سے ہے اور بعض فضلا کی یہہ رائے ہے کہ ستہین کی نسل سے کچھ فرقہ راجپوتون کے ہین۔ فتح ستہین ہند مین تاتار سے آئے تھے۔ راج ترنگنی مین جو کہلانا پنڈت کی تصنیف ہے مرقوم ہے کہ کشمیر مین تین راجہ ترشک (ترک) ہوئے اور تاریخ لنکا مین مسطور ہے کہ اُنکا نام مُشک جُشک اور کنشک تھا۔

عہد مین پروشیہ مین ترقی و تہذیب رونما ہوئی۔

ملک پورتگال

ملک پورتگال

اس ملک کی بنیاد بادشاہت ہنری ہرکندی نے قایم کی اُس سے پہلے اندلس کے ماتحت تھا (جب کہ اندلس عرب کے مسلمانون کے زیر حکومت تھا تو پورتگال اُسکا ایک صوبہ تھا) پورتگالون نے سنہ سوا سوا در سترہ سو عیسوی مین ترقی کا پایہ پایا تھا اور شاہ الیو کو یرک کے عہد مین پورتگال نے کمال کو پہنچکر یہ زوال کیطرف رکھا۔ بقول شخصیکہ ہر کمال را زوال۔

مملکت روس

مملکت روس

روس کو پہلے مسکوی کہتے تھے۔ روس کی قدیم تاریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ روس مین غیر ممالک کے لوگ آکر آباد ہوئے ہین اور مدتون بے سرے جنگلی بنے رہے اور وحشیانہ بسر کرتے رہے۔ تزک تیموری اور ظفرنامہ مین مرقوم ہے کہ امیر تیمور نے اُسکا پایہ تخت تک فتح کر اپنا ماتحت کر لیا تھا سنہ ۹۰۱ھ مین بابر یک نامی نے جو اسکندری نویسہ کا رہنے والا تھا

اور بدو

اور بدھ کی مت کو بڑا صدمہ پہونچایا جو کہ ہند کی عام تہذیب و تعلیم کا مشیع تھا اور برہمنون نے زور پاکر پھر علم برہمنون اور چھتریون مین محدود کردیا۔ اسی راجہ نے پنڈتون کا نورتن بنایا کالیداس سب کا سردار تھا۔ شگفتلا کی عمدہ ڈاٹک کی تصنیف بھی نورتنون مین سے ایک کی طرف منسوب ہے راجہ بکرم کے ہی عہد مین تاتاری قومون شک[1] و ھن[2] وجاٹ وغیرہ نے ہند پر بڑے زور شور سے حملہ کئے لیکن ناکامیاب رہے۔ مگر سن مسیحی سے قریب چھبیس برس قبل ہندھ سی مالوہ تک تاتاری قومون کا راج ہوگیا ہیرودوتس قدیم مورخ یونانی اپنی تاریخ مین لکھتا ہے کہ قوم شک اپنے تئین ایسی عورت کی نسل سے بتاتے ہین کہ جسکا نیچے کا حصہ سانپ کا تھا۔ (اور یہہ لوگ ناگ کو بھی پوجتے تھے شاید یہی لوگ ہند کی ناگ بنسیون کی اصل ہون چنانچہ راگھڈھم اور سرگجا کے ناگ بنسی راجا اپتک اپنی مہرون مین

[1] جین کی پوتھیون مین لکھا ہے کہ سنہ عیسوی سے ۷۶ برس پہلے دہاراداس کے راجہ کی لڑکی گنگر سور کی چیلی کالکاچاریہ کی بہن اوجین کے گردبھل نے چھین لی تھی اسپر کالکاچاریہ دریا سندھ کے پار جاکر شکون کے راجہ کو اوجین پر چڑھا لایا اور اپنی بہن کو چڑھایا۔ غالباً لفظ شک سے شاکیہ نکلا اور شاکیہ منی بھی اسی قوم کا ہوگا۔ راج پانے کے بعد یہہ چھتریون مین گنے گئے اور انکی پرمپرا میں بھی ہر من ہیں۔

[2] ھن قوم یورپ پر حملہ آور ہوئی اور فتح پاکر اپنے نام پر ہنگری آباد کی اور اٹلا نامی تاتاری نے شہر اٹلی کی بنیاد ڈالی (از تاریخ چین)

بادشاہت کی بنیاد کو استحکام دیا اور ۱۵۸ء تک اُسکا حال خراب رہا لیکن ۳۲۰ء مین جب بکرماجیت تخت نشین ہوا تو اُس نے تبدیل لباس کرکے ممالک کی سیر کی اور قوانین و رسوم مین غیر ملکون کی آگاہی ہم پہونچائی اور وہ بادشاہ حرفت اور صنعت کا ایسا شوقین تھا کہ خود ادنیٰ درجہ کے کاریگرون مین داخل ہوکر جہاز سازی کے مکان مین جہاز بنانے کا کام ولایت ہالنڈ اور انگلنڈ مین سیکھا اور جب واپس آکر تخت پر بیٹھا تو اُسنے ملک کی آبادی اور اہل ملک کے ہنر سکھانے اور مہذب بنانے مین کوشش کی۔

سلطنت اسپانیہ (اسپین) یعنی اندلس

تاریخ نفح الطیب عن غصن اندلس الرطیب سے ظاہر ہوتا ہے کہ اندلس کی تہذیب کا آغاز ۹۱ھ سے ہوا جب کہ اہل عرب نے محمد طارق کی سپہ سالاری مین اُسکو فتح کیا۔ اور اہل عرب نے اندلس مین مدارس قایم کئے پس اکثر اہل یورپ نے بلا واسطہ اور

ناگ کا نشان ہوتا ہے ہیں یہ تانبے کی مورتیں آتش پرست بھی ہیں کیونکہ انکے سکہ جو ملتے ہیں اُنپر انکے معبود اردی بہشت ہرمزد (اورگن ویلو) کی مورت ہے اور اُسکے کندھوں سے شعلۂ آتش نکل رہا ہے اور پھر عجب کے سکوں پر شیو کی تصویر ہے ترشول ہاتھ میں نندے بیل کے سامنے کھڑے سر پر آگ کا شعلہ بھڑکتا ہوا۔

آخر عمر میں شالباہن راجہ دکن سے محاربہ ہوا بکرماجیت قید ہوگیا شالباہن نے کہا جو آزاد ہو بخشوں بکرم نے کہا میرے سال کا رواج رہے۔ شالباہن نے دیسنای کیا لیکن راجاولی اور راج ترنگنی میں مرقوم ہے کہ سمندپال جوگی نے راجہ کو خلع کا عمل سکھایا اور جب راجہ خلع کے ذریعہ سے خوبصورت جوان کے قالب میں گیا تو جوگی راجہ کے جسم میں آگیا اور بکرماجیت کو قتل کر سریر آرائے خلافت ہوا (اسکی فسانہ عجائب کی حکایت سے زیادہ وقعت نہیں)۔

راجہ شالباہن سنہ ۱۳۵

۷۸ء میں راجہ شالباہن قوم ٹک کی نسل کا سہ برس کے بعد ہندوستان میں جانب دکن قوم ستھین کی مخالفت پر آمادہ ہوا۔ اور اُسنے اپنے نام سے ۷۸ء میں ایک نیا سمت جاری کیا۔ اُسکو سمت شاکہ یا ستھین کہتے ہیں یہ وہ سمت جن سے ہندوستان میں تواریخ کی بادا سطہ اون مدارس سے تعلیم پائی چنانچہ اُس زمانہ کی تاریخ اس امر کو ظاہر کرتی ہے کہ اُس عہد کے اہل یورپ پنے تئین اہل عرب کی شاگردی میں داخل کرنے کو فخر کا باعث جانتے تھے۔

اور وہاں پر اہل عرب کی حکومت سات سو پانچ برس رہی ۱۴۹۲ء میں فرڈیننڈ اول اہل عرب پر آپس کی نزاع کی بدولت غالب آیا ۱۸۱۴ء میں فرانس کا لشکر اُسپر غالب آیا۔ چارلس چہارم نے مجبوراً بادشاہت سے ہاتھ اوٹھایا۔ اور قید ہوکر فرانس گیا اور بونا پارٹ کے ماتحت ہوگیا ۱۸۱۴ء میں پھر فرڈیننڈ بادشاہ ہوا۔

سلطنت روم قبضہ میں اہل اسلام (ترکی) کی یورپ میں

یہہ ولایت قبل ولادت عیسے کے اہل روم کے تصرف میں تھی اور اُسمیں بت پرستی کی بدرسم جاری تھی ۳۳ء میں بعد بربادی پرن طیوس کے کانسٹین تین نے شہر قسطنطنیہ آباد کیا اور اُسکو بائے تخت قرار دیا پھر اُسپر یونانی مسلط ہوگئے ۱۴۵۳ء میں

تاریخ شماری ہوتی ہے ایک سنہ عیسوی سے ۵۷ برس قبل شروع ہوتا ہے اور دوسرا **شاکہ** ۷۸ء کے بعد شروع ہوتا ہے ہنوز مشہور ہین راجہ **شالباہن** کو برہمن لوگ ایک کمہار کا لڑکا بتاتے ہین اور ایک نئی داستان بناکر اسکا قوم شک سی ہونا چھپانا چاہتے ہین ۔

گپت راجہ ۔ شاید یہہ آخری بدھ پرست چکرورتی راجہ ہے اسکا سن جلوس محقق نہین معلوم ہوا ۔ جیسے اور واقعات تاریخی ہنود کی عدم واقفیت فن تاریخ کی وجہ سے قبل زمانہ اہل اسلام کے نہین معلوم ہوتی ۔ تعجب کی بات ہے کہ ابوریحان مورخ اور صاحب تاریخ استخری یعنی مورخ اور یسی اور ابوزید اور ابن بلوطہ سیاح عرب اور افریقی اور فاہیان اور ہاین شانگ بدھ کے زایر چینی اور ہمراہیان سکندر اعظم و یونانی سفیر مگاس تھنیز اور مورخین جیسکا طوس وغیرہ اوطوس وطیسیاس و اہل فارس وغیرہ ہندوستان کا حال اپنے سفرنامون اور تاریخون مین نہ لکھ فرمائین لیکن افسوس ہند کے گیانی اُنسے سبق تک نہ لین ۔ الآخر گپت خاندان کے بادشاہ ملک اودھ اور شمالی ہند مین ۳۱۹ء سے ۴۷۶ء تک حکمران اور مخالف ستہین رہے ۔ اور ساہ خاندان کے راجہ جو بمبئی کے شمال و مغرب مین ۶۰ء سی ۲۳۵ء تک اور دلبھی خاندان کے راجہ جو کچھ اور مالوہ و بمبئی کے شمال و مغرب مین ۴۸۰ء سی ۷۲۲ء تک (جنکو اہل عرب نے

عبداللہ ابن عباسؓ اور عبداللہ ابن زبیر اور ابو ایوبؓ انصاری رضوان اللہ علیہم نے ممالک روم کو قسطنطنیہ تک فتح کیا ۔ ابو ایوبؓ انصاری کا مزار قسطنطنیہ کے زیر فصیل ہے اور ۵۴ھ سین محمدؐ ابن مالک نے جزیرہ از داد کو جو مجمع الجزایر مین ہے فتح کیا چنانچہ روضۃ الصفا وغیرہ مین مرقوم ہے اور تاریخ عثمانیہ کے فیروزنامہ مین ہے کہ ۱۴۴۳ء مین مراد خان ثانی نے شہر دارناتک فتح کیا اور آٹھ روز کے اندر باسینا کے ستر قلعون پر قبضہ کیا اور سروہی اور باسینا کے لوگون نے دین محمدی اپنی دلی رغبت سے قبول کیا اور سلطان محمد خان نے ۸۵۷ھ مین قسطنطنیہ کو فتح کیا اور ۸۸۲ھ مین سلطنت دلیس کو فتح کیا ۹۳۳ھ مین سلطان سلیمان خان اول نے ملک ہنگری فتح کیا اور شاہ ہنگری شہر موہج مین ہزیمت پاکر زخم کھاکر مرگیا اور پھر سلطان نے شہر اوفن فتح کیا ۔

پایمال کیا) فرمانروا اور ستہین کے مخالفت پر قایم رہے اس زمانہ مین ہند کے باشندے تین طرح کے تھے ایک اصلی ان آریہ دوم آریہ سوم مخلوط النسل اور مذہب بھی اسیطرح مرکب ایک دید کے مسایل سے دوسرے بدھ کے اصول ہی تیسرے ان آریہ کی رسومسے

طرز معاشرت عہد ہنود

لباس خاص - سر پر پگڑی کمر مین کمری (بنڈی) بجاے پیجامہ دھوتی امیرون کے گلے مین گنٹھا کان مین کنڈل بازو پر بازوبند اور جوتی پیر مین - اور عام لباس ایک دھوتی اور چادر ہوتی تھی (جسطرح عام بنگالی آجکل بنگالے کے دیہات مین دیکھنے مین آتے ہین گویا یہ بنگالی اُسوقت کا نمونہ ہین) عورت کا لباس فقط ساڑہی تھی کرتی وغیرہ ندارد -

خوراک - عام کھانا پیداوار زمین اور چھتریون کے لیے کچھ شکار اور سوم لتا کی شراب -

تعلیم دینی خاص برہمنون کے لیے اور دنیاوی چھتریون کے واسطے باقی سب محروم - شودر اگر پڑھنا چاہتا تو منوجی کے قانون کے موافق کھولتا تیل اُسکے حلق مین ڈالا جاتا -

ستی ہونے کی تمام اقوام مین رسم عام تھی -

فتح کیا - اور شہر گراڈس کا مع بیس شہرون کے سلطان کے قبضہ مین آیا - اور اہل البنیہ نے بطوع و رغبت دین اسلام قبول کیا اور اس عہد مین پوری ہنگری شرقی اور مغربی پر قبضہ کرلیا سنہ ۹۷۹ھ سنہ ۱۵۷۱ء مین سلطان سلیم ثانی نے جزیرہ قبرس اور روس کا دارالسلطنت ماسکو تک فتح کرلیا اور سلطان احمد خان اول نے شہر قسطنطنہ مین ایک جامع مسجد عالیشان نہایت خوش وضع منقش بنوائی اُسمین دو سو طلائی قندیلین جنمین آیات قرآنی اور اسماء پیغمبران علیہم السلام کندہ اور ہر لوح مین الماس کے اکسٹھ نگینین جڑے ہین اس مسجد مین لگائین - ہر ایک لوح کی قیمت پچاس ہزار ڈالر (آجکل تین روپیہ پانچ آنہ کا ہے) قرار پائی سنہ ۱۰۳۰ھ سنہ ۱۶۲۰ء مین سلطان عثمان ثانی نے ملک پولنڈ مین شہر خوتین فتح کیا سنہ ۱۰۸۰ھ مین شہر کہانڈیا

راجہ کی بے انتہا رانیان ہوتی تہین - بیاہ کی بہت قسمین تہین ایک گندہرپ بیاہ تہا (تعشق) کا اور مخلوط قسمن کی عورتین تو گویا اپنی ہی بیاہ تا تہین - ایک قسم بیاہ کی منوجی نے دھرم شاستر مین یہہ بہی تحریر فرمائی ہے کہ گھر والون کو مار باندھ کر ڈاکون کیطرح روتی چلاتی عورت کو لے بہاگے - اور ایک ذات کو دوسری قوم مین بیاہ شادی کی اجازت نہین تہی (اب بہی نہین ہے)

پردہ رانیان تک نہین کرتی تہین بلکہ منہ پر نقاب بہی نہین ڈالتی تہین -

آن آریہ آریون کے ان مول غلام تہے - اور ان آریون کے مال کے مالک آریہ تہے - منوسمرات سے معلوم ہوتا ہے کہ شودرون کو مال دار ہونا نہایت نامناسب ہے اور اونکو برہمنون کی خدمت کرنا ہر حال مین واجب ہے - اور منوسمرت مین مرقوم ہے کہ برہمن اور چھتری اور ویش پر حسب مراتب رعایت کیجائے اور شودر پر ظلم و تعدی روا رکہا جائے -

دیوانی فوجداری کا قانون برہمنون کی زبان تہی - برہمنون کے واسطے کسی جرم پر کوئی سزا نہ تہی برہمن سخت جرم مین معہ اہل و عیال اور مال گھر سے باہر کر دیا جاتا تہا -

چوری ایک مذہبی رسم تہی - چوری کرنا بہی علم مین گنا جاتا تہا

سلطان محمد خان چہارم نے فتح کیا - سنہ ۱۸۳۲ع مین استریا کی دار السلطنت شہر ویانا کو مسخر کیا اور صوبہ تر نسلوینیا فتح کیا - اب یورپ مین اہل اسلام کے بارہ صوبہ ہین - بعد ان اقلاق - بلگیریہ - مقدونیہ - ہرزگوینہ مونٹ نگرو - سیسلی - سرویہ - بوسینیہ - رومیلیہ - کردینیہ - البنیہ - اور سلطنت مذکر کے جو برا عظم ایشیا اور افریقہ مین ممالک ہین وہ صوبجات یورپ سے بہت زیادہ ہین - اور سلطنت مین یہود اور نصاریٰ اور گبر اور مسلمان باشندے ہین لیکن اہل اسلام اور قومون سے زیادہ ہین اب اسمعین سلطان عبد المجید خان حکمران ہین -

شمس الاخبار اور مہر نیم روز وغیرہ مین مرقوم ہے کہ ساٹھ لاکھ سے زیادہ نو مسلم یورپ کے ممالک سے سلطان المعظم کی عملداری مین آئے ہین جنکو سلطان نے آباد کر کے انکی شہر قون کے نام دار الہجرہ اور دار النجوہ رکھے ہین اور

دیکھو کتاب مرچھکٹک جو سنہ ع کی شروع صدی مین تصنیف ہوئی ہے ایک برہمن چور کا حال مرقوم ہے کہ دیوار مین جنیو سے ناپ کر شاستر کے موجب سیندہ (نقب) لگاتا تھا۔

ناچ - ناچنا گانا عبادت مین داخل تھا بغیر اسکے دیوتا راضی نہین ہوتے۔

ناچ

عبادت - سورج اور آگ کو پوجتے تھے۔ دریاؤن پر چھپڑاوے چھپڑ ہائے جاتے تھے۔ بعضے حیوانات پوجے جاتے تھے۔ اکثر چرند و پرند مقدس مانے جاتے تھے۔ بہت دیوتاؤن کے نام کے سنگ تراشیدہ کدول و سڑول کی پرستش ہوتی تھی۔ **شیو** کی لنگ (تذکیر) اور (ترسا) کی تانیث پوجی جاتی تھی (اب بھی ۳۳ کے بجاے ۳۳ کرور دیوتا پوجے جاتے ہین۔ اور چند اوتار بھی پوجے جاتے ہین۔ ہر گروہ کا معبود جدا ہے۔

عبادت

انسان کی قربانی - بعضے فرقہ اپنی دیوی پر آدمی بل (قربانی) کرتے تھے لہذا پرس مہدہ انسانی قربانی کا نام ہے (سنہ ۱۸۶۶ع کے قحط مین بھی بنگلی کی دیوی پر ایک سر پھولون سے آراستہ اور کلکتہ سے جو کالی سو میل کے فاصلہ پر ہے اوسپر ایک لڑکا گلا کٹا ہوا چڑھا ہوا تھا۔

انسان کی قربانی

اور راجسوے اور اشومیدہ اور سوپہ کا بہت رواج تھا

سلطنت برطانیہ

انگلستان (جزایر برطانیہ) برّاعظم یورپ کے

اگلی خبر گیری و مدد باب عالی سے ہوتی ہے اور پرستندگان تصویر شیطان ساکن کوہستان حلب جو ایک کرور سے زیادہ تھے اونھون نے اُس تصویر کا پوجنا چھوڑا اور پیشوائے اسلام کے سامنے اُس تصویر کو ذلت کے ساتھ گھسیٹ کر لائے اور بطوع و رغبت اسلام قبول کیا۔ اور افریقہ مین ملک وادی لک کا بادشاہ مع اپنی تیس ۳۰ لاکھ رعایا اور فوج کے مسلمان ہوگیا۔

لہ برٹن - البین - ویلس - اسکاٹ لینڈ۔ ان ناموں کی اصل بخوبی معلوم نہین بعضون نے یہ گمان کیا ہے کہ لفظ برٹن - برونس کے نام سے نکلا ہے اور برونس سکنیس کا بیٹا اور شہر ٹرائی کا رہنیوالا تھا بعضے کہتے ہین کہ گال لوگون نے اس جزیرہ کا نام البین یعنی سفید جزیرہ رکھا تھا اسوجہ سے کہ اسکے جنوب و مشرق کے کنارے پر کھڑیا کے پہاڑ تھے چنانچہ ہای لینڈ کے لوگ اسکاٹ لینڈ کو ابتک اسی نام سے پکارتے ہین۔ لیکن اسکے اصلیے مین گونہ فرق کردیا ہے اور البین

اور ان قانونون کے پابند تھے ایک جو کوئی کسیکو لڑنے کے لیے ٹوکدیتا تو اس سے لڑنا واجب ہوجاتا۔ دوسرے دو لڑنے والون مین تیسرا شخص مداخلت نکرسکتا۔ تیسرے جو شخص کسی عورت کے خاوند کو مغلوب وزیر کرلیتا وہ شخص اوس عورت کو جیت کر لیجاتا۔ چوتھی موت کو بیغیرتی سے بہتر سمجھتے۔ پانچوین انتقام لینا ثواب مین داخل جانتے تھے۔

اور تمام ہنود ہم خیال یا قریب قریب ہم خیال اس سبب سے رہے کہ وہ غیر قومون سے حتی الامکان الگ تھلگ رہے۔ اور چونکہ اہل ہند مین تقلید کا مواد بہت ہے لہذا مدام تقلیدی رسمیات کے بھور مین غرق رہے اور تحقیق کی سیدہی سڑک سے محروم۔ اور چونکہ ہندوستان گرم اور سیر حاصل ملک ہے اسواسطے اُسکے باشندے سست اور آرام طلب ہین اسلیے نہین پس اونپر جو حملہ آور آیا فتحمند ہوا۔

ایک پرتگیزی مورخ نے اپنی تاریخ مین سکندر کے زمانہ کا حال ہند کے متعلق یون رقم کیا ہے۔

کہ سکندر کے ہمراہیون نے اس زمانہ کے ہندوستان کے رہنے والون کی راہ و رسم کا حال لکھا ہے ذیل کی لکھی ہوئی باتون سے جو کہ انتخابی ہین اون لوگون کو جو کہ ہندوستان کے حال سے واقف ہین یہ بات

گوشہ شمال و مغرب مین واقع ہے۔

یا الپن کہتے ہین۔ یہہ لفظ (البین) سلاٹک زبان کا ہے اور اسکے معنی سفید جزیرہ ہے اغلب ہے کہ لفظ البس اور الب سے نکلا ہے۔ ملک دیس کے رہنیوالے دیش کہلاتے ہین اسواسطے کہ سکسن لوگون کا قاعدہ تھا کہ جن لوگون کو وہ نہ جانتے تھے اونہین دیش کہتے تھے کیا عجب ہے کہ یہ لفظ لچھ سنسکرت لفظ سے نکلا ہے جسکے اصلی معنی شخص اجنبی یا باشندہ ملک غیر ہین۔ دیس کو کمبر یا بھی کہتے تھے مگر یہان کے لوگ ہمیشہ سے اپنے تئین سمری کہتے ہین اس نام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ لوگ قدیم سمیری سے علاقہ رکھتے ہین۔ اسکاٹ لینڈ کا نام ایک قسم کا نام سے مشتق ہے جسے اسکوٹی کہتے ہین۔ شاید اسی قسم کے اور سیتھیس ہین جو یورپ کے شمالی ملکون مین رہتے تھے کچھ مناسبت ہے یہ لوگ (اسکوٹی) اوایل قرن مسیحی مین ایرلینڈ کے شمال کی برٹش مین آکے تھے لیکن کئی سو برس کے بعد اسکاٹ لینڈ کے نام سے مشہور ہوا جب رومیون نے انگلستان پر قبضہ کیا تھا اس زمانہ مین اس ملک کے جو باشندے شمال کی لوگون کو کیول ڈیون یعنی جنگلی کہتے تھے

دریافت ہوگی کہ یہ یہاں باشندے حال کے باشندوں سے کتنے ہٹے ہوئے تھے اول ہندوستانیوں کا بدن نازک ہوتا تھا۔ دوسرے وے صرف اناج اور ترکاری کھاتے تھے۔ تیسرے وے ذاتوں اور گروہوں میں منقسم تھے اور خاندانوں میں پیشے موروثی جاری تھے۔ چوتھے وہ سات برس کی عمر میں شادی کردیتے تھے اور غیر ذات میں شادی کرنا منع تھی۔ پانچویں مردکانوں میں بالے پہنتے تھے اور رنگ برنگ کے جوتے اور برقعے بھی پہنا کرتے تھے اور سر اور کندھوں پر کپڑا اوڑھتے تھے۔ چھٹے وہ منھ پر رنگ ملا کرتے تھے۔ ساتویں انمیں یہ قاعدہ تھا کہ صرف بڑے آدمی چھتری لگایا کرتے تھے۔ آٹھویں دوبا رکھی تلواریں اور کمانیں جو کہ پیروں سے کھینچے جاتی تھیں رکھا کرتے تھے۔ نویں وہ جنگلی ہاتھی ایسی تدبیروں سے پکڑا کرتے تھے جسطور پر اب بھی پکڑتے ہیں۔ دسویں وہ بہت سفید روئی کے کپڑے بُن لیتے تھے۔ گیارھویں گاڑھ کے گھر بڑے دریاؤں کے کنارے پر واقع ہوتے تھے جنکو کبھی کبھی دریا کے بہاؤ کی تبدیلی کے وقت چھوڑنا پڑتے تھے بارھویں ہندوستان میں تاڑ کا درخت ہوتا تھا۔ تیرھویں برگد کا درخت اکثر ہوتا تھا جسکے نیچے جوگی لوگ بیٹھے رہا کرتے تھے۔

(ان باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جو دستور ہندوؤں میں

اور قدیم باشندے انگلستان

(جزیرہ برطانیہ) کے یافث بن نوحؑ کی اولاد میں[۵] دو قبیلہ ہوے۔ سلٹ[۵۱] اور گوتھ

چنانچہ اسی وجہ سے رومیوں نے اسکاٹ لینڈ کا نام کیلیڈونیا رکھا۔ لفظ انگلینڈ کے مشتق منہ میں کچھ شک نہیں ہوسکتا کہ یہ لفظ انگل لینڈ انگلی سے مشتق ہے کہ آنگل قوام سیکسن میں سب سے بڑی قوم کا نام تھا۔ چھوٹا جزیرہ یعنی ایرلینڈ اگلے زمانہ میں ایرنی کہلاتا تھا یہہ نام سلٹک لفظ ایر سے نکلا ہے جسکے معنی مغرب ہیں۔ رومی لوگ اس جزیرہ کو ہائی برنیا اور ٹالیمی لاسیکرا بھی کہتے تھے لیکن اب اسکا نام ایرلینڈ اور ایرن مشہور ہے اس نام سے اسکے اسم قدیم کا پتہ مل سکتا ہے۔ (از وقائع نگار)

[۵] ٹرائی ایک بڑا شہر ایشیائے کوچک میں تھا یہاں کے بادشاہ پرایم کے بیٹے پارس پر اسپارٹا کی شاہزادی عاشق ہوی اور اپنے معشوق یعنی پارس کے ساتھ بھاگ گئی اہل اسپارٹا اپنی شاہزادی کو ایک شخص غیر کے ساتھ بھاگ جانیکو بڑی ہتک اور ذلت سمجھے اور بہت سی فوج لیکر

اب رائج ہین وہ ان دستوروں سے جو کہ سکندر کے وقت مین اور دو ہزار ایک سو برس اب سے پہلے رواج رکھتے تھے بہت مختلف نہین ہین)۔

عورت کا نام مرد کے ساتھ۔ جو عورات مرد کے ساتھ تشخصانہ طرز معاشرت رکھتے تھین تو ان عورات کا نام مرد کے نام سے قبل یا مل کر کے بولا جاتا تھا خواہ اُسکو شوہر نے کسی خاص وجہ سے جدا کر دیا ہو جیسے سیتا رام کہ سیتا جی کو رام جی نے ایک شخص کے طعن اور شبہ کی وجہ سے جدا کر دیا تھا۔ خواہ عورت خود اپنے خاوند سے جدا ہو گئی ہو جسطرح رادھا کشن کہ رادھا اپنے پہلے شوہر کو چھوڑ کر شن جی کے ساتھ رہین۔ اور یا مرد و عورت سے فرط محبت ہر تا ہو جسطرح گوری شنکر کہ شنکر جی گوری جی سے کمال محبت رکھتے تھے۔

عورت کا نام مرد کے ساتھ

عمارت مین درمیان کا صحن کم ہوتا تھا اُنکی محرابین زیادہ نوکدار ہوتی تھین اور عمارتون پر نقش و نگار کرتے تھے اور پٹاؤ اُنکے چھتون کے بہت نیچے ہوتے تھے اور وہ گنبد کی ساخت سے ناواقف تھے چنانچہ اُنکے پرانے مندرون کی مقرنسی بناوٹ اور مخروطی صورت اس امر کی ظاہر شہادت ہے۔

عمارت

باب دوم

طلوع خورشید اسلام ہندوستان مین

تاریخ عرب مین مرقوم ہے کہ جب اسلام کا فتحمند جھنڈہ

طلوع خورشید اسلام ہندوستان مین

سلف مقام ویلس کا رنوال مین۔ اسکاٹ لینڈ۔ آیرلینڈ۔ وغیرہ مین رہتے ہین۔ اور قبیلہ گوتہ مقامات مذکورہ کے سوائے انسلاع شمال اور بقاع پست ترین سکونت پذیر ہین

لڑائی پر چڑھائی کی دس برس تک لڑائی رہی آخر ۱۸۵۷ء مین حضرت مسیح کے اسپاہی والون نے اہل لڑائی کو شکست دی اونمین سے ایک شاہزادہ انیس نامی اپنے بڈھے باپ انچیز کو اپنی پیٹھ پر لاد کر بھاگا اور یورپ کے ملکون مین آوارہ۔ سرگردان رہا اسکینس اسی انیس کا بیٹا تھا۔ اس لڑائی کے حال مین ہومر شاعر یونانی نے جسے ابو الشعرا کہتے ہین ایک بڑی کتاب نظم کی ہے اُسکا نام ایلیڈ ہے اور اُسکا ترجمہ انگریزی اشعار مین پوپ شاعر نے کیا۔ (از تقویم وقایع نگار)

سلف قوم سیلٹ کے قریب ہی قریب **برہتان** لوگ ہین یہہ لوگ صوبہ **برٹانک** کے رہنے والے ہین جسے اگلے زمانہ مین **ارمورکا** کہتے تھے اور وہ فرانس کی انتہائی مغرب مین واقع ہے۔ (از وقایع نگار)

سلف از مہابھارت

ہندوکش پہاڑ کی چوٹیون پر اپنا پھریرہ لہرانے لگا اور توحید کے سورج نے اپنی روشن شعاعون سے شرک کی تاریکی زابل اور کابل سے زابلی کی اور سیلون (لنکا) مین ببیل دریا آفتاب توحید پرتو افگن ہوا تو ہنود نے اپنے ہمسایہ اہل اسلام کو ستانا شروع کیا پس ۴۴ھ مین امیر معاویہ بن ابی سفیان کے عہد مین۔ اول مہلب بن ابی صفرہ ہند مین داخل ہوا۔ اور بموجب اصول اسلام کے اول اسلام (توحید) کی دعوت کی جب جواب مین انکار ہوا تو جزیہ (خراج) چاہا جب ہنود نے دونون سے انکار کیا تو صف آرائی کی ٹھہرائی اس لڑائی مین ہندی اہل اسلام سے کئی چند زیادہ تھے لیکن عرب نے اہل ہند کو شکست دی اور دس ہزار انفار گرفتار کیے پھر تو گروہ کے گروہ بت پرستون کے خدای واحد کی وحدانیت پر ایمان لائے۔ مہلب بن ابی صفرہ ملک مفتوحہ کو اہل اسلام کے حوالہ کر واپس گیا پھر سندھ ہند اور نئے ملکون مین امیر ناصر الدین سبکتگین کے عہد تک خفیف چھیڑ چھاڑ رہی۔ جس مین خراسان نے ۱۵ھ مین حضرت عثمانؓ کی خلافت مین اہل عرب کا حملہ ہند پر

یونانی مورخ **ہیروڈوٹس** نے اپنی تاریخ مین قبل ۴۵۰ حضرت مسیح کے اون معاون ٹین کا ذکر کیا ہے جنکے لاپیج مین افریقہ اور اسپانیہ کی جہاز ان انگلستان مین آتی تھی۔ جرمنی مورخ **ٹاسیٹس** اور **ڈریوڈس سکیولس** اور **جولیس** قیصر روم نے انگلستان کا حال سابق یون بیان کیا ہے کہ اس ملک مین جنگل اور ترائیان بہت ہین اور سمندر کے کنارے چند قطعات مزروعہ ہین۔ وسط مین زراعت بالکل نہین ہوتی لوگون کی اوقات بسری صرف دودھ اور گوشت سے ہوتی ہے۔ شمال کے رہنیوالے درختون کی جڑ اور پتے کھاکر بسر کرتے ہین اور جانورون کی کھال پہنتے ہین۔ وہ دست و پا برھنہ کو نیل سے رنگین کرتے ہین **جولیس** کا قول ہے کہ یہ لوگ پیدل اور گھوڑون اور رتھون پر لڑتے ہین۔ اُس زمانہ کی زراعت سے جو اشیاء برآمد ہوتی ہین اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ لڑائی کی گاڑی کی دھرلون مین خسیان جڑی ہوتی تھین اور

ملہ تاریخ فرشتہ مین ہے کہ قوم حمیر کے ایک بادشاہ الحارث الریاشی نے ہند پر حملہ کیا جو اول حملہ اہل عرب کا تھا مگر یہ حملہ قبل قبول اسلام کے معلوم ہوتا ہے۔

لکھا ہے خطا کی ہے کیونکہ حضرت عثمانؓ ۲۴ھ مین منصب خلافت پر منصوب ہوئے تھے۔

حجاج نامہ اور حاجی محمد قندہاری کی تاریخ مین مسطور ہے کہ آدم علیہ السلام کے زمانہ سے عرب اور سراندیپ (لنکا) مین آمد و شد تھی۔ آغاز اسلام مین حاکم سیلون نے اسلام کے حالات دریافت کرکے بت پرستی سے توبہ کر صحابہ کے عہد مین اسلام اختیار کیا تھا اُسنے خلیفہ ولید عبد الملک کے واسطے تحفے جہاز مین روانہ کیے تھے اور کچھ حاجی بھی جاتے تھے راجہ دیول (ٹھٹھہ) نے جہاز کو لوٹ لیا اور آدمیون کو قید کیا بچے ہوؤن نے حجاج بن یوسفؒ حاکم عراق سے فریاد کی حجاج نے خلیفہ سے غزا و انتقام کی اجازت لے سترہ برس کے نوجوان عماد الدین محمد قاسم بن عقیل ثقفی کو معہ سامان قلعہ کشائی اور ملک گیری کے چھ ہزار فوج پر سپہ سالار کر شیراز سے ۹۳ھ مین روانہ کیا۔ محمد قاسم مقام دیول (ٹھٹھہ) کہ دریا کنارے ہے پہنچکر اوترا[1] اور ٹھٹھہ کا محاصرہ کیا اُسمین ایک بتخانہ کہ درحقیقت قلعہ تھا جسمین چار ہزار راجپوت اور تین ہزار برہمن مسلح اور ایک طلسم جسکو برہمنون نے اس غرض سے

[1] یہ اول فتحہ ہین جنوا نے دریا عبور کرکے ہند پر حملہ کیا۔

اُنکے برچھی کے پھل اور تیرون کے پیکان سنگ چقماق اور برنج کے تھے **جولیس** کا قول ہے کہ یہہ وحشی ہزارہا آدمیون کو بڑے بڑے جھانکڑون مین بند کرکے جلا دیتے ہین۔ اور چور اور مجرم کی قربانی اکثر کرتے ہین کیونکہ اُنکے عقیدہ مین اُنکے معبود مجرم کی قربانی کو زیادہ پسند کرتے ہین اور اگر مجرم نہین ملتا تو بے گناہون کو بے تکلف قربان کر ڈالتے ہین۔ لہذا اُنکے مذبح آدمیون کے خون مین رنگین رہتے تھے۔ مذہب انکا **ڈرواڈ** تھا اور اُنکے ملاؤن کا نام **ڈرواڈس** تھا۔ یہہ لوگ سوائے خدا کے سورج چاند اور سانپ اور درخت **بلوط** کی بھی پوجا پاٹ کرتے تھے۔

باب اول

انگلستان مین رومیون کی سلطنت کا زمانہ ۵۵ برس قبل مسیح سنہ ۴۱۰ع تک تمام ۴۶۵ سال۔

جولیس[1] قیصر روم جب گال یعنی **فرانس**

[1] عربی زبان کی تاریخون مین یولیس مرقوم ہے

بنایا تھا کہ کوئی اسپہ غالب نہ آئے پہلے محمدؐ قاسم نے جعوبہ نامی منجنیق انداز کو حکم دیا کہ اس نشان پر سنگ بارانی کرو۔ جعوبہ نے بم کے سے گولے ایسے پتھر مارے کہ نشان اور طلسم سب ٹوٹ پھوٹ گیا طرفین سے گھمسان کی لڑائی ہوی اہل عرب نے فتح پائی چار دیواری کو مسمار کیا بت غنایم ہاتھ آئے اور صدہا آدمی گرفتار ہوئے غنائم کا خمس حجاج کو روانہ کیا اور باقی لشکر پر بانٹ دیا پھر شہر **ہرون** (نیرون) کی طرف متوجہ ہوا راجہ ہرون کا بھمن آباد کے قلعہ مین جا چھپا شہر فتح ہوگیا۔ محمدؐ قاسم نے ہرون کو ایک مسلمان کے حوالہ کر شہر **سیوان** کی راہ لی راجہ **کچرائی** نے مقابلہ کیا راجہ کو شکست ہوی **نیرون** نے راہ فرار لی محمدؐ قاسم ظفرمند ہوا اہل شہر کو امان دی پھر **سلہم** کے قلعہ کو فتح کیا اس اثنا رمین دو ہزار سوار عربی حسب طلب محمدؐ قاسم حجاج کے روانہ کیے ہوے پہونچے۔ ادھر راجہ نے پچاس ہزار سوار راجپوت اور سندی اور ملتانی جمع کر محمدؐ قاسم سے لڑائی کی بھڑائی محمدؐ قاسم بھی چھہ ہزار سوار سے مقابل ہوا پھر بیچ مین کھڑے ہوکر کہا کہ اے اہل اسلام اے فاتحان سند تمہارے بزرگون نے عزت کی زندگی پر بھی شہادت کے شربت کو پسند کیا ہے پھر کیا تمکو منظور رہو گا بڑھو چند محاربہ فتح کر چکا تو اُس نے ۵۵ قبل مسیح اسنی جہازون مین بارہ ہزار فوج لیکر آیا ئی **ڈوور** سی عبور کر انگلستان پر حملہ کیا لیکن طوفان کیوجہ سی ناکام گیا۔ گرمی کی فصل مین پھر چالیس ہزار کا لشکر لایا اور **کیسیولانس** کو شکست دی اور چند آدمی یرغمال کے طور پر لیکر اور کچھ خراج سالانہ مقرر کرکے **گال** کو واپس گیا۔

۴۳ء مین رومیون نے دوسرا حملہ کیا اور اپنی رعایا انگلستان سی ہتیار چھین لیے۔ (جیسے گورنمنٹ انگریزی نے بعد غدر ۱۸۵۷ء کے رعایا ہندوستان سے) ۴۷ء مین قیصر **ڈومشین** کی طرف سے **اگریکولا** انگلستان کا گورنر یعنی حاکم مقرر ہوا۔ اور اُسنے انگلستان کے وحشی بے ہنرون کو عمدہ عمدہ ہنر اور فنون سکھا کر انسان بنائے اسی گورنر کے زمانہ مین

اور یہہ موافق اصل زبان رومی و یونانی کے ہر کیونکہ حرف یائے رومی اور یونانی کو انگریزی مین حرف جیم سے تبدیل کر لیتے ہین۔

آردر راور کے میدان مین ہوے لیکن کسی کا غلبہ یقین سے معلوم نہین ہوا - آخیر لڑائی مین راجہ رائے دھر ہاتھی پر سوار ہوکر میدان جنگ مین آیا محمد قاسم نے بھی قادر مطلق پر اعتماد کر فوج کی صف آرائی کی اور بہادر عرب نے اشعار رجز پڑھنے شروع کئے اول فرداً فرداً بہادران عرب و ہند نے ہنر دکھائے اکثر عرب کو ایک ایک جوان نے ہند کے دس دس اور بیس بیس پیدلون کو برچھی اور تلوار سے قتل کیا - جب لڑائی مغلوب نظر آئی تو رائے دھر نے خود حملہ کیا عرب کو نقطہ اندازون نے ایسی آگ برسائی کہ ایک شعلہ جوالہ کے صدمہ سے راجہ کا ہاتھی راجہ کو لے بھاگا اور دریا مین گھسگیا - محمد قاسم کے لشکر نے تعاقب کیا اور رائے دھر کو مار لیا باقی ہنود نے قلعہ آردر (راور) مین پناہ لی - اہل عرب نے قلعہ کے تسخیر کی فکر کی راجہ کا بھتیجہ کاہمن آباد کے قلعہ مین بھاگ گیا لیکن راجہ کی بیوی پندرہ ہزار راجپوت لے قلعہ سے نکل اہل عرب سے آلڑی محمد قاسم نے تو عورت سے جنگ عار خیال کر التفات نکی لیکن فوج کو جنگ کی اجازت دی - اہل عرب نے ظفرمند ہوکر قلعہ راور کا محاصرہ کیا قلعہ والے محاصرہ سے عاجز ہوکر اپنی عورت اور بچون کو آگ مین جلا کر ایسے لڑے کہ سب مارے گئے جب عرب کے سوار

اہل انگلستان نے رومیون کا لباس و زبان اور طرز معاشرت اختیار کیا - آخرین اول صدی عیسوی کی **پطرس** یا **پولوس** حواری نے انگلستان مین مذہب مسیح کا رواج دیا - کچھ مدت کے بعد بعض اہل انگلستان یعنی اسکاٹ لینڈ نے سرتابی کی رومیون نے خوب گوشمالی کی - یہہ لوگ بالکل وحشی تھے ایک خنجر ایک تلوار ہندول بجاے یکہ لوہے کے زنجیر مین معلق رکھتے تھے اور ایک برچھی جسکے ایک جانب گنٹھی لگی رہتی تھی اور ایک بے ڈول چمڑے کی ڈھال اپنی حفاظت کے واسطے رکھتے تھے (تیر کمان کے استعمال سے نابلد تھے) چھٹے صوبہ پر رومیون نے انگلستان کو منقسم کیا انگلستان کی اس زمانہ کی کیفیت اور تاریخ (مثل ہندوستان کے) مجہول و نامعلوم ہے کیونکہ مانند اور وحشی قومون کے ان لوگون کو تاریخ سے کچھ مناسبت نہین رہی - رومیون کی بدولت کچھ حالات معلوم ہوتے ہین

قلعہ مین داخل ہوے تو چھ ہزار راجپوت نے اور مقابل ہو کر عدم کی راہ لی اور تیس ہزار گرفتار ہوئے اور دو لڑکیان بھی راجہ کی اسیر ہوئین جنکو حجاج کے پاس خلیفہ کے لیئے روانہ کیا اور دیول (ٹھٹھہ) کے تمام ملک کو امراء عرب پر تقسیم کر دیا۔ اور بھمن آباد اور **ملتان** کو فتح کر کے ستان کو دارالملک قرار دیا۔ اور مسجدین بنائین اس وقت اہل اسلام یورپ مین دریا ابرو کے گرد کے ممالک اور ہند مین دریائے گنگا تک فتح کر چکے تھے۔ ایک سو چودہ برس تو اہل عرب خصوصًا بنی تمیم سندھ مین حکمران رہے پھر قوم سومرکان اور سمہ کان کے مسلمان فرقہ فرمان روا رہے۔ اور تاریخ خلفا مین امام سیوتی نے لکھا ہے کہ اہل عرب نے المہدی ابوعبداللہ محمد بن المنصور کے عہد خلافت ۱۷۵ھ مین جبل **ربد** پہاڑ اردلی وغیرہ کو فتح کیا۔ اس وقت اہل اسلام کے تحت تصرف مین کل عرب اور اکثر حصہ افریقہ کے تھے اور ایشیا مین۔ عراق۔ شام۔ ایران۔ خراسان۔ ماوراءالنہر۔ طبرستان۔ آذربایجان۔ سجستان۔ مکران۔ (بلوچستان) سیستان۔ کرمان۔ قہستان۔ (خالستان) زابلستان۔ ترکستان۔ مغربی خیوہ۔ بخارا۔ ترکمان۔ وغیرہ اور ترکستان شرقی

(جیسے مسلمانون کی بدولت ہند کے)

۱۰۸۸ء مین **کارا شپس** بادشاہ بن بیٹھا اور زبردستی اپنے دعوے کو سلاطین روم سے قبول کرایا ۱۰۹۷ء مین **کارا شپس** کو برٹن کے ایک شخص **الکٹس** نے کٹار سے مار کر سلطنت انگلستان پر قبضہ کیا۔ وہ بھی تین برس کے بعد رومیون کی لڑائی مین مارا گیا۔ اور انگلستان مین رومیون کی دوبارہ سلطنت قایم ہوئی رومیون کی تعلیم نے اہل انگلستان کو تجارت و زراعت وغیرہ کے طریق اور سڑکون پر کنکر بچھانے کے اصول بتائے۔ سکہ کے رواج کا بھی یہی زمانہ معلوم ہوتا ہے اور اس زمانہ مین سکہ پر حیوانون کی شکلین مسکوک ہوتی تھین۔ رومی انگلستان مین اپنی چھاونیون مین (مثل انگریزون کے ہندوستان مین) الگ تھلگ رہے لیکن تعلیم و تلقین مین انھون نے اہل انگلستان کے خلل نہین کیا (جیسا آریون اور

تاتار - کرکان - کیش - نخشب - فرغانہ - چاچ - اور **قتیبہ** نے خوارزم - وسمرقند - اور چین فتح کیا چنانچہ تاریخ طبری مین مسطور ہے - آرمینہ اور اُسکے ملحقات اور ہند مین سندھ اور دریا گنگ تک اور سیلون (لنکا) اور یورپ مین اسپین اور نصف فرانس اطالیہ روم تھی اندلس (اسپین) کو ۹۱ھ مین **طارق** نے فتح کیا تھا -

طرز معاشرت اہل عرب

طرز معاشرت خوراک خرما - گیہون کی روٹی - چاول اور پیداوار زمین اور گوشت مرغ و مہا بھیڑی - بکری - شتر - وغیرہ کا ذبوح - شراب کا استعمال مطلق موقوف خرید و فروخت ممنوع شرعًا حرام - اور عمدہ غذا یون سے فالودہ روغن پستہ مین ترکیب دیکر تیار کرنا کھانا - اور ادنیٰ سے بڑھا ہوا یہہ کھانا تھا کہ مغز استخوان کو شہد مین مع مصالحون کے پکانا کھانا -

لباس سر پہ کلاہ اُسپر عمامہ عربی - سردی مین عمامہ کے تلے نیمہ - گلے مین قمیص (کرتہ) زانو تک اُسپر صدری پھر اُسپر ردا - یا عبا (چوغا) عربی نیم ساق یا قدرے نیچا - ٹانگون مین تہ بند یا پاجامہ شلوار تک اور امام ابو یوسف[1] کے بنے ہوئے قاضی القضاۃ تھے

[1] اسلام مین اول قاضی القضات کا منصب امام ابو یوسف

بیدوالون نے اہل ہندوستان کے ساتھہ نقل کیا) سنہ ۱۰۰۰ع مین بادشاہ **اولیس** نے اہل انگلستان کو اپنی حکومت سے آزادی دی -

طرز معاشرت اہل انگلستان کی رومیون کے عہد مین

انگلستان کے عہد عتیق کی تاریخ تو مثل ہندوستان کے قدیم زمانہ کی مانند وحشی قومون کے بے نام و نشان ہے لیکن جو غیر ممالک کے مورخون نے لکھا ہے اُس سے جو حال معلوم ہوتا ہے لکھا جاتا ہے -

خوراک - جولیس قیصر روم کا بیان ہے اور اسیطرح تاریخ کالیرمین مرقوم ہے کہ اس زمانہ مین خوراک شمال کے رہنے والون کی درختون کی جڑ اور اُنکے پتے تھے اور زمین کی جڑی بوٹی پر بسر کرتے تھے - اور وسط ملک کے لوگون کی اوقات بسری صرف چوپایون کے دودھ اور جانورون کے گوشت پر موقوف تھی

عوام اور علما کے لباس مین یہہ امتیاز کیا کہ علماء طیلسان اور بناگرین اور خلفاے عباسیہ کے عہد مین خوش کا لباس (وردی) سیاہ تھا اور باقی شرفا کو سبز لباس پسند تھا۔ پاؤن مین جرّابین اور جوتا

تعلیم - اہل اسلام کی تعلیم مین کسی قوم اور مذہب کی قید نہین عام ہے بتون کو توڑنا شرک و کفر سے اوردن کو بچانا اُنکا شعار۔ عورتین برقعہ پھینکر خدائی واحد کی عبادت نمازمین مردون کے شریک جماعت فرض ہوکر ادائے فرض کرتی تھین

آداب حرب - لشکر حضرت صدیق اکبر کے نصایح کا کاربند رہتا تھا وہ یہہ ہین بار آور سایہ دار درخت نہ کاٹے جائین۔ کھیتیان پامال نہ کیجائین۔ عورتین۔ بچے۔ بوڑھے۔ اور ضعیف اور مریض ہرگز نہ قتل کیجائین اور راہب اور مقتدایان دین جو معبد مین عزلت گزین ہوگئے ہین انپر تلوار نہ بلند کیجاے۔ اور بھاگتون کو قتل نہ کیا جاے۔ اور اہل عرب کی سپاہ مین جو مسجد کے مصلے پر نمازیون کی صفون کے آگے نمازہ کی امامت کرتا تھا وہ ہی میدان جنگ مین بہادران اور دلاور بجا بدون کی صفون کے روبرو اعلے درجہ کی سپہ گری کے ساتھ افواج کو حسن تدبیر سے لڑاتا اور خود لڑتا تھا

کیونکہ زراعت سے کم واقف تھے۔ صرف سمندر کے کنارے چند قطعات مزروعہ ہوتے تھے۔ رومیون نے کھیتی کیاری کو انگلستان مین رواج دیا۔

مؤرخ ٹاسیٹس اور جولیس کا بیان ہے کہ لباس مین فقط جانورون کی کھال پہنتے تھے اور چند درندون کے بال اور پرون سے بھی اپنی پوشاک بناتے تھے اسطرح تاریخ انگلنڈ اسکاٹ مین مرقوم ہے۔ اور جولیس قیصر روم کی تصویر کے معاینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانہ مین بادشاہ تک گھٹنون کی برابر گھٹنا پہنتے تھے۔ اور نیچے کا حصہ برہنہ رہتا تھا۔ اور سر کے بال بڑے بڑے مانند عورتون کی اور دونون جانب سینہ پر چھوٹے ہوئے رکھتے تھے۔ اور برٹن کے جنوبی لوگ جو اہل فرانس سے میل جول رکھتے تھے وہ چند رنگ کے اونی کپڑے پہنتے تھے

اور اپنی شہید ہونے سے زیادہ دوست رکھتا کہ پیاسا سر و پانی کو دوست رکھتا ہے۔ اور بروقت لڑائی کے اگر امیر فوج کو بھی مخالف فوج کا کوئی شخص اپنے مقابل لڑنے کیواسطے بلاتا تو سردار تنہا اُس سے جنگ کرتا اور مدد اور تنہا نہ لڑنے کو اپنی عار کا باعث جانتا تھا۔

آلات جنگ جو اہل ہند کے پاس تھے وہ ہی اہل عرب کے ساتھ تھے لیکن قلعہ کشائی کا آلہ **منجنیق** جو بجائی گولہ قلعہ پر کام دیتا تھا اور آلہ **نفط۔ اندازی** (باروت وغیرہ) جسکے شعلہ جوالہ سے گھوڑے دشمن کے بھڑک جاتے تھے اور ہاتھی گھبرا موڑ میدان جنگ سے بھاگ جاتے تھے اہل عرب ہند میں لائے تھے۔ اور روضۃ الصفا میں ہے کہ خلیفہ مامون کے عہد میں عرادہ (توپ) کا نقشہ جم گیا تھا۔

طرز حکومت۔ ملکی انتظام نہایت خوب تھا کیونکہ اہل اسلام کے اصول شریعت کی رو سے یہ امر ضرور ہے

اور سونے اور چاندی اور برنج کی زنجیریں پہنتے تھے اور ہاتھ اور گردن اور سر میں زیور پہنتے تھے۔ اور قیصر روم جولیس کا بیان ہے کہ اہل انگلنڈ بجائے روپیہ چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں اور زیور استعمال کرتے ہیں۔ اور تاریخ گارڈنر اور وقائع نگار انگلستان میں مسطور ہے کہ یہاں کے لوگ دست و پا برھنہ کو نیل سے رنگین کرتے تھے (جیسے ہند کی نیچ قومیں) اور تاریخ یورپ مصنفہ ولیم ہینک اور تاریخ جام جم میں مرقوم ہے کہ ہاتھ پیر کو گل حنا میں بھی رنگتے تھے اور تاریخ تاج انگلنڈ میں مرقوم ہے کہ اس عہد کے آدمی مثل جنگلی آدمیوں کے جنگل میں بلا جھونپڑوں اور مکانوں کے وحشی ملکوں کی وحشیوں کی طرح وحشیانہ بسر کرتے تھے۔

ہتیار۔ مورخ ڈیوڈ ورس اور جولیس کا قول ہے اور نیز تاریخ کایر میں مرقوم ہے کہ اُنکے برچھیوں کے پھل اور بعد کو تیروں کے پیکان سنگ چقماق اور برنج کے ہوتے تھے۔ اور تاریخ وقائع نگار

ملہ معراج النبوت۔ روضۃ الاحباب۔ مواہب لدنیہ۔ احسن القصص۔ یہ سب وہی ہیں

کٹار۔ زرہ۔ خود۔ تلوار کی چند قسمیں تھیں باعتبار ساخت کے دو دھاری اور سیف عمدہ تھی۔ قبضے اُنکے سونے اور چاندی کے اور جواہرات سے مرصع۔ زرہ کئی نوع کی تھیں بعض میں چاندی اور سونے کے حلقہ عمدہ طور پر لگائے جاتے تھے۔ خود۔ کئی قسم کے تھے سونے اور چاندی کا کام اوپر نفیس ہوتا تھا۔ سپر۔ (ڈھال) چند طرح کی تھیں مدور (گول) مستطیل اور بشکل مثلث اُسپر انواع اقسام کے نقش۔ کمان اور تیر بہت قسم کے تھے۔

ایک عام جماعت کے اجماع اور اتفاق سے ایک ایماندار خدا ترس متقی اور پرہیزگار حکمران اور حاکم مقرر کیا جائے یہانتک کہ اگر حاکم بعد تقرر کے قرآن شریف اور حدیث لطیف کے برخلاف عمل کرے تو قابل مؤاخذہ ہے اور اہل اسلام کی حکومت قانون پر منحصر تھی یعنی قانون حکومت کے تابع نہین تھا بلکہ خود حکومت قانون کے تابع تھی - اور قانون ایسا کہ جسمین تاج اور برکی (فقیری) ٹوپی اور دوشالہ اور کمبل برابر ہین - اور محکمہ دیوانی و فوجداری اور مال کے حاکم امین (منصف) قاضی (جج) منشی وغیرہ تھے - اور مرافعہ کی عدالت (اپیل) اور بڑے کامون کے لیے مجلس شوریٰ (کونسل) تھی - قومی پنچ بھی فیصلہ کرتے تھے - ذمی یعنی وہ رعایا جو اہل اسلام کے سوائے اسلامی حکومت مین رہتے تھے اُنکے معاملون کا تصفیہ اُنکی قوم کے بزرگون کے سپرد کیا جاتا تھا شاید جب ہی سے ہند مین پنچایت کی بنا ہوئی - اور جو معاملہ عدالت مین پیش ہوتا تھا وہ موافق اصول قوم کے ہوتا تھا (اسٹامپ کی علت سے رعایا بری تھی) ذمی کے حقوق وہی تھے جو مسلمانون کے تھے صرف جزیہ (خراج) دینا پڑتا تھا جسکو حق حفاظت کہنا چاہیے - ذمی اپنی مذہبی رسوم بے روک ٹوک حسب دلخواہ ادا کرتے تھے اور جو [illegible]

انگلستان مین ہے کہ یہ لوگ بالکل وحشی تھے ایک خنجر (چھری) ایک تلوار بیڈول اور بجائے یکہ لوہے کی زنجیر سے معلق رکھتے تھے اور ایک برچھی جسکے ایک طرف گھنٹی لگی رکھتے تھے اور ایک ڈول چمڑے کی ڈھال اپنی حفاظت کیواسطے رکھتے تھے -

عبادت - سوائے خدائے واحد کے اہل انگلنڈ چاند سورج اور سانپ اور درخت بلوط وغیرہ کو پوجتے تھے جولیس کا بیان ہے کہ یہہ وحشی اپنے معبودون باطلہ (دیوتاؤن) پر بے گناہ انسانون کو بے تکلف قربان کر ڈالتے ہین - اور پھر مذہب مسیحی نے یہان رواج پایا لیکن اول صدی مین ہی اُسکے توحید کے نورانی چہرہ کو تثلیث کی تاریکی نے تیرہ و تار کر دیا - مورخ سکیولس رقم طراز ہے کہ رومیون نے اِس ملک مین زراعت اور تجارت کا رواج دیا اور زر مسکوک اور سکہ جاری کیا - اور راستون کے نشیب و فراز کو ہموار کرایا - تاریخ یورپ

عبادت

سلطنت سے مقرر ہوتا تھا اُسکو حکومت اہل اسلام
جاری رکھتے تھے دیکھو سندھ کے برہمنون نے
جب محمد قاسم سے عرض کیا کہ خزانہ راج سے ہمکو مندرون
کے لیے آدھ آنہ روپیہ ملتا تھا اب انکی مرمت کیواسطے
درکار ہے مرحمت فرمائی محمد قاسم نے اسکے دینے
مین تردد کیا اور خلیفہ کو لکھا خلافت سے جواب آیا
کہ جو سابق سے مقرر ہے اُسکو بحال رکھو۔ محمد قاسم
نے برہمنون کو بلاکر جو حساب سے برآمد ہوتا تھا عطا کیا۔

امام غزالی علیہ الرحمتہ نے لکھا ہے کہ خلافت کے زمانہ
مین خلفاے رسول اللہ اور بعد اُنکے بادشاہ اسلام
اس بات کو پسند کرتے تھے کہ لوگ انکی خطا پر گرفت کرین
گو وہ منبر ہی پر کیون نہ بیٹھے ہون چنانچہ ایک مرتبہ
حضرت عمر بن الخطاب منبر پر خطبہ پڑھنے مین فرمانے
لگے کہ اے لوگو جو شخص تم مین سے مجھ مین کچھ کجی دیکھے
وہ میری کجی کی اصلاح کردے اس بات کو سنتے ہی
ایک نوجوان اُنمین سے اُٹھا اور اُسنے کہا کہ ای عمر
قسم ہے خدائے پاک کی اگر ہم تجھ مین ذرا بھی کجی دیکھتے
تو ہم اس تلوار کے زور سے سیدھی کر دیتے حضرت
عمر نے یہہ سنکر خدا کا شکر کیا اور فرمایا کہ الحمد للہ اس
امت مین ایسے لوگ موجود ہین کہ عمر سے شخص کی
کجی کو تلوار کے زور سے سیدھا کر سکتے ہین۔ اور مدعی

مصنفہ ولیم ہنٹر اور تاریخ جام جم
مولفہ فرہاد میرزا کا بیان ہے کہ جولیس
کی آمد کے زمانہ مین اہل انگلستان
سترہ قبیلہ مین منقسم تھے اور ہر گروہ
کا سردار جُدا جُدا تھا اور سب لکھنے پڑھنے
سے ناواقف تھے رومیون نے اُنکو لکھنا
پڑھنا سکایا۔ تاریخ وقایع نگار انگلستان
مین مرقوم ہے کہ اُنکی ملاؤن کا نام ڈرواڈس
تھا۔ اور وہ بلوط کے درختون کی پوجا
کیا کرتے تھے اور وہین اپنا پوجا پاٹ
کرتے تھے۔ اور سال مین تین دن عید
کرتے تھے ایک عید جب کرتے تھے کہ
جب اناج بویا جاتا ہے۔ اور ایک عید
اُسوقت کرتے تھے جسوقت اناج پکتا ہے
اور ایک عید اُسدن جسدن غلہ کاٹا
جاتا تھا۔ علاوہ ان تین عیدون کے
ہر سال مین اُس مہینے کی چھٹی تاریخ
جو قریب دسوین ماہ مارچ کے شروع
ہوتا تھا اُنکے یہان نوروز ہوتا تھا
اس عید مین یہہ دستور تھا کہ اُنکے
ملاؤن مین سب سے بڑا ملا سونے کی چھری

اور مدعا علیہ عدالت مین ایک حالت مین ہوتے تھے
چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ ایک یہودی حضرت عمرؓ
کے پاس آیا اور اُسنے حضرت علیؓ پر کچھ دعوی کیا حضرت
علیؓ اُسوقت حضرت عمرؓ کے برابر بیٹھے تھے پس حضرت
عمرؓ نے فرمایا کہ اے ابوالحسنؓ تم بھی مدعی کے برابر جا کھڑے
ہو پس حضرت علیؓ حضرت عمرؓ کے ارشاد کے موافق کھڑے
تو ہوگئے مگر چہرہ آپکا متغیر ہوگیا لیکن جب مقدمہ فیصل ہوگیا
اُسوقت حضرت علیؓ سے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مدعی
کے برابر ہونے سے خفگی کے کیا معنی تھے حضرت علیؓ
نے فرمایا کہ مین مدعی کے برابر کھڑا ہونے سے نہین
خفا ہوا بلکہ مین اس سبب سے خفا ہوا کہ آپنے دشمن کے
سامنے میری کنیت کے ساتھ مجھکو پکارا۔

مقریزی کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ ملک کا دورہ
رعیت کے حال کے دریافت کے واسطے اہل عرب نے اختیار کیا
اور قوم المسالک مین منقول ہے کہ خلفائے راشدین
کے عہد مین ملک مصر کا خرچ ستر کرور روپیہ تھا۔ پس
اسپر قیاس کرو اُن ممالک کو جو سوائے ملک مصر کے
اہل عرب کے قبض و تصرف مین تھے۔ اور ابن خلدون
کی تاریخ مین مسطور ہے کہ رشید عباسی کے زمانہ مین جو
محصول سلطنت کا بیت المال مین آتا تھا وہ ساڑھے
سات ہزار قنطار سونا تھا جو یک چہم چالیس کرور سکہ

بلوط کے درخت پر کی بیل کاٹ کاٹ کر
نیچے پھینکتا تھا اور جب اُس مقدس
بیل کی ٹہنیان گرنے لگتی تھین تو
اور ملا اپنے سفید قباؤن کے دامن
پھلا کر اونہین لے لیتے تھے۔ ان
رسوم کی علامتین ابتک موجود ہین
خصوصًا انگلستان کے جنوبی صوبون
مین کہ وہان کے لوگ ابتک مئی کی
عید مین خوشیان مناتے ہین اور
تماشے کرتے ہین۔ اور جب اناج کاٹا
جاتا ہے تو اُسوقت بھی ایک عید کرتے
ہین۔ اور وسط گرما کی عید مین شام
کو آگ کی روشنی کرتے ہین۔ اور کرسمس
(یعنی روز ولادت حضرت مسیح) کو
درخت پر سے بلیین کاٹتے ہین۔

تعلیم اہل تواریخ کا بیان ہے کہ اہل
انگلستان قبل آنے جولیس قیصر رومی کے
لکھنے پڑھنے سے بالکل نابلد تھے اور
نوشتہ و خواند اُنکو مطلق نہین آتی
تھی اور تاریخ انگلستان مصنفہ گارڈنر
مین مرقوم ہے کہ رومیون نے اہل انگلنڈ کو

نقرئی کے برابر ہوتا ہے (افسوس ہند کا اس زمانہ کا جدا
ماحصل ہمکو معلوم نہین ہوا) اور قرۃ العیون مین مرقوم
ہے کہ جسکو فرانسیسی زبان سے شیخ احمد زراقی نے
ترجمہ کیا ہے کہ مسلمانون نے آٹھ برس کے زمانہ مین جسقدر
ممالک فتح کئے اُسقدر ملک رومیون نے آٹھ صدی مین
بھی فتح نہین کیئے

صنعت - اور تاریخ اقوم المسالک فی معرفۃ احوال
الممالک مین مذکور ہے کہ اکثر اہل اسلام ہی کی صناعیان
اہالیان یورپ کے ہان ہنوز رائج ہین اور جو یورپین
منصف مزاج ہین وہ مسلمانون کے قدیمی علم و فضل
کو اور صناعی مین سب قومون سے انکے سابق ہونے
کو تسلیم کرتے ہین - اسیطرح تاریخ ڈروی مین مرقوم ہے
جو فرانس کے وزیر اعظم کی تالیف ہے -

ایجاد پیمایش وغیرہ - اور اہل عرب نے کرے کی پیمایش
کا آغاز کیا اور صحرائی سنجار کی مسافت کو ناپ کر بغدادی
علمانے خلیفہ ہارون رشید کے عہد مین کرویت زمین
کو ثابت کر دیا اور وہ ہی مورخ لکھتا ہے کہ اقلیدس
کی شرح اول اہل عرب نے کی اور زیج بطلیموس کو
درست کیا - اور اعتدال ادقاف کا اختلاف اور
منطقۃ البروج کی تقویم کا حساب اور سنین شمسی اور
زمنی کا اختلاف لکھا اور اُسمین چند دقیقون کا فرق نکالا

لکھنا پڑھنا سکایا اور وحشی حیوانون
سے انسان بنایا -

باب دوم
زمانہ قوم سکسن کا انگلستان
مین سنہ ۴۱۹ سے سنہ ۱۰۶۶ تک
تمام ۶۵۶ سال

رومیون نے جب انگلستان کو آزاد
کیا تو اہل انگلستان اپنی کم لیاقتی سے
ملک کا انتظام نکر سکے اور اہل انگلستان
کا سقیم حال دیکھکر ڈینمارک اور جرمنی
اور پکٹ اور اسکاٹ لوگ شمالی و
مشرقی ملک کو غارت اور تاراج
کرنے لگے - اور بستیون کو جلا کر خاک سیاہ
کر دیا اور اس زمانہ مین باہم اہل انگلستان
مین نفاق کا مادہ مشتعل تھا - مدتون
یہی کیفیت انگلستان کی رہی -
پھر سو برس تک دریائے **الب** اور
رہاین کے دوآبہ کے لیٹرون کے
گروہ کے گروہ جو قوم **جوٹس** اور
انگلس اور **سکسن** کی تھے
انگلستان مین آئے اور اوسپر قابض

زمانہ قوم سکسن کا انگلستان مین

ایجاد کاغذ

ایجاد کاغذ۔ اور کاغذ اہل عرب نے ایجاد کیا اور اُسنے ایسا فائدہ دیا جیسا کپڑے کی ایجاد نے دیا

تقطیر آب

تقطیر آب۔ پانی کی تقطیر کے طریق عمدہ ایجاد کئے۔

ایجادات

اور علم جغرافیہ مین اہل عرب نے اپنی سیر و سیاحت اور دور دراز ممالک پر فتح نصیب ہونے سے عمدہ نکات اور مقامات ظاہر کیے۔ اور عمدہ حوض اور اور فوارے اور سنعتری نقاشی کی بنیاد قایم کی۔

تجارت

اور تجارت کو اہل عرب نے کوہ ہمالیہ سے کوہ پیرینی تک جو فرانس اور اسپین کے مابین ہے پہونچا دیا۔ اور تاریخ **ڈروی** مین ہے کہ ایام ماضیہ مین کوئی سلطنت اسقدر وسعت و فسحت مین نہین ہوئی۔

اختراعات علوم

اختراعات علوم۔ اور اہل عرب نے اور بہت ایسے علوم ایجاد کیے کہ جنکے نظیر دوسری قومون مین باوجود عمدہ شائستگی کے اب تک موجود نہین۔ علم اسمای رجال اُن ہی کی ایجاد ہے جسپر کتب تواریخ اور کتب سیر و حدیث کی روایات کے صحت و سقم کا دارمدار ہے ڈاکٹر اسپرنگر کا قول ہے۔ کہ علم اسمار الرجال پر مسلمان جسقدر ناز کرین زیبا ہے۔ ہمکو پانچ لاکھ عالمون کا تذکرہ انکی کتابون مین ملتا ہے۔ علم سیر کے اول یہی موجد ہین جسمین سیر النبی اور سیرت شامی وغیرہ ہے۔ اور علم اصول کے یہی مخترع ہین جسمین

ہوگئے اور اونھون نے سات ریاستین قایم کین۔ جو ہفت ریاستہائے سکسن مشہور ہین۔

ان ریاستون کے بادشاہ آپس مین لڑتے جھگڑتے رہتے تھے اور لڑائی کے زمانہ مین جو حال رعایا کا ہوتا ہے وہ معلوم۔ پس ان لڑائیون مین لوگ عیسائی مذہب کو بھی بھول گئے تھے۔

۵۹۶ء مین پوپ گریگری نے کچھ نوجوان قوم **انگلس** کے خریدی اور اونھین پڑھا لکھا کر واسطے ترویج دین مسیحی کے روانہ کرنا چاہا لیکن بجائے اُنکے **اگسٹاین** راہب کو مع چالیس راہبون کی واسطے تعلیم مذہب مسیحی کے انگلستان کو روانہ کیا۔

اول دین مسیحی **اتھلبرٹ** بادشاہ **کینٹ** نے قبول کیا۔ اور کچھ مدت کے بعد **سبرٹ** بادشاہ **اسکس** نے بھی دین مسیحی قبول کر کے **آپالو دیبی** اور ڈیانا کا مندر کھدوا کر پطرس اور اور پولوس حواری کا گرجا بنوا دیا۔

توضیح - وتلویح - وتصریح وغیرہ ہین -

علم مناظرہ کے یہی بانی ہین جسمین ابحاث باقیہ اور رشیدیہ اور اصول مناظرہ وغیرہ ہین - علم کلام کے یہی موجد ہین جسمین شرح عقاید نفسی وجلالی وغیرہ ہین - اور علم فقہ اور علم حدیث اور علم تفسیر جنمین صدہا کتب موجود ہین اہل اسلام سے مخصوص ہین علم جبر و مقابلہ کی اختراع ابوموسیٰ سے ہے - چنانچہ اہل یورپ ہنوز الجبرہ بولتے ہین جو عربی لفظ ہے اور اہل عرب نے سفرنامے اور احوال سفر کے قلم بند کرنے کی ابتدا کی اور مشاہیر اور معروف لوگون کی زندگی کے حالات تواریخ مین درج کرنا اختراع کیا اور علم معنی اور علم بیان

۱ چنانچہ مورخ فرانس سدیو نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے -

۲ ہنری الیٹ نے ایکسو اونچاس جلد کتاب تواریخ مصنفہ اہل اسلام متعلق ہندوستان کی تعین اور دو سو سے زیادہ کی تلاش تھی جسکی فہرست چھاپکر تقسیم کی تھی اور وہ اُسکے مرنے کے بعد انگلستان بھیجی گین - تاریخ جبردنی مین مرقوم ہے کہ اہل اسلام نے ایک ہزار تین سو کتابین تواریخ کی لکھین جنمین سے تاریخ ابن اثیر بارہ جلد مین اور تاریخ بغداد مصنفہ ابوبکر پندرہ جلد مین اور تاریخ مروزیدیسی جلد مین اور تاریخ مرات الزمان چالیس جلد مین اور تاریخ حافظ ابن عساکر ستاون جلد مین ہے وغیرہ وغیرہ اور جیب سے ایتک ہزارہا اور تصنیف اور تالیف ہوئی ہین -

اور شاہ اڈون نے بعد عیسائی ہونے کے دین مسیحی کی بہت اشاعت کی اور قدیم دیوتاؤن کی پوجا بتدریج قطعًا ترک کردی اور کونیفی مجتہد نے بت شکنی مین سبقت کی -

جزیرہ آیونا مین راہب کولمبا نے ایک عیسائی مدرسہ قایم کیا تھا اور اُسکے توابع نے اسکاٹ لینڈ اور انگلینڈ مین مدارس جاری کیے تھے - کولمبا راہب موحد تھا اور کیتھلیسائی رومن کے (کیونکہ یہ صلیب پرست اور تثلیث کے قایل ہین) مخالف تھا لہذا پھر صلیب پرست موحدون کے سدراہ ہوئے - اور باطل (برعکس) حق پر غالب آیا -

القصہ گھٹ کر یہہ سلطنتین تین باقی رہگئین اور اُنکے بادشاہون مین بادشاہ افا قدرے اچھا تھا اور اُسکے سکّون اور تمغون سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ مہذب بھی تھا -

سلطنت بادشاہ ہیوٹرک

اور علم بدیع جسمین اسرار البلاغت اور معیار البلاغت وغیرہ کتب ہین اس عمدگی سے بیان کیا کہ جسکا نظیر اور زبانون مین کا لمعدوم ہے۔

ایجاد گھڑی ایجاد گھڑی

ایجاد گھڑی - اور اہل عرب نے دریافت اوقات کا آلہ بنایا جسکو گھڑی کہتے ہین ابو عبدالصمد نے ایک عجیب دھوپ گھڑی ایجاد اہل عرب کا حال لکھا ہے وہ یہہ ہے کہ کمرے مین دن کی گھڑیون کے شمار کے موافق چھوٹے چھوٹے طاق ہین اور ان طاقون مین شیشے لگے ہین۔ ان شیشون کے بیرونی رخ زرد رنگ دیا ہے اور اندر کیطرف سبز۔ اور یہہ صنعت رکھی ہے کہ دن کی ایک ایک گھڑی جو جو گذرتی ہے وہ وہ ایک ایک طاق کے شیشے کا اندرونی سبز رنگ باہر کیطرف ہوجاتا ہے اور بیرونی زرد رنگ اندر کیطرف ہوجاتا ہے گویا یہہ گھڑی ہے اور اسی سے دن کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ اور بعض اہل تواریخ کا قول ہے کہ خلیفہ مامون رشید کے عہد مین ایک عرب نے ایک گھڑی اس قسم کی تیار کی تھی کہ ہر گھنٹہ پر اُسکا پردہ خود بخود کھلتا تھا اور اُس سے ایک پتلی بصورت انسان نکلتا تھا اور اوقات کی مقدار

گھڑی دیکھنے والی گھڑی۔

بعد وفات افّا کے بیوٹرک نے سلطنت غصب کرکے **ایڈبرگا** افّا کی بیٹی سے شادی کرلی **ایڈبرگا** اپنے شوہر کو زہر دیکر فرانس کو بھاگ گئی اور اٹلی مین بھیک مانگ مانگ کر مرگئی

بادشاہت اگبرٹ بادشاہت اگبرٹ

بادشاہت اگبرٹ

بعد وفات بیوٹرک انگلستان پر **اگبرٹ** قابض ہوا۔ اب جو سلطنت قایم ہوی اُسکا نام انگلینڈ رکھا گیا۔ کیونکہ جن تین قومون نے انگلستان پر حملہ کیا تھا اُنمین قوم انگلی سب سے قوی تھی۔

طرز معاشرت اہل انگلستان کی عہد قوم سکسن مین طرز معاشرت اہل انگلستان کی عہد سکسن مین۔

اس عہد کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل انگلستان نے کچھہ خوراک اور پوشاک وغیرہ مین معتدبہ اختراعات اور ترقی نہین حاصل کی تھی کیونکہ ایک تو باہمی نفاق اور آپس کے لڑائی جھگڑون مین

کے مناسب گھنٹہ بجاتا اور پھر پردہ مین چھپ جاتا تھا۔

ایجاد دھوپ گھڑی۔ دھوپ گھڑی (سن ۱۱ ق م) کی ایجاد فقہا نے اسطرح کی کہ جب جنگل مین ظہر و عصر کے وقت کی شناخت دشوار ہوی تو زمین کا سطح صاف کرکے ایک لکڑی نصب کی اور جب اُسکا سایہ کم ہوتے ہوتے کم ہونا موقوف ہوگیا تو اُسکا نام سایہ اصلی رکھا اور جب اصلی سے زیادہ ہونے لگا تو ظہر کے وقت کا آغاز مانا اور سایہ اصلی پر جب ایک مثل یا دو مثل زاید ہوگیا علی اختلاف القولین تو عصر کا وقت ہوگیا۔ لیکن ریت گھڑی اور پانی گھڑی کی ایجاد کا زمانہ صحت کے ساتھ معلوم نہین ہوا۔

ایجاد گھوڑ دوڑ و علم اصول۔ اور اعلام البری اور روضۃ الصفا مین مرقوم ہے کہ شتر اور گھوڑ دوڑ وغیرہ اہل عرب مدینہ کی ایجاد ہین۔ اور علم اصول محمد حنیفہؒ نے ایجاد کیا۔

ایجاد ڈاک و بکارہ۔ منتظم ابن جوزی اور اعثم کوفی اور روضۃ الصفا مین ہے کہ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت مین قادسیہ کے مقام پر جو لڑائی جسمین شہر براین فتح ہوا سعد بن ابی وقاص اور یزدجرد آخری بادشاہ ایران کے سپہ سالار رستم

مبتلا تھے اور دوسرے باہر کے حملہ آورون سے جو کہ بستیون کو جلاتے اور مالون کو لوٹتے اور آدمیون کو قتل کرتے اور مخلوق خدا کی جانون کو بہت بیرحمی سے تلف کرتے تھے۔ نہایت بے چین اور بے آرام تھے۔ کم سے کم چار سو برس تک تو سارے ملک مین یہی لوٹ کھسوٹ اور لڑائی جھگڑے رہے اور یہہ بات ظاہر ہے کہ جدال و قتال آداب اور اخلاق کے خلاف ہے پس وہ اُنکا مصلح اور تہذیب کنندہ کیونکر ہوتا۔ اور اگر اُنکے امراؤ کو قتال و جدال اور لڑائی جھگڑون سے کچھ تھوڑی سی بھی مہلت ملتی تھی تو وہ اپنا جی ہرن کی شکار اور باز کے شکار اور کھیل کود وغیرہ سے بہلاتے تھے پس اُس زمانہ کے عمدہ سے عمدہ شایستہ اور اچھے سے اچھے مہذبون کی

فرخزاد سے واقع ہوئی تھی اُسمین جلد خبر آنے کیواسطے
بکارے کی ڈاک قایم کی گئی تھی جو تیلی قون کی مانند
خبر رسان تھی - اور اسیطرح تاریخ ابن اثیر
مین مرقوم ہے -

ایجاد اسیائے بادی

ایجاد اسیائے بادی - مستغنی اور غنیہ اور
روضتہ الصفا سے ظاہر ہوتا ہے کہ آسیای ہوا (ہوا کی
چکی) کا رواج و ساخت حضرت عمرؓ کی خلافت کے پہلے سے تھا

دربان

دربان - مقصد الوری اور مقصد اقصیٰ اور روضتہ
الصفا مین منقول ہے کہ خلفاء رسول اور اُنکے عہد کے
حکام اپنے دروازہ پر دربان اور چوکی پہرہ اس غرض
سے نہین رکھتے تھے کہ اہل معاملہ بے تکلف آئین
اور اپنی داد رسی چاہین -

ایجاد شفاخانہ وغیرہ

ایجاد شفاخانہ وغیرہ - عبد البر بن سہیل نے
کتاب اوایل مین نقل کیا ہے اور نیز روضتہ الصفا مین
مرقوم ہے کہ اول محل حجاج ابن ابو یوسفؒ نے
ایجاد کیا - ولید ابن عبد الملک نے ہر نابینا کیواسطے
ایک آدمی راستہ چلانے اور پھرانے کو مقرر کیا
اور جذامیون کو جدا مکان مین رکھنا قرار دیا اور
اُنکی خدمت کیواسطے ہر ایک کے لیے ایک خدمتگار
مقرر کیا اور اُنکی خوراک اور پوشاک اور علاج کا
انتظام خزانہ سرکاری سے کرا دیا اور جسکے دونون پیر

طرز معیشت اس زمانہ کے نیم وحشی
قومون سے بھی گئی گذری اور بھونڈی تھی

اسلحہ

اسلحہ - تاریخ انگلنڈ کالیرین مرقوم
ہے کہ ذردان غارت گر انگلستان پہنے
تہین سلطان البحر کہتے تھے اور جن
ہتیارون سے مارتے دھاڑتے اور
کاٹتے چانٹتے تھے وہ کلہاڑی اور
برچھی اور گرز تھے -

پیرستش

پیرستش - اس لوٹ مار اور بے چینی
کے ایام مین لوگ مذہب عیسای کو
بھی بھول بسر گئے تھے اور مذاہب
باطلہ جاری ہوگئے تھے - لیکن ایک
مدت کے بعد پھر بت توڑے گئے اور
مندر اور کفار کے معبد مسمار کیے گئے
چنانچہ وقایع نگار انگلستان اور تاریخ
جام جم مین مرقوم ہے - اور آپالو دیبی
کا مندر جو ویسٹ منسٹر مین تھا اور ڈیانا
دیبی کا مندر بھی کھدواڈالا اور بجائے
اُنکے پطرس حواری اور پولوس حواری
کے نام کا گرجا بنایا گیا -

سکہ و تمغہ - اور بادشاہ افاقہ نے

لئے تھے اُسکو بھی ایک خدمتگار دیا اور روضۃ الصفا
مین منقول ہے کہ ہشام ابن عبد الملک نے ضعیف
مردون اور عورتون اور اندھون وغیرہ کے واسطے
ایک ایک خدمتگار اور خوراک اور پوشاک اور طبیب
مریضون کے علاج کیواسطے خزانہ شاہی سے مقرر کیا۔

مجلس شوریٰ — اگرچہ مجلس شوریٰ اہل اسلام کے احکام
الہی سے ثابت اور مقرر تھی لیکن ولید ابن عبد الملک نے
دس فقیہا اور اونپر ایک میر مجلس مقرر کر کے انفصال مقدمات
کے لیے ارباب جلسہ (کونسل) قرار دی تھی چنانچہ
روضۃ الصفا مین منقول ہے۔

لگان زمین — موضح قران اور دیگر کتب تفاسیر
مین مشرح مسطور ہے کہ اہل عرب مسلمان لگان زمین
کی پیداوار پر بیسوان حصہ اُس زمین کا جسکو پانی دیا
جاتا تھا یعنی چاہی پر اور دسوان حصہ بارانی پر لیتے تھے
اور نہ یا اونیسوان حصہ حق زمیندار تھا اہل اسلام کا دستور
تھا کہ جو زر لگان جس ملک اور جس موضع کا ہوتا اُسکو
اوسی موضع کے مناسب امور مین صرف کرتے اور جب
مصارف سے زیادہ ہوتا تب بیت المال مین جمع کیا جاتا۔

امن — اہل عرب کی سیرت مین داخل تھا کہ جسکو
اپنی امن مین لیلیتے تھے اگرچہ اُسکا دشمن سلطان
زمان ہوتا اور اُسکو طلب کرتا تو اپنی جان دینے مین
سکون اور تمغون کا رواج دیا جسے اُسکا
زمانہ کچھ شایستہ اور مہذب معلوم ہوتا ہی۔

عمارت اور پتھرون کو تلے اوپر
رکھکر بڑی بڑی عمارتین بناتے تھے چنانچہ
اون بیڈھنگی عمارتون مین سے اسٹون ہنج
ضلع ولٹ شیر مین اور اسٹنس جزایر
اکنی مین ابتک موجود ہین جو اگلے
زمانہ کے لوگون کی یادگار ہین اور
اُس عہد کی کیفیت کو زبان حال سے
مفصل بیان کرتی ہین۔

باب سوم

عہد بادشاہان سکسن سنہ ۸۲۷ء سے سنہ ۱۰۶۶ء تک تمام ۲۳۹ سال

جرمنی کے جنگلی جو ملک ڈینمارک مین
خانہ بدوش تھے اونھون نے **اگبرٹ**
کے زمانہ مین انگلستان پر حملہ کرنے
شروع کئے اور ملک کی لوٹ مار مین
مشغول رہے (کیا خدا کی شان ہے
یہی قوم انگلستان پر چندروز بعد
فرمان روا ہوی) سنہ ۸۳۷ء مین شاہ
اگبرٹ مرگیا اور اُسنے چار بیٹے پہلی بی بی

انکو دیا نہیں ہوتا تھا لیکن مہمان اور امان والے کو نہین دیتے تھے۔

ایجاد ڈاک و لنگر خانہ و غریب خانہ و حوض و چاہ وغیرہ محمد بن علی مصری کا بیان ہے کہ خلیفہ ہارون رشید نے بر سر راہ چاہ اور حوض اور تالاب اور مسافرون کے قیام کو مکان بنوائے اور زبیدہ رشید کی زوجہ نے اشیار مذکورہ اور منہرین اور لنگر خانہ اور رباط وغیرہ تیار کرائے۔

ایجاد ڈاک و لنگر خانہ و غریب خانہ و حوض و چاہ وغیرہ

ڈاک ۔ روضۃ الصفا اور دیگر کتب تواریخ مین منقول ہے کہ ۱۷۰ھ مین خلیفہ ہارون رشید نے ڈاک جاری کی تھی کہ روزانہ خبر امیر لشکر کو پہونچتی تھی اور سرائے اور غریب خانہ غربا کیواسطے بنوائے۔

ڈاک

عجیب بناوٹ ۔ اور دوسری صدی ہجری مین محمد ابن سہل کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ منتصر باللہ کے عہد دولت مین کپڑے کی بناوٹ مین یہہ اختراع ہوا تھا کہ اس مین عبارت اور ہیئت و صورت چیز مطلوب کی بنیجاتی تھی۔ اور خلیفہ مذکور نے شفاخانہ اور دار القرارت بنوائے (پڑھنے کا مکان)۔

عجیب بناوٹ

کتب خانہ و مدارس ۔ اور تاج الدین علی مورخ بغدادی نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ خلیفہ ناصر الدین نے

ضیافت خانہ اور مسافر خانہ بنوائے اور عام کتب خانہ رفاہ عام کے واسطے کھلوایا

کتب خانہ و مدارس و مسافر خانہ

اوسبرگا سی جو اُسکے ساتی کی بیٹی تھی چھوڑی۔ اور وہ چارون بترتیب بادشاہ ہوئے۔

تاریخ نگار ڈنز مین مرقوم ہے کہ اگبرٹ کے عہد مین انگلستان مین کثرت سے خونریزی اور ابتری پھیلی ہوئی تھی۔ اگبرٹ نے چھوٹی ریاستون اپنی ماتحت سے یہہ معاہدہ کرایا کہ اُس سے اور آپس مین نہ لڑین جھگڑین اُسکے زمانہ مین ڈنمارک وغیرہ سمندر کی راہ سے کشتیون مین آتے تھے اور کنارے کے ملک کو جلاتے اور آدمیون کو قتل کرتے اور مال کو لوٹ کر واپس چلے جاتے تھے۔ اور مونگون (زاہدون) کو زیادہ لوٹتے تھے اور مثل بھیڑون کے ذبح کرتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ مونگ زیادہ مال دار ہین اور لڑ نہین سکتے۔

بادشاہ اتھلولف

اول **اتھلولف** بادشاہ ہوا۔ اسی بادشاہ کے عہد مین انگلستان کی رعایا پر پوپ نے اس غرض سے ٹیکس

اور مدرسون کو رونق دار کر دیا۔

نمونہ تکلفات عرب ۔ مسرف اہل عرب کے تکلفات بھی جہان سے نرالے تھے ۔ دو شخصون کا مشت نمونہ کی طور پر یہان ہم بیان کرتے ہین ۔ سنہ ۲۰۹ھ مین حسن ابن سہل نے اپنی لڑکی فوران کی شادی جو مامون بن ہارون رشید کے ساتھہ کی تھی اُسکے بے نہایت تکلفات مین سے دو باتین نقل ہوتی ہین ۔ ایک یہہ کہ کاغذ کے پرچون پر قیمتی مال و اسباب لکھکر مجلس عقد مین لوٹائے گئے تھے اور جسکے جو پرچہ ہاتھہ آیا اُس نے پرچہ مذکور کی تجویز کے موافق وکیل حسن سے جو اس کام کے واسطے مقرر ہوا تھا وصول کر لیا ۔ اور دوم یہہ کہ زربفت کے فرش پر دولھن کے سر پر ہزار موتی چڑیا کے انڈے کے برابر سونے کی کشتی مین نثار کیے گئے تھے ۔

دوم خلیفہ مستغفی کے زمانہ مین بعض امرا کے بیت الخلا (پاکخانہ) مین سونے کی زنجیر اس غرض سے معلق رہتی تھی کہ بعد آبدست کے اُس سے ہاتھہ ملین اور برابر مین مشک رہتا تھا کہ دماغ معطر رہے ۔

ایجاد مھرلاک و پل آہن وغیرہ ۔ اور اہل عرب خط پر مھرلاک وغیرہ سے لگا کر روانہ کرتے تھے جسطرح آجکل پارسل روانہ ہوتے ہین ۔ اور نیچے کا حصہ نیزہ کو

ایجاد مھرلاک و پل آہن وغیرہ

باندھا کہ روم مین ایک انگریزی مدرسہ قایم کرے (اسے بھی یہہ امر مزید ہے کہ چرچ انگلستان کا خرچ ہندوستان پر سرکار انگریزی نے مقرر کر رکھا ہے) اور یہہ رسم بھی جاری ہوی کہ ہر شخص اپنے مال کا دسوان حصہ پادریون کو دے (کیا خوب کون کمائے کون اوڑائے) اور چہارشنبہ مخصوص تھا کہ ڈینس لوگون سے محفوظ رہنے کے لیئے دعا کی جاوے ۔ اور **اتھلولف** کا جانشین **اتھلبالڈ** ہوا ۔

شاہ اتھلبالڈ

شاہ اتھلبالڈ

اور وہ اپنی سوتیلی مان **جوڈتہ** کو اپنے کام مین لایا پھر وہ **بالڈون** کے ساتھہ بھاگ گئی ۔ اور یہہ بھگوڑی ولیم منصور کی زوجہ کے بزرگون مین ہے (کیا مہذب مان اور بیٹا تھا) شاہ **اتھلبرٹ** کے عہد مین ڈینمارک سنہ ۸۶۶ء مین جزیرہ **تھنیت** پر چڑھ آئے ۔ شاہ **اتھلبرڈ** پر ڈینمارک کی بڑی یورش رہی اور **مرٹن** کی

رکاب کے کڑے مین لگاتے تھے - اور اُنکے ممالک مفتوحہ مین لوہے کے پُل تیار ہوگئے تھے - اور آلہ پیمایش آب اگرچہ مصر کی ایجاد ہے لیکن اہل اسلام نے اسکو عام کردیا تاریخ مصر مین مرقوم ہے کہ آجتک یہہ رسم شہر قاہرہ مین جاری ہے کہ ایک مسجد کے صحن مین ایک مینار ہے اور اُسپر دریائے نیل کے چڑھاؤ کے درجون کے نشان بنے ہوئے ہین شہر کی ہر گلی کوچہ مین ہر روز منادی ہوتی ہے کہ دریائے نیل مین اسقدر چڑھاؤ ہوا -

ایجاد تاربافی جوتی اور عنبر کی بتی - اوغاتون زبیدہ نے موم بتی کی بجائے عنبر کی بتیان اور تاربافی موتی کی جھالردار جوتیان ایجاد کین - اور اہل عرب نے کاروان سرائین تیار کرائین -

سیرت اسلام - اہل عرب کی عادت تھی کہ جس ملک مین وہ گئے وہان انھون نے اپنی زبان اور اپنے علوم اور بنا دین اور اپنے اخلاق مہذب کو شایع کرنا شروع کیا اور جس قوم نے اسلام قبول کیا تو اُس قوم سے بت پرستی اور ارواح پرستی اور آدم کشی اور اطفال کشی اور سیوت چھوٹ گئی اور جادو گردن اور نجومیون اور ڈائینون اور دیوتون پر اعتقاد ایک لخت دور ہوا - اور اسلام نے

ایجاد تاربافی جوتی

سیرت اسلام

لڑائی مین بادشاہ کے زخم کاری لگا **الفرڈ** کو اول انگلستان مین الرل یعنی امیر کا خطاب ہوا - اڈمنڈ کو ڈینمارک نے مارڈالا اسی عہد مین قحط و وبا آئی جس سے انسان و حیوان انگلستان کے دونون ہلاک ہوئے -

شاہ الفرڈ

شاہ الفرڈ

سنہ ۸۷۱ع مین الفرڈ ملقب باعظم بادشاہ ہوا - اس بے علم کو اسکی ماں بیٹے سے بچپن مین شوق دلایا کہ جس دیوان پر اُسکے بیٹے راتب تھے اُسنے کہا کہ جو تمہین سے اسکے پہلے پڑھے یہہ اوسکا مال ہے - اس انعام کو الفرڈ نے پایا اور علم کا شوقین ہوگیا **الفرڈ** ڈینس نے **ولٹن** مین شکست دی اور نہ رخصت کیا **گتھرم** - **الفرڈ** کی گرفتاری کے لیے

شراب خواری و قمار بازی اور رنڈیون کو معدوم کر دیا اور دیگر امور فحش مثل رقص وغیرہ کی ممانعت کر دی اور مردون اور عورتون کا بیجا میل و جول دور کر کے ایک حد تک پردہ قایم کر دیا جو کہ عفت اور عصمت کا بڑا سبب ہے اور کثرت ازدواج کو جو مذہب مین بکثرت چلا آتا تھا اسکو ایک عمدہ قاعدہ سے محدود کیا اور اُس حد مین بھی عدل کی قید کو شریک کیا جسکا نباہ سوائے عادل کے غیر ممکن ہے۔

ایجاد رخصت۔ اور جلال الدین سیوتی کی تاریخ الخلفا مین مرقوم ہے کہ خلیفہ ثانی کے زمانہ سے ہر سپاہی کو چھ مہینہ کے بعد ایک ماہ کی رخصت کا قاعدہ جاری ہوا۔ اور اہل عرب اکثر قوانین اور ضوابط کے مخترع ہوئے ہین اور اہل اسلام نے اصول اسلام کی رو سے علما کے اختیارات نہین قایم ہونے دیئے بخلاف ہندوؤن اور عیسائیون کے کہ اونھون نے برھمنون اور پادریون کے اختیارات کو قایم ہونے دیا جسکی وجہ سے اُنکے حال مین تنزلہ کر فتار ہین۔ اس عہد مین سونے کے سکہ (اشرفی) کو دینار اور چاندی کے سکہ (روپیہ) کو درم کہتے تھے

ایجاد رخصت و قوانین۔

آزادی غلام۔ اہل اسلام کی غلامی اور

چین ہم پر جو دریا اون پر واقع تھا چڑھ آیا **الفرڈ** بھیس بدلکر سُور کے گلے مین جا چھپا۔ جس غریب کی **الفرڈ** نے پناہ لی تھی اُسکی بی بی نے کہا کہ ذرا روٹی دیکھتے رہو جل نجائے بادشاہ کو اپنے تردد مین کچھ خبر نہین رہی اور روٹی جل گئی۔ جب عورت نے دیکھا تو بادشاہ کو بہت برا بھلا کہا اور طمانچہ رسید کیا اور کہا کہ نے مین چست اور روٹی کی اولٹ پلٹ مین سست۔ ۸۷۸ء مین **الفرڈ** نے اپنے دوستون کو جمع کر کے **ڈین مارک** کو دا **ڈینڈیون** پر شکست دی ۸۹۳ء مین ڈینس پھر حملہ آور ہوئے اور جنوبی انگلستان کو تین برس تک خوب لوٹ و غارت کیا۔ **الفرڈ** نے فوج کے تین حصہ کئے ایک گروہ بلاد کی حفاظت کے واسطے رکھا اور دو حصہ اسکے ہر ایک باری باری سے لڑنے

آزادی غلام

اور قوموں کی آزادی کے برابر ہے کیونکہ اہل اسلام
میں جو مالک کھاتا ہے وہی غلام کو کھلاتا ہے اور جو مالک پہنتا ہے وہی غلام کو
پہناتا ہے اور تحصیل علوم اور ادائے فرایض
میں شرعاً دونوں مالک ومملوک برابر ہیں۔ اسلام
نے غلاموں کی آزادی کی راہ بتائی چنانچہ کفارہ
قسم اور روزہ توڑنے وغیرہ میں غلاموں کی
آزادی کا حکم دیا اور ہر حال میں آقا کو غلام کی
رعایت کی ہدایت کی جسکا منشا یہہ ہے کہ غلام
باایمان آزاد ہوں۔ ایسا کسی دین نے نہیں کیا۔

اہل اسلام کی باندیاں ۔ تاج العروس اور
تذکرۃ الخواتین اور مشاہیر النسا میں مرقوم ہے
کہ باندیاں اسلام کی بدولت تعلیم پاکر فاضلہ و
شاعرہ ہوگئیں اور انکے نام نامی صفحہ روزگار
پر مشہور ہیں یہہ شرف دنیا میں آدم سے اس
دم تک کسی قوم اور مذہب کو حاصل نہیں چنانچہ
چند نام انکے یہاں رقم ہوتے ہیں برکیہ حاریہ
حضرت عایشہ صدیقہ رضؓ اور بریکہ باندی نبی زہرہ
اور عزہ باندی مہدی عباسی اور خیزہ باندی ام
سلمہ اور رضیہ باندی عبدالرحمن اور زیادہ تفصیل
انکی اگر مطلوب ہو تو کتب مسطورہ اور اللبیب اور
ابن اثیر اور ابن جوزی دیکھو۔

اہل اسلام کی باندیاں۔

اور کھیتی کے کام میں مصروف
رہے اس بادشاہ نے تحصیل
اور تعلیم اور ترغیب علم میں کوشش
کی اور علما کو جمع کیا اور خود
کتابوں کا ترجمہ کیا انمیں ایک
ترجمہ حکایات لقمان حکیم زبان
سکسن میں ہے۔ اور امرا کے
لڑکوں کی تعلیم کے بارہ میں ایک
قانون نافذ کیا۔ اور کالج آکسفرڈ
قایم کیا۔ اور دن کے تین حصے کیے
ایک سلطنت کے کاروبار میں
اور دوسرا مطالعہ کتب اور
عبادت میں اور تیسرا سونے
اور کھانے اور تفریح میں۔ اور
مقدار اوقات کے دریافت کے
لیئے ایسی مشعل تیار کی کہ ایک گھنٹہ
میں تین انچ جلتی تھی (معلوم
ہوتا ہے کہ اس زمانہ تک دھوپ
گھڑی یا پانی گھڑی یا بالو گھڑی
یا اور اقسام مروجہ گھڑی کے
انگلستان میں نہیں تھے) الفرڈ نے

نکاح - تاریخ ابن خلکان مین مرقوم ہے کہ صفیہ جو لونڈی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تھی جس رات صفیہ کا نکاح سیرین کے ساتھ ہوا اس رات محفل نکاح مین سترہ غازیان بدر شریک تھے جن مین سے ایک کی بھی موجودگی ایمانی دور مین نہایت ہی موجب برکت اور اہل محفل کے لیے باعث فخر و مباہات خیال کیے جاتے تھے اونھین غازیان بدر مین سے جو صفیہ اور سیرین کی محفل عقد مین شریک تھے ایک ابی کعب انصاری تھے جنکی عظمت و شان و جلالت کو ہر مسلمان جانتا ہے - ابی ابن کعب نے نکاح کے بعد دونون دولھا دولھن کے لیے درگاہ رب العزت مین بہت کچھ دعائین مانگی - علاوہ بریں جب صفیہ عروس بنائی گئی تو اُس زنانی مجلس مین تین امہات المومنین ازواج مطہرات حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے بابرکت ہاتھون سے صفیہ کی آراستگی کی اور اُسکو خوشبو وغیرہ لگا کے معطر کیا - اور خیر و برکت کی دعائین دین - یہان سے اندازہ کرنا چاہیے کہ مسلمانون مین غلامی اگر تھی تو کیسی چیز تھی - اور غلامون کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا جاتا تھا - دیکھو اسلام ہی کے صدہا غلام

انگلستان کو اضلاع پر تقسیم کیا اور ضلع کو چکلون پر اور ہر چکلے کے دس حصہ قرار دیے -

تاریخ گارڈنر مین مرقوم ہے کہ **الفرڈ** نے ڈینمارک سے محفوظ رہنے کو ایک جہازون کا بیڑا بنوایا اور اُسکو دریا مین چھوڑا اُسکے ذریعہ سے ممالک کو ڈینمارک کے حملے سے محفوظ و مامون کیا - پھر ۸۷۸ء مین وہڈمور کے صلح کی بدولت انگلستان کے دو حصہ ہو گئے - جنوب و مغرب انگریزون کے قبضہ مین رہا اور شمال و مشرق مین ڈینس - الفرڈ نے اگلے حاکمون کے قانون جمع کیے اور کچھ اپنی جانب سے اُنمین داخل کیا اور اوسپر عمل درآمد کا حکم جاری کیا - الفرڈ نے مونگون (زاہدون) کی نفس کشی کو ناپسند کیا -

شاہ اڈورڈ ملقب بہ کلان

۹۰۱ء مین **الفرڈ** اعظم کے بعد

شاہ اڈورڈ ملقب بہ کلان ۲۰۰

حکمران اور بادشاہ ہوئے۔

اور پوری طرز معاشرت اسلام کی قران مجید اور کتب تفاسیر اور احادیث خصوصًا صحاح ستہ اور کتب فقہ۔ اور کتب سیر اور اخلاق اور کتب تصوف مثلاً احیاء العلوم وغیرہ مین مرقوم ہے یہہ مختصر اُسکی گنجایش نہین رکھتی۔

باب سوم

خاندان غزنین کی حکومت ۹۷۷ء سے ۱۱۸۶ء تک کل ۲۰۹ سال

سلطان ناصر الدین سبکتگین حاکم خراسان نصیر دقیقی کا غلام تھا اور بقول اکثر کے البتگین کا غلام اور داماد تھا ۹۷۷ء مین غزنین کے تخت پر سریر آرائے سلطنت ہوا۔ اور ہندؤن کی چھیڑ جو مسلمانون سے امیر مہلب بن ابی صفرہ کے زمانہ سے چلے آتی تھی اُسکی طرف توجہ کرنیوالا تھا کہ راجہ **جیپال** نے ۹۶۷ء مین افغانون پر حملہ کیا۔ سلطان **ناصر الدین** نے سخت لڑائی کے بعد شکست دی اور ہندؤن کی واپسی کا راستہ بند کردیا۔ **جیپال** نے عاجز ہوکر پچاس ہاتھی نذر کئے اور دس لاکھ درہم دینے کا وعدہ کیا اور چند معتبرون کو اول مین واجب راجہ کو

اُسکا بیٹا **ڈورڈ** ملقب بہ کلان تخت نشین ہوا۔ اور مدرسہ عالیہ کیمبرج قایم کیا ۹۲۵ء مین **اتھلسٹن** ولد غیر حلال شاہ **اڈورڈ** کا جانشین ہوا۔ اس بادشاہ نے کتب مقدسہ سماویہ کا ترجمہ سکسن زبان مین کرایا اور تجارت کی ترغیب دی۔ ۹۴۱ء مین **اڈمنڈ**۔ **اتھلسٹن** کا جانشین ہوا۔ اور اُسکو لیوٹف چور نے کٹار مار کر مار ڈالا۔ اسکا جانشین **اڈرڈ** ہوا ۹۵۵ء مین **اڈوی** **اڈرڈ** کا جانشین ہوا۔ **اڈوی** ذلیل وخوار اور بدبانون کا عادی تھا۔ مرتبہ شاہی کا کچھ لحاظ اُسکو نہ تھا۔ پس لوگون نے بلوہ کر تخت سے معزول کیا اور وہ ملک کے غم مین مرگیا۔ ۹۵۹ء مین بجاے **اڈوی** اوسکا بھائی **اڈگر** مصلح سریر آرائے سلطنت ہوا۔ اور رعایا ویلس کا خراج تین سو سر بھیڑون کے ہر سال

(۱) سوختن کا بیان ہے کہ عبد اللہ ابن ابو ایوب انصاری

واپس آنے کی اجازت سلطان نے دی - اور اپنے ملازم روپیہ لانے کو راجہ کے ساتھ کیئے - راجہ جیپال مکان مین پہونچتے ہی سارا قول و قرار بھول گیا برہمنون نے ایفائے وعدہ سے انکار کرایا اور نخوت کی راہ سے بادشاہی ملازمون کو اپنے آدمیون کے عوض مین قید کیا سلطان نے یہہ خبر سنکر فوج کشی کی دہلی اجمیر کالنجر - قنوج وغیرہ ہند کے کل راجاؤن نے سپاہ اور روپیہ سے **جیپال** کی مدد پر کمر باندھی **جیپال** ایک لاکھ سوار اور پیادہ بے شمار لیکر سلطان کے مقابلہ کو نکلا - سلطان نے پہاڑ کی بلندی سے **جیپال** کی فوج کا معاینہ کیا تو لشکر ہنود کو فوج شاہی سے کئی چند زاید پایا - لیکن سلطان کو کچھہ ہراس نہین ہوا - اور کہا شیر کو گایون کی زیادتی سے کیا خوف اور شاہین کو کلنگون کی کثرت سے کیا ڈر اور فوج کے سردارون کو حکم دیا کہ پانسو جوان نوبت بہ نوبت لڑنے جائین جب اول تھکجائین تو دوسرے پانسو

صحابی جنکا مشہد قسطنطنیہ کی دیوارون کے نیچے ہے اُنکے پوتے یوسف کا خاندان بعض کوہستان سندھ مین اُس وقت تک حکمران رہا جبکہ سبکتگین نے ہندوستان کے گوشہ شمال و مغرب کے دروں سے سر نکالا -

مقرر کیا شاہ **اڈگر** کی زن اور بچون کی حد خاص انگلستان مین مقرر کی -

شاہ اڈورڈ

۹۵۵ء مین **اڈگر** کے بعد اُسکا بیٹا **اڈورڈ** تخت نشین ہوا - اور اپنی سوتیلی ماں کے پاس جو اپنے بیٹے کا بادشاہ ہونا چاہتی تھی شربت میں کٹار سے مارا گیا -

بادشاہ اتھلرڈ

اڈورڈ کی بعد **اتھلرڈ** بادشاہ ہوا - یہہ بادشاہ کاہل تھا اسکے زمانہ مین ڈینس اور دریائی چور ملک کو تاخت و تاراج کرتے رہے - اُسنے ۱۴ - نومبر ۱۰۰۲ء مین اپنی بیوی کی خوشی سے ڈینس کی تمام قوم کو قتل کیا شاہ **سوین** ڈینمارک کے بادشاہ نے یہہ سال پر ملال سنکر انگلستان پر حملہ کیا اور لندن تک فتح کر لیا - **اتھلرڈ** بھاگ کر جزیرہ **وایٹ** مین رہا پھر لوٹ ہوا پھر لوٹ منڈی اپنی دوسری بی بی کے پاس بھاگ گیا - **سوین** تین ہفتہ

اڈورڈ اتھلرڈ

تازہ دم جائین - اسی انداز سے شاہی لشکر لڑتا رہا جب راجہ کی فوج مین آثار ہزیمت ظاہر ہوئے۔ شاہی سپاہ نے ایک ساتھ ہلّا کر دیا اور ایسے آپڑے جیسے باز کبوتروں پر - ہنود بھاگے - مسلمانون نے دریائے نیلاب تک تعاقب کیا - بے شمار فوج **جیپال** کی تہ تیغ بیدریغ ہوئی - ملک مفتوحہ مین خطبہ اور سکہ جاری ہوا - اور خدائے واحد کی عبادت شروع ہوئی - اس پادشاہ نے وسط ایشیا مین اکثر کارنمایان کیئے یہہ بادشاہ بڑا شجاع اور رحمدل تھا اور عدل دوست اور رعیت پرور تھا - اپنے ملک مفتوح ہند مین اول سبکتگین نے مسجد بنای **ماثر الملوک** مین مسطور ہے کہ سلطان محمود نے ایک باغ اور ایوان بے نظیر بنوایا تھا اور امین ارکان دولت اور اپنے باپ ناصر الدین سبکتگین کی دعوت کی - ناصر الدین سبکتگین نے فرمایا کہ یہہ محل و باغ نہایت عمدہ اور منظر ہے لیکن ایسا ہمارا امیر بنا سکتا ہے تمکو ایسی عمارت تیار کرنا چاہیئے جو سلاطین کو دشوار ہو - سلطان محمود نے دریافت کیا وہ کیا ہے ناصر الدین سبکتگین نے فرمایا کہ رعیت کی رفاہیت اور عدل اور علما کے حال پر کرم و تفضل -

بعد مرگیا اور ملک مفتوحہ اپنے بیٹے **کینیوٹ** کو دے گیا لیکن سکسن کی مدد سے **اتھلرڈ** پھر آیا اور **کینیوٹ** نے انگلستان چھوڑ دیا اور اہل سکسن جو بطور یرغمال تھے اُنکے ناک کان اور ہاتھ کٹوا ڈالے - **اتھلرڈ** نے پھر ڈینس کا قتل شروع کیا - لہذا ڈینمارک حملہ آور ہوئے **کینیوٹ** شہر **سنڈرچ** سے رعایا کو قتل کرتا اور مکانات جلاتا ہوا دارالسلطنت کی طرف جاتا تھا کہ اس اثنائے مین اتھلرڈ مرگیا اور **اڈمنڈ** اُسکا بیٹا بادشاہ ہوا - **اڈمنڈ** نے **کینیوٹ** سے بعد گشت و خون کے مصالحہ کر لیا - اور مصالحہ کے ایکماہ بعد **اڈمنڈ** مرگیا پھر تو **کینیوٹ** تمام انگلستان کا بادشاہ ہوگیا -

باب چہارم
سلاطین ڈینمارک کی حکومت

امین الملتہ ویمین الدولہ سلطان محمود بن ناصرالدین سبکتگین

سلطان محمود بعد وفات ناصرالدین سبکتگین ۹۹۷ء مین سولہ برس کی عمر مین اورنگ آرائے سلطنت ہوا۔ اور خوارزم وترکستان وعراق۔ وخراسان وغیرہ کو قبض ولتصرف مین لایا۔ خلیفہ بغداد نے خلوت فاخرہ مع خطاب امین الملتہ ویمین الدولہ کے عنایت فرمایا۔ جوکہ سلطان پکا مسلمان اور توحید دوست تھا ہندوستان کی ازالہ شرک وبت پرستی پر مایل ہوا۔ ۱۰۰۱ء مین راجہ جیپال سے لاہور کی سرحد پر جنگ ہوئی۔ سلطان کے ساتھ دس ہزار سوار تھے اور راجا کی فوج بارہ ہزار سوار اور تیس ہزار پیدل تین ہزار ہاتھی تھے۔ دونون طرف سے بڑی سرگرمی کے ساتھ لڑائی ہوئی۔ انجام کار مسلمان فتحمند ہوے اور راجہ نے قید ہوکر بند عنصری سے رہائی پائی بعض کا قول ہے کہ وہ خود چتا پر چڑھ کر جل گیا اس جنگ مین پانچ ہزار ہندو علف تیغ ہوے پھر سلطان نے آگے بڑھکر جیپال کی دارالحکومت کو فتح کیا اور بہت مسجدین بنائین دین اسلام کا رواج دیا۔ شرک کو مٹایا توحید کو پھلایا۔ اوایل بہار مین سلطان قلعہ بھٹنڈا سے

انگلستان مین ۱۰۱۷ء سے ۱۰۴۱ء تک تمام ۲۴ سال شاہ کینیوٹ

۱۰۱۷ء مین کینیوٹ سرپرارائے انگلستان ہوکر شاہزادہ اڈوی بیگناہ کا قاتل ہوا۔ ایک بار شدت غضب مین بادشاہ نے ایک سپاہی قتل کر ڈالا پھر فوج سے خایف ہوکر تاج اور شاہی عصا اہل فوج کے روبرو رکھکر کہا کہ میرے جرم کی سزا دو اہل فوج نے سکوت اختیار کیا تو بادشاہ نے خود اپنے اوپر اسقدر جرمانہ کیا کہ قانونی مقدار سے نوحصہ زاید تھا لیکن کینیوٹ خوشامد پسند نہین تھا۔ بڑھاپے مین اسنے زہد وتقوی اختیار کیا اور روپیہ دیکر اپنے مظلوم مقتولون کی مغفرت کے لیئے دعا کرائی اور حاجیون کا لباس پہن عصا ہاتھ مین لے پوپ کی زیارت کو گیا۔ (نوشتہ چوتھے گھاٹ کے بل رج کو چلی)

غزنین کو راہی ہوا۔

پھر ۱۰۸۴ء موسم خزان مین بھٹنیر پر ملتان کی حدود سے توجہ فرمائی۔ راجہ بجے رائے تین روز لڑ کر چوتھے دن باوجود کثرت سپاہ وفیل کے اپنی کم ہمتی سے فوج کو سلطان کے مقابل کر سندھ کو بھاگا سلطانی فوج نے تعاقب کر راجہ کو حوالہ خنجر آبدار کیا۔ اس جنگ مین منجملہ غنایم کے دو سو اسی ہاتھی سلطان کے ہاتھ آئے۔ بوجہ حمیت دینی بہ نیت اخراج ملتان کی سیدھی راہ چھوڑ کر کہ اُسمین داؤد بن نصیر فرمان روا تھا سلطان نے بھٹنیر سے غزنی کی راہ لی۔ اثنائے راہ مین راجہ انند پال سد راہ ہوا۔ جب راجہ سلطان کے مقابلہ مین آیا شکست کھا کر کشمیر کے پہاڑون مین جا چھپا۔

۱۰۰۸ء مین ملتان پر سلطان اسوجہ سے حملہ آور ہوا کہ ابو الفتح حاکم ملتان نے الحاد اختیار کیا تھا۔ اور ہنود سے ملکر درپے تخریب سلطان تھا۔ جب ابو الفتح نے الحاد سے توبہ کی اور اجرائے اصول شرعی کا وعدہ کیا اور بیس ہزار درم سالانہ کا معاہدہ کیا تو سلطان واپس گیا۔

۱۰۰۹ء مین سلطان نے ہندوستان مین آکر راجہ سکہ پال (تب پاشا) کے جو بعد مسلمان

کینیوٹ کے بعد ۱۰۳۷ء مین سلطنت اُسکے دو بیٹون ہیرلڈ اور ہارڈی کینیوٹ پر تقسیم ہوگئی ہیرلڈ کو لندن اور اضلاع شمالی دریاے ٹیمس ملی۔ بعد انتقال ہیرلڈ کے ہارڈی کینیوٹ آیا اور اُسنے یہہ کام نہایت نامردی کا کیا ہیرلڈ کی نعش قبر سے نکلوا اور سر جدا کر دریاے ٹیمس مین پھنکوا دیا۔ پھر آپ بھی مرگیا۔

پھر انگلستان مین دوبارہ حکومت اہل سکسن کی

۱۰۴۱ء سے ۱۰۶۶ء تک تمام ۲۵ سال

شاہ اڈورڈ

۱۰۴۱ء مین بعد وفات شاہ ہارڈی کینیوٹ کے اڈورڈ بادشاہ ہوا۔ اور اپنی مان ایما کا کل سرمایہ اُسکی بدذاتی کیوجہ سے ضبط کر لیا اس بادشاہ کے دربار مین فرنسیسی وضع اور زبان زیادہ

ہونے کے مرتد ہوگیا تھا گوش مالی کی اور اُسکے کردار کی سزا دیکر اسلام کے احکام ملک مین جاری کیئے۔ راجہ **انند پال** بھٹنیر پر مدار ہوا تھا اور اہل اسلام کا ایذا رسان تھا اسلیئے ۹۹۰ھ ۱۰۰۸ھ مین سلطان نے اُسکی تادیب کا قصد کیا۔ انند پال ہند کے راجاؤن سے مدد کا خواہان ہوا۔ راجہ اوجین اور گوالیار اور کالنجر اور قنوج دہلی اور اجمیر وغیرہ نے **انند پال** کی مدد کیواسطے فوج اور روپیہ بے شمار روانہ پنجاب کیا۔ اور مالدار عورتون نے اپنے زیور فروخت کر راجہ کی مدد کی اور غریب عورتون نے سوت کاتکر۔ جب دونون لشکر مقابل ہوئے تو چالیس روز آمنے سامنے پڑے رہے راجہ کا لشکر ون بدن زیادہ ہوتا جاتا تھا۔ سلطان نے اپنے لشکر کی دو جانب احتیاطاً خندق کھدوادی۔ کیونکہ قوم کے ہنود نے ایک حشر برپا کر رکھا تھا۔ لہذا سلطان نے جنگ کا شروع کرنا پسند کیا اور میمنہ و میسرہ و قلب درست کرکے ہزار تیر اندازان آگے بڑھے اور لڑای شروع ہوئی۔ جب راجہ کی فوج کو بحیلہ جنگ اسلام کے بہادر اپنی جانب آگے بڑھا لائے اور پھر حملہ کیا تو باوجود احتیاط کے

پسند تھی۔ اسکے زمانہ مین چند بلوے ہوے پینسٹھ برس کی عمر مین مرگیا ایک مجموعہ قانون اپنا یادگار چھوڑ گیا۔

شاہ ہیرڈ

اڈورڈ کے بعد ہیرڈ بادشاہ ہوا ۱۰۶۶ء مین شاہ **نوردی** انگلستان پر حملہ آور ہوا اور اپنے زور مین آپ گرا۔ پھر **ولیم** رئیس نورمنڈی حملہ آور ہوا۔ شاہ انگلستان بھی اپنی فوج لیکر جسکے تیار بڑے بڑے سپہ سالار تھے مقابل ہوا۔ (اس زمانہ مین انگلستان مین بھی تبر عمدہ ہتیار تھا) اور میدان جنگ مین تبر سے مارا گیا اس جنگ سے انگلستان فرانسیس کا ماتحت ہوگیا۔

طرز معاشرت اہل انگلستان کی قوم سکسن اور ڈینمارک کے عہد مین

خوراک مین گوشت بڑے بڑے

تینتیس ہزار کہکروں نے قلب مین گھسکر تین ہزار مسلمانون کو شربت شہادت پلایا لیکن تیر اندازان شاہی کے تیر برسانے اور لفظ (باروت) انداز کے شعلہ جوالہ اور آواز سے راجہ کا ہاتھی روگردان ہوکر ایسا بھاگا کہ تمام فوج کے پیر اوکھڑ گئے اور اور ہزارہ دن سپاہی ہندی فوج سلطانی کے ہاتھہ سے تہ تیغ ہوے - ہزیمت نصیبون کا تعاقب فتحمندون کی جانب سے عبد اللہ طائی نے چھہ ہزار عربی سوارون سے اور ارسلان حاذب نے دو ہزار ترک اور افغانون سے دو شبانہ روز کیا اور آٹھہ ہزار راجہ کے سپاہیون کو شربت مرگ تلوار آبدار سے چکھایا اور تیس ہاتھی اور بیشمار غنیمت ہزیمت خوردون کی لیکر سلطان سے آملے بعد اس فتح کے سلطان محمود قلعہ بھیم (نگرکوٹ) کی طرف متوجہ ہوا - اور نگرکوٹ کا محاصرہ کیا تین روز کے بعد قلعہ کا دروازہ کھل گیا آدمیون کو امان دی سلطان خود قلعہ مین گیا قلعہ کو تنکدہ پایا - قلعہ سے بیحد مال برآمد ہوا سات لاکھہ دینار اور سات سو من سونے چاندی کے برتن اور دو سو من خالص سونا - اور دو ہزار من چاندی اور بیس من جواہرات -

سنہ ۴۰۸ھ نگرکوٹ کے باہر ایک جشن کیا جس کے دربار مین

آوسکے مچھلی اور شکار اور سور کے گوشت کے ہوتے تھے - اور تاریخ انگلستان کا لیر اور تواریخ گلڈاس مین مرقوم ہے کہ اہالیان انگلستان اکثر سور کا گوشت کھاتے تھے اور علاوہ سور کے گوشت کے شکار کا گوشت اور اقسام اقسام کی مچھلیان اور ان چھنے آٹے کی روٹیان اور دال بھی تناول کرتے تھے - اور گیہون کی روٹی اور بکری بھیڑ کا گوشت اور گائے کا گوشت نہایت لطیف اور عمدہ غذاؤن مین شمار کیا جاتا تھا اور امیرون مین بھی بڑے بڑے ذی عزت امراء کے دسترخوانون پہ بطور تحفہ موجود ہوتا تھا - بعد کھانا کھانے کے مے نوشی یہانتک ہوتی تھی کہ پاوری تک بدمست ہوجاتے تھے - اور مشروبات مین انکو میڈ زیادہ مرغوب تھا - میڈ پانی اور شہد کی تخمیر سے بنتا تھا - بچا کچا کھانا غلامون کے

چاندی سونے کے تخت بچھوائے اور بے انتہا بخشش کی اور بڑی روشنی کی اور آتش بازی بھی چھوڑائی پھر دار الخلافت غزنین کو واپس گیا۔

سلطان سنہ ۱۰۰۱ء مین **ملتان** کو آیا اور مخالفین مذہب کو سخت سزا دی اور وہان کے حاکم کو قلعہ غورین قید کیا۔

سنہ ۱۰۱۴ء مین سلطان **تھانیسر** پر اس غرض سے حملہ آور ہوا کہ **چکر سوم** کے بتخانہ کو خاک مین ملائے اور بندگان خدا کو شرک سے بچائے اور یہہ بھی سنا تھا کہ **تھانیسر** کے تالاب پر ہنود جان چھوڑنا نجات کا نتیجہ جانتے ہین لہذا عازم ہوا کہ اس فعل شنیع کے رسم کو مٹائے۔ راجہ **جیپال** نے اِس راز سے آگاہی پاکر پیغام دیا کہ اگر آپ اس ارادہ سے باز رہین تو مین پچاس ہاتھی نذر کرون۔

اور راجہ **انندپال** نے پچاس ہاتھی اور دیگر تحایف سالانہ نذر کا لکھ دیا۔ لیکن سلطان نے ایک کی نمانی اور فرمایا کہ ماحی (مٹانیوالا) شرک ہونا پسند کرتا ہون اور **تھانیسر** پہونچکر بتخانہ کو گرادیا اور **سومنات چکر** کی مورت کو اپنے ہمراہ **غزنین** لیگیا اور ایک شاہراہ پر نصب کردیا۔ اس بار بھی سلطان کے بیشمار دولت ہاتھ لگی اور حاجی محمد قندھاری نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ منجملہ غنایم کے حوالہ ہوتا تھا وہ اُنکی غذا تھا۔ اور تاریخ گلڈاس اور وقایع نگار انگلستان مین اُنکی **محفل** کا حال یون مسطور ہے کہ بعد کھانے اور روشنی کے اُنکی محفل مین عورت۔ اور مرد۔ اور مہمان۔ اور میزبان۔ بچے اور بوڑھے اور نوجوان سب جمع ہوکر پانچ تار کا پنجتارہ اپنی اپنی باری سے بجاتے تھے اور اوسپر کچھہ راگ گاتے تھے۔ اون لوگون کی محفل بدمستی اور شہوت پرستی کی تصویر ہوتی تھی۔ اور بدمستی کے عالم مین شور و غل اور طوفان بے تمیزی سونے کے وقت تک ہوتا تھا۔ پھر یہہ بدمست جہان تہان جہتے کو دتے تھے وہین معہ کپڑون گھاس پھوس پر پڑکر سوجاتی تھے۔

پوشاک اس زمانہ کی پوشاک کا حال ہمکو ٹھیک ٹھیک تواریخ مین نہین ملا کہ کیا لباس تھا لیکن اُس عہد کی شاہی تصویرون کے

ایک یاقوت ساڑے چار سو مثقال کا جسکی قیمت
مین جوہری حیران رہگئے دستیاب ہوا - اور لاکھون
آدمی مشرف باسلام ہوے دو لاکھ آدمی غزنین
کو سلطان کے ہمرکاب گئے - پھر قلعہ نندنہ پر
جو بانتھ پہاڑ پر ہے لشکر کشی کی راجہ نردجن پال
تو کشمیر کے پہاڑون مین جا چھپا اور قلعہ بعد محاصرہ
اور آلات قلعہ کشائی کے ذریعہ سے فتح ہوگیا - اور
اکثر آدمی توحید سے واقف ہو شرک سے توبہ کر
اصول اسلام کے پیرو ہوے - قلعہ کو ایک امیر
کے سپرد کر سلطان روانہ ہوا -

۴۰۶ھ ۱۰۱۵ء مین کشمیر مین قلعہ لوہ کوٹ کا محاصرہ کیا
لیکن بسبب برف اور کثرت پانی محاصرہ اوٹھالیا -
اور غزنین پہونچکر وسط ایشیا مین اکثر کام عمدہ
اور حمایان اور رفاہ عام کے کیئے -

۴۰۹ھ ۱۰۱۸ء مین سلطان ایک لاکھ سوار اور تیس ہزار[۳۰۰۰۰]
پیدل سے قنوج[۱] پر حملہ آور ہوا مگر وہان کے
راجہ کورہ نے جاہ و جلال دیکھکر اطاعت
قبول کرلی اور بقول حبیب السیر کے مسلمان
ہوگیا - پھر میرٹھ کی طرف توجہ ہوی راجہ ہردت
تو بھاگ گیا - مگر سلطان نے قلعہ برن کو فتح کیا

[۱] سلطان کوہ سوالک کے قرب و جوار سے ہوکر آیا تھا -

دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ننگے
سر اور سر پر لمبے لمبے بال ڈاڑھی
گھونگھٹ گھوٹ گلے مین کوٹ اُسکے نیچے
کچھ اور کپڑا - اور ٹانگون مین گھٹنا پتلون
پنڈلیان برھنہ اور پیرون مین
بوٹ یہ بادشاہون کا لباس تھا -
غربا بے چارے کس شمار و قطار مین ہین

مراتب النسان - انگلستان
مین بادشاہان قوم انگلوسکسن اور
ڈینمارک کے زمانہ مین تمام قوم کا
سپردار بادشاہ ہوتا تھا - اور بادشاہ
کے مرنے کے بعد بادشاہ کا نہایت
قریب تر رشتہ دار بادشاہ بنایا جاتا
تھا - اور بادشاہ کے بعد امیرون
کا مرتبہ تھا - امرا کو بادشاہ اپنی
جانب سے اضلاع کا حاکم مقرر
فرماتا تھا - اُس زمانہ مین امرا کو
امرا کے اضلاع کی مالگذاری اور
جرمانہ کے روپیہ کی آمدنی کا ایک
تہائی حصہ ملتا تھا اور باقی دو تہائی
روپیہ حق بادشاہ تھا - کم سے کم ایک لاکھ

مراتب النسان -

ڈھائی لاکھ روپیہ اور تیس ہاتھی اہل قلعہ نے نذر کیئے۔ سلطان **محمود** کی جانب نہضت فرما ہوا **مھابن** کے راجہ **گلچند** نے معہ بیوی اور بیٹی ہاتھی پر سوار ہو **جمنا** اوترنا چاہا لیکن سلطانی فوج نے تعاقب کیا راجہ نے پہلے بیوی بیٹی کو قتل کیا پھر خود۔ خودکشی کی مھابن سے اسّی ہاتھی اور مال بکثرت لشکر شاہی کے ہاتھ آیا۔ بعد ازیں سلطان متھرا پہونچا اور بتون کی عزت کو خاک مین ملایا تاکہ جھلا اُنکی پوجا پاٹ سے باز رہین۔

توحید کے قایل ہون۔ ان دنون متھرا دہلی کے متعلق تھی لیکن راجہ **دہلی** نے خوف کے مارے دم نہ مارا متھرا سے بے شمار مال سلطان کے تصرف مین آیا از انجملہ ایک طلائی مورت تھی جسکا وزن ۹۸۳۰۰ مثقال تھا اور اُسکے توڑنے کے بعد ایک یاقوت کا ٹکڑا نکلا جسکا وزن ۵۰۴ مثقال تھا۔ تاریخ **الفی** مین مرقوم ہے کہ چند قلعہ جمنا کنارہ کے اور فتح کیئے۔ قلعہ **منج** کے لوگ دل توڑ کر لڑے سلطان نے **منج** کو فتح کر ایک امیر کے حوالہ کیا اور خود قلعہ چندپال کی طرف روانہ ہوا۔ راجہ چندپال پہاڑون مین بھاگ گیا۔ سلطان نے وہان کا انتظام کر راجہ چندرائی کی طرف توجہ فرمائی۔

بیگچہ تک رئیس تہنس کہلاتا تھا اور چھوٹے رئیسون مین شمار کیا جاتا تھا۔ قصباتیون اور کسانون کا یکسان مرتبہ تھا اور سب سے کمتر مرتبہ تھا

فوج ۲۰ **فوج**۔ بادشاہ کو جب لڑائی درپیش ہوتی تھی تو ایام جنگ وجدال مین امرا اپنی رعیت محکوم کو مجبور کر کے بادشاہ سلامت کی کمک اور امداد کے واسطے لیجاتے تھے۔ اور اُن ناتجربہ کارون کا ناحق خون کراتے تھے۔

غلامی ۲۰ **غلامی**۔ مورخ بید کا بیان ہے اور نیز تاریخ انگلستان کالیر مین مرقوم ہے کہ قوم انگلو سکسن فاتح نے اپنی غریب مفتوحون کو اسقدر غلام بنایا تھا کہ قریب قریب دو ثلث (دو تہائی) کے آدمی غلام تھے (جسطرح ہندوستان مین آریون نے غریب آنریون کو اس یعنی باندی غلام بنانا

چندرائی بھی چندپال کی طرح فرار ہوا۔
کہتے ہین کہ راجہ چندرائی پاس ایک ہاتھی
نہایت عمدہ تھا سلطان اُسکا بڑی قیمت سے
خریدار ہوا ایک روز رات مین ہاتھی خود کھلکر
سلطانی خیمہ کے دروازہ پہ آکھڑا ہوا۔ سلطان
نے اُسکا نام خداداد رکھا۔ سلطان نے غزنین
مین پہونچکر جدید مدرسہ اور جامع مسجد بنوائی
اور تعلیم مطابق اصول اسلام کے عام کردی
ممالک مقبوضہ اور مفتوحہ مین بھی حکام ماتحت
نے مدارس وغیرہ بنوائے اور الناس علیٰ دین
ملوکہم کی راہ چلے۔ ہفت اقلیم مین ہے کہ غزنین مین ہزار سے زیادہ
سنہ ۱۰۱۲ھ ۱۰۱۲ھ مین سلطان نے اس وجہہ سے ہند کا
قصد کیا کہ راجہ کورہ حاکم قنوج کو ہندوستان
کے آدمی سلطان کی اطاعت کے سبب برا
کہتے تھے اور راجہ کالنجر نے اسی وجہہ سے راجہ قنوج
کو مار ڈالا۔ جب سلطان جمنا کے کنارہ پہ
پہونچا راجہ نردجس پال۔ نندا راجہ کالنجر
کی اعانت کے واسطے سلطان کا سدراہ ہوا
کچھ حصہ سپاہ سلطانی نے جمنا سے عبور کر
نردجس کو شکست دی اور اسکے لشکر کو
تتر بتر کردیا راجہ فرار ہوا آخر سلطان کالنجر پہونچا

اور سوا اُنکے جو شخص لڑائی
مین میدان جنگ وغیرہ سے
گرفتار ہوکر آتا یا عدالت قرض
یا اور کسی جرم مین ماخوذ ہوتا تھا
تو وہ غلام بنایا جاتا تھا باندی
اور غلامون کی خرید و فروخت
مین بھی ایک رسم عام تھی۔ اور
لوگ لونڈی اور غلامون کی
تجارت سے بڑے بڑے فواید
اوٹھاتے تھے غلام کی قیمت
بیل کی قیمت سے چوگنی ہوتی تھی
اور غلام نہایت ذلت اور خواری
کی حالت مین بسر کرتے تھے
شہر بہ سٹل بردہ فروشی کی ایک
بڑی منڈی مشہور تھی۔

قوم انگلوسکسن اور قوم ڈینمارک
کے اخلاق اور عادات نہایت
ناشائستہ اور غیر مہذب تھے کثرت
شراب خواری اور بدتر ذمائم اُنکی
عمدہ سلاطین کا شعار دوسار تھا
چنانچہ تواریخ کے ماہرون پہ روشن ہے

راجہ نندا کے پاس چھتیس ہزار سوار اور پیتالیس ہزار پیدل اور بقول بعض مورخین ایکسو پیتالیس ہزار پیدل اور چھ سو چالیس ہاتھی مست تھے۔ اول تو سلطان نے ہدایت اطاعت کی بعد انکار کرنے راجہ کے بے نیاز کی درگاہ مین نیازمندانہ دعا مانگ کر جنگ پر مستعد ہوا۔ راجہ رات مین خوف کھا کر بھاگ گیا۔ سلطان غنیمت بکثرت لیکر جسمین پانسو اسّی ہاتھی تھے غزنین کو روانہ ہوا۔ پھر ملک قیرات اور نارد ین کو فتح کیا اور بت پرست و مشرک خدائے واحد کی توحید کے قایل ہوکر مسلمان ہوگئے۔ سنہ ۱۰۲۲ع مین کل ممالک مفتوحہ ہند مین سلطان کا خطبہ و سکہ جاری ہوا اور لاہور اور اُسکے مضافات (گرد) مین حکام اہل اسلام مقرر کئے۔

سنہ ۱۰۲۳ع مین سلطان عازم **کالنجر** ہوا۔ جب گوالیار پہونچا اُسکے قلعہ کا محاصرہ کیا گوالیار کے راجہ نے پینتیس ۳۵ فیل دیکر اطاعت قبول کرلی۔ سلطان نے روانہ ہوکر قلعہ **کالنجر** کا محاصرہ کیا۔ راجہ **نندا** نے عاجز ہوکر تین سو ہاتھی پر مصالحہ کرلیا اور ہاتھیون کو بے فیلبانون کے قلعہ سے باہر اہل اسلام کے امتحان کے واسطے نکالدیا۔ مسلمان ہاتھیون کو پکڑ سوار ہوکر لشکر سلطانی مین لے آئے۔ راجہ اور رعایا کا ادا نے قیاس علیٰ دین ملوکہم پر کرلو۔

عدالت ۲ عدالت۔ انفصال مقدمات کے واسطے کچھ محکمہ جات ملک مین مقرر تھے۔ اور احکام اور قوانین کا اجرا اور وضع احکام کے متعلق تھی۔ تاریخ انگلستان مین مرقوم ہے کہ اس عہد مین عام جرم چوری اور خون ریزی شمار کیا جاتا تھا جسکی سزا کچھ جرمانہ تھا اور سختی ہوئی تو یہانتک سختی ہوئی کہ کچھ مدت بعد چوری کی سزا قتل مقرر ہوا۔ لیکن کینیوٹ نے چوری کی سزا قطع اعضا مقرر کئے۔ اور مجرم کی **صفائی** ۳ صفائی مجرم کے دو طریقے تھے ایک قسم معہ تصدیق قسم بہتر گواہ تک اور دوسری درصورت عدم تصدیق گواہان۔ امتحان آگ اور پانی کا اسطرح کہ کھولتے پانی سے لوہا۔ یا پتھر برعنہ ہاتھ سے نکالنا یا جلتی لوہے کی پٹڑی

اور راجہ کے آدمی دیکھکر اچرج (تعجب) مین رہگئے۔ راجہ نندا نے سلطان کی توصیف مین اپنی تصنیف سے چند اشعار خدمت شاہی مین بھیجے سلطان سخن فہم تھا اونکے مضمون سے محظوظ ہوکر پندرہ قلعہ اور ملک وغیرہ راجہ کو مرحمت فرمایا اور غزنین کو واپس گیا۔ اور غزنین سے ترکستان کی طرف متوجہ ہوا اور بلخ پھونچکر وہان کے ظالمون سے مخلوق کو امان دی۔

۴۱۵ھ ۱۰۲۴ع مین سلطان محمود پر ظاہر کیا گیا کہ سومنات کا بت ہنود کے عقیدہ مین تمام بتون کا بادشاہ ہے اور تناسخ (آواگون) مین ارواح کا تقسیم کرنیوالا اور مدّ وجزر (جوار بھاٹا) دریا کا اُسکے چرن (قدم) چھونے کو ہوتا ہے۔ سلطان عقیدہ مذکور کے باطل کرنے اور مخلوق خدا کو شرک سے بچانے کی غرض سے عازم سومنات جو عرب دریا سے ہوا۔ اور ملتان سے گذر کر اجمیر کے قلعہ کو فتح کرتا ہوا اور چند قلعہ اثنائے راہ کے مفتوح کرتا نہروالہ کی راہ سے سومنات مین خیمہ زن ہوا۔ اہل شہر اور جو راجہ سومنات کی مدد کو آئے تھے دروازہ بند کر آمادہ جنگ ہوئے اور قلعہ پر چڑھکر آواز بلند کہا کہ ہمارا معبود سومنات

ہاتھہ مین پکڑکر تین قدم چلنا پھر پادری اُسکے جھلسے ہاتھہ پر صاف ریشمی کپڑا لپیٹ کر اوسپر کلیسائی کی مہر کردیتا تھا اور اُسکو تیسرے دن کھولتا تھا اگر بالکل زخم اچھا پاتا تو مجرم بری ہوتا تھا ورنہ مبتلائے بلا رہتا تھا۔

عمارت

عمارت۔ اس زمانہ کی تواریخون سے معلوم ہوتا ہے کہ انگلستان کے اشراف اور اجلاف مدتون تو جھونپڑون اور چھپرون مین بسر کرتے رہے۔ چھ سو برس کے زمانہ مین اونھون نے صرف یہہ ترقی کی کہ لکڑی کے مکانات کڈول بنانے لگے۔ مکانات تو درکنار بلکہ بادشاہی محلات اور بڑے بڑے گرجے بھی کڈول لکڑی کے بنے ہوتے تھے اور اچھی طرح جڑے بھی نہین ہوتے تھے چنانچہ تاریخ تاج انگلنڈ اور وقائع نگار انگلستان مین مرقوم ہے کہ الفرڈ بادشاہ کی محلسرا کی دیوارون مین اتنے اتنے بڑے اور اسقدر

قسم سبکو ایکبار قتل کرنے کے لیئے یہان کھینچ لایا ہے۔
تین روز سخت جنگ طرفین سے رہی۔ اور دونون
طرف کے بہادرون نے بڑی جان بازی کی آخر جنگ
مین سلطان نے بے نیاز کی جناب مین نیازمندانہ
فتح وظفر کی دعا مانگ کر حملہ کیا اور پانچ ہزار کو
میدان جنگ مین قتل کر مخالفون کو شکست دی
اور سومنات کو فتح کر لیا کچھ لوگ کشتیون مین سوار
ہوکر بھاگے سلطان نے پہلے ہی انتظام کر دیا تھا۔
سلطانی کشتیون کے سپاہی گرفتار کر لائے۔ جب
سلطان محمود نے مندر کے اندر جاکر بت کا توڑنا
چاہا تو پوجاریون نے اُسکی عوض بے انتہا دولت
دینے کا وعدہ کیا۔ لیکن سلطان نے فرمایا کہ
مین بت فروش مشہور ہونے سے بت شکن مشہور ہونا
دنیا و آخرت مین پسند کرتا ہون اور اپنا گرز نہ
اِس زور سے مارا کہ بت پاش پاش ہوگیا۔ وہ
بت سنگ تراشیدہ مجوف تھا اُسکے ٹکڑے غزنین
کو گئے **زین الماثر** سے معلوم ہوتا ہے کہ سومنات
سے بے انتہا دولت سلطان کو حاصل ہوئی منجملہ
اُسکے دو سو من سونیکی ایک زنجیر تھی۔ بعد انتظام
سومنات کے سلطان راجہ **پرم دیو** کیطرف متوجہ
ہوا کہ جسکا نہر **والہ** پایہ تخت تھا اور سومنات سے

چوڑی چکلی ڈراڑین تھین کہ اُن دراڑون
مین سے ہوا کے جھوکے آتے
تھے اور مشعلون کو بجھا بجھا
دیتے تھے تو بادشاہ نے اُنکے
واسطے لالٹینین بنوائی تھین ساتوین
صدی کے اخیر اور آٹھوین صدی
کے آغاز مین چھوٹے چھوٹے
بے تراشے پتھرون کے بھدے
واہیات بدنما مکانات پختہ بننے شروع
ہوگئے تھے۔

سکسن۔ اس زمانہ مین انگلستان مین
سکسن قوم جاری اور رائج تھے لیکن
یہہ بات اچھی طرح نہین معلوم کہ
سکسن مذکور انگلو سکسن ہی کی تھے
یا غیر قوم اور غیر ملک کے تھے بعضی
مورخون کا خیال ہے کہ انگلو سکسن
کے عہد مین غیر ملک کے سکسن رائج تھے

زبان۔ خالص انگریزی زبان
پر انگلو سکسن زبان کا بڑا بھاری
اثر پڑا محققون کا بیان ہے کہ انگریزی
خالص کے الفاظ کی اصل انگلو سکسن

شکست کھاکر قلعہ **کھنڈیہ** مین جا چھپا تھا جسوقت لشکر نے محاصرہ کیا **پرم دیو** مجہولون کے بھیس مین تنہا بھاگ گیا۔ سلطان نے قلعہ پر قبضہ کر وہان کا راجہ **دابشلیم** نامی کو بنا بر جزیہ مقرر کر غزنین کی راہ لی۔ اس کامیابی کے صلہ مین خلیفہ بغداد **القادر باللہ** عباسی نے سلطان کو **کھف الدولہ والاسلام** کا خطاب عنایت فرمایا۔

۴۱۷ھ / ۱۰۲۶ء مین سندھ کی راہ سے سلطان اُن قومون کی گوشمالی کے واسطے روانہ ہوا جنون نے سومنات سے واپسی کے وقت لشکر شاہی سے گستاخی کی تھی۔ اس بار سلطان کے ساتھ جنگ بحری کا سامان بھی تھا ایک ہزار کشتیان جنگی اسطرح کی تیار کرائین تھین کہ جن مین تین تین سیخین آہنی نصب تھین ایک روبرو اور دو دونون بازوؤن پر پس ہر کشتی مین سپاہی مسلح بٹھلائے اور اُنکو آلات آتش افشانی نفط اور باروت سے دیکر روانہ جنگ کیا۔ دشمن بھی آٹھ ہزار کشتیان لیکر مقابل ہوئے لیکن سلطانی کشتیون نے سب کو ٹکرا کر توڑ دیا اور دشمن مغلوب ہوئے سلطان بعد فتح و فیروزی غزنین کو واپس گیا۔ اور وسط ایشیا مین جو لوگ مذہب اور ملحد تھے سزا دیکر راہ راست پر لایا۔ تاریخ **ہنامی گیتی** مین مرقوم ہے

مذہب - اس زمانہ کے حالات مین مورخون نے بیان کیا ہے کہ قوم انگلوسکسن کا مذہب نہایت زشت اور بیہودہ اور کفر و بت پرستی تھا اور یہہ مذہب کل اقوام شمالی یورپ مین جاری اور ساری تھا حتی کہ ان بت پرستون نے ہفتہ کے ہر روز کو ایک خاص دیوتا سے مخصوص کر رکھا تھا۔ پس جسطرح ہندو ہفتہ مین ہر روز کو سات تارون کے نام سے مخصوص کرکے ہر روز ہر ایک کی پوجا پاٹ کرتے ہین اور اُنکو اپنا دیوتا جانتے ہین

کی زبان ہے چنانچہ کتب مقدسہ سماویہ انگریزی ترجمہ مین اور جو زبان کہ انگلستان کے گھرون مین اور سڑکون پر بولی جاتی ہے اُسمین اکثر الفاظ انگلوسکسن ہین۔ ڈینمارک کی گو سلطنت انگلستان مین رہی لیکن زبان پر اُسکا کوئی بھاری اثر نہین واقع ہوا۔

کہ سلطان نہایت فقیر دوست تھا اور درویشون سے
نیازمندانہ ملتا تھا۔ طبقات ناصری سے معلوم
ہوتا ہے کہ سلطان ایسا علم دوست اور سخی
تھا کہ غریب طلبا کو طلائی (سونے کا) شمعدان مع
کافوری شمع کے بخش دیتا تھا۔ سلطان عادل ایسا
تھا کہ نوشیروان سے تشبیہ دینے مین شرم آتی ہے۔
دیکھو تاریخ فرشتہ اور دیگر تواریخ مین مسطور ہے کہ
ایک روز ایک غریب نے سلطان سے سلطان کے
بھانجے کی شکایت ایسے الفاظ مین بیان کی کہ
سلطان آب دیدہ ہوا اور اپنے دل مین عہد کیا کہ
جب تک مظلوم کا انصاف نہین کردونگا اور ظالم
کو سزا نہین دے لونگا پانی اور کھانا نہین پیؤن
اور کھاؤنگا تیسرے دن مقدمہ پائے ثبوت کو پہونچا
بھانجے کو سزا کردار دیگر تیسرے روز پانی نوش
فرمایا اور کھانا کھایا۔ سلطان رات کو بہ تبدیل لباس
گشت کرتا تھا اوروں کو مظلومون کی داد دیتا تھا۔
الآخر ۶۳۳ھ مین ۶۳ برس کی عمر کے بعد ۳۵ برس
سلطنت کرکے سلطان باخلاق انصاف دوست
شجاع دولیر نے وفات پائی۔ لفظ سلطان کا اول
محمود نے ہی اپنے اوپر اطلاق کیا ہے۔ سلطان
شعر فہم اور شعرا کا قدردان تھا عنصری کا ایک رباعی کے

اسیطرح قوم انگلوسکسن نے ہفتہ مین
ہر روز کو ایک خاص دیوتا کے نام سے
مخصوص کر رکھا تھا چنانچہ سنڈے
(اتوار) منڈے (سمار) یہہ سب
بت پرست ان دو دن مین سورج
اور چاند کی پوجا کرتے تھے اور باقی
دن اور دیوتاؤن کے ساتھ مخصوص
تھے اور سٹرڈے (سنیچر) زحل کی
پرستش کے واسطے مخصوص تھا۔
اور ہنوز یہہ نام دنون کے انگریزی
مین اُسی طرز پر باقی ہین۔ اور
یہہ قوم باوجود عیسائی مذہب
اختیار کرنے کے بھی کفر اور بت
پرستی مین منہمک رہتی تھی (قوم
سکسن کے عادات و اخلاق اور
رسوم مذہبی اور ہند کے آریون
کی خوبو اور ستارہ پرستی اور پوجا پاٹ
وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونون
کے بزرگ کہین ملے جلے رہے ہین۔
تعلیم۔ قوم انگلوسکسن اور ڈینامک
مین درس تدریس اور لکھنے پڑھنے کا

صلہ مین تین بار جواہر گران مائے سے منھ پر کر دیا۔ فردوسی کو ایک لاکھ سکہ مروج عطا فرمایا لیکن وہ اپنی کم نصیبی سے مستفیض نہو سکا اور ایک قصیدہ کے صلہ مین عصایری کو جو دو ہزار روپیہ عطا کیا ایسی ہی ہزارہا حکایات ہین اس مختصر مین نہین بیان کی جا سکتی جامع الحکایات اور تاریخ فتح بلاد اور کتاب مقامات مصنفہ ابونصر مشکانی مین مطالعہ فرماد سلطان کو حمیت دینی اور مذہبی جوش بے انتہا تھا چنانچہ اسکی بت شکنی سے ظاہر ہے ایاز راجہ کشمیر کا بیٹا تھا اسکی عہد طفلی مین عیاران کشمیر نے جبکہ وہ باپ کے ساتھ شکارگاہ مین تھا بوبا کر اس لعل بے بہا کو بدخشان مین جا بیچا اور اسلامی تعلیم و تربیت سے صورت و سیرت مین ایک سا ہو گیا۔ شدہ شدہ غزنین پہونچا اور سلطان کے دربار مین ممتاز ہوا۔

سلطان مسعود

بعد وفات سلطان محمود کے اسکا بیٹا سلطان مسعود سریر آرائے خلافت ہوا اور ۴۲۲ھ مین مکران بلوچستان اور سندھ مین اپنا خطبہ اور سکہ جاری کیا۔ وسط ایشیا مین کارنمایان کیے اور قوم نہایت کم چرچا تھا اور اگر تعلیم و تعلم کا کچھ چرچا تھا تو خانقاہون مین تھا باقی خیر و صلاح اور انکی بڑے بڑے ملاؤن اور عالی رتبہ پادریون کا شغل مطبوع اور پسندیدہ شیشون پر تصویر کھینچنا تھا

آتشی گھڑی - شاہ الفرڈ نے مقدار اوقات کے لیے ایسی مشعل تیار کی کہ ایک گھنٹہ مین اتنی جلتی تھی۔ اور شاہ اڈگر نے وزن اور پیمانون کی حد خاص انگلستان مین مقرر کی۔

باب پنجم

انگلستان مین عہد شاہان نورمن ۱۰۶۶ء سے ۱۱۶۶ء تک

تمام ۱۰۰ سال

ولیم فاتح کی ۱۰۶۶ء مین اہل سکسن نے جب بادشاہت قبول کی تو اہل نورمن نے مقام وسٹ منسٹر مین آگ لگا کر لوٹ لیا۔ اور بادشاہ نے امرا سکسن کی جاگیرین اپنے

مسلجوق کے مقابلے کے واسطے جے سنگھ کو جو
ہندی فوج کا سپہ سالار تھا روانہ کیا ہند سے
اُنکا تعلق نہین لہذا اُنکا رقم کرنا ترک
کیا گیا ۴۲۴ھ مین قلعہ سرستی کو کشمیر مین اسواسطے
مسمار کیا اور وہان کے راجہ کو سزا دی کہ اُس نے
کچھ تاجر مسلمان قید کر رکھے تھے۔ انہین ایام
مین ہندوستان مین ایسا قحط پڑا اور وبا آئی
کہ جسمین آدمی زراعت اور حرفت قایم کرنے کے
واسطے نہایت کم رہگئے۔ ہند کی ریاستون پر
سلطان کی جانب سے امیر الامرا (مانند وایسرائے)
تولک بن حسین تھا ۴۲۷ھ مین سلطان نے
غزنین مین ایک ایوان شاہی بے نظیر بنوایا
اور اُسمین ایک تخت طلائی انواع جواہرات
سے مکلل و مرصع رکھایا اور اوسپر ایک تاج زرین
ستر من سونے کا اقسام جواہرات سے (جڑاؤ) سونے

قبضہ کے واسطے نورمن کی امیرون
کو دیدین۔ اور نورمنڈی کے گرجے
انگلستان کے اسباب غنیمت سے
آراستہ کئے۔ اور امرا مخالف مقتول
کی بیبیون اور بیٹیون کی شادی
اہل نورمن سے کرادی اوڈو
برادر ولیم نے اہل سکسن پر ایسا
ظلم وستم اختیار کیا کہ ملک مین
بلوے ہوگیا اور شہر یورک کا محاصرہ
ہوا ولیم نے یورک بنوک شمشیر
چھین کر لوٹ لیا اور شہر یورک
اور ڈرہم مین آگ ہر جگہ لگا دی
اور قتل عام کر دیا اور معمورہ
عالم کو جنگل بنا دیا قریب ایک
صدی کے اُس زمین پر ہل نہین چلا
اہل سکسن نورمن لوگون کے ہاتھ
لٹے پٹے مفلس قلاش رہگئے
زمین چھنگئی اور خانقاہین لوٹ
لیگئین۔ تاج انگلنڈ مین ہے
کہ ولیم کی اطاعت جب رعیت نے
قبول نہین کی تو اُس نے مخصفہ ہوکر

* سالار ساہو سالار مسعود غازی کا باپ سلطان محمود
کی طرف سے بھرائچ کا حاکم تھا جب ۴۲۳ھ مین دردسر کے
عارضہ سے فوت ہوا تو سالار مسعود جو سلطان محمود کا بھانجا تھا
اور ۴۰۱ھ مین اجمیر مین پیدا ہوا تھا اپنے باپ کی وفات کی
خبر سنکر بھرائچ مین آیا اور ۴۲۴ھ مین شہید ہوکر دفون
ہوا یہ شہید مرد بت پرستی مٹانے کے واسطے آیا تھا لیکن جاہل
مشرک اس موحد کی قبر پوجتے ہین۔

کی زنجیر میں آویزان کرایا اور دوبارہ عام فرمایا - پھر
ہند کی طرف متوجہ ہوا اور ہانسی کے قلعہ کو
چھ روز کے محاربہ میں فتح کیا ہانسی پر حاکم مقرر
کرکے دوآبہ ویسال ہری سے قلعہ سونی پت
کو فتح کیا - اور اردگرد کا انتظام کرکے اپنے بیٹے
ابوالمجد مودود کو حاکم لاہور فرما غزنین کی راہ لی -
سلطان مسعود نے کچھ کم بارہ برس سلطنت
کی - یہ سلطان بڑا خلیق اور کریم الطبع اور
شجاع تھا اُسکو رستم ثانی کہتے تھے اسکا تیر
برگستون توڑ کر فیل کے جسم میں گھس جاتا تھا
اور اُسکا گرز کوئی شخص ایک ہاتھ سے نہیں اوٹھا
سکتا تھا اور علما و فضلا کے ساتھ بہت سلوک
کرتا تھا - ابوریحان کو قانون مسعودی کے
صلہ میں ایک فیل چاندی دی - اور روضۃ
الصفا میں لکھا ہے کہ اسقدر خیرات کرتا تھا کہ
رمضان میں ایک دن ایک لاکھ روپیہ مستحقون
اور محتاجون کو عطا کئے - اور اُسکی آغاز
سلطنت میں ممالک محروسہ میں بکثرت مسجدیں
اور مدارس بنے -

ابوالفتح قطب الملۃ شہاب الدولہ سلطان مودود بن سلطان

ملک نامبرلنڈ کو پامال کیا اور
اُسکے باشندون کو جلا وطن
اور مال کو لوٹ لیا اور گھرون
مین آگ لگادی مورخون نے
لکھا ہے کہ ایک لاکھ سے زیادہ
آدمی اُسمین تلف ہوے - ولیم
سے جن اہل نورمن نے مخالفت
کی اونکو قید کیا اور ہر قیدی کا
دہنا پاؤن کٹوالیا اور اوڈو
اپنے برادر کو اپنا واحد المحیواۃ قید
رکھا - اور بادشاہ اور اُسکے بیٹے
رابرٹ مین جنگ ہوئی اور
رابرٹ نے ان جان مین باپ
کا ہاتھ زخمی کیا شاہ نے ایک
قانون بنام فورسٹ لا زبنایا
جسکا منشا یہہ تھا کہ جو ہرن وغیرہ
مارلیگا اُسکی آنکھین نکلوالی جائینگی
اور گھنٹہ جسکے بجنے پر رات کو آگ
اور چراغ بجھادئے جاتے تھے
اور اس حرکت سے عام ناراض
تھے اور ایک بین انگلستان کا رجسٹر

مسعود بن سلطان محمود

۱۰۴۱ء مین سلطان مودود اورنگ خلافت پر رونق افروز ہوا۔ اور وسط ایشیا کے انتظام مین مشغول تھا۔ ہند مین امیر مجدود سلطان مودود کے بھائی کا انتقال ہوگیا۔ دہلی کے راجہ نے موقع پاکر یہہ مضمون ظاہر کیا کہ نگرکوٹ کے بت نے خواب مین ارشاد کیا ہے کہ مین غزنین سے ناراض ہون اب تمہاری مدد کرونگا اور ایک بت نگرکوٹ کی مورت کی صورت پوشیدہ منگوایا۔ جب خواب کی شہرت ہوئی تو ہند کے اور راجہ دہلی کے راجہ سے اتفاق کر جنگ پر آمادہ ہوے۔ ہانسی اور تھانیسر کو مسلمانون سے چھین راجہ نے نگرکوٹ کا محاصرہ جاکیا اور ایک رات بت مذکور کو ایک باغ مین خفیہ نصب کرادیا۔ فجر کو جو ہنود نے دیکھا تو راجہ کو خبر کی راجہ یا برہمن بت کے قدمون پر جاگرا۔ اور ظاہر کیا رات بھر مین غزنین سے تشریف لائے ہین ٹھاکر جی کو تکان ہے کل درشن کرنا۔ اب اہل ہند کے دل بڑھ گئے۔ ادھر اہل اسلام نگرکوٹ کو لاہور سے باہمی نفاق کی وجہ سے مدد نہین پہونچی ناچار اہل اسلام نگرکوٹ نے راجہ سے جان کی امان پر

بنام ڈومسڈی بک جرمن

ہر علاقہ کی وسعت اور زمین مزروعہ علف زار۔ ترائی۔ و جنگل کی مفصل کیفیت تھی۔ بادشاہ نے پھر ٹیکس ڈبن گلڈ جاری کیا رعایا کا مال و اسباب ضبط کرلیا۔ تواریخ سکسن مین مسطور ہے کہ شاہ ولیم نہایت سخت مزاج اور نہایت طماع تھا اور خودرائے اور حریص بھی تھا اور عاشق شکار اور ترش رو تھا۔ شاہ فرانسیس شاہ ولیم کی موٹاپے پر ہمیشہ ہنسا تھا پس اتنی بات پر دونون بادشاہون مین جنگ ہوئی اور یہی جنگ شاہ ولیم کی موت کا باعث ہوئی۔

بادشاہ ولیم روفس

۱۰۸۷ء مین بعد وفات ولیم منصور اُسکا سنجھلا بیٹا ولیم روفس تخت نشین ہوا۔ اور اُسکا بڑا بیٹا رابرٹ اپنی سستی اور کاہلی سے اور اپنے بھائی کی جورو تعدی سے بعض حصہ نوجوانی کے بھی دیکھا تھا کہ روسار نورمن اور

صلح کر لاہور کی راہ لی - جس بتخانہ کو سلطان محمود نے خراب کیا تھا اُسکی مرمت کر بت اپنی جگہہ پر نصب کیا - سابق سے زیادہ اب نگرکوٹ مین بت پرستی ہونے لگی راجہ نے لاہور کی طرف توجہ کی - جب مسلمانون نے باہمی نفاق کو اتفاق سے بدل لاہور سے نکل میدان جنگ مین صف آرای کی ہنود نے اِس حال سے آگاہی پاکر راہ فراری اور راجہ نے دہلی دیکھی - یہہ سلطان نیک صورت و سیرت تھا اِس نے سرائے مسافردن کے واسطے بنوائی اور کار خیر کیے - اِس سلطان کے بعد سلطان **ابوجعفر** اور **ابوالحسن** اور **عبدالرشید** اور **فرخ زاد** تاج شاہی سے ممتاز ہوئے اور وسط ایشیا مین کار نمایان کرتے رہے لیکن ہند کا حال بدستور رہا -

ظہیرالدین سلطان ابراہیم بن سلطان مسعود بن سلطان محمود غزنوی

فرخ زاد کے بعد سلطان ابراہیم نے دیہیم شاہی کو عزت بخشی - آغاز مین تو

اور شاہ فرانس نے دونون مین اسبات پر مصالحہ کرادیا - کہ ان مین سے ایک مرجائے تو دوسرا دونون کے ملک پر قابض ہوجائے - تاریخ جوناٹن مین مرقوم ہے کہ ۱۱۹۲ء مین قیس (پادری) پیٹر ہرمت نامی بیت المقدس کی زیارت کو گیا اور وہانسے واپس آکر بیت المقدس کو مسلمانون کے قبضہ سے نکالنا چاہا - اور عیسائیون کے تصرف مین لانا - اور تمام یورپ مین پھر کر جہاد کے فتوے دیکر بادشاہون اور رعایا کو جنگ پر آمادہ کیا چنانچہ رابرٹ نارمنڈی کا نواب نارمنڈی کو ولیم روفس کے پاس رہن کر کے روانہ جنگ ہوا - ۱۱۹۵ء مین عیسائی مجاہد بیت المقدس کی رہائی کے واسطے فرانس مین جمع ہوے اور مجاہد الدین کی علامت یہہ قرار دی کہ ایک سرخ دھجی سینہ کے بائین طرف سلی تھی پہلا گروہ فوج مجاہدالدین

عیسائی جہاد

تو وسط ایشیا کی طرف متوجہ رہا ۱۱۹۳ھ ۱۱۹۳ھ مین ہند کی طرف توجہ فرمائی اور اون مقامات کو فتح کیا جو ابتک فتح نہوے تھے - اول قلعہ **اجودہن** (پٹن جسمین شیخ فرید شکر گنج کا مقبرہ ہے پھر قلعہ **رہتک** جو پہاڑ کی چوٹی پر تھا اور جسکے ایک طرف گنجان درخت اور دوسری طرف دریا اپنی موجون سے تھپیڑ دیتا تھا فتح کیا - پھر قلعہ **دورہ** جسمین وہ خراسانی رہتے تھے جنکو افراسیاب نے خراسان سے نکالکر ہندوستان مین بسایا تھا - اور بت پرستی اُنکا مذہب تھا اول سلطان نے اسلام کی دعوت کی پھر جزیہ چاہا جب نمانے تو لڑائی ہوئی فتح کیا - یہہ سلطان عفوان شباب سے متقی اور پرہیزگار تھا معمور رمضان کے سال مین تین مہینے کے روزہ رکھتا تھا اور رعیت پروری اور عدل و انصاف مین نہایت سعی کرتا تھا علما کی بہت عزت ملحوظ رکھتا تھا **جامع الحکایات** مین لکھا ہے کہ امام یوسف سجاوندی کا وعظ سنا کرتا تھا اور خیرات بہت کرتا تھا سلطان خط نسخ مین بڑا خوشنویس تھا ایام سلطنت مین ہر سال ایک قران شریف لکھتا تھا اور ایک سال مکہ معظمہ اور دوسرے سال مدینہ منورہ ارسال فرماتا تھا ۱۲ سال سلطنت کی

عیسائی کا جسمین لوگ المان (جرمن) اور فرانس - اور مجار - اور اٹلی - وغیرہ کے تھے - کنٹو اور پیٹر ہرمت کی سرداری مین بیت المقدس کے جانب روانہ ہوکر اثنائے راہ مین مقصد کو نہ پہونچکر مسلمانون کی تیغ کا طعمہ (غذا) ہوگئی دوسرا گروہ فوج کا اسلام بول (قسطنطنیہ) کی طرف سے روانہ ہوا اور وہ ایک لاکھ سوار اور چھ لاکھ پیادے تھے اور دو سو کشتیان جب اسلام بول کے قریب آئے انکسی اسلام بول کے بادشاہ نے وحشت ظاہر کی اور مجاہدین سے معاہدہ کیا کہ جیر ملک مین ظلم اور تعدی نکرین لہذا انجا مسیحی خلیج قسطنطنیہ سے گذر کر ازمید مین وارد ہوے اور شہر نیسہ کا محاصرہ کیا ایک سخت لڑائی کے بعد مسیحی مجاہدین نے شہر نیسہ کو فتح کیا اس وہان سے بڑھکر انطاکیہ کا محاصرہ کیا اور نو ماہ تک یہہ محاصرہ رہا

اور ۹۲ برس کی عمر کے بعد وفات پائی - بعد سلطان ابراھیم کے اُسکا بیٹا علاء الدولہ مسعود اور اُسکے بعد سلطان الدولہ ارسلان بادشاہ ہوا -

سلطان معز الدولہ بھرام شاہ

ارسلان کے بعد اُسکا بیٹا معز الدولہ بھرام شاہ تخت آرا ہوا - اور اول مرتبہ ۵۱۲ھ مین ہند مین آیا پھر چند بار آیا اور اکثر ان شہرون کو فتح کیا جو فتح نہوئے تھے اور مروج دین اسلام ہو - اپنے امراء کو مقرر کر غزنین کو روانہ ہوا - اور ایران و توران کے ضبط و ربط مین رہا - یہہ بادشاہ علم دوست تھا اور عالمون و فاضلون کا قدردان - اکثر کتابین اُسکے زمانہ مین تصنیف ہوئین شیخ نظامی اور سنائی بھی اسی عہد مین تھے - بعدہٗ بھرام کا جانشین ظہیر الدولہ خسرو شاہ ہوا - اور اُسنے **شاہ علاؤالدین غوری** کے خوف سے **لاہور** کو تخت گاہ قرار دیا - اور سات برس کی بادشاہت کے بعد اس دار نا پائیدار سے رحلت کی - اور اُسکی بجائی اُسکا بیٹا **خسرو ملک** تخت نشین ہوا - اور تخت گاہ **لاہور** مین ممالک مقبوضہ ہند کو عدل و انصاف سے مزین کیا - اور غزنین مین جاکر وفات پائی -

باغی سیان ترکمان والیے انطاکیہ نے عیسائیون کو نہایت شجاعت کی ساتھہ روکا لیکن اس ٹیڈی دل کو اُسکا قلیل گروہ نہ روک سکا اور انطاکیہ فتح ہوگیا عیسائی مجاہدون نے بے انتہا بے گناہ اہل اسلام کو قتل کیا اور اُنکے مال کو لوٹ لیا اُسکے بعد دمشق سات ماہ کی محاصرہ مین مفتوح ہوا اور شہر معرہ مین عیسائی مجاہدون نے ایک لاکھہ مسلمان کی خون ناحق سے اپنی تلوار کی پیاس بجھائی (انجیل مین ہے کہ تیرے سیدھے گال پہ جو طمانچہ مارے تو بایان گال بھی اُسکی طرف پھیر دے - واہ رے اہل مسیح کہان یہہ تسلیم و رضا اور کہان وہ ظلم و ستم و جور و جفا مصرعہ

بہ بین تفاوت رہ کجا است تا بکجا

پھر شہر حمص کی راہ سی ۱۰۹۹ع مین بیت المقدس کے نواح مین پہونچے اور اُنتالیس ۴۹ روز کے محاصرہ کے بعد بیت المقدس مسجد اقصیٰ مین ستر ہزار مسلمانون اہل توحید کو قتل کیا اور ایک ہفتہ مقدس شہر مین عیسائیون نے

امیر سبکتگین سے خسرو ملک تک گیارہ بادشاہ ہوے اور دو سو برس تک ہند مین حکمران رہے۔

طرز معاشرت عہد خاندان غزنین

وہی تھا جو سابق متمدن اہل اسلام کا تھا۔ خوراک مین سرد ملک کے میوے اور لباس مین شلوار اور پوستین مزید تھا ہمیشہ چمڑے کے موزے پہنا کرتے تھے۔

انتظام صیغہ مال و دیوانی و فوجداری و تعلیم علوم بھی موافق اہل عرب کے تھا۔ تجارت کا سلسلہ بھی زمانہ کے موافق جاری تھا۔ سلطان مودود نے مسافر خانہ اور سرائے کی بنا ڈالی اور رواج دیا۔ سلطان محمود نے سڑکون پر چوکیدار مقرر کیے محمود کے عہد مین ہند مین جنگی کشتیان بنین اور بحری جنگ ہوی اور بارود کا استعمال ہوا۔ حکیم ابوالقاسم حسن بن احمد عنصری نے جو ندیم سلطان محمود غزنوی کا تھا اُسنے اپنی نظم مین توڑیدار بندوق کے استعمال کا ذکر کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایشیا مین یورپ سے پہلے بندوق کا ایجاد ہوا۔ اور سکندرنامہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بندوق دارا و سکندر کی لڑائی مین بھی چنانچہ حضرت

قسائیون کی طرح قتل عام جاری رکھا۔ لیکن ابتدا مین جو سات لاکھ مسیحی مجاہد روانہ ہوئے تھے اور پھر اُنمین فوج فوج اور گروہ گروہ ہر روز شامل ہوتے رہے اُن مین سے بیت المقدس تک پچیس ہزار زندہ رہے اور باقی سب کے حیات کو پیاسے اہل اسلام کی تلوار کے پانی نے لبریز کر دیا۔ فتح کت کے بعد اہل مسیح نے فرولو بوین نامی کو اپنا بادشاہ قرار دیا اور مسیحی اور اہل اسلام ایک مدت تک لڑتے جھگڑتے رہے۔

القصہ روفس جب ایک قوی رئیس نورمن کے مقابلہ مین جنگ سے عاجز آیا تو رئیس مذکور کو فریب سے بلا کر تیس برس تک قید رکھا روفس نہایت فضول خرچ تھا اور رالف پادری کے ذریعہ سے زبردستی لوگون سے روپیہ لیتا تھا اور کذاب بھی تھا پس روفس بڑا لوٹیرا فضول خرچ عیاش کذاب اور بیرحم تھا۔

بادشاہ ہنری اول

۱۱۰۰ء مین ہنری اول ملقب

نظامی رقم طراز ہین۔ **بیت**

بشمشیر پولاد تیر و تفنگ
گذرگاہ بہ مور کردہ تنگ

مدارس — اور عہد مذکور مین عربی فارسی کے مدارس جاری ہوئے۔ طلای شمع دان اور شمع کا رواج ہوا۔ ظروف انواع و اقسام کے رایج ہوئے۔ فتوح اور کالنجر اور سومنات وغیرہ مین توحید نے رواج پایا۔ نمائش — اشیا کو محمود نے ایجاد کیا۔ اور ایک قدرتی عجائبات سے عجائب خانہ بنایا۔ اور علما و فضلا کی پنشن کا دستور مقرر کیا۔ اور مختلف زبانون کی عجیب عجیب کتابین جمع کین اور اُس کتب خانہ سے فائدہ پہونچایا۔ اور ہند مین زبان اردو کی بنیاد اس عہد سے پڑی (اور ہنود کی ریاستون مین وہی طرز معاشرت تھا جو پہلے فرمانروایان اہل اسلام کے ہندوستان مین جاری تھا) اور خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت کے واسطے مسجدین بنوائین۔ ایک عربی سیاح استخری ۹۵۱ء مین رقم طراز ہے کہ ملتان کے ہندون نے بجاے دھوتی پاجامہ پہننا شروع کر دیا ہے۔ یہ پاجامہ کپڑے کا رواج ہند مین پہلے سے تھا اور چین سے آتا تھا۔ یہہ چین والون کی ایجاد ہے۔ لیکن

مدارس — نمود — نمائش — زبان اردو — لباس

بہ بوکلرک (فاضل) غاصب سلطنت رابرٹ بعد وفات شاہ ولیم رہ وفس کے سریر آرائے انگلستان ہوا۔ اور ملیلڈا شاہ ملیکم کی بیٹی سے شادی کر لی اسوجہ سے قوم نورمن اور سکسن مین میل جول ہوگیا۔ اور دونون قومون سے قوم انگریز پیدا ہوی۔ شاہ ہنری نے اول رابرٹ سے سالانہ تین ہزار مرکس پر مصالحہ کیا پھر اُسکو بجبر معاف کرایا۔ اب دونون بھائیون مین لڑای ہوی رابرٹ گرفتار ہوکر تیس برس قید بھگت کر مرگیا۔ انگلستان مین اول ملیلڈا نے پتھر کا پل دریای لی پر بنوایا۔ شاہ ہنری رعایای انگلستان کو نہایت حقیر جانتا تھا اور صرف اس قابل تصور کرتا تھا کہ جسطرح ممکن ہو اُس سے روپیہ لیکر خوش کیجیے اور دلی حوصلے نکالیے۔ اور یہہ خیال خام دل مین لیگیا کہ میری سلطنت براعظم یورپ مین ہوجائے۔ مثل شاہ رہ وفس کے شاہ ہنری بھی بے رحم و بے وقار و عیاش تھا

چینی کے برتن ہندمین مسلمان لائے اور حلبی آئینہ کا رواج دیا جو شامیون کی ایجاد ہے چنانچہ حضرت سلیمان نے ایک شیش محل بلقیس کے واسطے بنوایا تھا جسکی زمین بھی آئینہ کی تھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آئینہ سکندر سے پہلے ایجاد ہوا۔

وجہ کم رواج مذہب اسلام۔ اور ہندوستان مین مانند ابتدای ممالک مفتوحہ کے مذہب اسلام کا کم رواج سوائے دیگر امور کے اسوجہ سے زیادہ ہوا کہ آخر زمانہ کے حکام اہل اسلام کا مزاج بدلتا چلا گیا۔ اہل اسلام سردار نہایت سرگرم و بیدار دماغون سے دنیادار بادشاہ ہوگئے اور اپنے سچے مذہب اسلام کے پھیلانے مین جو خدائے رحیم و قوی کی توحید کا منبع ہے پورے پورے راغب نہوے۔ چنانچہ حضرت فاروق اعظم عمر رضی اللہ عنہ جب بیت المقدس کو تشریف فرما ہوئے تو ہتیار اور کھانے پینے کا سامان ایک ہی اونٹ پر لادھا۔ اور اسی پر سوار ہوگئے اور خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب دن کے کام کا بقیہ رات کو پورا کر چکتے تھے تو چراغ اسلیے گل کر دیتے تھے کہ بیت المال کا تیل

دیکھو کم رواج مذہب اسلام

الا لیاقت علمی مین اُس سے زاید تھا حکایات لقمان کا اُسنے ترجمہ کیا۔ تخت انگلستان پر اول خطبہ کہا۔ قوم کو علم کی ترغیب دی۔ بعض انگریزون نے اُسکی ترغیب سے ملک اسپین یعنی اندلس مین مسلمانون سے آکر علم طب اور ریاضی سیکھا۔ ہنری نے جنس کے عوض نقد خراج لیا۔ اہل یورپ نے انگلستان مین ہنر شائستگی کا رواج دیا (ہندوستان مین صدہا برس سابق سے رائج تھا۔

بادشاہ اسٹیون

۱۱۳۵ء مین اسٹیون شاہ ہنری کے بعد بادشاہ ہوا۔ اِس عہد کے امرا رعایا کا مال و اسباب خوب لوٹتے تھے اور اکثر بادشاہ کے مقابل فوج لیکر ہو جاتے تھے۔ ڈیوڈ شاہ اسکاٹ لینڈ نے نہایت سفاکی سے خون ریزی کی اور چند بار کمال بیرحمی سے ملک کو تاراج و غارت کیا پھر شاہزادی ماڈ بادشاہ کے مقابل ہوئی اور اُسکو شکست دیکر گرفتار کر مقید کر دیا اور خود ماڈ بادشاہ

انکے ذاتی کام مین صرف نہوے اور بعد انکے سو برس کے اندر خلیفہ مہدی ایسا ہوا کہ یالنواد نٹ پر صرف برف لدوا کر منگاتا تھا اور خلفاے عباسیہ کے ایک ایک دن کا خرچ پہلے چارون خلیفون کے عہد خلافت کی برابر پڑا اور جون جون زمانہ کا امتداد ہوا دون دون وہ کیفیت بھرتی چلی گئی۔

منصب خلافت - خلافت کا منصب جو اجماع اور اتفاق رائے پر موقوف تھا وہ سلطنت سے بدلکر بادشاہت کا ایک موروثی عہدہ ہوگیا تھا۔ لیکن شاہی دربارون مین تمام لوگ آسانی سے بادشاہون تک پہونچتے تھے۔ اور بادشاہ اپنے روزمرہ کے عام دربارون مین جنمین کثرت سے لوگ حاضر ہوتے تھے عرضیون کی تحقیقات کرتے تھے اور بہت سے اور کام انجام دیتے تھے۔ اِس سے رعایا کو تو دادرسی کا فایدہ تھا اور بادشاہون کو یہہ بڑا نفع تھا کہ نئے نئے طریقون اور جدے جدے طورون سے انواع و اقسام کے احوال انکو معلوم ہوتے تھے۔ اور بادشاہ کے ملکی انتظام مین چند وزیر ہوتے تھے اور تمام کے کام علحدہ علحدہ

منصب خلافت

ہوی اور اُسکی بادشاہت کو پادریون نے بھی تسلیم کرلیا۔ لیکن ماڈ کے غرور کی وجہ سے بلوے ہوئے ماڈ فرار ہوے اور اسٹیون رہای پاکر پھر بادشاہ ہوا۔ جنگ کے ایام مین رو سارنے رعایا کو بیرحمی سے لوٹا اور قید کیا شاہ اسٹیون کی عہد مین مدام خانہ جنگیان رہین لہذا وہ ایسا نہین تھا جیسا بادشاہون کو ہونا لازم ہے۔

طرز معاشرت اہل انگلستان کا قوم نورمن کی عہد مین

طرز معاشرت اہل انگلستان کا قوم نورمن کی عہد مین

قوم نورمن کا طریقہ معیشت اہل سکسن کے طرز معاشرت سے پاکیزہ اور معتدل تھا۔ اُمرا نورمن کی دسترخوانون پر چند طرح کے شیرمال اور پکوان اور اقسام اقسام کے سالن اور شکار کیے ہوئے جانورون کے گوشت اور اہلی حیوان اور حیوان کے گوشت ہوتے تھے۔ چنانچہ جو گوشت آجکل انگلنڈ مین انگریزون مین

کسی کے متعلق فوج کا کام ہوتا تھا اور وہ سپہ سالار کہا جاتا تھا۔ اور کوئی وزیر مال و خزانہ اور صیغہ تعمیرات اور بیوتات اور دیگر محکمجات وغیرہ وغیرہ اور ان سب پر ایک وزیر اعظم ہوتا تھا جو اپنی حسن لیاقت وفہم وفراست اور دیگر وزرا کی صوابدید کی مناسبت سے سلطنت کا کام انجام دیتا تھا۔ یہہ وزرا جسطرح ملکی کام کے انجام اور انتظام مین اعلیٰ درجہ کی دستگاہ رکھتے تھے اوسیطرح میدان جنگ مین ایک لایق سپہ سالار کی مانند حرب اور ضرب کے کام انجام دیتے تھے۔

صورت اہل اسلام۔ اس عہد کے اہل اسلام نہایت قوی جثہ اور تنومند اور زیادہ سفید و سرخ رنگ اور نہایت قوی دست اور تندرست ہوتے تھے سینے اُنکے چوڑے چکلے اور جوڑ بند کے پورے اور چہرہ مہرہ کے رعب دار ہوتے تھے۔

خاندان غور کی حکمرانی ہندوستان مین سنہ ۱۱۸۶ء سے سنہ ۱۲۰۶ء کل ۲۰ سال

[1] اکثر تواریخ کی کتابون مین مرقوم ہے کہ ماہ رجب سنہ ۵۸۲ھ مین

مینڑون پر چڑھے جاتے ہین اُنکی نام نورمن زبان کے الفاظ مین ہین مثلاً ویل (حلوان کا گوشت) مٹن (بکری کا گوشت) بیف (گائے کا گوشت) پس اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انگلستان مین غذاؤن کی مزہ دار بنانے اور تبدیل کرنیکا باعث نورمن لوگ ہوئے ہین۔ لیکن غربا کی غذا مین غریب تغیر ہوا تھا۔ اہل نورمن دن رات مین تین وقت کھانا کھاتے تھے۔ فجر کو نو بجے اور شام کو چار یا پانچ بجے۔ اور رات کو سونے سے پیشتر کچھ تھوڑا سا کھا پی لیتے تھے۔

شراب۔ نورمن کے امیر غیر ملکون کی شرابین مگا مگا کر نوش جان کرتے تھے اور جسوقت خوب چھک جاتی تھے تو اسوقت ایلہ رجام بنام نہاد سلامتی پیتے تھے۔ اور غریب لوگ اپنے ملک کی بنی شراب کو پیکر اپنے جی کی ہوس اور نفس کی خواہش

جب **ضحاک** تازی شاہ کے اقبال کا جھنڈہ فریدون فتحمند کے ہاتھہ سے سرنگون ہوا تہ ضحاک کی نسل کے دو جوان **سام** و **سورنام** غورہ کے پہاڑون مین پناہ گزین ہوئے۔ اور وہان پر اپنی سردارانہ بسر کرنے لگے۔ جب توحید کے سورج نے اسلام کے آسمان پر طلوع ہوکر **افغانستان** کو اپنی نورانی شعاعون سے روشن کیا تو **شنب** نامی سردار نے جو **ضحاک** تازی کی اولاد سے تھا شرک و کفر کی تاریکی سے نکلکر جناب امیر حضرت **علی** رضی اللہ عنہ کے حضور مین دولت ایمان سے مشرف ہوکر غورہ کی حکومت کا فرمان حاصل کیا۔ سلطان محمود کے زمانہ مین حاکم غورہ محمود کا محکوم ہوگیا تھا جب سلطنت غزنین مین ضعف کے آثار پیدا ہوئے تو حکام غورہ نے آزاد ہوکر غزنین پر حملے

کواکب سبعہ سیارہ نے سوم درجہ میزان مین کہ برج مہوانی ہے ایک دقیقہ پر قران کیا۔

۱۰ نگریزی کتابون مین مسطور ہے کہ ۱۷ ستمبر ۱۸۴۲ء مین قران واقع ہوا۔ جسطرح نوح علیہ السلام کے زمانہ مین ہوا تھا۔

پوری کرتے تھے۔

پوشاک ۔ نہ مین لوگون کے عہد مین لباس نے بھی نئی نئی قطع ایجاد کین ۔ مورخ کا لیر لکھتا ہے کہ وضع دار کی یہہ قطع تھی کہ ڈھاری گھونگھٹ گھوٹ سر پر مخملی ایک چھوٹا سا ٹوپ اور سر کے لمبے لمبے بال کندھون پر چھٹکے ہوے گلے مین ڈھیلم ڈھالا گھٹنون تک کرتا۔ کارچوبی کمربند کمر مین۔ ایک گھٹنا پتلون ٹانگون مین۔ اور ان پر زرق برق لبادا حاشیہ دار جسپر بہت بہاری سنہری لچکہ لگا ہوا۔ اور پیر مین لمبے لمبے موزے بہت ڈورون سے نیچے کے کرتے مین بندھے ہوئے۔ اون جوتے جنکے درا نیچے میڈھے کے سینگ کی مانند بلدار۔ اور چاندی سونے کی زنجیرون سے گھٹنون مین بندھے ہوتے تھے۔ اور پادریون کا لباس زہد بھی وضعدارون کی نازک پوشاک کے مانند تھا فقط

وضعدار

لباس پادری

شروع کے خسرو شاہ غوریون کے حملہ سے تاب نہ لاکر لاہور مین جو اُسکے قلمرو واقع ہند کا تختگاہ تھا جیساکہ اوپر مذکور ہوا غزنین کو چھوڑ کر آرہا تھا اور جب امیر شہاب الدین نے جو سلطان شہاب الدین محمد غوری کے عرف سے زیادہ مشہور ہے۔ اور جو کہ شنسب عربی اور ضحاک تازی کی نسل کا ایک نوجوان اور الوالعزم شاہزادہ تھا ہند کی تسخیر کی طرف توجہ فرمائی تو خسرو ملک نے جو محمود کی نسل کا اخیر بادشاہ تھا اطاعت قبول کرلاہور سے غزنین آکر وفات پائی اور کشور ہند کے ممالک مقبوضہ جو خسرو ملک کے تحت و تصرف مین تھے وہ سلطان شہاب الدین کے تسلط مین آئے۔

سلطان معزالدین بن بہاء الدین محمد نام بادشاہ دہلی ملقب بسلطان شہاب الدین محمد غوری

جب سلطان شہاب الدین محمد غوری نے ملتان کو قرامطہ سے اور اوچہ کو قوم بھاٹ سے کہ وہان کے راجہ کورانی نے ہنگام محاصرہ اس غرض سے مار دیا کہ خود معہ اپنی بیٹی سلطان کے گھر مین آجائے اور مزے اوڑائے۔ بیت

اُنکا ایک تمغہ اجتہاد ایک موٹی خاتم طلاز ایدہ تھا۔

۱ بھاٹ کی وضع

بھاٹ کی وضع۔ کندھے پر تنبور بازو پر چاندی کا جوشن۔ گلے مین ایک زنجیر اُسمین ایک مضراب بندھی ہوئی۔

۲ مسخرے کی وضع

مسخرے کی وضع۔ چھوٹی ٹوپی پر زنک بزنگ کے کپڑے بدن مین۔ بہت سی گھنٹی باندھی ہوئے۔ موزہ ایک سرخ ایک زرد۔

۳ حاجی کی وضع

حاجی۔ بیت المقدس کے حاجی کی وضع چھوٹی سی ٹوپی جسکی گرد بہت سی گھنٹیان لگی ہوئی سر پر۔ ہاتھ مین لاٹھی جسکے نیچے لوہے کی شام۔ اور اوپر خرمے کی شاخ لگی ہوئی۔ پاؤن مین کھڑاؤن موزے ندارد۔

۴ غوریون کا لباس

غوریون کا لباس۔ اندر ریشمی کرتے اُنپر ڈھیلم ڈھالے لمبی آستینون کے جامے زمین کو چومتے ہوئے۔ یہودیون کے لباس مین ایک چھوٹی چوگوشیا ٹوپی زرد رنگ کی بالاتیا تھی

۵ غلام کا لباس

غلام کا لباس۔ نوندی غلامون کی بری گت تھی۔ بدن مین بغیر صاف

کتابہذا صفحہ ۱۱۶ تک طبع عالیجاہ گوالیار مین چھپی مگر بسبب نہ ملنے مصالح سنگ کے صفحہ ۱۱۷ سے دوسرے مطبع مین طبع ہوئی

اگر زن نیکو بودی ورائے زن
زنان را مزن نام بودے نہ زن

اور **دیول**۔ ٹھٹھہ کے ملک کو سندھ تک اور لاہور کو کل فتح کر لیا تو ۵۸۷ھ ۱۱۹۱ء مین تسخیر دہلی کی طرف توجہ فرمائی اور قلعہ سرسہند کو راجہ پتھورا کی فوج کو شکست دیکر فتح کیا اور **ضیاء الدین** کو قلعہ دار کر **تلادری** کو جو تھانیسر کے قریب ہے نہضت فرما ہوے اس عرصہ مین راے پتھورا راجہ اجمیر معہ اپنے بہائی کھانڈے راے والیٔ دہلی اور دیگر راجاؤن کے ساتھ متفق ہو دو لاکھ سوار اور تین ہزار ہاتھی ہمراہ لیکر محمد غوری کے مقابل ہوا لشکر بادشاہ کے پاس لشکر راجہ سے کئی چند کم تھا۔ اوسی میدان مین دونون طرف سے صفوف آرائی ہوئی اور لڑائی شروع ہوگئی ہندوؤن کی لڑائی کے فوج سلطان کی میمنہ اور میسرہ نے اپنی جگہ چھوڑ دی اور ہراول بھی ہار گیا تو محمد غوری کو ایک ندیم نے راے دی کہ مناسب ہے کہ حضور لاہور کی طرف عنان مراجعت منعطف فرمائین بادشاہ نے اس امر کو نہین قبول کیا اور قلب کی فوج سے حملہ آور ہو کر راجہ کی صفین توڑ دین بلکہ دل توڑ دیئے۔ کھانڈے راے سپہ سالار دہلی نے

چمڑے کے کپڑے پہرین سور کے چمڑے کا جوتا اُسمین ایک تسمہ لگا ہوا وہ تسمہ ران پر لپٹا ہوا۔ غلام کے گلے مین ایک پیتل کا پٹا (مثل کتے کے) پڑا ہوا جسمین غلام کے مالک کا نام کندہ ہوتا تھا۔

لباس جنگ۔ سر پر خود اُسپر کلغی بدن مین چمڑے کے کپڑے اور فولادی زرہ۔ اور ڈھال جسپر تین پھل اور ایک سپر کہ بنا ہوا ہوتا تھا۔

خواب گاہ۔ اور لوزمن لوگون کی خواب گاہون مین پلنگ اور نرم بستر کی بجاے بھیڑ اور بیل وغیرہ کا چمڑا ہوتا تھا لیکن بڑے امیرون کی کمرون مین کچھ واہیات سا کاٹ کا پلنگ اور اُسپر موٹے کپڑے کا بلنگ پوش ہوتا تھا۔

قانون۔ تاریخ گاڈنر اور تاریخ انگلنڈ مین مرقوم ہے کہ قوم لوزمن نے انگلستان مین قانون سکسن کو معدوم کر کے اپنا قانون جاری کیا جسکا نام فیوڈل سسٹم تھا قانون مذکور کی رو سے زمین

لباس جنگ ۲

خواب گاہ ۲

قانون ۲

جب بہہ ماجرا دیکھا تو اپنا ہاتھی شاہ کے گھوڑے پر ڈالدیا شاہ نے اُسکے منھ پر نیزہ ایسا مارا کہ اُسکے دانت گرگئے لیکن بادشاہ کے بازو پر بھی سخت برچھا لگا اور اُسی بے ہوشی مین ایک خلجی پیادہ بادشاہ کا ردیف ہوکر شاہ کو لاہور کی طرف لے اوڑا اور یہہ لڑائی راجہ کے ہاتھہ لگی ۱۱۹۲ھ مین سلطان شہاب الدین بغرض انتقام دہلی پر حملہ آور ہوا۔ اور لاہور پہنچکر قوام الملک رکن الدین حمزہ کو واسطے ترغیب اسلام و تحریص اطاعت کے اجمیر بطور سفیر روانہ کیا۔ بروقت ملاقات سفیر کو راے پتھورا نے بتون کی قسم کھاکر نہایت سخت مغرورانہ جواب دیا اور تمام ہند کے راجاؤن سے فوج فراہم کرچلدیا۔ کہتے ہین کہ ڈیڑھ سو راجہ اس جنگ مین راجپوت شریک تھے۔ سلطان نے بھی اُنکا استقبال فرمایا دونون لشکر تھانیسر کے قریب سرستی ندی کے کنارہ پر مقابل ہوئے راے پتھورا کے لشکر مین تیس ہزار سوار اور پیادہ بیشمار تھے تاریخ فرشتہ مین جو راجہ کے نامہ کی نقل کی ہے اُسمین یہ قوم ہے کہ تین ہزار ہاتھی سے زیادہ اور پیدل اور توپچی اور تیرانداز بیحساب تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ توپ کا استعمال کچھہ پہلے سے

تمام ملک کا مالک بادشاہ تھا اور اُسکی بعد سرداری

تعلیم کا یہہ دستور تھا کہ قبل مناصب حاصل ہونے کے بادشاہ اور امیر و فقیر امیرون کی خواصی کرتے تھے پھر حسب لیاقت درجہ پاتے تھے یعنی خواصی کے بعد مصاحبی کا درجہ تھا اور اُسکے بعد سرداری کا۔ جو سرداری کے رتبہ کو پہنچتا تھا تھانہ دار ہونے کے دن رات کو مطلق نہین سوتا تھا اور کسی گرجے مین جاکر اُن بہادرون کی قبرون مین جو جنگ مین مقتول ہوے تھے تنہا چپ کھڑا رہتا تھا اور اُن کی سلسلہ کو اِس نظر سے دیکھتا تھا کہ یہی ہتیار مجکو ملینگے اور سرداری کا تمغہ یہہ تھا کہ جوتہ مین سونے کے کانٹے لگا دیئے جائین۔ اور اسی عہد مین اہل انگلستان نے علم طب (ڈاکٹری) اور ریاضی اہل اسلام کے مدارس سے اسپانیہ مین حاصل کیا۔

ہندوستان۔ ملکی انتظام یون تھا کہ بادشاہ بڑی اضلاع پر امرا کو مقرر فرماتا تھا۔ اور امرا اپنی اضلاع کو شریفون پر بانٹ دیتے تھے اور شریف اپنے حصہ کا

جاری ہوگیا تھا - القصہ اوسی میدان مین لڑائی کی صف آرائی ہوی - بادشاہ نے چار حصہ فوج کے کرکے نوبت بہ نوبت لڑنے کا حکم دیا - چند بار لڑائی دونون طرف غالب و مغلوب رہی - آخرکار سلطان نے بارہ ہزار سوار سے قریب چار بجے شام کے حملہ کیا اور راجپوتون کی صفون کو درہم برہم کردیا اور شکست فاش دی - رائے **پتھورا** **سرستی** کے کنارے گرفتار ہوا اور قتل کیا گیا اور بہت راجہ معہ کھانڈے رائے والیٔ دہلی کے میدان جنگ مین مقتول پائے قلعہ **سرستی** و **ہانسی** و **سمانہ** و **کھرام** و **اجمیر** لشکر اسلام کے قبضہ مین آئے - سلطان اجمیر سے دہلی مین آیا اور وہان رائے پتھورا کے کسی عزیز کو خراج گذار بناکر اور قصبہ کھرام مین اپنے غلام **ملک قطب الدین** ایبک کو اپنا قایم مقام کرکے سوالک کی راہ سے خود بدولت نے غزنین کو روانگی دی ملک **قطب الدین** نے چند روز کے بعد دہلی اور میرٹھ کو فتح کرکے حکام اسلام مقرر کیے اور ۵۸۹ھ مین قلعہ کول وغیرہ فتح کردہلی کو دارالسلطنت مقرر کیا اور سلطان کے نام سے خطبہ اور سکہ جاری کیا اور شعائر اسلام کو رواج دیا - اور اسی سال مین سلطان شہاب الدین نے

ٹھیکہ کاشتکارون کو دیتے تھے -

لگان زمین - مراتب مذکورہ بالا مین ہر سردار اپنی ماتحت سے یہہ اقرار کرالیتا تھا کہ تمکو جنگ مین شریک ہونا پڑیگا زمین کی یہی مالگذاری تھی - اسامی سرکار کو غلہ یا مویشی یا روپیہ نہین دیتی تھی اگر دیتی تھی تو کچھ تھوڑی سی یہہ چیزین دیتی تھی -

فوج - جب بادشاہ کو کوئی لڑائی درپیش ہوتی تھی تو بادشاہ امیرون کو طلب فرماتا تھا - اور امیر شریفون کو اور شریف اپنی رعیت اور متعلقون کو فراہم کرکے بادشاہی علم کے گرد جمع ہوتے تھے اور اپنے سردارون کے ہمراہ بادشاہ کی جانب سے مفت لڑتے تھے (اس طریقہ مین یہہ نقصان تھا کہ امیرون کو بڑا اختیار و اقتدار حاصل تھا اور اکثر امرا آپس مین لڑتے مارتے رہتے تھے دوم امیر بادشاہ سے منحرف ہوجاتے تھے - سوم ملک فوج کے قبضہ مین رہتا تھا) اور پیادی بھی بڑے بڑے سیاہ

غزنین سے آکر جی چند راجہ قنوج کو جو راٹھور تھا جسنے اپنے آپ کو کل راجاؤن پر فرمان روا ہونے کی تقریب مین اشومیدہ (گھوڑے کی قربانی) جگ کیا تھا اور جلسہ عام سے راے پتھورا جی چند راجہ قنوج کی لڑکی کو لے بھاگا تھا قصبہ چندواڑ واٹاوہ کے قرب وجوار مین شکست دی اور راجہ مارا گیا اور اُسکی لاش مصنوعی دانتون کے ذریعہ سے پہنچانی گئی اور پھر سلطان بنارس تشریف فرما ہوا اور وہان کے اطراف کا انتظام کر ملک کو ملک قطب الدین کے حوالہ فرما کر غزنین کی راہ لی اور ۵۹۱ھ مین ملک قطب الدین نے ہیمراج کو جو پرتھی راج پتھورا کے عزیزون مین سے تھا بوجہ بغاوت پامال کیا اور اجمیر مین حاکم مسلمان مقرر ہوا ۵۹۲ھ مین قلعہ بیانہ اور قلعہ گوالیار فتح کیا اور پھر واپس جاکر گہرات فتح کیا اور راجہ بھیم دیو کو شکست دی اور ۵۹۹ھ مین قلعہ بدایون کالپی وغیرہ مفتوح اور ۶۰۱ھ مین ہی سلطان کے سپہ سالار بختیار خلجی نے صوبہ بہار فتح کر کے ۶۰۲ھ مین راجہ لکشمی سین سے ملک بنگالہ فتح کیا اور راجا پایہ تخت ندیہ سے بھاگ کر جگناتھ کے مندر مین سیوک بنگیا اور وہین

جسنے زرق برق پھنکر میدان جنگ مین آموجود ہوتے تھے۔

آلہ حرب۔ آلات جنگ یہہ تھے برچھا چوڑی تلوار خنجر تیر و کمان تبر تگر جو بین یعنی جسکے سرے پر ایک لوہے کا لٹو موٹی موٹی کیلون سے جڑا ہوا تھا

نیزہ بازی۔ وقایع نگار انگلستان مین مرقوم ہے کہ نیزہ بازی اُس زمانہ کے امیرون کا اور سرداروں کا خاص شغل تھا جس مقام پر یہہ شغل ہوتا تھا اوسے لسٹس کہتے تھے اور اسکے گرد ایک چار دیواری کھنچی ہوتی تھی اور اندر اونچے اونچے مچان سے ہوتے تھے اُنمین امیر اور سردار بیٹھتے تھے اور باہر غریب تماشا ہیون کے جمگھٹے ہوتے تھے اور لسٹس کے باہر دونون جانب لڑنے والے امیرون کے خیمے کھڑے ہوتے تھے اور ایک طرف لوہار اور سلاح ساز جنکی بڑی قدر و منزلت اُس زمانہ مین تھی زرہون وغیرہ مین کیلین ٹھوکتے تھے اور اُنکے

مرگیا ۱۱۹۳ء مین سلطان شہاب الدین
ہندوستان مین قوم کھکر کی گوشمالی کیواسطے
آیا - اور اُسکے کرد ار کی سزادی - یہہ قوم
سوالک کے پہاڑون مین بستی تھی اور سلسلہ
بہ سلسلہ ولایت **نیلاب - اندس** کے کنارہ تک
تھا یہہ لوگ مسلمانون سے نہایت عداوت
رکھتے تھے اور اہل اسلام کے قتل کو اپنے
عقاید مین بہشت مین داخل ہونیکا سبب
جانتے تھے - اِس قوم مین جسکے لڑکی پیدا
ہوتی تھی تو وہ اپنے گھر کے دروازہ پہہ
کھڑا ہو کر لڑکی کو اوٹھا کر کہتا تھا کہ کوئی اس
لڑکی کو اپنی زوجیت مین قبول کرتا ہے - اگر
کوئی قبول کرتا تھا تو اُسکو دیدیتا تھا - ورنہ
اُس معصوم لڑکی کو سنگین دل باپ اُسیوقت
مار ڈالتا تھا اور اُنمین ایک عورت کے چند
شوہر ہوتے تھے - ان شوہرون مین برادر
ہونیکی کچھ قید نہ تھی (بخلاف دروپدی جی کی)
اس قوم بت پرست کا سردار اسلام کی اعوان
پر عزم کر بتون کی عبادت سے دست بردار
ہوا - اور خدائے واحد کی توحید کا اقرار کر
سلطان بخاری کے روبرو آ مسلمان ہوگیا

ہتوڑہ دن کی کھٹکھٹا ہٹ دور تک
سنائی دیتی تھی - جب یہہ سامان
ہو چکتا تھا تو جن سردارون کی لڑائی
بدی ہوتی تھی وہ چالاک گھوڑون
پہہ سوار اکھاڑے مین آتے تھے اور
اُنکے آگے بہت سے نقیب صدائے
قرنا سے اُنکے مرتبے ظاہر کرتے جاتے
تھے جب نقیب خاموش ہوتے تھے
تو ایک غل ہوتا تھا کہ انعام لائے
انعام لائے اور برآمدون سے روپیے
اور اشرفیون کی بوچھاڑ ہو جاتی
تھی - اکھاڑے کے بیچ مین سردار ان
مبارز طلب قدوم مخالف کے منتظر
رہتے تھے اور جب یہہ سردار میدان
کارزار مین آتے تھے تو جسے اپنا
نقطہ مقابل قرار دیتے تھے اُسکے
سپر سے اپنا نیزہ دوچار کرتے تھے
اگر سر نیزہ سپر مخالف سے مس ہوجاتا
تھا تو شمشیر آبدار و نیزہ خونخوار
سے کارزار پیش ہوتا تھا اگر پاؤن
سنان پر مقابل سے مقابل ہوتا تھا

سلطان

سلطان نے خلعت فاخرہ اور چیزین جواہر سے
مرصع اور اُس ملک کی حکومت کے فرمان عطا
فرمائے اور لاکھون آدمی اُسکی قوم کے اسلام
سے مشرف ہوے - لیکن دور دراز ملک کے
لوگ اپنے طریق پر رہے اور قوم ہندو ابھیہ کے
صنم پرست بھی جو بلین پنجاب اور غزنین رہتے
تھے ہتون کی بے بسی دیکھکر کہ اپنی غلیظ آلودہ
مکھی نہین اوڑا سکتے خدا سے تادیر کے تایل ہوے
اور اونہین ایسے لاکھ نہ آزار دیے بھی جو ہنی
خاطر مسلمان ہوے القصہ جب سلطان
شہاب الدین کو ہندوستان کے انتظام
کا پورا اطمینان ہو گیا تو سلطان نے اون
تاتاری قومون کی کوشمالی کیطرف توجہ فرمائی
جو حدود چین سے متصل تھین اور مسلمانون
کو ایذا دیتی تھین - پس اس ارادہ پر لاہور سے
روانہ ہوا - اور جب دریاے اٹک کے
کنارہ پر لشکر سلطانی خیمہ زن ہوا تو بیس ہزار
قوم کھکر نے جو اپنے آبائی مذہب بت پرستی
پر قایم تھے اور جنکے رشتہ دار قریب لڑائی
مین مارے گئے تھے - دفعتہً بارگاہ شاہی
کو دیکھ گئے اور رات کے وقت سوتے سلطان

تو فقط کارنمائی اور نہ آزمائی سلاح
صلاح سے نظر ہوتی تھی - صدہا
قدما پر میدان کے دونون جانب سے
پہلوان چیلنج کرتے تھے اور گھوڑے
اوڑاتی ہوئی بیچ مین آکر اس زور
سے ٹکراتے تھے کہ دیکھنے والون کی دہشت
مین آجاتے تھے اگر یہ دونون
پہلوان برابر ہوتے تھے تو اسقدر
نیزہ بازی ہوتی تھی کہ برچھیون
کی ٹکڑے اوڑ جاتے تھے اور گھوڑے
شل ہو کر بیٹھون کو نیچے گرا دیتے تھے
لیکن اگر ایک نے دوسرے کو دبا سپر پر
خوب ناک کر ضرب لگائی تو یہ کم بخت
پہلوان جھکر کر پشت زین سے زمین
پر گرتا تھا اور اُسکے خون سے
خون بہتا جاتا تھا اور بدن زرہ کے
بوجھ سے چور ہو جاتا تھا - یہ جان
جوکھم کی لڑائی کہ نظر سے لوگون
کی دلسوزی مین تماشا سے
لطیف دلچسپ

دھوکے سے خرگاہ شاہی مین داخل ہوکر سلطان
کو ایسا زخمی کیا کہ جان بر نہو سکا - قاتلون نے
بھی گرفتار ہوکر اپنے کردار کی سزا پائی -
سلطان شہاب الدین شہید کے جنازہ کو باشان
وشوکت معہ چار ہزار شتر خزانہ کے غزنین لیگئے
اور جنازہ ایک خطیرہ عالیشان جو وسط گلستان
مین واقع تھا دفن کیا - اس سلطان نے
غزنین کے خزانہ مین نہایت کثرت سے زر دافرہ
چھوڑا - ایرانی اور ہندوستانی اکثر مورخون
نے لکھا ہے کہ اسکے خزانہ مین پانسو من الماس
نفیس (جواہر) سوائے سونے چاندی کے
تھے پس دیگر نقود اموال کو اسپر قیاس کر لو -
یہہ سلطان بڑا عادل اور بہت خدا ترس اور
مخلوق خدا پر مہربان تھا اور علما و صلحا کو عزت
سے رکھتا تھا اور اُنکی خدمت کرتا تھا - اشاعت
علوم اور توحید مین سرگرم تھا اکثر بت خانون
کو اس غرض سے خراب کیا اور معبد خدائے
وحدہٗ لاشریک کی یادگیر ایسطے بنوائے کہ خدا کے
بندہ سوائے خدائے واحد کے کسی کی
بندگی نکرین -
سلطان سخی اور قناعت گزین بھی تھا جسوقت

اور پہلے دن پہلوان جیتر غالب آتا
تھا اُنکے گھوڑے اور زر مین انعام
مین پاتا تھا اور علاوہ اسکے جس
امیرزادی کو وہ پسند کرتا تھا وہ
نازنین بخطاب ملکہ کشور حسن و محبت
باقیماندہ معرکون کی کارفرما اور
صدر نشین ہوتی تھی دوسرے دن
گھمسان کی لڑائی ہوتی تھی جسمین
ایک ایک کروہ پہلوانون کا لڑتا
تھا یہانتک کہ بادشاہ یا کوئی
بڑا رئیس چھڑی ہلا اونھین اشارہ
کرتا تھا کہ بس ٹھہر جاؤ پس جو
سردار اس جنگ مغلوبہ مین غالب
آتا تھا وہ تمام گرد و غبارہ مین
اُٹا ہوا کارفرمای معرکہ یعنی ملکہ
کشور حسن و محبت کے حضور مین
آکر جھک جاتا تھا اور معشوقہ فتنہ ساں
اپنے دست نازنین سے اُس عاشق
جان باز کو تاج عزت سے سرفراز
کرتی تھی - جب سردار لڑ چکتے تھے
تو نیچ قوم کے لوگ بازی کرتے تھے

سلطان غیاث الدین برادر کلان نے انتقال کیا تو اُس جوانمرد نے ولایت غور اور ترکستان اور خوارزم وغیرہ دیگر وارثون کو دیکر آپ فقط غزنین پر قناعت کی۔ سلطان شہاب الدین غلامون پر شفقت اور اُنکی تربیت و تعلیم ایسی کرتا تھا کہ بعضے باپ بھی اپنی اولاد کی نہین کرتے اور جب تک سلطان کے ایک دختر پیدا ہوی تھی کوئی لڑکا نہین تھا ایک ندیم گستاخ نے کہا کہ کیا خوب ہوتا جو خدائے منان سلطان کو فرزند کرامت فرماتا تاکہ وارث تاج و تخت ہوتا۔ سلطان نے جواب دیا کہ اگرچہ بادشاہون کے معدود چند فرزند ہوتے ہین میرے چند ہزار فرزند ہین جو میرے بعد ممالک کے میرے نام سے حکمران ہونگے اور ایسا ہی ہوا سلطان کے چند غلام بادشاہ ہوئے چنانچہ غزنین مین سلطان تاج الدین اور ہند مین سلطان قطب الدین وغیرہ یہہ سب مذہب اسلام کی خوبی ہے جسنے غلامون کی آزادی کی جا بجا ہدایت کی اور غلامون کو بھائیون سے تعبیر کیا اس عہد مین ہند مین توپ کا رواج بھی ہوگیا تھا۔ اور ہندو جنگ کیوقت سنکھ بجاتے تھے اور مسلمان اللہ اکبر

اور یہہ کھیل یعنی تیر اندازی اور گتکا بازی اور بینڈھے لڑانا اونہین بہت پسند تھی۔ اُنکی گتکا بازی ایک قسم کی بنٹیٹی ہوتا تھا اُسکی کیفیت یہہ تھی کہ دو شخص دو لکڑیان قریب دو فٹ کی لمبی بیچ سے پکڑ لیتے تھے اور کبھی یہہ اُسکو مارتا تھا وہ بچاتا تھا کبھی وہ اُسکو مارتا یہہ وار خالی دیتا تھا کبھی دونون رہ لیتے تھے۔ اسنے ہاکی کا مشابہ اُن لوگون کی کشتی بھی تھی۔

انفصال مقدمہ۔ اور جسطرح سکسن لوگ مجرمون کی آزمایش آگ اور پانی سے کرتے تھے اوسیطرح نورمن لوگ قدیم کو لڑا دیتے تھے کہ اگر یہہ قصوروار ہوگا تو خدا خود اس سے سمجھ لیگا (یہہ بہت برا قانون تھا اسمین الزام دار عزت و ایفا کا نقصان اور بدمعاش اور پہلوان کا فائدہ منصور تھا)۔

جہاد اور اُسکی علامت۔ اس عہد کے عیسائی جہاد کے بھی شوقین تھے اور اُنکے مجاہدین کی علامت صلیب مسیحی تھی انگلستان کی سفید۔ فرانسیس کی سرخ

انفصال المقدمہ

جہاد اور اُسکی علامت

نعرہ مارتے تھے جسسے دل دہل جاتے تھے
پرتھی راج کے زمانہ تک ہندوستان مین
راجسوجگ اور سویمبر (لڑکی جلسہ
عام مین اپنا شوہر پسند کرلے) اور بیاہ مین
زبردستی کرنا جاری رہا چنانچہ پرتھی راج
اپنے خلیرے بہائی جے چند کی بیٹی کو
زبردستی سویمبر سے چھین لے بھاگا۔
اس زمانہ مین ہندوستان مین اصول اسلام
دھڑلے سے جاری ہوئی جسکے ذریعہ سے
یہہ فوائد ظاہر ہوے دختر کشی کی رسم موقوف
کی گئی۔ اور ایک عورت چند شوہرون کے
بیاہ سے باز رکھی گئی اور زبردستی سے
بھاگنے کی رسم مٹگئی۔ اور ستی ہونیکی رواج
مین بھی مالعنت کی گئی اور شرک بھی حتی الامکان
کم ہوا۔ اور توحید پر بہت زور دیا گیا۔ قمار بازی
کو مٹا دیا۔ اور شراب خواری کو گھٹایا۔ ان
آریون شودر کو جو آریے پڑھنے لکھنے سے
منع کرتے تھے وہ مالعنت اوٹھادی اور
تعلیم عام کردی۔ اور آریہ جو ان آریون
کو غلام بنائے رکھتے تھے اُنکی تکلیف مین
تخفیف کی بلکہ غلامی سے آزادی دی۔

بلجیم کی سبز۔ جرمن کی سیاہ۔ اٹلی کی
زرد تھی (کیا خوب جرمنی ہب کا پیشوا یہہ کہے
کہ تم اپنے دشمنون کو پیار کرو۔ اور جنس سب
کا یہہ مسئلہ ہو کہ جو تیرے ایک گال پر طمانچہ مارے
تو تو اُسکی طرف دوسرا گال بھی کردے۔
اُس مذہب مین خون ریزی اور مردم کشی
کے کیا معنی) اور ۱۹۰۵ء مین مسیحی مجاہدون
نے بائین جانب سینہ کی سرخ کپڑے کی ایک
صورت سلوائی۔ اور یہہ علامت
یورپ مین آغاز نشان کی ایجاد ہے۔

عمارت۔ نورمن لوگون نے ایک یہہ بات
عمارت مین پیدا کی تھی کہ محراب دار گول
دروازہ بنوانے لگے تھے اور دریچے
نشتر مخاگونہ کی عمارت کی مشابہ رکھتے تھے
اور قلعہ ایسا مضبوط اور مستحکم بناتے تھے
کہ جنکے برخلاف اُس زمانہ کا بادشاہ سے
اکثر مقابلہ کرتے تھے اور اُن قلعون کی
وجہ سے سربرآور ہوتے تھے۔

لقب۔ اہل نورمن نے انگلستان مین
القاب شخصی اور خاندانی رسم کو رواج دیا
مثلاً آرم اسٹرانگ (قوی بازو) آئرن سائڈ (آہنی پہلو)

بنائے راجپوتانہ۔ اسی زمانہ مین راجپوتانہ کی ریاستون کی بنیاد پڑی۔ قنوج اور شمالی ہند کے راجپوتون کے گروہ کے گروہ جو راٹھور اور تومر اور چوہان وغیرہ کے نام سے موسوم تھے۔ مسلمانون سے دور رہنے کی وجہ سے اپنا وطن چھوڑ دریائے **انڈس** کے مشرقی ریگستان کے قریب جا بسے جسکو اب راجپوتانہ کہتے ہین۔

راجپوت کی اصلیت۔ راجپوت کی تحقیق اہل تواریخ نے اسطرح کی ہے کہ ہند کے راجاؤن کے مکانون مین باندیان اور اصیلین اور حرمین ہزارہا رہتی تھین۔ باندیان اور اصیلین دن بھر محلون مین کام کرتین اور رات کو واسطے خواہش فطرتی کے باہر لگا دی جاتی تھین وہ رات مین اپنی خود پسند معشوقون کے گھر رہکر گندرپ بیاہ کر تخم بھم پہونچاتی تھین اور حرمین بھی بسبب نہونے پردہ اور اقتضائے طبیعت سے مجبور ہوکر اصیلون کے ذریعہ سے خواہش طبعی کی خواہان ہوکر کامیاب ہوتی تھین اور اسطرح سے جو بچے بھم پہونچاتی تھین وہ راجاؤن کی طرف اپنی عزت افزائی کے واسطے

زبان۔ نورمن لوگون کی زمانہ مین زبان نورمن اور زبان سکسن کا بڑا مقابلہ رہا اور زبان نورمن بسبب شاہی زبان ہونے کے مکتبون اور گرجون اور کچہریون مین بولی جاتی تھی لیکن سکسن زبان آخر مین فتحمند رہی اور انگریزی جدید تین چوتھائی الفاظ اور محاورات کا یہی زبان مانند ہے چنانچہ جام جم اور تاریخ ہائیر مین مرقوم ہے۔

غلامی جسطرح اہل سکسن کے زمانہ مین انگلستان کی بدنصیب رعایا دوتہائی غلام اور ایک تہائی آزاد تھی اسیطرح موسوف انگلف اور جیوفری اور کالیر کا قول ہے کہ اہل نورمن کے عہد مین قریب قریب کل کے سکسن والے غلامی کی حالت مین رہے۔

چاہ کن را چاہ در پیش

شروع عہد سلطنت سلاطین نورمن مین انگلستان کی مردم شماری دو ملیان (بتیس لاکھ) تھی۔

باب ششم

انگلستان مین سلاطین نورمن پلینٹیجنٹ کا زمانہ ۱۰۶۶ء سے ۱۴۸۵ء تک ۴۲۱ سال

منسوب کرتی تھین اسیطرح پر جب امبوہ کثیر
ہوگیا تو وہ گروہ راجپوت کے نام سے مشہور
ہوا ہندوستان مین اہل یورپ اور سلطان
شہاب الدین غوری کی فتوحات کا مقابلہ جس
ملک ہندوستان کو فرنگستان **یورپ**
کے اولوالعزمون نے ۱۴۹۸ء **واسکوڈی**
گاما کے زمانہ سے ۱۸۵۷ء تک اور حقیقت مین
گویا آجتک صدہا حیلہ وحکمت سے قریب قریب
چار صدی مین حاصل کیا ہے اوسی ہندوستان
کو سلطان شہاب الدین غوری نے ۱۱۹۱ء
کے پہلے حملے سے جو دہلی پر کیا تھا ۱۲۰۳ء
تک جسمین اُسکے سپہ سالار **بختیار** خلجی
نے بنگالہ پر ڈلٹا تک تسلط کیا بارہ برس کے
قلیل زمانہ مین نہایت مردانگی اور شجاعت
سے بلا حیلہ لوٹ حاصل کیا اور
انگلستان نے تو آجتک ہندوستان کو تمام
وکمال فتح نہین کیا کیونکہ باعتبار تقسیم ملکی کے
ہندوستان کے چار حصہ ہین اول برٹش انڈیا
یا عملداری سرکار انگریزی - دوم ممالک محفوظ
یا ریاستہاے باج گذار - سوم ریاستہاے
خود مختار - چہارم عملداری غیر - اول اور دوم کے

اہل یورپ اور شہاب الدین کے خوانین کا مقابلہ

پلین ٹیجنٹ لغت لاطینی مین جھاڑو کا نام ہے
اور اس خاندان کے بانی نے بوقت روانگی
حج بیت المقدس انکمار سے جھاڑو کی ٹہنیون
کا تاج زیب سر کیا اور یہی شعار اُسکے
جانشینون نے اختیار کیا ہندا وہ اُنکا لقب ہوگیا

بادشاہ ہنری دوم ملقب بہ
کرٹ منٹل سنہ ۱۱۳۳ء ولادت
سنہ ۱۱۵۴ء جلوس سنہ ۱۱۸۹ء وفات

سنہ ۱۱۵۴ء مین بعد **اسٹیون** کے
ہنری دوم ملقب بہ کرٹ منٹل تخت
نشین ہوا - اور ادن امرار کے قلعے
مسمار کیے جو غربا کو لوٹ لیا کرتے تھے
بادشاہ اور بکٹ اسقف اعظم سے
ان بن ہوگئی اور بادشاہ نے سردارون
سے کہا کہ یہہ سب نامرد میری روٹی کہاتے
ہین اور مجکو ایک پادری کے ہاتھ سے
نہین چھڑاتے - چار سردار گئے اور
کنٹربری کے بڑی گرجے مین
گھس کر پادری کو بیرحمی سے ہلاک کیا
اور نہایت ظلم وستم سے بیچارہ پادری کا
دماغ پارہ پارہ کر محراب کلیسا مین ڈالدیا

سوائے خود مختار ریاستین اور ممالک ذیل گورنمنٹ انگریزی کے قبضہ اقتدار سے ہنوز باہر ہین - فرانسیسیون کی عملداری جسکا دارالسلطنت **چندرنگر** ہے جو بنگالہ مین واقع ہے اور اُنکے پاس پانڈیچری اور **کاریکال** جو کرناٹک کے کنارہ پر ہے - اور **ماہی** جو ملابار کے کنارہ پر ہے اور **اوریا** جو اضلاع گوداوری مین ہے موجود ہین اور پرتگال والون کے پاس جسکا دارالحکومت **گوا** ہے اُنکے تسلط مین گوا اور دیو اور ڈیو ہین جو احاطہ بمبئی مین واقع ہین - علاوہ برین یورپ کی کل سلطنتین قرضہ قومی اور غیر قومی کے مقروض ہین - لیکن سلطان شہاب الدین کسیکا قرضدار نہین تھا اور ایک بات مین دنیا کے کل بادشاہون سے بازی لیگیا - یورپ اور ایشیا اور آفریقہ اور امریکا کے کسی بادشاہ کے خزانہ مین نہ تھا اور نہ ہے جو اُسکے خزانہ سے برآمد ہوا جیسا کہ اہل تواریخ نے ترتیب رقم کیا ہے - یعنی سوائے نقدی اور مال کے پانسو من الماس نفیس (جواہرات) تھے -

سلطان قطب الدین ایبک مشہور بہ لک بخش

۱۱۷۷ء مین کچھ ملک یہ لنڈ فتح ہوا اور شاہزادہ **جان** کی بیوقوفی سے کہ وہان اُسنے امراء کو ذلیل کیا تھا غدر ہوگیا - شاہ ہنری کی خلف ناخلف باغوای شاہ فرانس اپنے باپ کی حکومت نہین مانتے تھے چنانچہ یہی امر اُسکی موت کا باعث ہوا - یہہ بادشاہ جیسا دانا و دوراندیش تھا ویسا ہی متکبر و حریص تھا شیرین زبان اور مردم سازی اُسکی بے رحمی کی پردہ دار تھی - نصاریٰ نے اہل اسلام سے اُسکی عہد مین بیت المقدس کے واسطے جنگ کی لیکن میدان جنگ اہل اسلام کے ہاتھہ رہا تجارت کو ترقی ہوئی شیشہ کا رواج انگلستان مین اسی عہد مین ہوا اس سے پہلے انگلستان مین کوئی جانتا بھی نہ تھا - اور ہنری نے شہر ونچسٹر کے بدلے لندن دارالسلطنت انگلستان مقرر کیا -

بادشاہ چارڈ ۱۱۵۷ء **ولادت** ۱۱۸۹ء **جلوس** ۱۱۹۹ء **وفات** ۱۱۹۹ء مین **چارڈ** ملقب بہ شیر دل شاہ

قطب الدین کو ایک تاجر ترکستان کا نیشاپور
مین آکر قاضی فخر الدین بن عبد العزیز کے ہاتھہ
جو امام ابو حنیفہ رح کوفے کی اولاد سے تھے
بیچگیا - قاضی فخر الدین نے اپنے بچون کے
ساتھہ اپنے فرزند دن کے مانند تعلیم و
تربیت کرائی علوم و فنون اور خوشنویسی
مین جب کمال کو پھونچا تو قاضی صاحب نے
انتقال فرمایا بعدہ اپنی حسن لیاقت سے
سلطان شہاب الدین کی خدمت مین پھونچا
اور ذی شعوری سے مقرب ہوگیا - ایک
رات حسب عادت سلطان شہاب الدین
نے جو اپنے مقربون کو کثرت سے انعام
بخشتا تو قطب الدین کو بھی بہت انعام
عطا فرمایا قطب الدین نے بعد اختتام
مجلس کے کل انعام خدمتگار اور فراشون
پر تقسیم کردیا - سلطان اس بات کو سنکر
بہت خوش ہوا اور قطب الدین کو امیر
کا خطاب عطا کیا پھر حسن خدمت سے امیر
آخوری کا رتبہ پایا - خراسان کی لڑائیون
مین کارنمایان اور بہادری کی تھی سلطان
نے خلعت و انعام دیا سلطان نے

شہری دوم کا جانشین ہوا - اور قاطع
شرک و حامی توحید اہل اسلام کے ساتھ
مذہبی جنگ کیلئے روپیہ جمع کرنے کی تدبیر کی
کین اول بادشاہی عہدے اور خدمات
پنجمین دوم اضلاع مقبوضہ ملک
اسکاٹ لینڈ دس ہزار مرکس
لیکر چھوڑ دیے سوم یہودیون پر
بڑا ظلم ہوا - تاج پوشی کی روز جب وہ
بہاری نذرین لائے تو وہ مال کے
لالچ مین کافر قرار دیے گئے پس ہزارون
بیگناہ قتل کیے گئے اور انکے مکانون
مین آگ لگادی اور مال اسباب لوٹ
لیا شاہ رچارڈ خود انکی لوٹ مین
شریک تھا قلعہ یورک مین پانسو
یہودی معہ اہل و عیال پناہ گیر ہوئے
تھے سب تہ تیغ ہوئے - اسیطرح ہر
شہر مین اُن مظلومون کی آوازہ
آہ و زاری بلند تھی - اس طریق سے
فراہمی روپیہ کے بعد شاہ رچارڈ
اور فلپ شاہ فرانس دو یلیڈ والیے
اسٹریا اہل اسلام سنہ ۱۱۹۰ع مین

راجہ اجمیر اور دلی کی لڑائی مین اُسکی لیاقت
اور شجاعت کا اندازہ کر بعد فتح جنگ کے
اُسکو ہندوستان مین اپنا نائب اور سپہ سالار
مقرر فرمایا اور اُسنے وہ فتوح حاصل کین
جو سلطان شہاب الدین کے ذکر مین مذکور ہوئین۔
علاوہ ازین سلطان کا مقدمۃ الجیش ہو کر
جے چند راجہ قنوج و بنارس کو شکست دی۔
بعد فتح بنارس اور سیر مضافات بنارس کے
جب سلطان غزنین کو واپس گیا۔ تو تمام
ہاتھی مقبوضہ جنین ایک ہاتھی سفید تھا معہ
فرمان فرزندی قطب الدین کو عطا فرمایا۔
اسکے بعد قطب الدین نے جملہ ہندوستان
کے سرکشون کو زیر کر کے سلطنت سے
معزول کیا یا اپنا مطیع اور باجگزار کر لیا پھر
جب سلطان شہاب الدین کھکرون کی گوشمالی
کو آیا تو سلطان قطب الدین اور شمس الدین
التمش نے بھی دلیرانہ کارنمایان کیے اور
جب سلطان شہاب الدین شہید ہوا اور
سلطان کا بھتیجا سلطان محمود بن سلطان
غیاث الدین غور مین تخت نشین ہوا تو اُسنے
سلطان قطب الدین کو کہ اسوقت تک ملک
تیسرے جہاد پر آمادہ ہوی۔ اثنائے راہ
مین چالیس ہزار اونس سونا شاہ **ٹنگرڈ**
سے اُسکی بہن **جون** کی جھیز مین
رچارڈ نے زبردستی لیا۔ جزیرہ صنوبر
مین رچارڈ نے **برنگیریا** سے اور شادی
کی اور وہان کے بادشاہ **ایزک** کو
گرفتار کر مقید کیا۔ لڑای کے مرکز شہر
عکہ پر ایک برس مین پہونچا جہان لاکھون
نصارنی کی ڈھیر تہ خاک اور اہل اسلام
کی مقابر اس امر پر شاہد تھی کہ یہان بڑی
بہاری اور قہر کی رزم آرائیان ہوئی
ہین۔ اہل اسلام کی طرف سے صرف موصل
سلطان صلاح الدین غازی اہل
تثلیث کا مقابل تھا۔ اور شہر یافہ کے
میدان مین توحید نے تثلیث کو ایسی شکست
دی کہ حامیان صلیب مسیحی کی سرداری کو
گریز کرتے ہی بنی۔ بعض عیسائی مورخون
کا بیان ہے کہ شاہ رچارڈ نے بسبب فاقہ
کشی اور بیماری مجاہدین مسیحی کے
مراجعت کی۔ بہرحال میدان جنگ
اہل اسلام کے ہاتھ رہا۔ اور تیسرا

قطب الدین مشہور تھا چتر اور امارت بادشاہی
اور خطاب سلطانی اور خط آزادی ہندوستان
کو روانہ فرمایا پس سلطان قطب الدین نے
سنہ ۶۰۲ھ / سنہ ۱۲۰۶ع مین لاہور کے تخت پر جلوس شاہی
فرمایا اور عدل و سخاوت سے مخلوق کو امن
اور چین مین خوش حال اور فارغ البال رکھا۔
انعام اور اکرام مین لکھو کھا روپیہ دیڈالتا
تھا۔ اسیواسطے لک بخش مشہور تھا۔ طبقات
ناصری مین لکھا ہے کہ بختیار خلجی کی فتح تک بنگالہ
مین چلن کوڑیون کا تھا اور ندیا کا راجہ
لکشمن سین لاکھ سے کم دان نہین دیتا تھا
تو گویا اُس زمانہ مین دو لک بخش ہو گئے۔
(روپیہ اور کوڑیون کا تفاوت ظاہر ہے)
اور تاریخ تاج المآثر جو سلطان قطب
الدین کے واقعات کی تفصیل کا آئینہ ہے
اُسمین مرقوم ہے کہ سلطان قطب الدین ہندوستان
کے کل راجاؤن باجگزار کا فرمانروا اور تمام
مسلمان سردارون اور اقبالمند سپہ سالار
اور فتحمند سپاہیون کا جو ہند مین قسمت
آزمائی کو آئے تھے حکمران تھا اور دلی
کو اسلامی شہرون کی مانند آئین بندی سے آراستہ

جہاد اہل اسلام سے سنہ ۹۱۱ھ / سنہ ۱۵۰۵ع مین ختم ہوا
اور تاریخ تاج انگلنڈ مین ہے کہ سنہ ۹۱۱ھ / سنہ ۱۵۰۵ع
مین سلطان صلاح الدین صفدی
بادشاہ مصر دو لاکھ فوج لیکر (بغیر
مدد بادشاہان اسلام کے) تنہا
عیسائیون کے مقابلہ و مقاتلہ کو بنجانب
شام روانہ ہوا۔ اور شاہان یورپ
مین سے رچارڈ بادشاہ انگلنڈ ایک لاکھ
فوج سے اور فلپ اگسٹس والیے
فرانس اور شہزادہ اٹلی بذات خود
معہ اپنی فوجون کے اور دوسرے
بادشاہون کی فوجین معہ مالی مدد اور
رعایا کے سلطان صلاح الدین سے
مقابل ہوئین۔ اول جنگ مین شام
کی حدود پر سلطان صلاح الدین کا
پلہ ہلکا رہا اور دوسری لڑائی مین
عیسائیون کو شکست دیکر شہر طبریہ
فتح کیا پھر بیت المقدس فتح کیا اور
شہزادہ حکمران کرک کو قتل کیا اور
شہر عکہ اور بلاد مجاوران اور یافا
اور صیدا اور بیروت پر تسلط ہوا اور

کر کے جشن کیا۔ اور ہند مین چند عمدہ عمارتین تعمیر کین
اور اول دلی مین جامع مسجد جسکے سڈول ستونون
پر عمدہ سنگ تراشی کا کام بنا ہے اور اب
وہ قطب شاہ کی مسجد مشہور ہے بنوائی۔ اور
وہ گاؤدم لاٹ جسپر قران شریف کی آیات
پچیکاری کے کام سے لکھی ہوئین مین پرانی دلی
کے ویرانہ سے سربلند کئے ہوئے نظر آتی ہے
جسکو قطب مینار کہتے ہین اوسی اپنے بانی کی
یادگار ہے سلطان قطب الدین نے لاہور کے
مقام پر چوگان بازی مین گھوڑے سے گر کر ۱۲۰۶ء
مین وفات پائی یہہ بادشاہ شجاعت اور سخاوت
مین بے نظیر تھا مغرورون کی گردن کشی ناپسند
کرتا تھا۔ اخلاق حمیدہ سے موصوف تھا۔ اصول
جہانداری اور آئین شہریاری خوب جانتا تھا۔

سلطان شمس الدین التمش

۱۲۱۰ء مین بعد وفات سلطان قطب الدین
کے باتفاق رائے مجلس امرا نے آرام شاہ
کو جو سلطان کا غلام اور متبنی تھا بادشاہ
تجویز کیا لیکن اوسکی آرام طلبی نے صوبون مین
مادہ سرکشی کا پیدا کیا اسواسطے دوسری مرتبہ
امرا کی یہہ تجویز ہوئی کہ آرام شاہ معزول

اور صلیب حقیقی کو جو قبہ صخرہ پر نصب تھی چھین
لیا اور بقیہ السیف عیسائیون نے اپنے اپنے
گھر کی راہ لی۔ گویا یون فیصلہ اس جنگ
کا ہوا۔ سلطان صلاح الدین نے اٹھائیس
روز بیت المقدس مین انتظام و قیام
کیا پھر عکہ اور صور اور نابلس مین پر متصرف
ہوا لیکن رچارڈ بادشاہ انگلستان
نے عکہ کا محاصرہ کیا اور ایک مدت جنگ
رہی شہر عکہ اور شہر عسقلان کو
رچارڈ نے چھین لیا آخر الامر صلح ہوگئی اور
سلطان صلاح الدین نے بیت المقدس
رچارڈ کے حوالہ کیا۔ یہہ مسیحی مورخون کا
بیان ہے۔ اور وقایع نگار انگلستان اور
تاریخ کا لیر مین مرقوم ہے کہ حامیان
صلیب مسیحی قریب دیوار آبادہ مقدسہ
پر شلیم (بیت المقدس) پہنچگئے لیکن
لیبہ لڑائی اور فاقہ کشی اور بیماری
کے مجاہدین عیسوی کی لشکر مین فلت
ہوگئی تھی اور اسپس کی نااتفاقی اور بغض
وحسد نے انکی قوت کم کردی تھی لہذا انکے
سردار امداد شاہ رچارڈ کی مجبور ہوکر

اور شمس الدین جو سلطان کا غلام اور داماد
تھا بدایون سے آکر بادشاہ ہوا پس سلطان
شمس الدین ۱۲۱۱ع مین دہلی مین آکر خفیف
محاربہ کے بعد سریر آرائے سلطنت ہوا اور
ملک مین خوب انتظام کیا ۶۱۲ھ ۱۲۱۵ع مین سلطان
تاج الدین نے ہند مین آکر فساد برپا کیا سلطان
شمس الدین نے بعد شکست دینے اور
اسیری کے تاج الدین کو بدایون مین قید
فرمایا ۶۱۸ھ ۱۲۲۱ع مین سلطان جلال الدین خورزم
شاہ جو چنگیز خان سے منہزم ہوکر لاہور
کیجانب آیا تھا سلطان شمس الدین نے
اُسکو دفع کیا اور چنگیز خان بھی دریائے
اٹک سے واپس گیا اور دلی اُس بلائے آسمان
سے محفوظ رہی چنگیز خان کو حلال و حرام
مین امتیاز نہین تھا نگارستان کے مولف
نے لکھا ہے کہ سور کا گوشت تک کھا جاتا تھا
۶۲۲ھ ۱۲۲۵ع مین لکھنوتی اور بہار مین جاکر
غیاث الدین خلجی کی سرکشی دور کی اور ۱۲۲۷ع
اور ۱۲۳۰ع مین سرکشان رنتھمبور اور
مینڈو کی گوشمالی کی اور ۶۲۶ھ ۱۲۲۸ع مین بغداد
کے خلیفہ عباسیہ کے حضور سے ایلچی مع خلعت آیا

مراجعت کی حالانکہ وہ غنیمت بیت المقدس
جسکی طمع مین اوسنے مواجب خسروانہ
ترک کردیے تھے اُسکے سامنے جلوہ گر تھی
غرض جہاد تمام ہوا اور جب بادشاہ انگلستان
اُس ارض مقدس سے وداع ہوا تو دست
دعا بلند کرکے اوسی فضل و رحمت الہی کی مدد کیا۔
تاریخ اوشلیم مین مرقوم ہے کہ اول محاربہ اہل
مسیح اور اہل اسلام سے ۱۱۹۸ع مین واقع
ہوا۔ اور اُنکے دفع کیواسطے خلیفہ مستعلی
باللہ نے جو بنی فاطمہ سے مصر مین تھا لشکر
روانہ کیا چونکہ فریقین کی فوجین ایک
مساوی حالت مین تھین۔ چند
لڑائیون مین کسیکی فتح و شکست نمایان
نہوی۔ اہل اسلام کی جانب سے زفتاور
قطران لکڑیون کے ذریعہ سے جو پھینکا تو
اُس سے آگ اہل مسیح کے لشکر مین لگنی شروع
ہوی اُس سبب سے مسیحیونکو ہزیمت
نصیب ہوی ۱۱۹۹ع کی جنگ مین
فرانس کے دو سو تیئیس ۲۲۳ سردار مقتول ہوئے
تھے اور شلیم کے حکمران کو قید کرلیا تھا
اور باقی کو اُنکی خواہش کے بموجب صحیح اور سالم

سلطان بہت خوش ہوا اور آداب اطاعت بجالایا اور ۱۲۳۹ء مین **اوجین** اور **بھیلسہ** کے متمردون کو راہ راست پہ لایا اور مہاکال وغیرہ کی مورتون کو دلی لاکر مدفون کیا اور بندگان خدا کو شرک سے بچایا ۶۳۳ھ مین بیمار ہوکر عالم عقبیٰ کا راہی ہوا۔

یہہ سلطان نیک سیرت اور خوبصورت اور عدل دوست اور شجاع تھا۔ جوہر مردم شناسی اور حسن نظم مین بے بدل تھا۔

ملکہ رضیہ بیگم

سلطان شمس الدین کے بعد اُسکا بیٹا سلطان رکن الدین فیروز سریر آرائے سلطنت ہوا لیکن بسبب آرام طلب ہونے کے امرا نے معزول کر سلطان شمس الدین التمش کی بڑی بیٹی ملکہ **رضیہ** کو ۶۳۴ھ ۱۲۳۶ء مین اورنگ حکومت پہ جلوہ نما کیا۔ حقیقت مین ولیعہد بھی یہی تھی باپ کے عہد مین مہمات ملکی مین دخل دیتی تھی اور فرمان روائی کرتی تھی جب سلطان نے ولیعہد کیا تھا وزیرون نے التماس کیا کہ فرزند کے ہوتے دختر کا

فرانس کو روانہ کردیا۔ اور قیدیون کے ساتھ سلطان صلاح الدین نہایت اخلاق اور جوانمردی سے پیش آیا کچھ قیدیون کی رہائی کیواسطے توعیسائیون نے روپیہ دیا اور چھڑالیا اور تین ہزار قیدیون کو سلطان نے بلا فدیہ کے رہا کردیا۔ آخر لڑائیون کا انجام یہہ ہوا کہ رچارڈ نے صلاح الدین کو صلح کی درخواست دی اول شرط اُسمین یہہ تھی کہ بیت المقدس اور فلسطین اور صلیب حقیقی کو واپس دین صلاح الدین نے اس شرط کو ناپسند کیا آخر اسپر صلح ہوی کہ عیسائی یروشلیم کی زیارت بلا ادائے جزیہ کے تین برس تک کرین۔ اس معاہدہ کے بعد رچارڈ بلا حصول مقصد واپس گیا۔

اور ۱۲۲۸ء مین چھٹا حملہ ہوا عیسائیون کی جانب سے فریڈریکوس بادشاہ المانیہ (جرمنی) کا تھا اور مسلمانون کیطرف سے ناصر الدین ابن سیف الدین والی مصر تھا بعد چند محاربون کے مصالحہ ہوگیا۔

ولیعہد کرنا یہ بنا ہین سلطان نے فرمایا کہ پسر
ناخلف سے لڑکی بہتر ہوتی ہے - اگرچہ یہہ صورت
مین عورت ہے لیکن سیرت مین مرد ہے الغرض
ملکہ رضیہ نے اپنی فہم و فراست اور کارآگاہی
کی زور سے انتظام ملکداری اور رعیت پروری
اور عدل خوب کیا - نظام الملک جینڈی کو وزیر
بنایا - قرآن مجید باداب پڑھتی تھی اور اور علوم
مین دخل رکھتی تھی مہمات جنگی خود انجام دیتی
تھی گویا رزم مین ایک مردانہ شیر تھی - لہذا
تاریخ مین بجاے سلطانہ کے سلطان رضیہ
بیگم کے مردانہ لقب سے مشہور ہے سلطان
رضیہ نے جمال الدین یاقوت حبشی کو کہ میر آخور
تھا امیر الامرا کا خطاب دیا - جو کہ اس حبشی سے
امرا رشک رکھتے تھے اس خطاب سے امرا رنجیدہ
ہوے اور قابو پاکر حبشی کو قتل کیا اور سلطان
رضیہ کو قید اور معز الدین بہرام بن سلطان
شمس الدین التمش کو بادشاہ بنایا اور ملکہ
رضیہ کو قتل کر ڈالا -

اس بی بی نے تین برس چھ مہینے چھ روز
بادشاہت کی اور یہی اول بی بی ہے کہ جسنے
دہلی کی تخت پر فرمانروائی فرمائی -

مگر اُس مین فریقین کی عوام کیطرف
سے کچھ نارضامندی سی رہی -
پھر ۱۲۴۱ء مین سانوان حملہ اور شلیم
پر عیسائیون کا ہوا - اور اُسوقت مین
سلطان اپنے بھائی کی بغاوت کو
دفع کر رہا تھا لہذا اہل مسیح سے مصالحہ
کر لیا - اس کے بعد آل چنگیز کا دور
دورہ ہوا اور اونہون نے اور شلیم کو خوب
لوٹا اور آدمیون کو قتل کیا آخر کار
۱۲۴۲ء مین سلطان مصر ملک مظفر
تام اُسپر قابض و متصرف ہو گیا - (کروسیڈ
یعنی جہادی لڑائیون کا مفصل حال
انشاءاللہ ہم تاریخ جہادی مین تحریر
کرینگے) حالت مراجعت مین شاہ رچارڈ
کا جہاز تباہ ہوا - اور وہ حاجیون کے
بھیس مین تھا کہ گرفتار ہو گیا رہائی
انگلستان نے اُسکا دس لاکھ روپیہ گیرندہ
کو دیکر چھوڑا لیا - ایک فیصلہ بات پر شاہ
رچارڈ فرانس مین لڑکر مارا گیا - رچارڈ
نے دس برس بادشاہت کی لیکن انگلستان
مین فقط چھ مہینے رہا - اُسکی بادشاہت

معز الدین بہرام شاہ

۶۳۷ھ ۱۲۳۹ء مین امراء کے اتفاق سے تخت شاہی پر جلوہ فرما ہوا اور نظام الملک مہذب الدین اپنے سالے کو امور ملکی اور مالی کا مدار المہام کیا۔ یہہ شخص بے باک تھا اور اکثر کام بدون اجازت شاہی کے کر ڈالتا تھا اور بادشاہ کی بعض باتون سے ناخوش بھی تھا۔ جب ۶۳۹ھ ۱۲۴۱ء مین لشکر چنگیز خانی نے لاہور کا محاصرہ کیا اور مخلوق خدا کو ستایا۔ بادشاہ نے نظام الملک کو معہ دیگر امرا اور فوج دیکر چنگیزی لشکر کے دفع کے واسطے روانہ کیا۔ اثنار راہ مین اول تو نظام الملک نے امیرون سے سازش کرنا چاہا جب یہہ تدبیر بیکار ہوی تو دریاے بیاس پر جہان سلطان پور اب آباد ہے پہنچکر ایک فریبی عرضی اس مضمون کی روانہ کی کہ جسقدر میرے ہمراہ امرا آئے تھے مخالف ہوگئے کوئی ایک دل نہین اس حالت مین دشمن سے کارزار کرنا خلاف دانش ہے اگر حضور تشریف لائین تو یہہ فساد رفع ہو۔ بادشاہ اسکی مکاری سے آگاہ نہ تھا بلاغور عرض داشت کے رعیت کی فقر و فلاکت کا باعث ہوئی۔ یہہ بادشاہ شجاع اور سپاہی منش تھا۔ جہاد کا فائدہ یہہ ہوا کہ ممالک مشرقی سے تجارت کی راہ انگلستان کی اور آئین انگلستان مین تغیرات ہوے جنکی وجہ سے ہوس آف کومنس یعنی محکمہ عوام مقرر ہوا۔

شاہ جان ۱۲۱۶ء جلوس ۱۱۹۹ء وفات

۱۱۹۹ء مین جان بجاے شاہ رچارڈ اپنے بھائی کے اورنگ آراے سلطنت انگلستان ہوا۔ اور اپنے برادرزادہ مدعی ریاست آرتھر کو رون کو جیل مین اپنے ہاتھ سے قتل کیا۔ اور الینور مدعی سلطنت اپنے بھتیجے کو مادام الحیوٰۃ قید رکھا۔ شاہ جان نے خانقاہون سے تمام راہبون کو نکالدیا اور مال و اسباب ضبط کرلیا لہذا پوپ نے تمام پادریون کو ممانعت کردی کہ مذہبی کسی رسم مین دخل نہ دین پس ۱۲۰۸ء سے ۱۲۱۳ء تک انگلستان مین عبادت قطعاً ترک رہی۔ مردے بے نماز مدفون ہوے۔ گرجے بند رہے۔ پھر پوپ نے شاہ فرانس کو حکم دیا کہ اس فاسق کو معزول کر جان حکم مذکور سے

جواب مین لکھا کہ بالفعل تالیف قلوب سے کارروائی کرو اور آئندہ اس فرقہ گردن زدنی کی پاداش ضرور ہوگی۔ نظام الملک نے یہہ فرمان فوج کو سنا باغی بنا اور خود باغی ہو دہلی کا محاصرہ کیا ساڑھے تین مہینے مین دہلی کو بغیر لڑے لے بادشاہ کو قید کر زندان زندگانی سے رہائی دی معز الدین بہرام شاہ کی سلطنت دو برس ایک ماہ پندرہ روز رہی۔

سلطان علاء الدین مسعود شاہ بن سلطان رکن الدین فیروز شاہ۔

بہرام شاہ کے بعد امیر الامراء اسمٰعیل نے بزور بادشاہ ہونا چاہا لیکن ارکان دولت نے سلطان علاء الدین کو قید سے رہائی دیکر ۶۳۹ھ ۱۲۴۱ء مین بادشاہ بنایا اور سلطان شمس الدین کے دو لڑکون ناصر الدین اور جلال الدین کو قید سے نکال بہرائچ اور قنوج کا حاکم کیا اور امیر نظام الملک کو جزاے اعمال مین قتل کیا علاء الدین نے آغاز مین خوب انتظام کیا مخلوق کو آرام دیا ۶۴۲ھ ۱۲۴۴ء مین مغلون کی فوج نے جو بنگالہ کے شمال و مغرب پر لکھنوتی دب گیا اور ہزار مرکس (پانچ روپیہ دس آنہ آٹھ پائی کا ہوتا ہے) سالانہ خراج پوپ کو دینا قبول کیا۔ امراء انگلستان اس ظالم و جابر بادشاہ سے عاجز ہوکر برفیشاد ہوے اور اتوار کے روز لندن پر قبضہ کرلیا اور مقام رنی میڈ مین بادشاہ سے فرمان میگنا چارٹا پر دستخط کرایے۔ جو کہ اہل انگلستان کی آزادی و راحت کا باعث ہوا۔ اُس فرمان مین یہہ بھی مسطور ہے کہ ممالک غیر کے تجار مجاز ہین کہ انگلستان مین رہین اور جب وہان سے جائین تو اُنسے کچھ جبراً نہ لیا جائے (قبل اس سے تاجر انگلستان مین جاکر ثابت نہین آتا تھا جان نے باوجود قسم شرعی کے فرمان مذکور کے خلاف کرنا شروع کیا۔ امیر دون نے شاہ فرانس کو لکھا کہ آپ ہمارے ملک کی حکومت قبول فرمائے۔ شاہ لوئی فرانس بندرگاہ سینڈ وچ مین وارد ہوا اور جان اُسکے مقابلہ کو روانہ ہوا اثنای راہ مین مرگیا بعض مورخین کا قول ہے کہ اُسنے اسقدر شراب کی زیادتی کی کہ بیمار ہوگیا اور

کے قرب وجوار مین تبت کی راہ سے جہانسے محمد بختیار خلجی تبت اور چین کو گیا تھا چڑھ آئے تھی شکست دی اور مغل ہزیمت کھاکر لکھنوتی چھوڑ گئے اور ۱۲۴۲ھ مین قندہار کی جانب سے مغلون نے اوچہ پر حملہ کیا سلطان نے انکو شکست دی اور دہلی واپس آیا اور عیش و آرام کے دریا مین غرق ہوگیا۔ اور انتظام و انصاف کی راہ سے انحراف کیا امرا سلطنت نے شاہزادہ ناصرالدین کو بہرائچ سے بلاکر تخت نشین کیا اور علاء الدین کو معزول کر مقید کیا۔

اس نے چار برس ایک ماہ ایک روز بادشاہت کی اور قید مین جان دی۔

سلطان ناصرالدین محمود بن سلطان شمس الدین التمش

۱۲۴۲ھ مین امراء کے اتفاق سے قصر سفید مین ناصرالدین باپ کے تخت پر جلوہ فرما ہوا اور اپنا خطبہ اور سکہ ملک مین جاری کیا اور ملک غیاث الدین بلبن کو جو اسکے باپ کا داماد اور غلام تھا چتر اور دور باش دیکر

جان برنہو سکا۔

جان کے عہد مین نیکنامی کی چٹھیون کا رواج ہوا۔ اور لندن مین ہر سال ایک کوتوال اور دو وجیدار مقرر ہونے لگے۔ اہل تواریخ کی رائے ہے کہ کوئی عمدہ بات شاہ جان کی درج تاریخ نہین بڑا نامرد اور خبیث الباطن اور بیحیا اور کذاب تھا اور اپنے زمانہ کے بدکارون مین نام سے بدتر۔

۱۲۱۶ھ

شاہ ہنری سوم ولد جان جلوس ۱۲۷۲ھ وفات

۱۲۱۶ھ مین جان کا جانشین ہنری سوم دس برس کے سن مین ہوا۔ ان ایام مین وزرا کام کرتے رہے۔ جب وہ سترہ برس کا ہوا تو رعایا نے تمام جاگیرات منقولہ کا پندرہوان حصہ فرانس پر حملہ کرنے کے لیے اس شرط پر دیا کہ شاہ فرمان عام کی تصدیق و توثیق تیسرے مرتبہ کرے۔ بادشاہ فرانس کے حملہ مین ناکام رہا ۱۲۴۳ھ مین ایک اور جنگ ہوئی

لہ از تاریخ کا لیرو قائع نگار انگلستان۔

وزیر بنایا اور فرمایا کہ امور سلطنت مین تمکو اپنا نائب کرتا ہون ایسا کام نکرنا کہ قیامت کی روز مجھے نیاز کے حضور مین مجھے اور تجھے شرمسے سر جھکانا پڑے - غیاث الدین نے بھی جودت طبع اور خرد خداداد سے عمدہ انتظام کیا اور پنجاب و سند کے جو امیر پوری اطاعت نہین کرتے تھے معزول فرماکر اُنکے فرزند و اقارب کو انکا جانشین فرمایا - اور ۶۰۰ھ مین ناگور کے فتنہ کو رفع کیا اور راجہ نروڑ (جہاردیو) کو جسنے دو لاکھ پیدل اور پانچ ہزار سوار کے بھروسے پر سرکشی اختیار کی تھی شکست دیکر سزادی اور نروڑ اور چندیری اور مالوہ مین لایق حکام مقرر فرمائے - اور شیرخان نے جو غیاث الدین کا چچازاد بھائی تھا غزنین کو مغلون سے فتح کرکے سلطان ناصرالدین کے نام کا خطبہ و سکہ جاری کیا - اور ۶۰۱ھ مین مغلون کی فوج جو ملتان پر آگئی تھی اُسکو سلطان نے دفع کیا - اور ۶۰۲ھ مین غیاث الدین حسب الحکم سلطان کے راجپوتانہ اور مالوہ کے راجاؤن کو سرتابی کی سزا دیکر دو سو پچاس سردار پھر مصالحہ ہوگیا - بعدہ امرا نے بلوے کیا رئیس لیسٹر نے لندن پر قبضہ کرلیا اور تاجران غیر ممالک کو جو وہان مقیم تھے لوٹ لیا اور صدہا بیچارے یہودیون ناکردہ گناہ کو طعمہ تیغ بیدریغ کیا - شاہ ہنری بھی شکست کھاکر گرفتار ہوگیا رئیس لیسٹر نے ۱۲۶۵ء مین ایک پارلیمنٹ مقرر کی جسمین پادری اور امرا بجاے ہوس آف لارڈس یعنی محکمہ امرا کے تھے اور وکلا اہل دیہات و قصبات بمنزلہ ہوس آف کومنس یعنی محکمہ عوام کی تھی - شاہزادہ اڈورڈ اور رئیس لیسٹر سے مقام ایوشیم مین بڑی گھمسان کی لڑائی ہوئی اور رئیس مذکور مارا گیا اور ہنری رہای پاکر دوبارہ بادشاہ ہوا - پھر چند روز بعد مرگیا ہنری کے عہد مین اُسکا چھوٹا بھائی رچارڈ رومیون کے ساتھ جہاد چہارم مین اور اُسکا بیٹا اڈورڈ مجاہدین سینٹ لوی کا شریک ہوکر جہاد پنجم مین اہل اسلام سے لڑا گیا لیکن دونون ناکام آئے اور اہل اسلام منصور و فتحمند رہے

گرفتار کرلایا اور اُسی سال مین ہلاکو خان کا ایلچی جب حوالی دہلی مین آیا تو غیاث الدین نے اظہار شوکت شاہی کے لیے دہلی کے باہر پچاس ہزار سوار زرہ برق سلاح دار اور دو لاکھ پیدل مسلح اور دو ہزار ہاتھی اور تین ہزار عرادہ آتشبازی (توپین) جما کر تھوڑی دور ایلچی کا استقبال کیا اور لشکر کے روبرو سے گذران کر قصر سفید مین لیگیا جہان سلطان شاہانہ تجمل سے مع صدہا سردار اور امرا اور نامدار اور راجاؤن ہندوستان اور پچیس شاہزادون ماوراء النہر اور عراق اور خراسان کے جو چنگیز خان کے صدمہ سے ہندوستان مین آگئے تھے تخت پر رونق افروز تھا اس جشن کی کیفیت قاضی منہاج سراج نے جو جشن مین موجود تھا اور جسنے طبقات ناصری سلطان ناصرالدین کے نام پر لکھے ہے خوب لکھی ہے - باوجود اس اقتدار کے سلطان اپنی خوراک قرآن مجید کی کتابت سے حاصل کرتا تھا اور خزانہ شاہی سے اپنے صرف مین کچھ نہین لاتا تھا ملک کا محصول رفاہ عام مین صرف ہوتا تھا

اہل تاریخ کی رائے ہے کہ شاہ **ہنری** سادہ لوح دکاہل وسفیہ بزدل تھا - اور اُسکے عہد مین اہل عجیم نے انگلستان مین مہین کپڑا بنا - اور بجای کاٹ کی مشعلون کے شمعون کا رواج ہوا اور سکہ طلای کا رواج ہوا اور ہیمر کے کوئلے کی تجارت کا رواج ہوا

شاہ اڈورڈ اول ۱۲۷۲ء

جلوس ۱۲۷۲ء **وفات** ۱۳۰۷ء

۱۲۷۲ء مین **اڈورڈ** اول ملقب بہ طویل الساقین بجاے **ہنری** بادشاہ ہوا اور ملک **ویلس** پر اسکا لشکر لیکر کی فتح کی نکری - ویلس کے لوگ جنگل اور پہاڑی کھوؤن کے درندے تھے لہذا شاہی سوارون سے عاجز تھے - آخر الامر بادشاہ پانچ برس **ویلس** مین پھرا اور لڑا جب اُسکا رئیس مارا گیا تب **ویلس** کی آزادی وخود مختاری جاتی رہی - اور رئیس کے بھای کو پھانسی دیدی - اور کہتے ہین کہ شاہ **اڈورڈ** **ویلس** کے کل شاعرون کو اس غرض سے قتل کرادیا کہ انکی اشعار پر تاثیر و شجاعت

اس سے کنوے اور معبد اور خانقاہ اور سرائین اور نہرین اور شاہ راہین طیار کرائی جاتی تہین اور صلحا اور علما اور مستحقون اور محتاجون کی پرورش ہوتی تھی اسیطرح کل آمدنی ملک کی کارخیر مین خرچ ہوتی تھی۔ نظام الدین احمد نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ سلطان ناصر الدین سال مین دو قران مجید لکھتا تھا اور اُسکی قیمت سے اپنی خوراک وغیرہ کا گذارہ کرتا تھا ایک مرتبہ کسی امیر نے بادشاہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا قران مجید خوشامد کی راہ سے زیادہ قیمت پر خرید لیا جب سلطان کو یہہ بات معلوم ہوئی تو ممانعت کردی کہ آیندہ کسیکو یہ افشا نہو کہ میرے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے خفیہ فروخت ہو تاکہ میری وجہہ حلال مین فرق آئے اور یہہ بھی منقول ہے کہ سلطان کے کوئی منڈی اور خادمہ سوائی ایک بی بی منکوحہ کے نہ تھی وہ ہی سلطان کی روٹی پکاتی تھی ایک روز ملکہ نے کہا روٹی پکانے سے میرے ہاتھ ہمیشہ آزار پاتے ہین اگر ایک خادمہ ہاتھ آئے تو میرا ہاتھ بچے

انگریز سنکر کہین انکے ہم وطنون کو غیرت و حمیت نہ آجائے اور وہ جنگ سے باز آئین۔ پھر فرانس کی لڑائی کیواسطے اول یہودیون کو لوٹا دوم رعایا پر ٹیکس چند در چند مقرر کرکے روپیہ لیا سوم تاجران لندن کی کوٹھیون مین جسقدر اُون اور چمڑا تھا اُسنے دو مرتبہ ضبط کرکے بیچڈالا۔ اس اثنا مین ملک ویلس مین بلوی ہوا اُسکو دفع کیا تو اسکاٹلنڈ مین بلوی ہوا۔ اور بلا انفصال بادشاہ مرگیا۔ یہہ شاہ بہادر سپاہی و انصرام و انتظام امور ملکی مین مشاق تھا لیکن ظالم اور طماع بھی زیادہ تھا ۱۳۹۹ھ مین ہا قیماندہ یہودی لوٹ مار کرانگلستان سے نکالدئے گئے اور اس عہد مین نجکی اور عینک اور مشرقی ممالک کا کاغذ اور شہر ویلس کے آئینہ کا رواج انگلستان مین ہوا

شاہ اڈورڈ دوم سنہ ۱۳۰۷ھ جلوس سنہ ۱۳۲۷ھ وفات

سنہ ۱۳۰۷ھ مین اڈورڈ دوم بجائے اپنے باپ کے تخت نشین ہوا۔ اور ایک اپنے دوست

سلطان

سلطان نے جواب مین فرمایا کہ بیت المال (خزانہ) محتاجون کے واسطے ہے نہ اپنی آرام و آسایش کے لیئے۔ تم صبر کرو خدائے تعالے آخرت مین جزائے خیر دیگا۔ سلطان کو محتاجون کی دلداری یہانتک منظور تھی کہ ایک مرتبہ ایک حاجتمند سلطان کے پاس پڑھنے کی حالت مین آیا اور اُسکی نظر فیہ فیہ پر پڑی سلطان سے کہا کہ ایک فیہ زاید ہے سلطان نے دوات قلم منگا کر ایک پر حلقہ کھینچدیا اور اُسکی حاجت روا کر کے بخوشی رخصت کیا اُسکے جانے کے بعد حلقہ کو چاقو سے چھیلدیا حاضرین مین سے ایک نے مدیافت کیا کہ حضور نے حلقہ کیون کھینچا اور کیون دور کیا سلطان نے فرمایا کہ وہ حاجت لیکر آیا تھا اگر مین کہتا کہ زیادہ نہین ہے تو اُسکا عیب ظاہر ہوتا اور شرمندہ واپس جاتا اسواسطے مین نے حلقہ کھینچا اور دور کیا کہ کاغذ سے رقم کا چھیلنا آسان ہے اُس کدورت کے دور کرنے سے جو دل پر آجائے۔ یہہ سلطان حفظ مراتب اور آداب کا بھی بہت پابند تھا۔ مشہور ہے کہ محمدؐ نامی سلطان کا ایک ندیم تھا اور سلطان کی عادت تھی کہ اُسکو سوائے محمدؐ کے نہین پکارتا تھا۔ ایک بار اُسکو خلاف عادت تاج الدین کہکر

حکایت

حفظ مراتب

فاجر کو وزیر کیا امرا نے اتفاق کر کے اکیس امیرون کی کونسل شاہی محل کے انتظام اور امور سلطنت کے انصرام کیواسطے مقرر کر کے وزیر کو قتل کیا۔ اس اثنا مین شاہ **برروس** نے شاہ **اڈورڈ** کو دوبار شکست دی ۱۳۱۴ء اور ۱۳۱۵ء مین ایسا قحط ہوا کہ شاہی دسترخوان پر بھی کچھ قدرے قلیل روٹی ہوتی تھی غربا درختون کی جڑ اور گھوڑے اور کتے کا گوشت کھاتی تھی جب قحط گیا تو وبا آئی امیرون نے نوکر چاکر موقوف کر دیے اور اونھون نے چوری اور ڈکیتی شروع کی۔ الغرض خون ریزی اور غارتگری اور تاراجی تمام ملک مین خوب ہوئی۔ بادشاہ نے نواب **لنکسٹر** کو قتل کر دیا بادشاہ کی بی بی سے لڑائی ہوئی ملکہ فرانس مین بھاگ گئی اور اُسکا بیٹا بھی وہین چلا گیا۔ ملکہ موصوفہ فرانس کی فوج لائی بادشاہ **ویلس** مین بھاگ گیا اور ملکہ کا مطیع ہوگیا۔ پارلیمنٹ نے اُسے معزول کر اُسکے بیٹے کو بادشاہ کیا۔ یہہ بادشاہ تمام روز سیر و شکار مین بسر کرتا تھا اور تمام شب

بلایا اور کام بتایا - ندیم کام انجام دیکر گیا اور تین دن حضور مین حاضر نہین ہوا سلطان نے دربار مین طلب فرمایا اور سبب عدم حاضری کا دریافت کیا - ندیم نے کہا کہ حضور نے جو بجائے محمدؐ کے تاج الدین سے خطاب فرمایا تو مجکو اس بیگانہ وار خطاب سے خیال ہوا کہ شاید حضور کے مزاج مین کچھ تغیر نے راہ پای اس وجہ سے تین روز بیقرار و بے چین رہا سلطان نے قسم کھا کر کہا کہ میرے دل مین تیری طرف سے کچھ گرانی نہین ہے لیکن اُسوقت مین باوضو نہین تھا مجکو شرم آئی کہ محمدؐ کا نام بے وضو زبان پر لاؤن اسواسطے تاج الدین کے لقب سے بلایا -

۱۲۶۵ء مین سلطان ناصر الدین نے بیمار ہوکر بہشت بریں کی راہ لی - یہہ سلطان بڑا خدا ترس رعیت نواز شجاع اور عاقل عادل باذل فاضل تھا ہند کی تاریخ مین یہہ سلطان بے نظیر ہے -

سلطان غیاث الدین بلبن ۱۲۶۵ء سے ۱۲۸۷ء تک

۱۲۶۵ء مین ناصر الدین محمود کے لاولد جانے اور وزیر اکی جواب دیدیکر وزیر غیاث الدین بلبن جو ناچ و رنگ مین مشغول رہتا تھا اور رنگون مزاج اور کاہل الوجود تھا - اس عہد مین کالج ڈبلن قایم کیا گیا -

شاہ اڈورڈ سوم ۱۳۲۷ء جلوس ۱۳۷۷ء وفات

۱۳۲۷ء مین اڈورڈ سوم بجای اڈورڈ دوم اپنے باپ کی تخت نشین ہوا - وایلز اسکاٹ لنڈ نے انگلنڈ پر حملہ کیا لیکن جنگ کی نوبت نہین آئی اور تنخاہین مین مصالحہ ہوگیا اب بادشاہ کا چچا مارا گیا - اول تو شاہ اڈورڈ نے نواب مورٹیمر کو ایک درخت پر لٹکا کر پھانسی دی - دوم اپنی ماں ملکہ ازابلا کو قید کیا اور ستائیس برس ایڈیان گرڈ ائین اب ملک فرانس پر اہل فرانس سے لڑتی - کئی دفعہ فتح اور چند بار تیر اندازون کی وجہ سے شکست ہوئی آخر شاہ اڈورڈ نے ۱۳۴۶ء مین کریسی اور کیلی کو فتح کیا - اور لکھا ہے کہ پہلے توپ کا استعمال اسی جنگ کریسی مین ہوا - اس عہد مین بوجہ عدم صفائی مکانات لیٹرکون اور کثافت آدمیون کے انگلستان پر ایسی (کالی بلا) وبا نازل ہوئی

التمش کا غلام اور داماد بھی تھا تخت کو رونق بخش ہوا۔ اور ملکی انتظام کے واسطے مناسب قانون جاری کیے۔ اور خفیہ نویس مقرر کیے تاکہ کوئی خبر پوشیدہ نرہے۔ فوج کو خوب شایستہ بنایا۔ جن چالیس امرا کے زمرہ نے جنہین سے وہ آپ بھی تھا التمش کے بعد باہم مدد اور تقسیم ملک کا معاہدہ کیا تھا اُنکو موقع سے سخت سزائین دیکر ایکا توڑ دیا اور ملک اس صدمہ سے بچا لیا۔ اور خداترس اور شریف کو عہدہ پر مامور فرماتا اُسکا قول تھا کہ کمین کو کار فرما کرنا جوتی کو سر پر رکھنا ہے خوشامدی اُسکے دربار مین بار نہین پاتے تھے سلطنت کے مدت العمر مین رذیلون سے گفتگو نہین کی سیر بازار نے ایک مقرب کی معرفت بڑی نذر کا لالچ دیکر سلطان سے ہم کلامی چاہی۔ فرمایا کیا مجھ شاہی مین فرق نہین آئیگا لہذا نامنظور۔ موافق اصول اسلام کے ارکان دولت اور ادنی رعیت اُسکی عدالت مین برابر تھی چنانچہ صوبہ دار بدایون ملک نعیق نے نشے کی حالت مین فراش کو مارا چوٹ بیجا لگی مرگیا سلطان جب دورہ مین بدایون پہونچا فراش کی خورت نے استغاثہ کیا کہ شہر اوجڑ گئے اور قبرستان آباد ہوگئے

۱۳۵۳ء مین پھر انگلستان اور فرانس مین جنگ شروع ہوئی چند بار لڑکر بادشاہ فرانس معہ لڑکے کے گرفتار ہوا۔ آخیر عمر مین اڈورڈ ایک بدوضع عورت **الس پرس** نامی پر ایسا مفتون و فریفتہ ہوا کہ اُسنے بادشاہ کو اپنا مطیع و فرمانبردار بنا لیا اور بادشاہ سے بادشاہی غرور اور نخوت دور کیا۔

القصہ اسی بلا مین مبتلا مرگیا۔

شاہ اڈورڈ عقلمند و بہادر تھا لیکن طامع و ظالم بھی بیحد تھا اُسکے عہد تک انگلستان مین یہہ دستور تھا کہ جب شاہ عازم سفر ہوتا تھا تو غلہ و مویشی اور چارہ گھاس اور گھوڑے اور گاڑیان وغیرہ ضروریات سفر بزور داری دیتے بادشاہ و ہمراہیان بادشاہ کو اسطے مہیا کرنا تھین اور بادشاہ **اڈورڈ** نے اس ظلم مین ترقی دی تھی کہ غریبون کو پکڑ پکڑ کر ملاح بناتا اور جہازون کی جہاز بیگار مین پکڑ کر جنگ مین شامل کرتا تھا اس عہد مین **ڈیوک** کا خطاب

سلطان نے ملک نعیس کو سزائے قصاص دی۔
ایسا ہی معاملہ حاکم اودھ کے ساتھ کیا شیخ عین الدین
کی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ پندرہ شاہزادہ
وسط ایشیا کے چنگیز خان کے صدمہ سے دہلی
مین پناہ گزین تھے اور سلطان کے دسترخوان پر
کھانا کھاتے تھے سفر مین جب دریا پر پہونچتا پہلے
ضعیفون اور عورتون اور بچون اور چارپایون کو
پار بھجواتا اور آپ توقف فرماتا کہ ہر ایک کا آسایش
سے بیڑا پار ہوا۔ سلطان ایام شاہی مین نماز
اور روزہ کا زیادہ پابند تھا۔ اشراق و تہجد گذار
بھی تھا اور بعد جمعہ کے زیارت قبور کرتا اور
عیادت بھی فرماتا اور اہل مصیبت کا شریک تعزیت
ہوتا۔ اور اکثر وعظ کی مجلس مین حاضر ہوتا تھا۔
سلطان شکار دوست بھی تھا دہلی کے ارد گرد
بیس بیس کوس تک شکارگاہ تھی گاہے فجر
سے سوارہ ہو ریواڑی تک شکار کھیل شام
کو دارالخلافت دہلی مین واپس آتا جب یہہ خبر
ہلاکو خان کو بغداد مین پہونچی تو کہا کہ سلطان
بلبن بیدار مغز اور پختہ کار ہے ظاہر مین شکار
کا بہانہ ہے اور باطن مین سواری کی ورزش
اور رعیت کی جاسوسی ہے جب سلطان نے

جاری ہوا۔ کولون مین سوار ہوئے
نامی نے بارود ایجاد کی (لیکن فرانسس کے وزیر
اعظم کی تاریخ ڈروی مین مرقوم ہے کہ اہل
عرب نے بارود کو اور قومون سے ہماری طرف
نقل کیا۔ اور تاریخ چین جو عربی زبان
مین ایک عرب کی تصنیف ہے اسمین بارود
کو چینی ایجاد قرار دیا ہے) اور تحقیق وہ ہے
جو مہران اوراق محمد تراب علی نے مقدمہ
مین تحریر کیا ہے۔

شاہ رچارڈ دوم سنہ ۱۳۷۷ء
جلوس۔ سنہ ۱۳۹۹ء معزول

سنہ ۱۳۷۷ء مین رچارڈ دوم ادورڈ
سوم کا پوتا بادشاہ ہوا۔ اور ہر شخص
زاید پندرہ سالہ پر ایک شلنگ (آٹھ آنہ)
ٹیکس مقرر کیا گیا یہہ باعث بلوی ہوا۔
دہاقین نے لندن مین آگ لگادی اور بیحیم
کے بڑے ازون کو قتل کر ڈالا۔ رچارڈ نے
مفسدون سے چند شرایط پر مصالحہ کیا لیکن
پھر بلوی ہوا۔ ٹائیلر بانی فساد مارا گیا۔
بادشاہ نے وعدہ عفو تو کیا لیکن وفا نکیا
اور پندرہ سو آدمیون کو پھانسی پر چڑھا دیا

اس بات کو سنا تو ہلاکو خان کی فراست پر آفرین فرمائی اور فرمایا تو اعد جہانداری کے وہ ہی خوب جانتا ہے جس نے ملک گیری کی ہو۔

سنہ جلوس کے آخر مین اُن میواتیون کا استیصال کیا جنھون نے نہب وغارت پہ کمر باندھی تھی۔ اور انتظام کے واسطے تھانہ مقرر فرمائے۔ دوآبے اور کٹہیر کے مفسدون کو بھی سخت سزا دیکر ملک کو پاک وصاف کر دیا۔ سپاہ کو عمدہ طور پہ آراستہ کیا اور بڈھون کی کمی تنخواہ پہ پنشن مقرر کرنی چاہی۔ بڈھے سپاہی ملک فخر الدین کوتوال کے پاس کچھ تحفے لائے اور رو کر کہا کہ ہم نہین جانتے تھے کہ پیری مین ہمارا یہہ حال ہوگا ورنہ جوانی مین وہ کام کرتے جو پیری مین کام آتا۔ کوتوال نے تحفہ نہین لیے اور کہا کہ اگر یہ رشوت لونگا تو میری بات مین اثر نہین ہوگا۔ پس دربار مین پریشان حالت سے گیا سلطان نے پریشانی کا حال دریافت فرمایا عرض کی کہ مین نے سنا ہے کہ دیوان مین بڈھون کی عرض قبول نہین ہوتی ہے اگر قیامت مین بھی درگاہ خدائی مین بڈھون کی عرض مردود ہوگی تو میرا کیا حال ہوگا سلطان اُسکے مطلب کو سمجھکر

اس زمانہ کے پارلیمنٹ غیرت افزائی اور بے رحمی مین بے عدیل تھی لہذا بادشاہ کو اور مصاحبون کو مرواڈالا اور باقی مقربون کے مال واسباب کو ضبط کیا۔ اپنی حیات کے آخر سن مین شاہ رچارڈ مطلق العنان ہوگیا تھا نواب ہیروفرڈ نے بادشاہ کو مقید کیا اور پارلیمنٹ نے رچارڈ کو معزول کر نواب ہیروفرڈ کو بخطاب ہنری چہارم بادشاہ کیا۔ شاہ رچارڈ دوم مسلمان ابراہ اور کاہل الوجود تھا دن بھر سیر ونکار مین مصروف اور رات بھر ناچ رنگ مین مشغول رہتا تھا اور اسمین زنانہ پن بھی تھا گویا اسنے وقت کا واجد علی شاہ اودھ تھا اس بادشاہ نے کاریگرون پہ بڑا ظلم کیا اور قلعہ ونڈسر مفت بنوایا۔ اور یہہ رسم ایجاد کی کہ بوقت ادائے رسوم تاجداری ایک سردار ننگی تلوار لیکر سوار ہوکر میدان مین آوے کہ جسکو بادشاہ کی سلطنت مین کچھ کلام ہو بسم اللہ آئے ہمین گو ہمین میدان اور یہہ رسم ہنوز باقی ہے

طرز معاشرت سلاطین مابین بخت کے عہد مین اہل انگلستان کا

زار زار رویا اور فرمایا کہ پوری تنخواہ کی پنشن دو۔ ۱۲۶۹ء مین خان معظم شیر خان صوبہ دار لاہور اور ملتان فوت ہوا تیمور خان کو اُسکی جگہ مقرر کیا جب مغلون نے زیادہ یورش کی تو سلطان نے اپنے بیٹے محمد **سلطان** ولیعہد کو بیترہ دو رباش اور دیگر لوازم شاہی عنایت فرما کر روانہ لاہور وغیرہ فرمایا۔ یہہ شاہزادہ نہایت لایق اور علم دوست تھا۔ **امیر خسرو** مصنف قران السعدین محمد **سلطان** کی سخن فہمی اور ذکاوت کے مقر ہین۔ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی سے بھی دو مرتبہ تحفہ روانہ کر کے التماس کی کہ آپ ملتان آئی آپ کے واسطے خانقاہ تیار ہوگی اور دہات وقف ہونگے لیکن شیخ نے پیری کا عذر کیا اور امیر خسرو کی سفارش کی۔ ۱۲۸۱ء مین طغرل بیگ حاکم بنگالہ نے سرکشی کی اور اُسکی سزا پائی طغرل کی فتح کے شکریہ مین مطالبہ مال کے قیدی رہا کیے اور بقایا رعایا پر جو قرضون مین موجود تھے بخش دیے۔ ۱۲۸۴ء مین شاہزادہ محمد **سلطان** مغلون کی لڑائی مین بہادری سے مارا گیا جب یہہ خبر بادشاہ کو پہونچی بہت غمگین

غذا مورخ رابرٹسن اور کالیکر بیان ہی کہ بمقابلہ نورمن لوگون کے اس عہد کے امیرون اور رئیسون مین رفتہ رفتہ تہذیب اور شایستگی آگئی تھی اور آہستہ آہستہ لطافت اور نفاست آچلی تھی۔ گرم مصالحون کے استعمال سے کھانون کا مزہ ذایقہ دار اور خوشگوار ہوگیا تھا یہہ تمام ملک شام کے اہل اسلام کا طرز جہادی زمانہ مین اوڑایا تھا

لباس تاریخ وقایع نگار انگلستان مین مرقوم ہی کہ شاہ اڈورڈ سوم کی اہل دربار کے لباس سے اُس زمانہ کی وضع خوب معلوم ہوجاتی ہی۔ وضع دارون کی پوشاک یہہ تھی کہ چوڑے چوڑے استینون کے کرتے آدھی سفید آدھی نیلے۔ پایجامے گھٹنون سے بھی اونچے۔ جرابین رنگ برنگ کی۔ جوتون کی نوکین اتنی لمبی کہ سنہری زنجیرون سے کمر بند مین باندھی جاتی تھین۔ ڈھیلے لمبی لمبی بلدار۔ بالون کے جوڑے پیٹ پیچھے دُم سے لٹکتے ہوئے۔ چھوٹی چھوٹی ریشمی ٹوپیان اُنپر عجیب و غریب جانورون کی صورتین کھڑی ہوئین اور گھوڑی کی پیچھے پرتامون سے بندھی ہوئین

کیا اور ۶۸۶ھ مین اسّی برس کی عمر مین فردوس
برین کو رحلت ہوا - اس بادشاہ عادل اور
ہمہ صفت موصوف کا زمانہ مخلوق کے واسطے
نہایت امن امان اور چین چان کا گذرا - اس
زمانہ مین سوائے علما و فضلا کے بہت درویش
بھی کامل تھے جیسے شیخ فریدالدین مسعود شکر گنج
اور شیخ بہاء الدین زکریا اور شیخ صدر الدین
اور شیخ بدرالدین خلیفہ خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی -

اور بلبن نے اپنے لڑکے کو یہہ نصیحت فرمائی
کہ شاہونکی باطنی آرایش سے فضیلت حاصل
ہوتی ہے اور ظاہری آرایش مین امیر فقیر
دونون برابر ہین -

سلطان معزالدین کیقباد
سنہ ۶۸۷ھ سے سنہ ۶۸۹ھ تک

یہہ **بقرا خان** ولد **بلبن** حاکم بنگالہ کا
بیٹا تھا سنہ ۶۸۶ھ مین اپنے دادا کی وفات
کے بعد امرا کی غلبہ رائی سے تخت نشین
ہوا - تربیت تو کیقباد نے عمدہ پائی تھی تبھی
مودبون کی صحبت مین رہا تھا اُنکی نگرانی کی وجہ سے

بیگمات کی پوشاک مین ایک چیز نہایت
عجیب تھی کہ ٹوپیان چھجے دار ہوتی
تھین اور بعضی ٹوپیان دو فٹ اونچی
ہوتی تھین اور انکے اوپر سے رنگ برنگی
آبدار فیتون کی قطار مثل قوس قزح
کے لہراتی تھین - سات بڑی لمبی چوٹی
پھنتی تھین اور کمر چینین رنگ برنگی
اور اُنکے سنہری ڈبوان مین پیشقبض
کی جوڑی لگی رہتی تھی اور وہ
خوبصورت خوبصورت چالاک گھوڑون
پر سوار ہو کر سیر و شکار کو جاتی تھین
شاہ رچارڈ دوم کی بی بی این شاہزادی
بہیمیانی عورتون کی سواری کیواسطے
یکرخہ زین ایجاد کیا (بہرحال تو امرا
کا تھا لیکن غربا کا حال پر ملال تھا) اس
دستانے اس زمانہ مین امارت (امیر ہونے)
کی علامت تھی - تواریخ مذکورہ بالا
مین مرقوم ہے کہ اڈورڈ سوم کی
عہد مین مردہا ریون کو بل دے دے
چڑھاتی تھے اور بعضی مردون
کا لباس پسند کرتی تھین اور پہنتی تھین

لذات نفسانی کے گرد نہین پھرا تھا۔ لیکن سلطان ہوتے ہی مطلق العنان ہوگیا۔ اور جوانی دیوانی نے عیش رانی مین مشغول کیا۔ بادشاہ کے اس شیوہ کو دیکھکر تمام امرا عیش و کامرانی مین مصروف ہوے۔ تکلیف اُٹھ گئی اور تکلف آگیا۔ یہہ سچ ہے کہ ادبار کا پیش خیمہ عیاشی اور تکلف ہے۔ ارباب نشاط ڈھونڈھے نہین ملتے تھے شراب کی قیمت دس گونہ ہوگئی تھی یہہ حال دیکھکر وزیر نظام الدین کے دماغ مین ہوس بادشاہی سمای اول تو اُسنے کیخسرو جو بلبن کا ولیعہد اور پوتا اور محمد سلطان کا بیٹا اور لاہور کا حکمران تھا حیلہ سے قتل کرایا۔ اور امرا پر بھی یہہ وزیر ایسی ہی آفت لایا۔ جب بیٹے کے حالات بقراخان نے سنے اول تو بنگالہ سے نصیحت نامہ تحریر کیا۔ جب اُسپر عمل درآمد نہین دیکھا تو خود دہلی کی جانب روانہ ہوا۔ وزیر نے بادشاہ سے فوج تیار کرا مقابلہ پر آمادہ کیا۔ جسوقت طرفین کی فوجین دریای سرجو کے کنارہ پر ایک دوسرے کے مقابل ہوئین اسوقت قدرتی محبت کا دریا موجزن ہوا جو باپ اور بیٹے مین ہوتی ہے اور وہ ہی

علامت خوشی - اس عہد مین خوشی کا نشان ایک پارچہ سفید سر پر باندہنا تھا چنانچہ ہنری سوم کی جلوس کی خوشی مین تمام اہل انگلستان خیرخواہان سلطان کو حکم ہوا تھا کہ بادشاہ کی جلوس مین مہینہ بھر تک ایک سفید کپڑا اپنے سر پر باندھے رہین (جسطرح آجکل سیاہ کپڑا غمی کی علامت مین بازو پر باندھا جاتا ہی۔

عمارت مین یہہ ترقی ہوئی تھی کہ چھپروں کے بدلے کھپریلین پڑنے لگین تھین اور محرابین کنگرہ دار بننے لگین تھین اور نقش و نگار اور گل کاریان دیوارون پر ہونے لگین تھین۔ اور شیشے کے دروازون اور مٹی کے برتنون اور کوئلے کی آگ اور بجاے لکڑی کی مشعل کے شمع کی روشنی سے گھر کی رونق اور آرایش زیادہ ہوگئی تھی۔ لہذا اس زمانہ کی طرز عمارت کو گلزار کہتے ہین (شیشہ نے انگلستان مین ہنری دوم کے عہد سے رواج پایا یا ملک شام سے اُسکو مجاہدین انگلستان مین لیگئے تھے۔

اسباب خانہ - اہل تواریخ کا بیان ہے کہ

سبب

علامت خوشی

عمارت

اسباب خانہ

ہ یہہ ہنود کے یہان ہندو مین غمی کی علامت ہے۔

سبب باہم ملاپ کا ہوگیا۔ بعدہٗ امرا نے اس وزیر کو زہر سے مار دیا اور **جلال الدین** خلجی کو **نظام الدین** کے اختیارات دیکر وزیر کیا۔ **جلال الدین** نے چندروز مین ولیعہد کم عمر کو اپنے قبضہ مین کر بادشاہ جو کثرت شراب اور تعیش سے مفلوج ہوگیا تھا اور جن کے باپ کو بادشاہ نے قتل کرایا تھا اُن سے مروا دیا اور خود بادشاہ ہوگیا (جسطرح جوانمردی اور شجاعت حصول سلطنت کا باعث ہے اسیطرح عیش اور عشرت زوال ریاست کا پیش خیمہ ہے)۔

طرز معاشرت عہد خاندان غوری

ہنود کا طرز معاشرت قریب قریب مرقوم بالا کے تھا برھمنون کی بدولت بت پرستی ترقی پر تھی۔ اور اہل اسلام کا طرز معاشرت بھی اپنے پہلے فتحمندون اہل اسلام کی مانند تھا۔ کچھ نفاست لباس مین اور لطافت غذا مین مع اقسام کے زیادہ ہوگئی تھی۔

لباس۔ گرمی کے موافق باریک کپڑے ہندوستان مین ہر قسم کے عمدہ بنے جاتے تھے اور سردی کے اسباب قلت نہ داری ہنوز بہت قلیل تھی چنانچہ بڑی بڑی معقول زمینداروں کی گھرون مین عمدہ کائنات یہہ تھی کہ دو ایک پلنگ دو تین پیتل کے برتن۔ تین چار مونڈھی چھ سات پھکنیان دسپنے ہوتی تھی۔

زراعت۔ کھیتی کیاری ہر شخص کو پسند تھی کیونکہ وہی ایک پیٹ بھرنے کا ذریعہ تھا تاریخ انگلنڈ مین ہے کہ زراعت کا شغل علما اور رہبان کو بھی مرغوب و مطبوع تھا چنانچہ بکٹ اسقف اعظم اور اُسکے مرید راہب گھاس کاٹا کرتے تھے اور لانکہ کے گٹھے باندھا کرتے تھے یہی راہب باغون کی ترقی کا باعث ہوئے۔

مزدوری اور روپیہ۔ اس زمانہ کی مزدوری اور روپیہ کی قدر مزدوری کی مقدار سے اندازہ کرو گھسیارہ آٹھ پائی روز اور مزدور ایک آنہ روز۔ بڑھئی ایک آنہ چار پائی اور دھوبی دو آنے روز پاتا تھا تاریخ مین مذکور ہے کہ اُس زمانہ کا یہہ قانون تھا کہ کوئی شخص اپنی قرب جوار دور جاکر مزدوری نکرے لیکن ضلع ڈربی

طرز معاشرت عہد خاندان غوری۔

لباس

زراعت۔

مزدوری اور روپیہ۔

لیئے گرم کپڑے دوسرے ملک سے بھی آتے تھے کاشانی مخمل کاشان سے اور سقرلاط ولایتی ایران سے اور اطلس وغیرہ دوسری جگہ سے آتے تھے۔

انتظام — **انتظام** مالی اور ملکی دیوانی اور فوجداری لایق حکام کی وجہ سے عمدہ تھا۔

تعلیم — **تعلیم** علوم کی عام تھی بلا قید مذہب اور قوم کے۔

تجارت — **تجارت** زمانہ سابق سے ترقی پر تھی۔ زیادہ تر اہل عرب تجارت پیشہ غیر ملکوں کا مال ہند مین لاتے تھے اور ہندوستان کی اجناس دوسرے ملک کو لیجاتے تھے۔

فوج — **فوج و اسلحہ** — فوج اصول قواعد سے واقف تھی اور قواعد دانی کی وجہ سے تھوڑی فوج بہت انبوہ پر غالب آتی تھی۔ سلطان شہاب الدین کے عہد مین وہ فوج بھی تھی جو سفر مین درخت وغیرہ کاٹنے اور سڑک صاف کرنے کا کام دیتی تھی (سفر مینا) اور کچھ توپ کا بھی رواج ہوچلا تھا اگرچہ استعمال کے طریقہ نہایت کم معلوم تھے اور ناصر الدین محمود کے عہد مین تو تین ہزار توپ دہلی مین موجود تھین۔ مراۃ السلاطین سے

اور اسٹافرڈ اور لنکشیر اور اسکاٹ لنڈ اور دہلیس کے لوگ اس حکم سے مستثنی تھے۔

تجارت — **تجارت** کا رنگ ڈھنگ بادشاہ رچارڈ کی عہد مین ملک شام کی اہل اسلام سے انگلستان کے لوگون نے اوڑایا تھا گویا بڑا فائدہ جہاد کا یہہ ہوا۔ سب تجارتون مین اُون کی تجارت بہت بڑھی ہوئی تھی بلکہ اُون کی تجارت بادشاہ تک کرتا تھا چنانچہ شاہ فرانس بادشاہ انگلستان کو مضحکہ کی طور پر بادشاہ پشمینہ فروش کہتا تھا۔

فوج — **فوج** چار فرقہ پر منقسم تھی ایک سردار اور سوار جلوشاہی۔ دوسرے سواران سبک سیر یا بوُن پر سوار۔ تیسرے تیر انداز وہ دو قسم کی کمانین رکھتے تھے ایک نیم کش جنسے پردار تیر لگاتے تھے دوم خمیدہ جنسے سادے تیر مارتے تھے چوتھے پیادے اُنکے ہاتھون مین آہنی دستانے اُنمین برچھیان سر پر چہلم اور گلے مین دوہری زرہیان۔

نیزہ بازی — **نیزہ بازی**۔ اس عہد کی نیزہ بازی نومین کرامرا کی نیزہ بازی سے کم نہین تھی یہہ کرتب اور ایجاد ہوگئی تھے کہ نیزہ سے حلقہ آہنی

معلوم

معلوم ہوتا ہے کہ التمش کے عہد مین بندوق کا رواج ہو چلا تھا۔

غلامی۔ غلامی۔ اور دین اسلام کی بدولت ہندوستان مین اس عہد مین غلامی مبدل بہ سلطانی (بادشاہی) ہوی یعنی غلام بادشاہ ہونے لگے۔

ممانعت اشیاء ناجایز۔ ممانعت اشیاء ناجایز۔ اور دختر کشی کی ممانعت کی گئی۔ اور ایک عورت چند شوہرون کے تصرف سے باز رکھی گئی۔ اور اس رسم کو کہ نہ بردستی لے بھاگنا بھی ایک قسم کا بیاہ ہے مٹایا گیا۔ اور ستی ہونے کے رواج مین بھی مداخلت کی گئی۔ اور قمار بازی کو مٹایا۔ اور شراب خواری کو گھٹایا۔ اور شرک اور بے انتہا معبودون باطل کی پرستش سے باز رکھنے مین طرح طرح سے کوشش کی گئی۔

توحید و عبادت۔ توحید اور عبادت۔ اور توحید اور خدائے واحد کی عبادت کے لیے سعی بلیغ کی گئی۔ اور ہند مین ایک معبود (اللہ) کی عبادت کے واسطے مسجدین تیار ہوئین۔ گویا اس زمانہ سے یہان توحید آئی۔

تاریخ۔ تاریخ۔ اور علم تاریخ کا رواج ہند مین

مثل چوڑہی کے گھوڑے کو خوب پٹی دیکر لیجانا۔ دوسرے ایک کاٹ کی معلق مورت پر جسکے ہاتھ مین ایک کاٹ کی تلوار ہوتی تھی برچھا مثل میخ کے لگانا جسکا برچھا بیچا بیچ تصویر پر پڑتا تھا تو وہ نلیہ نکل جاتا تھا اور جسکا ذرا ہٹ کر لگتا تھا تو تصویر چکر کھا جاتی تھی اور جیدہ سوار اُسکی پاس سے گذرتا تھا تو وہ کاٹھ کی تلوار اُس نائی کی پاس زور سے پڑتی کہ معاذ اللہ۔ اور عربیون کو تیراندازی کا زیادہ شوق بلکہ بادشاہی فرمان تھا کہ تلوار کو اور عرب کے روزہ غاز کے بعد تیراندازی کیا کرین۔ اس ہی زمانہ مین ڈھال پر تین شیرون کا معرکہ ہوا تب بادشاہان انگلستان کی سپر پر یہ نشان ہمیشہ کے لیے ایجاد ہوا وقایع نگار انگلستان مین مرقوم ہے۔

لہو و لعب۔ لہو و لعب۔ کبوتر بازی کا سوا گھوڑدوڑ اور سانڈون کی لڑائی ہر ادنی اور اعلی کو مرغوب و پسند تھی۔ علاوہ ان دو کھیلون کے چکر پھینکنا اور گیند کھیلنا اور مرغون کی لڑانا خاص و عام کا خاص شغل تھا۔

مسلمان فتحمندون کی بدولت ہوا جسکے سبب سے نہایت عمدہ صدہا تاریخین دیکھنے مین آتی ہین اور ہزارون باتین مفید معلوم ہوتی ہین -

عورت کا بادشاہ ہونا - اور لایق کو بادشاہ بنانا اگرچہ عورت ہی ہو ہند مین اس عہد مین ہوا چنانچہ سلطان **رضیہ** کا بادشاہ ہونا اس امر پر شاہد ہے -

سڑک - اور سڑکون کی آغاز شہر مین اگرچہ راجہ **دسرت** کے عہد سے معلوم ہوتی ہے لیکن بعد راجہ **اشوک** کے زمانہ سے ملک کے بعض حصون مین بنی شروع ہوگئین اور اس خاندان کے وقت مین دارالسلطنت سے ہر صوبہ تک اور ہر صوبہ سے بڑے بڑے شہرون تک سڑکین تیار ہوگئین اور درخت سایہ دار اور پانی کا بھی انتظام کیا گیا -

رفاہ عام کے کام - اور مراۃ السلاطین اور طبقات ناصری مین مرقوم ہے کہ سلطان ناصرالدین نے کنوی اور معبد اور خانقاہین اور سرائین اور نہرین اور شاہ راہین

انتظام ملکی - قانون فیوڈل سسٹم کا عمل درآمد بادشاہ رچارڈ تک تو جاری رہا لیکن جب سے وکلا رعایا پارلیمنٹ مین شریک ہوئے قانون مذکور کو زوال آیا اور اسکی باقی رہی سہی بنیاد کو محاربات روز روز نے بالکل منہدم و منعدم کردیا - تاریخ انگلستان مصنفہ کالیر اور دیگر تواریخ مین مرقوم ہے کہ اس زمانہ کے پارلیمنٹ بھی حیرت افزای اور بے رحمی مین بے عدیل تھے بادشاہ کی بے اعتدالی پر بادشاہ کے مصاحبون پر بلا نازل ہوتی تھی چنانچہ ایک بار بادشاہ رچارڈ دوم نے پندرہ سو آدمیون کو پھانسی پر چڑھا دیا - اہل پارلیمنٹ نے بادشاہ کے کچھ مصاحبون کو تو مروا ڈالا اور باقی مقربون کے مال و منال کو چھین لیا - ہینٹ بیگار کا وہ عالم تھا کہ رعیت غلامی کی حالت سے بھی بدتر تھی جب بادشاہ کہین کو عازم سفر ہوتا تھا تو غلہ اور مویشی

اور محتاجون کی پرورش کے لئے محتاج خانے طیار کرائے - یہہ سب رفاہ عام کے کام ہین -

حفیہ نویسی وقانون مختص المقام -

اور خفیہ نویسی کا صیغہ بھی ایجاد ہوا - اور قانون مختص المقام بھی اجرا ہوا اور ملک کا دورہ رعیت کی حالت دریافت کرنیکو جاری ہوا - پل کا رواج بہت پہلے سے تھا - اور راستہ کے امن کے واسطے چوکیان مقرر ہوئین

ایجاد پنشن -

ایجاد پنشن - اور بڈھے ٹھیرہ سپاہیون کے لیئے پنشن کا رواج جاری ہوا لیکن پوری تنخواہ جو ایام ملازمت مین تھی -

لوازم شاہی -

لوازم شاہی - اور لوازم شاہی مین چتر اور دورباش کا شامل ہونا داخل ہوا -

معافی لگان اور رہائی قیدی -

معافی لگان اور رہائی قیدی - اور نادار کو بقایا لگان بخش دینا اور خوشی مین مطالبہ مال کے قیدی رہا کرنیکا طریق جاری ہوا - اور چھتری کا رواج قبل سے تھا - لیکن چھتر خاص شاہی لوازم مین گنا جاتا تھا -

زبان -

زبان - اور سلطان ناصرالدین کی بدولت زبان فارسی کو ہند مین رونق ہوئی -

اور چارہ اور گھاس اور گھوڑا کا دینا اور دیگر ضروریات سفر بار برداری وغیرہ بادشاہ اور ہمراہیان بادشاہ کیواسطے ضبط کیجاتی تھین اور بادشاہ اڈورڈ غربا کو گرفتار کرکے بجبر ملاح بناتا تھا - بادشاہ کی حال سے اُس زمانہ کے ملازمان شاہی کا حال قیاس کرلو کیونکہ بادشاہ مثل دریا کے ہی اور امیر وزیر اور ملازم مانند نہر اور شبع اور گول کے اُس جیسا پانی دریا کا ہوگا اسیطرح نہر اور شبع اور گول کا ہوگا بیت نیم ہیفدہ سلطان سیم واد زنند لشکر یانش ہزار مرغ بسیخ اس زمانہ کے امیرون کو نجاری اور سپہ گری مرغوب تھی اور درحقیقت شہ زوری اور سپاہ گری کی بڑی قدر تھی - وہ زمانہ اس مثل کا مصداق تھا جسکی لاٹھی اُسکی بھینس - اور ایک نرالا قانون جاری تھا جو شخص ایرلنڈ کا لباس پہنتا یا وہان کی زبان سیکھتا تو وہ حسب قانون مستوجب قید غلیظ اور جرمانہ

ایجاد چھاؤنی۔

ایجاد چھاؤنی - اور ہیبن نے جا بجا فوج کی چھاؤنیان مقرر کین جسکی بدولت رعیت کو رہزنون اور لوٹیرون اور مفسدون سے امن ملا اور بڑے بڑے جنگل صاف کرا دیے جسکی وجہ سے غارت گر غارت ہوئے اور ملک چین اور تردد کے قابل ہوگیا۔

ایجاد۔

مصنوعی دانت۔

مصنوعی دانت - اور اس عہد مین مصنوعی دانتون کا ایجاد ہوگیا تھا جو بجاے اصلی دانتون کے بعد گر جانے کے اصلی دانتون کا کام دیتے تھے۔

تدفین اور پنڈت کا مباحثہ۔

تدفین اور پنڈت کا مباحثہ - اور مسلمانون کے مردہ دفن کرنیکا دستور ہے اور ہندؤن کے جلانیکا۔ جب لشکر اسلام ہند کے قرب و جوار مین آیا تو ایک شاستری پنڈت نے ایک عالم فقیہ سے دریافت کیا کہ جملہ اسلامی اصول عقل کے موافق معلوم ہوتے ہین لیکن دفن مین جلانے سے کیا حکمت ہے۔ فقیہ نے پنڈت سے کہا کہ کوئی شخص سفر کرے اور اُسکے ایک بچہ اور بچہ کی ماں اور ایک روٹی پکانے والی ہو تو فرمائی کسکی سپرد بچہ کو کرے۔ پنڈت جی نے فرمایا کہ ماں کے

شدید ہوتا تھا اور قوانین ایرلند کو قبول کرنا بغاوت مین داخل تھا۔ تواریخ مین مسطور ہے کہ اڈورڈ کے عہد مین آئین مین تغیر ہوا کہ محکمۂ عوام نے نئے قوانین تجویز کرنے کا اختیار حاصل کیا جسسے رعیت کو بڑا فائدہ ہوا۔ اور ہنری دوم نے یہہ قانون مقرر کیا کہ حکام عدالت سال مین چھ بار ملک کا دورہ کیا کرین اور ہر دورہ مین تین حاکم جائین۔

زبان عربی سے یورپ کی زبانون مین نقل علوم و فلسفہ۔

نقل علوم و فلسفہ - تاریخ یونان مین مرقوم ہے کہ عربی زبان سے یورپ کی زبان مین فلسفہ اسطرح پر نقل کیا گیا کہ جب لشکر اہل یورپ کا ارض مقدس مین آیا اس غرض سے کہ بیت المقدس کو اہل اسلام کے ہاتھ سے نکال لین وہان پر بہت بہادری لڑائیان ہوئین اُس جنگ آزمائی کی حالت مین اہل یورپ نے ملک شام کی زمین کو شاداب اور آباد پایا اور وہان کی تمدن کو اپنے ممالک کی طرز معاشرت سے بہتر دیکھا اور اُن علوم و فنون کو کہ خلفاے عباسیہ نے جنکی جڑ کو مضبوط کیا تھا ملاحظہ کیا۔ اور

فقیہ نے جواب دیا کہ پس زمین جو بمنزلہ ماں کے ہے اُسکے حوالہ (دفن) کرنا بہتر ہے آگ مین جلانے سے جو مانند روٹی پکانے والی کے ہے۔

خاندان خلجی کی حکمرانی سنہ ۱۲۸۸ء سے سنہ ۱۳۲۱ء تک کل ۳۳ سال

خلجی ایک ترکی قوم تھی لیکن افغانون مین آباد ہونے کی وجہ سے افغان مشہور تھی۔

سنہ ۱۲۸۸ء سے سنہ ۱۲۹۶ء مین جلال الدین فیروز خلجی ستر برس کی عمر مین تخت ہند پر متمکن ہوا یہہ شخص سلاطین غورہ کا سردار تھا۔ پھر منصب وزارت پایا جب تخت سلطنت پر مستقل ہو گیا اُسوقت شمس الدین کیقباد کے بیٹے کو عدم کی سیر کرائی پھر قہر و غضب کو اپنے آپ سے بالکل دور کر دیا اور پورا لطف و حلم بنگیا۔ اور رعیت پر نہایت شفقت اور انصاف اور رحم کیا۔ اور سنہ ۱۲۹۰ء مین رنتھمبور پر فوج کشی کی اور سنہ ۱۲۹۱ء مین بلبن کے بھتیجے ملک جھجھو کو جو کڑہ کا مستقل بادشاہ بن بیٹھا تھا شکست دی اور گرفتار کیا لیکن جلال الدین مغلوب

اور جبکہ اُس قوم کو دیکھا جنھون نے قسطنطنیہ پر اپنا قبضہ کامل کر لیا تھا کہ تجارت اور صناعت اُنکی عمدہ اور اچھی ہین تو اُنھون نے خیال کیا کہ جب تک ہم اُنکی سی علوم اور اُنکی سی معارف حاصل نہین کرینگے تو اُنسے کسیطرح پر عہدہ برآر نہین ہو سکینگے پس اُنھون نے شام سے ملکون سے ہر قسم کی اور ہر علم کی کتابین بہم پہونچا کر ترجمہ کرائین اور اپنے ملکون مین اُنکو رواج دیا۔ لیکن جو کہ اُنھون نے زبان عربی سے ترجمہ کیا تھا نقصان رہگیا۔ پھر اُنھون نے یونانی اور لاطینی زبانون سے اُسکی تکمیل کی اور اُنکو اپنے مدارس مین جو اکسفورڈ اور پارلس اور دیگر شہرون اہل یورپ مین مروج کیا۔ اور ان علمون مین انکی تعلیم کا زمانہ پانسو برس تک رہا بعد اُسکے دولت عثمانیہ شہر قسطنطنیہ پر غالب آئی۔ وہ ارباب معارف کہ اہل یورپ سے اوجگہ موجود تھی جن کتابون کو کہ اُنھون نے ترجمہ کیا تھا دوسری دفعہ

باغیون کے ساتھ بہت نرمی سے پیش آیا اور قیدیون کو نہایت عزت سے رکھا۔ اور باقی ایام مین اپنے عہد کے انتظام سلطنت مین بہت نرمی برتی۔ اور **جلال الدین** شعر خوب کہتا تھا اور سنہ ۱۲۹۲ع مین ایک لاکھ سوار سے ہلاکو خان کا رشتہ دار حملہ آور ہوا اسکو شکست دی۔ اور **الغوخان** چنگیز خان کا نواسہ مع چار ہزار مغلون کے مسلمان ہوکر دہلی مین سکونت پذیر ہوا۔ اور سنہ ۱۲۹۶ع مین **علاء الدین** نے جو جلال الدین کا بھتیجا اور داماد تھا اور بعد کو اسکا جانشین ہوا **مہاراشٹر** کے راجہ رامدیو کی دارالحکومت **دیوگڑھ** پر جسکو اب **دولت آباد** کہتے ہین ایلیچپور سے گذر کر حملہ کیا راجہ دو میل شہر کے باہر آکر لڑا اور شکست پائی اور مجبور ہوکر اطاعت قبول کی اور ایلچپور اسکے حوالہ کردیا۔ مصنف طبقات ناصری کا بیان ہے جو اُس زمانہ مین موجود تھا کہ چالیس ہاتھی اور چند ہزار گھوڑے خاصہ غنیمت مین اور پچاس من سونا اور چند من موتی اور نفیس چیزین قیدیون سے لین۔ اور چھ سو من سونا اور سات سو من موتی اور دو سو من جواہر یاقوت

دقیق نظر سے دیکھا اور پہلے نسخہ سے تصحیح کی پھر علمانے انسے حاصل کیا اور نئی شرح ان کتابون پر لکھی اور آدمیون کو تعلیم دی اور اسکا نام فلسفہ جدید رکھا۔

علوم امرار علم سے بے بہرہ تھے۔ پھر غربا بیچارے کس شمار و قطار مین ہین۔ ہان پادری دین کے عالم ہوتے تھے (جسطرح ہندؤن مین برہمن) پادری فن الٰہیات اور دیگر علوم سے بھی شوق رکھتے تھے۔ اور عمدہ پیشہ بھی پادریون کے قبضہ مین تھے جیسے وکالت طبابت معلمی۔ اور راہب خانقاہون مین کتابون کی نقل کیا کرتے تھے ہر صفحہ کے حاشیہ پر جدول طلائی اور عمدہ رنگ آمیزی کی خوشنما جدول بناتے تھے۔ علمی کتابون کی بڑی قدر و قیمت تھی چنانچہ قلمی بیبل کی چار سو روپیہ قیمت تھی (جسکی آجکل دو روپیہ آٹھ آنہ قیمت ہے) اہل تواریخ کا بیان ہے کہ یہی زمانہ انگریزی علم ادب کے اختراع کا ہے اور انگریزی مین نظم و نثر کی ایجاد کا۔ اول کا موجد جیوفری

والٹاس

والماس وزمرد اور ہزار من چاندی اور چار ہزار من جامہ ریشمین وغیرہ رام دیو سی ملک علاء الدین لیکر اور خراج گذار کرکے دیوگڑھ سے واپس آیا۔ اب ملک علاء الدین کے دلمین حرص بادشاہی آئی بادشاہ کی گرفتاری کی ٹھہرائی۔ اپنے بھائی الماس بیگ کو بادشاہ کی خدمت مین بھیجا کہ علاء الدین تو حضور کے خوف کے باعث حضور مین حاضر ہو نہین سکتا حضور بہ نفس نفیس تشریف فرما ہون اور جو دولت کہ وہ لایا ہے اُسکو بطور نذر منظور فرمائین۔ بادشاہ دولت کے لالچ مین تھوڑی سی جمعیت کے ساتھہ علاء الدین سے ملاقات کے لیئے چلا آیا جب یہہ بوڑھا بادشاہ اپنے دغاباز بھتیجے سے ملکر چلا اُسوقت اُسکو دو نمک حرامون نے مار ڈالا اور یہہ واقعہ ۱۲۹۵ء مین ہوا۔ یہہ بادشاہ نہایت رحم دل اور انصاف دوست اور رعایا کے حال پر شفقت کرنے والا تھا اور شجاعت اور دلیری مین بھی کم نہ تھا۔

سلطان علاء الدین خلجی برادرزادہ و داماد سلطان جلال الدین فیروز

شاعر ہے اور دوسرے کا دو کلف ناشر۔

زبان۔

زبان۔ اور جو کہ زبان اہل زبان کے تابع ہوا اور اُسکی ترقی اور تنزل قوی ترقی اور تنزل کی تابع لہذا فتح نورمن سے اُسمین یہہ تغیر ہوا کہ وہ انگلو سکسن سے سمی سکسن یعنی سکسن مخلوط یا غیر خالص ہوگئی

ایجاد پارلیمنٹ۔

ایجاد پارلیمنٹ۔ یہی زمانہ تقرر پارلیمنٹ کا ہے یعنی ۱۲۵۸ء مین بمقام آکسفرڈ ایک کونسل ہوی جسکو پارلیمنٹ مجنون کہتے ہین اور ۱۲۶۵ء مین محکمہ عوام پارلیمنٹ کا تقرر ہوا۔ اسطرح کہ رئیس لیسٹر نے ہر ضلع کے پادریون اور امیرون اور سردارون کو طلب کیا اور ہر قصبہ اور شہر کے وکلا طلب کیے اور ان سب کی ایک پارلیمنٹ مقرر کی (آجکل کے پارلیمنٹ اُس ہی پر تو پر ہے یعنی ہوس آف لارڈس (محکمہ امراء) بمنزلہ امراء اور پادریون کی ہے اور ہوس آف کونس (محکمہ عوام) بمنزلہ وکلا اہل قصبات اور شہر کے) پھر ۱۲۹۵ء مین پہلی مرتبہ ایڈورڈ والون نے

بعد مارے جانے جلال الدین کے علاء الدین نے پادشاہی ٹھاٹ بدلا - اور کڑہ سے دہلی تک ہر منزل مین پانچ من سونا اور چاندی علاوہ انعام اور داد و دہش کی بکھیرا پہنے خیمہ کے روبرو تبختیق سے کراتا آیا - اور شاہ کے لڑکے رکن الدین ابراھیم کو خارج کرکے ۶۹۶ھ / ۱۲۹۶ء مین تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اور کوشک لعل کو دار السلطنت بنایا - اور سنہ مسطورہ مین ایک لاکھہ فوج نے مغلون کی ہند پر حملہ کیا لاہور کے میدان مین ظفر خان سپہ سالار نے علاء الدین کے اُنکو شکست دیکر پس پا کیا اور سنہ ۱۲۹۷ء مین نہروالہ اور گجرات کو فتح کیا اور آخر سنہ مذکور مین قتلق حاکم ماوراء النہر کے بیٹے نے دو لاکھہ سوار سے دہلی کا آمحاصرہ کیا علاء الدین نے تین لاکھہ سوار لے دہلی سے نکلکر قتلق کو ہزیمت دیکر پس پا کیا اور اپنا لقب سکندر ثانی رکھا اور افریقہ اور یورپ اور کل ایشیا کو تسخیر کا ارادہ کیا لیکن ارکان دولت نے اس ارادہ سے باز رکھا ۶۹۹ھ / ۱۲۹۹ء مین رنتھم بور کا محاصرہ کیا اور اسی سنہ مین بموجب قول چاہ کن راچاہ در پیش سلیمان شاہ

بعد ظلم و ستم سہنے کے اپنے امیرون کو فراہم کرکے ایک مجلس بنام نہا دپارلیمنٹ منعقد کی اور جور و ستم سے رہائی پائی -

جنگ مین شعر پڑھنا - دلیز مین اڈورڈ اول کے عہد تک بروقت جنگ کے شعرا کے اشعار واسطے قوت دل اور زیادتی شجاعت و جرات روح کے اسطرح پڑھے جاتے تھے جسطرح ایران مین لڑائی کے وقت شاہنامہ فردوسی کے اشعار اور عرب مین اشعار رجز پڑھے جاتے ہین اور ہندوستان مین بھاٹ لوگ کوت اور ساکھا بیان کرتے ہین اور اب انگلنڈ مین ہر وقت جنگ کے بجای اشعار شعرا خاص قسم کا باجا بجایا جاتا ہے -

تواریخ انگلستان مین مرقوم ہے کہ پیشتر بادشاہ اڈورڈ اول ہی نے اپنے بڑے بیٹے اڈورڈ دوم کو اسکی صغر سنی مین خطاب پرنس آف ویلس (شاہزادہ ویلس) دیا تھا اسواسطے کہ وہ اُس ملک کی ایک ضلع مسمی بہ کیرنارون مین پیدا ہوا تھا بس اُسی زمانہ سے یہہ دستور ہوگیا کہ بادشاہ انگلستان کی

جلسہ مین شعر پڑھنا -

آغاز خطاب پرنس آف ویلس -

علاء الدین

علاء الدین کا بھتیجا شکارگاہ مین علاء الدین کو زخمی کر اور اپنی دانست مین مردہ جان علاء الدین کی طرح بادشاہ بنا لیکن علاء الدین نے زخمون سے افاقہ پاکر لشکر مین آکر سلیمان شاہ کو قتل کرایا اور سال مسطورہ مین حاجی مولا دہلی مین باغی ہوا اور اپنے کردار کی سزا کو پہونچا۔ ۱۳۱۱ء مین رنتھم بور فتح ہوا - اور ہمیر دیو مارا گیا۔ اگرچہ علاء الدین ناخواندہ تھا مگر تھوڑی مدت مین استعداد علمی حاصل کر مشکل کتابون کے معنی خوب بیان کر سکتا تھا۔ ملک کے انتظام کیواسطے اُسنے چار قانون سوائے اور قانونون انتظامی کے جاری فرمائے ایک خفیہ نویس اور وقایع نگار جو شہر اور ولایت کے نیک و بد کی خبر بلاکم و کاست اوسپر ظاہر کرتے تھے مقرر فرمائے۔ دوسرے شراب کی ممانعت ایک لخت کردی۔ جسسے صدہا مفسدہ دور ہوے۔ تیسرے امراء آپس مین شادی بغیر اجازت شاہی نکر سکین (جسطرح اس زمانہ مین راجے بغیر اجازت گورنمنٹ باہم ملاقات اور میل جول نہین کر سکتے) چوتھے سویت رعیت - اور کاغذات پٹواری کے ایسے عمدہ

انگلستان مین نئی چیزون کا رواج۔

سکہ

آلہ پیمائش۔

انگلستان کے بادشاہون کو یہی خطاب ملتا ہی۔

ہنری دوم کے عہد سے انگلستان مین شیشہ کا رواج ہوا۔ اور اڈورڈ اول کے زمانہ سے پنچکی اور عینک اور مشرقی ملکون کا کاغذ اور شہر ونس کے آئینہ کا رواج انگلستان مین ہوا اور اڈورڈ دوم کے عہد مین ظروف گلی کا استعمال انگلستان مین شروع ہوا۔ اور ہنڈوی کا رواج ہوا۔ اور سکہ اس زمانہ مین پینتالیس روپیہ سیر کا تھا ہنری سوم کے عہد مین مہین کپڑا مثل ململ وغیرہ کے انگلستان مین لیجیم کے لوگون نے آکر بنا اور لوگون کو بنا سکایا اور پانی کے نل سیسہ کے بنائے گئے اور کاٹ کی مشعلون کے بدلے شمعون کا رواج ہوا۔ اور پتھر کے کوئلے کی تجارت کی اجازت دی گئی۔ اور راجر بیکن نے خوردبین اور سیربین کا رواج دیا اور اسی زمانہ مین نیک نامی کی چٹھیون کا رواج ہوا

آلہ پیمائش آب - پالس نامی ساکن شہر ونس نے سمندر کے پانی کی پیمائش کا آلہ ایجاد کیا

تیار کرائے تھے کہ پٹواری یا دیگر اشخاص ایک حبہ یا ایک لبوہ زمین کا غبن یا کم و بیش نہین کر سکتے تھے ۔ اور نہ بردست چودھری و مقدم کا زیردست کسان پر کچھ بس نہین چلتا تھا اور زمین پر لگان اور محصول بے رد و رعایت اشخاص حسب حیثیت زمین تمام پر برابر تھا اور اُس زمانہ مین نصف پیداوار حق سرکار تھا (جسطرح آجکل فی صدی پیداوار پچیس ۲۵ روپیہ حق سرکار ہے) ۔

سنہ ۱۳۰۳ء سنہ ۷۰۳ھ مین براہ بنگالہ تلنگانہ پر فوج کشی کی اور خود چتور کو تسخیر کیا اس سے پہلے ایک حملہ چتور پر اور کیا تھا جسکا قصہ پدماوت مین مذکور ہے اور تاریخ فرشتہ و تاریخ علائی اور ملحقات مین دوسری طرح مسطور ہے اس اثنا مین مغلون نے ایک لاکھ بیس ہزار سوار سے پھر حملہ کیا بادشاہ نے دہلی سے نکلکر **سیری** پر قیام کیا مغل ہند چھوڑ سندھ پار ہوا اپنے حدود مین بھاگ گئے ۔ سلطان نے اس مقام پر ہزار ستون کا قصر شاہی بنوایا اور بہت عمارات تعمیر کرائین اور دہلی کا محاصرہ اٹھوایا ۔ اور دیگر قلعجات بنوائے اور فیاضی بہت کی اور امیر خسرو دہلوی تاریخ علائی مین مرقوم ہے کہ سلطان نے قانون نرخ اشیا

اور اُسکی سوائے دو بہتے تنکون کی بیچ بیچ رکھی (مصر کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اول مصر مین آلہ مذکور ایجاد ہوا اگرچہ اُسکی ساخت کا انداز: دوسرا تھا) اشیائے مذکورہ بالا کے رواج اور ایجاد کو چند کتب تواریخ انگلستان سے انتخاب کرکے لکھا گیا ہے

حالت رعایا و غلامی ۔ تاریخ انگلستان مصنفہ کالیر اور دقائع نگار انگلستان مین مرقوم ہے کہ بادشاہ جان کے زمانہ تک آزاد رعایا بھی غلامون کی حالت سے زیادہ بدتر حالت مین بسر کرتی تھی (پھر غلامون کا کیا حال ہوگا اس زمانہ کی رعیت پر قیاس کرو) لیکن ہینری ثالث کے فرمان یعنی ۱۲۱۷ء سے رعایا کو کچھ آزادی نصیب ہوئی

حالت رعایا و غلامی ۔

باب

سلطنت خاندان لنکسٹر

بادشاہ ہنری چہارم ولادت سنہ ۱۳۶۶ء جلوس سنہ ۱۳۹۹ء وفات سنہ ۱۴۱۳ء

سنہ ۱۳۹۹ء مین ہنری چہارم تخت نشین ہوا ۔ اور اسکا ملک بسر کیا چند بار غدر ہوا اور نزع سلطنت کی فکر لوگون نے کی ۔

جاری کیا اُس زمانہ مین گیہون فی روپیہ سات من
اور نخود اور دہان اور ماش فی روپیہ دس من
جو فی روپیہ بارہ من اور مصری فی روپیہ بیس سیر
اور شکر فی روپیہ ایک من اور تیل فی روپیہ ایک
من اور اسیطرح گھی وغیرہ فروخت ہوتا تھا۔
محصول زمین مین غلہ لیا جاتا تھا اور قحط اور
کم پیداوار کے ایام مین سلطان کی طرف سے
کل رعیت کو بہ نرخ فصل دیا جاتا تھا اور
موٹا کپڑا چالیس گز تک فی روپیہ بکتا تھا۔ اور
اور عجائبات سے یہہ بات ہے کہ کل ملک مین
ایک نرخ تھا یہہ پیداوار کی بدولت تھا۔
عدہ گھوڑا سو روپیہ کو آتا تھا۔ سپاہی کی تنخواہ
سات روپیہ سے بیس روپیہ تک تھی اور سلطان
کی فوج مین چار لاکھ پچہتر ہزار سوار تھے۔
۱۳۰۳ء مین پھر مغلی فوج حملہ آور ہوئی اور
حدود امراہا مین سلطانی سپاہ نے اُسکو
شکست دی جب مغل سردار گرفتار ہوکر دہلی
مین آئے تو تماشائیون کا اسقدر ازدہام تھا
کہ آٹھ آنہ گلاس پانی بدقت تمام دستیاب
ہوا تھا۔
۱۳۰۵ء مین پھر مغلون نے چڑھائی کی اور

لیکن کچھہ پیش نہ گئی۔ پھر فرانس
کی خانگی جنگون مین مصروف رہا
دور آخر مین ہنری کی زندگی کو بڑے
بیٹے کی بدوضعی و بدکاری نے تلخ
کردیا اور اُسکو صبح کے آخر دورے نے
فنا کیا۔ استفنا عظم کنھٹر ہنری
کو اس شاہ نے قتل کرڈالا۔ مخالف
مذہب کے وجہ سے لوگون پر ظلم وستم ہوا
اور ایک تہبس زندہ جلا دیا اور
انگلستان مین تہبہ اسی وقت مین
رائج ہوئی۔ ہنری بیدار مغز اور چالاک
تھا اور پارلیمنٹ و رعیت کا مزاج دان
اس بادشاہ کے عہد مین ایک شخص اودن
نامی ہیش باغی رہا۔ بادشاہ ہی اُسکا کچھہ ہوکا

شاہ ہنری پنجم ۱۴۱۳ء
جلوس ۱۴۲۲ء وفات

۱۴۱۳ء مین ہنری پنجم جو بڑا
بدمعاش اور شورہ پشت مشہور تھا
بادشاہ ہوکر جری ہوگیا اور نواب
کو جھم کی بغاوت کو دفع کیا اور
باغیون کو گرفتار کرقتل کروایا اور

دریاے نیلاب کے کنارہ پر شکست کہائی۔
اور ہرات تک ملک خراج گذار ملک تعلق
سپہ سالار سلطان نے کرلیا ۱۳۹۸ء مین
جب راجہ رام دیو حاکم دیوگڑھ نے
باج گذاری سے انکار کیا تو ملک کافور
اور الغ خان کو اُسکی سرزنش کے
واسطے روانہ فرمایا سنہ مذکور کے اخیر
مین الغ خان نے دیولدیوی کو جو
گجرات کے راجہ کی بیٹی حسینان ہند مین
مشہور تھی اثناے راہ مین گرفتار کر دہلی
بھیجدیا یہان آکر خضر خان ولیعہد سلطنت
اور اُسمین باہم محبت ہوگئی پس بادشاہ
نے دونون کی شادی دستور کے موافق
کردی امیر خسرو نے انکی محبت کا حال اپنی
ایک دل چسپ مثنوی خضر خانی و دیولدیوی
رانی مین خوب لکھا ہے اور اس زمانہ سے
ہندو اپنی لڑکیان اہل اسلام کے ساتھ
بیاہنے لگے اور ملک کافور نے دیوگڑھ (دولت
آباد) صلح سے فتح کر راجہ رام دیو کو مع
تحایف دربار شاہی مین پیش کیا بادشاہ
نے کمال شفقت سے راجہ کو چتر سفید اور

بعد تین برس کے نواب اولڈ کیسل
کو بجرم بغاوت زندہ جلادیا۔ جو
روپیہ کہ جواہرات رہن رکھکر اور
زبردستی قرض لیکر جنگ فرانس کے
واسطے جمع کیا تھا وہ ۱۴۱۵ء حملہ
فرانس مین کام آیا اور بڑی جدال و
قتال کے بعد شاہ ہنری فتحمند
ہوا۔ سنہ ۱۴۱۷ء مین پھر محاربہ فرانس
گرم ہوا۔ اور چند شرائط پر مصالحہ
ہوگیا۔ پھر ولیعہد فرانس نے
سپاہ انگریزی کو شکست دی اور
بادشاہ ہنری کے بہائی کو
قتل کر ڈالا لیکن ہنری نے
اب ایسا حملہ کیا کہ پیرس
کے قریب تک پہنچگیا
اور دشمن کی تدبیر کو باطل کردیا
لیکن ہنری کی زیادتی میخواری
اور جوانی کی عیاشی جوان مرگی
کا باعث ہوئی۔ یہہ بادشاہ حسن
سیاست اور با تدبیر و شجاع
تھا۔ لیکن مغرور اور نخوت شعار

رائے رایان کا خطاب دیا اور اُسکا ملک خراج پر اوسی کو تفویض کردیا اور ۷۰۹ھ ۱۳۰۹ء مین ملک کافور نے قلعہ **دور نگل** اور ملک تلنگانہ فتح کیا۔ اس جنگ مین سلطان نے دو دو میل پر ڈاک کی چوکی خبر رسانی کے واسطے قایم کی تھی۔ اور ۷۱۰ھ ۱۳۱۰ء مین ملک کافور نے راجہ **بلال دیو** سے کرناٹک اور **ملیبار** کو راس کماری اور آدم کے پل تک فتح کیا اور سمندر کے کنارہ پر ایک مسجد خدائی واحد کی عبادت کے واسطے اپنے آقا کے نام پر (مسجد علائی) چونے اور پتھر سے بنائی اور ۷۱۱ھ ۱۳۱۱ء مین دہلی واپس آیا اور ضیاء برنی کے قول کے موافق چھ سو بارہ ہاتھی اور چھیاسٹھ ہزار من سونا اور چند صندوق جواہرات اور موتیون کے اور بیس ہزار گھوڑے لایا جسمین سے سلطان نے بعض بعض امیرون کو اُس سونے مین سے دس دس من اس فتح کی خوشی مین انعام مین دیا اور باقی اور سردارون اور عالمون اور مساکین کو تقسیم کردیا۔ اس کثرت سونے سے معلوم ہوتا ہے کہ بحر ہند کے سواحل پر چاندی کی چنداں قدر نہین تھی ۷۱۲ھ ۱۳۱۲ء مین پھر

آمدنی ملک

عیاش اور میخوار بھی پلی درجہ کا تھا اس زمانہ مین آمدنی ملک قریب پانچ لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ تھی۔

بادشاہ ہنری ششم

۱۴۲۲ء جلوس ۱۴۶۱ء وفات

۱۴۲۲ء مین **ہنری** ششم چھ مہینے کی عمر مین بادشاہ ہوا اور بیس آدمیون کی کونسل امور سلطنت کی انصرام کو مقرر ہوئی ۱۴۲۹ء مین بہ تدبیر ارباب کونسل اہل فرانس سے جنگ ہوی اور فتح پائی لیکن **جون** نامی عورت مدعیہ سالت نے بادشاہ فرانس سے فوج لیکر قلعہ **اورلینس** کو فتح کرلیا اور انگریزی فوج کو نکالدیا مگر شہر **کومپین** کی جنگ مین گرفتار ہوئی اور وہ ۱۴۳۱ء مین زندہ جلادی گئی۔ پھر اہل **کینٹ** نے بلوئی کیا اور لندن تک چھین لیا شاہ **ہنری** فرار ہوگیا اور مجنون بن گیا جب جنون کو صحت پائی تو نواب **یورک** سے لڑائی ٹھہرائی۔ نواب مذکور متواتر فتحیاب ہوا۔ اور دوبار **ہنری** کو گرفتار کرلیا۔ پارلیمنٹ نے یہ رائے ظاہر کی کہ

ملک کا فور دکن گیا اور راجہ مرہٹ اور تلنگ و کرناٹک سے باج وصول کر کے روانہ دہلی کیا۔ اہل تاریخ کا بیان ہے کہ سلطان علاء الدین کے عہد مین چوراسی لڑائیان چھوٹی بڑی ہوئین اور سب مین سلطان فتحمند رہا اور اُسکے زمانہ مین مسجدین و خانقاہ اور حوض اور منارہ اور حصار بکثرت بنے۔ اور آخیر عمر مین علاء الدین کا جسم اور طبیعت معمولی بے اعتدالیون کے سبب سے کمزور ہوگیا تھا اور ملک کافور سلطان کے مزاج مین دخیل ہوگیا تھا اُس نے شبہ ڈالکر دولون بیٹون اور بی بی کو قید کرایا اور سلطان کے بہائی الف خان اور سپہ سالار الغ خان کو قتل کرایا بغاوتون کا بازار گرم ہوا۔ بیماری بڑھا کی ۱۳۱۶ء مین وفات پائی۔ یہہ سلطان سخت مزاج تند خو نہایت سفاک اور شجاع و باہمت تھا اور ذہانت سے بھی خالی نہ تھا اور معاملات سپہ سالاری مین بڑا دانشمند تھا۔ اور اُسکی حشمت اور شوکت کا اندازہ یہان سے کرو کہ اُسکے ستر ہزار شاگرد پیشہ تھے۔

منجملہ عجائبات عہد سلطان علاء الدین کے جو تاریخ فیروز شاہی وغیرہ مین مذکور ہین چند یہہ ہین۔

ہنری ہین حیات بادشاہ رہی اور بعدہٗ نواب **یورک** اور اُسکے ورثہ کی طرف بادشاہت منتقل ہوجائے (اس عہد کی ممبران پارلیمنٹ غالب کے تابع اور مغلوب کے متبوع تھے)

شاہ **ہنری** ششم حلیم الطبع اور ضعیف الدماغ تھا اُسکو مشیرون پر اعتماد تھا اور اُنکی خطاؤن کا خمیازہ خود اوٹھاتا تھا۔

سوء نظمی کی وجہ سے آمدنی ملک صرف پچاس ہزار روپیہ سالانہ رہگئی تھی۔ اسی عہد مین مدرسہ عالیہ **ایٹن** مقرر ہوا۔ اور ۱۴۴۱ء مین لکڑی کے تختون پر چھپنا شروع ہوا۔ (تاریخ چین سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ چھاپہ کی اول چین مین ہوئی اور کاٹ کی حرفون اوسکی واسطے اختراع کئے گئے۔

سلطنت خاندان یورک

شاہ اڈورڈ چہارم ۱۴۶۱ء

جلوس ۱۴۸۳ء وفات

۱۴۶۱ء مین **اڈورڈ** چہارم بادشاہ ہوا اور ہنری کو قید کیا لیکن ۱۴۶۴ء مین نواب **وارک** بادشاہ کرنے بلوی لڑکا **اڈورڈ**

آمدنی ملک۔

تجارت۔

اول ملک مین ایسے قانون جاری کئے کہ راہ مین
تمام ممالک کے کوئی خوف باقی نہین رہا خلیج بنگالہ
سے کابل اور کوہ ہمالہ سے راس کماری تک
بے کھٹکے مسافر سفر کرتے تھے اور راتون دن تاجر اور
سوداگر بلا قافلہ اور بغیر رفیق تنہا بیش قیمت
اموال کو جہان چاہتے لیجاتے تھے اور جس پہاڑ
اور جنگل مین اپنا مال اوتار لیتے اُسکو حفاظت
کی راہ سے قلعہ جانتے تھے اور بے فکر پیر پھیلا کر
سوتے تھے اور غریب مسافر جس گاؤن مین اوترتا
تھا اُس گاؤن کا مقدم اپنے مہمان کی طرح عزت
سے رکھتا تھا۔ دوم اسکے زمانہ مین غلہ اور
دیگر اجناس باوجود اسکے بارآن کے نہایت
ارزان رہا اور جو نرخ اُسنے مقرر کیا تھا اُسکے
مرنے تک قایم رہا۔ سوم کل لڑائیون مین وہ
فتحیاب ہوا کہین اُسنے ہزیمت نہین اوٹھائی۔
چھ رم ستر ہزار معمار اور مزدور اُسکے ہر وقت
موجود رہتے تھے دو تین دن مین ایوان شاہی
عمدہ تیار کرتے تھے اور دو ہفتہ مین قلعہ عظیم الشان
بناتے تھے۔ اس زمانہ مین یہہ قیمتی کپڑے تھے
تسبیح (ایک ریشمی کپڑا) تبریزی۔ زربفت اور
زرنگار پنڈ انوع کا۔ اور خز دہلی کے کارخانہ کا

بھاگ گیا اور ہنری کو قید خانہ سے لاکر
پھر تخت پر بیٹھایا ۱۴۱۳ء کو شاہ
اڈورڈ مقام پرنٹ پر دارے
نیارے کی لڑائی لڑکر فتحمند ہوا اور
ہنری ظلوم و ستم قتل کیا گیا اب
اڈورڈ نے فرانس پر حملہ کا منصوبہ کیا
اور مالدارون سے نذرانہ بجبر لیا لیکن
۱۴۲۰ء مین شاہ فرانس نے چند شروط پر
مصالحہ کر لیا۔ مصالحہ ہذا رعایا کو ناگوار
ہوا کیونکہ اُنسے روپیہ زبردستی جنگ کے
لیے لیا گیا تھا اڈورڈ نے کچھ بات پر
نواب کلیرنس کو قتل کرا دیا۔ چونکہ
شاہ اڈورڈ عیاشی اور تماش بینی کی
وجہ سے مضمحل ہو گیا تھا لہذا مرض خفیف
مین مبتلا ہو کر مر گیا۔ اڈورڈ شہوت
نفسانیہ اور لذایذ قبیحہ مین مشغول رہتا
تھا۔ عیاش اور بہت میخوار تھا لہذا
بڑے بڑے معزز خاندانون کو بیعزت
کر دیا۔ اس عہد مین انگلستان مین چھاپہ
آیا اور ڈاک لندن سے سکاٹ لینڈ تک
جاری ہوئی بیس بیس میل پر سوار تھا

اور کمخاب اور شش تری اور حریر اور چینی اور بھیرم اور دیوگیری۔

سلطان قطب الدین مبارک شاہ بن سلطان علاء الدین

علاء الدین کی وفات کے دو روز بعد ملک کافور نے شہاب الدین عمر بن سلطان علاء الدین ہفت سالہ کو تخت نشین کیا اور خود وزیر اعظم بنا لیکن امراء کی سازش سے ملک کافور قتل کیا گیا اور شاہزادہ مبارک خان نائب سلطنت بنایا گیا۔ مبارک خان نے نیابت کی حالت مین امیرون کو متفق کر اپنے برادر عم کو معزول کر ۷۱۷ھ سنہ ۱۳۱۷ء مین تخت شاہی پر قدم رکھا آغاز سلطنت مین خوش اخلاقی اور رحم دلی سے برتاؤ کیا سترہ ہزار قیدیون کو رہا کرایا اور سخاوت کو بہت کام مین لایا۔ لیکن کمینون کو عہدے دینے لگا اور علائی قانون بھی منسوخ کر دیا گجرات کے سرکشون کو اُس نے دوبارہ تابع کیا اور سنہ ۱۳۱۸ء مین بادشاہ نے دکن مین جاکر ملیبار کے متمردون کو پامال کیا اور دیوگڑھ (دولت آباد) مین مسجد بنوائی۔

اور ایک دن مین سو میل خط جاتا تھا۔

بادشاہ اڈورڈ پنجم ۱۹۔ اپریل سنہ ۱۴۸۳ء جلوس ۲۵ جون سنہ ۱۴۸۳ء تا ۲۶ اپریل سنہ ۱۴۸۳ء مین اڈورڈ پنجم بادشاہ ہوا اور گیارہ ہفتہ رہا رچارڈ شاہ اڈورڈ کے چچا نے محبت سے پیرایہ مین اول تو اپنے تئین بھتیجے کا خیر خواہ ظاہر کیا پھر اڈورڈ کو قید کر سلطنت کو غصب کر لیا اور خیر خواہان سلطنت کو طعمہ تیغ کیا۔

شاہ رچارڈ سوم سنہ ۱۴۸۳ء جلوس سنہ ۱۴۸۵ء وفات

سنہ ۱۴۸۳ء مین رچارڈ سوم ملقب بہ خمیدہ پشت بادشاہ ہوا۔ اور ملک کا دورہ کیا اور شاہ اڈورڈ اور اُسکے بھائی کو مجلس داور مین قتل کروا دیا۔ اب خاص و عام نے بلوی شروع کیا اور غاصب سلطنت انگلستان پر خوف و خطر طاری ہوا۔ اس عالم پر اس مین ہنری تیس ہزار فوج لیکر دریائے سین مین آ پہونچا سنہ ۱۴۸۵ء مین مقام بوسورتہ پر ہنری اور شاہ رچارڈ مین جنگ ہوئی اور رچارڈ مارا گیا۔ اور تاج شاہی ہنری کے سر پر رکھا گیا۔

ان کا میابیون کے بعد مغرور ہوگیا اور عیاشی مین پڑ گیا - اور **خسرو** جو ایک کمینہ ہندو تھا اور دل مین بادشاہ بننے کا ارادہ رکھتا تھا اُسکو اپنا مشیر و وزیر کیا اُس نے ۱۳۲۱ء مین بادشاہ کو قتل کر تاج شاہی سر پر رکھا اور صدہا اہل اسلام بیگناہ کو آب تیغ پلایا اور عورات کو بے آبرو کیا لیکن **غازی ملک** حاکم لاہور نے دہلی پر فوج لاکر **خسرو** ہندو کو گرفتار کیا اور اپنے آقا کا انتقام لیا -

طرز معاشرت عہد خاندان خلجی

لباس - خوراک اور پوشاک تو زمانہ ماضی کے موافق بدستور تھی لیکن سلطان جلال الدین کے زمانہ مین امرائے کبار کا دربار کا لباس - جامہ - اور کمربند یعنی کمر سے باندھنے کا پٹکا سفید ہوتا تھا - اور جس شخص کو جامہ اور کمربند یا خلعت سفید دربار شاہی سے مرحمت ہوتا تھا وہ شخص بڑے امیرون مین شمار ہوتا تھا -

قیدی جس رتبہ کا ہوتا تھا اُسی انداز سے رکھا جاتا تھا اور معزز قیدی نفیس مکانون مین

مورخین کی راے ہے کہ **رچارڈ سوم** فریبی و مکار و بے رحم تھا اور حرص و طمع کی وجہ سے گناہے کبایر کا مرتکب ہوتا تھا -

طرز معاشرت اہل انگلستان کا سلاطین لنکشٹر اور شاہان خاندان یورک کے عہد مین

خوراک - غذاؤن مین تو کچھ چنداں جدید لذیذ ترکیبون کا نمونہ نہین پیدا ہوا تھا لیکن امیرون اور اہل مقدرت کے اوقات کھانا کھانے مین کچھ تغیر اور ترقی ہوگئی تھی یعنی امیر اور دولتمند دن رات مین چار مرتبہ کھانا کھاتے تھے اسطرح کہ اول سات بجے صبح ناشتہ تناول کرتے تھے پھر دس بجے چاشت کا کھانا کھاتے تھے پھر سہ پہر کے بعد چار بجے کچھ نوش کرتے تھے پھر نو بجے رات کو عشا (بیالو) کرتے تھے جسمین کچھ کلچہ اور اور خوشبودار شراب ہوتی تھی اور یہہ غذا سونے کے کمرون مین نوش ہوتی تھی -

اور ہر موسم کے موافق آسایش کے ساتھ رہتے تھے۔

اختراع نقشجات

اختراع نقشجات - سلطان علاء الدین نے کاغذات پیشواری اور ایسے نقشجات جس سے اہل قلم اور عمال مال مین خیانت نکرسکین ایجاد کیے۔

ڈاک اور وقایع نگار

ڈاک اور وقایع نگار - اور وقایع نگار (اخبار نویس) کا محکمہ اور گھوڑے کا داغ اختراع کیا۔ اور چوکی کی ڈاک خطوط کی آمد و رفت کے واسطے ایجاد کرکے مقرر کی۔

نرخ روزنامچہ

نرخ روزنامچہ - نرخ ہر چیز کا منڈی سے روزانہ سلطان کے حضور مین جاتا تھا اور روزنامچہ نے اس عہد سے آغاز پایا۔

ایجاد عماری

ایجاد عماری - اور سلطان نے ہاتھی کی عماری ایجاد کی حضرت امیر خسرو فرماتے ہین۔ بیت

کسی در شاہی دانگہ سواری
جزا و نہاد بر فیلان عماری

معافی محصول رہائی قیدی

معافی محصول رہائی قیدی - اور تخفیف محصول زمین کا رواج ہوا اور بادشاہ کی خوشی مین قیدی رہا کرنے کا۔ چنانچہ مبارک شاہ

مگر محنتی مزدور اور غربا لوگ معمولی دو وقت کھاتے تھے ایک دوپہر کو دوسرے شام کو اور یہی وقت اُنکو کھانے کا ہر موسم اور ہر ملک مین مناسب اور ہنوز رائج معلوم ہوتا ہے کیونکہ امیرون کو تو پورا اطمینان اور اتنی فرصت حاصل ہوتی ہے کہ وہ اپنے کھانے کے وقتون کو بدل سکین مگر محنتی مزدور روزمرہ کی محنت و مشقت کے سبب مجبور ہین اسواسطے اُنکی اوقات غذا ہر موسم مین یکسان رہنی چاہیئے)۔

پوشاک

پوشاک - اس عہد کے لباس کے باب مین مورخون کا بیان تو محرران اوراق یعنی محمد تراب علی کو کچھ مدد نہین دیتا اور جہانتک ہمنے تواریخ کا مطالعہ کیا اس عہد کی پوشاک کے بارہ مین عاری پایا لیکن اُس زمانہ کی تصویرون کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لباس طرز معاشرت سابق مین بیان ہوا ہے اوسیطرح کا لباس تصاویر مین پایا جاتا ہے اور تاریخ انگلستان جیمز ناٹن

نے تخت نشینی کی شادی مین سترہ ہزار قیدی رہا کئے اور شش ماہہ فوج کو انعام دیا۔

کیمیا گرون کی بڑی مٹی خراب تھی سلطان علاء الدین تو کیمیا گر کو دایم الحبس کر دیتا تھا۔

پان ۔ اور اس عہد تک دربار مین پان نہین کھایا جاتا تھا۔

سکہ ۔ اور اس زمانہ کے سکہ کو تنکہ یا تنخا جو چاندی اور سونے کا ہوتا تھا کہتے تھے اور وہ ایک تولہ کی برابر تھا۔ سونے کا تنخا سرخ (اشرفی) اور چاندی کا تنخا سفید (روپیہ) کہا جاتا تھا۔ (اور شاید یہی لفظ تنخواہ کا مخرج ہو جو ماہانہ خدمت کے عوض ملے ہے) اور تانبے کے سکہ کا نام جیتل (پیسہ) تھا جو سو ہوزن تولہ کے تھا اور روپیہ کے پچاس ملتے تھے۔

فوج و تنخواہ ۔ اور فوج اس عہد مین دو قسم کی تھی ایک باقاعدہ جنگی دوسری ملکی انتظام کے واسطے اور اُسکی بھرتی کا طریق یون تھا کہ فوج کے چھوٹے اور بڑے گروہ مع اپنے سردارون گھوڑے اور ہتیار سمیت آتے تھے اور شاہی فوج مین داخل ہو کر تنخواہ پر نوکر ہو جاتے تھے اور کبھی ایک ایک دو دو بھی آکر

اور تاریخ تاج انگلنڈ مین مرقوم ہی کہ اڈورڈ پنجم کے زمانہ مین گناہ گار سے توبہ کرنے کا یہہ لباس تھا اور یہہ شکل تھی کہ پا برہنہ اور کپڑا سفید سر پر اور چراغ ہاتھہ مین امیر ہو یا فقیر بھیک مانگنے کھاتے گرجے مین جائے اور عفو خطا کرے۔

تعلیم و تہذیب ۔ وقایع نگار انگلستان مین مرقوم ہے کہ جبتک محاربہ اور روزرز ۔ باب صلاح و سداد اہل انگلستان پر مسدود رہا سوا اسکے جب لوگون کو اپنی زندگی کا یقین نہ تھا تو تعلیم و تہذیب کا کیا خاک دریان کرے بلکہ اُنکا مقصد عظیم تو حفظ جان تھا لہذا وہ فن سپہ گری کو بہت ضروری سمجھتے تھے ادنی و اعلی برابر مصیبت مین مبتلا تھی۔ امرا اور اہل دول کے خاندان کے خاندان غارت ہو گئی۔ بڑے بڑے عظیم الشان قلعے منہدم ہو گئے اور سیکڑون دیہات جلکر خاک سیاہ ہو گئے۔ (اس زمانہ مین تعلیم و تہذیب مفقود تھی اور سپاہ گری ادنی و اعلی کو مرغوب تھی اہل دول

نوکر ہوتے تھے لیکن کم کم - اور کچھ ایسے نوکر ہوتے تھے کہ سرکار انکو گھوڑے دیتی تھی اور کچھ تنخواہ - اور ضرورت کے وقت زاید فوج بھی بھرتی کرلی جاتی تھی - اور راجپوتون کی مانند فوج کو جاگیر عنایت نہین ہوتی تھی خاصکر سلطان علاء الدین نے تو اس رسم کو بغاوت کے اندیشہ سے بالکل مسدود کردیا تھا -

رعایا و غلہ - اور رعایا کی خوش حالی و غلہ کی فراوانی اور نرخ کی ارزانی اور بامساک باران مین کسانون کو غلہ بادشاہ کیطرف سے بہ نرخ فصل ملنے سے بخوبی دریافت ہوسکتی ہے -

خاندان تغلق کی حکومت
۱۲۲۱ء سنہ ۱۲۱۲ھ سے سنہ ۱۳۱۲ء تک

غیاث الدین تغلق

۱۲۲۱ء سنہ ۶۲۱ھ مین غازی الملک تغلق نے خسرو کو اُسکے اعمال کی سزا دیکر تخت شاہی پر امیرون کی رضامندی سے جلوس فرمایا - اور اپنا خطاب غیاث الدین تغلق مقرر کیا - تغلق اصل مین سلطان بلبن کا ترکی غلام تھا - تخت پر قدم رکھتے ہی رفاہ عام کی طرف متوجہ ہوا - غارت اور صدہا بستیان جلکر خاک سیاہ ہوگئین یہ جنگ بڑے زور شور سے ۱۳۵۵ء سنہ ۷۵۵ھ سے ۱۳۸۸ء تک رہی)

انتظام سلطنت - تاریخ مذکور مین مسطور ہے کہ اس زمانہ مین بھی انگلستان مین سلطنت شخصی محدود تھی اور یہہ طرز حکومت طریقہ سیاست اُس قبیل سے ہے جو قرن اوسط مین یورپ مین جاری و شایع ہوا تھا - بادشاہ کا عہدہ قطعًا موروثی ہوگیا تھا اور بادشاہ کی حکومت الکل فی الکل حاصل تھی - اور بادشاہ تمام ملک کا مالک تھا مگر اُسکی حکومت تین اصول عظیمہ سیاست سے کہ قدیم الایام سے لحاظ و مرعی تھی محدود و مقید تھی اول بادشاہ کوئی قانون بدون استرضاے پارلیمنٹ نہ بنا سکتا تھا - دوم بادشاہ بدون رضامندی محکمہ مذکورہ رعایا سے ٹیکس نہ لے سکتا تھا سوم سیاست ملک مین اُسی قانون کی پابندی واجب تھی اور اگر وہ خلاف قانون کرتا تھا تو اُسکے کارندے اور مشیر مشغول الذمہ

انتظام سلطنت و اصول سیاست -

رعیت کی اصلاح حال اور امور مالی و ملکی مین
دن بھر مشغول رہتا تھا۔ نماز پانچون وقت کی
باجماعت پڑھتا تھا اور جسکا پریشان حال دیکھتا
تھا اُسکا احوال دریافت کرتا تھا پھر اُسکا تدارک
کرتا تھا۔ اہل علم کا قدردان تھا اہل اللہ پر
مہربان تھا۔ اور تجارت کو بڑی ترقی دی اور
مطالبہ بقایا مین ایک لاکھ سے ایک ہزار پر
اکتفا کی۔ ۱۳۲۲ء مین لدر دیو حاکم تلنگانہ نے
ادائے خراج سے سرتابی کی تو الغ خان بعہد
کو بھیجکر تلنگانہ فتح کیا۔ اس زمانہ مین دہلی کی
روانہ شدہ ڈاک چوکی ہفتہ مین دو مرتبہ تلنگانہ
پہونچتی تھی گویا تین روز مین دہلی سے ورنگل
دارالحکومت تلنگانہ مین موصول ہوتی تھی۔
۱۳۲۴ء مین بادشاہ بنگالہ کے سرکشون کی گوشمالی
کیواسطے اپنے بیٹے الغ خان کو اپنا نائب دہلی
مین مقرر کرکے گیا اور انکو زیر کیا بروقت بازگشت
کے اخان پور مین الغ خان سے ملا اُس نے
اپنے باپ کی ملاقات کے لیئے تین روز مین ایک
چوبی محل تیار کیا تھا باپ بیٹے اُس محل مین ملے
اور کھانے کھائے لیکن جسوقت بیٹا محل سے
ہاتھی اور گھوڑے پیش کش کے واسطے لینے گیا

رہتے تھے۔ اڈورڈ چہارم کے زمانہ مین
عوالیفن پارلیمنٹ قوانین بنائے گئے جو تبتک
باسم قوانین پارلیمنٹ موسوم ہین۔
۱۴۱۳ء تک تو کوئی قاعدہ اور قانون
مالک تاج و تخت ہونے کے بارہ مین
سوائے موروثی ہونے عہدہ شاہی کے
انگلستان مین قرار پایا نہین تھا جسکی
لاٹھی اُسکی بھینس۔ بادشاہ کی وفات
کے بعد ہوتی تھی۔ بہائی بادشاہ ہوجاتا
تھا اور بیٹا محروم رہجاتا تھا اور چھوٹا
بہائی یا بیٹا مالک سلطنت قرار پاجاتا
تھا اور بڑا بہائی اور بڑا بیٹا منھ تکتے
رہجاتا تھا اور اس وجہ سے تخت و تاج
حاصل کرنے مین بڑے بڑے قتال و
جدال ہوتے تھے لیکن اب اس عہد مین
ایک مدت کے بعد یہہ ضابطہ اصول اولیہ
قانون سلطنت انگلستان مین داخل ہوگیا
کہ اکبر اولاد مالک تاج و تخت ہو۔

زبان و املا۔ اس زمانہ مین زبان
مین چندان اختلاف نہین تھا تاریخ
کا لہجہ مین مرقوم ہے کہ اس عہد مین طبقہ اوسطی

دہ محل فوراً گر گیا اور بادشاہ مع پانچ رفیقون کے دب کر ۱۳۲۵ء مین مرگیا۔ حاجی محمدؐ کی تاریخ مین ہے کہ بجلی کے صدمہ سے گرا۔ اور بعض کا قول ہے کہ ہاتھیون کے دوڑ کی وجہ سے گرا یہہ سلطان حلیم وکریم اور عاقل وسلیم تھا۔ اُسکے عہد مین ایسے عمدہ عمدہ آئین مرتب ہوئے جنسے کاشتکارون کی بھبودی اور سبکدوشی متصور تھی اور جسطرح غیاث الدین تغلق کی تخت نشینی الزام اور تہمت سے منزہ و مبرا ہے اوسیطرح اُسکی سلطنت بھی بُرائی اور بدنامی کے دھبون سے پاک وصاف ہے۔

سلطان محمد شاہ تغلق عرف الغ خان بن غیاث الدین تغلق

۱۳۲۵ء مین بجاے اپنے باپ کے سریر آرائے سلطنت ہوا۔ جسطرح انسان کا بدن متضاد اجزا سے بنا ہے اوسیطرح سلطان محمدؐ مختلف اوصاف کا مجمع ہوا ہے اگرچہ یہہ بادشاہ بڑا اٹھیلا اور خونخوار اور اپنے تجویز کی تکمیل مین لوگون کی تکلیف کی ذرا پروا نہین کرتا تھا لیکن نہایت لایق اور عالم وزاہد اور مذہب کا حامی اور اپنے زمانہ کا بڑا تجربہ کار سپہ دار اور حد سے زیادہ

انگریزی رایج تھی اور اس زمانہ مین اور چاسر شاعر کی نظم مسمی بہ حکایات کنٹربری کی عبارت مین کچھ تھوڑا ہی سا فرق تھا۔ مگر ہان الفاظ کے املی مین بڑا اختلاف تھا اور املے مین صرف اصوات حروف کا لحاظ رہتا تھا لہذا ہر مصنف کے املی کا طریقہ جدا تھا اور اکثر اوقات ایک ہی صفحہ مین ایک ہی لفظ بصورت مختلفہ لکھا جاتا تھا۔

چھاپہ۔ اگرچہ چھاپہ کی ایجاد قبل ۱۴۳۵ء کے ملک چین مین ہوی ہے جیسا کہ مقدمہ کتاب مین مرقوم ہوا لیکن یورپ مین خصوصاً انگلستان مین پندرھوین سولھوین صدی عیسوی مین رواج پایا اور اُسکی اجرا سے یورپ مین فوایدِ کثیر اور دایمی پیدا ہوے۔ چھاپہ کی وجہ سے کتاب بنانی کا طریقہ بالکل بدل گیا اور قلمی کتابون کی عوض چھپی کتابین شایع ہوئین مگر اس عہد تک نہ تو چھپی کتابون کے آغاز مین مصنف اور کتابت کا نام ہوتا تھا اور نہ جلی حرف لکھے جاتے تھے اور نہ دیگر علامات

۱۴۳۵ء
۱

سخی تھا چنانچہ تخت نشینی کے چالیس روز بعد
جب تغلق آباد سے دہلی کے جانب روانہ ہوا
تو اسقدر اشرفی اور روپیہ کی نوچھاور کرائی
کہ اکثر دہلی کے فقیر گدائی سے مستغنی ہو گئے۔
اور باقی عمر بفراغت بسر کی۔ ایک روز امیر
نثار خان کو ایکسو ہاتھی اور ایک ہزار گھوڑے
اور ایک کرور تنکہ سرخ (اشرفی) اور چتر و دوربا
مرحمت فرمایا۔ اور ایک دن ملک سنجر بدخشانی کو
اسی لاکھ روپیہ اور عمادالدین کو ستر لاکھ روپیہ
اور اپنے استاد مولوی عضدالدین کو چالیس لاکھ
روپیہ بخشدیا اور اسیطرح مساکین پر کرم فرماتا
تھا اور ابن بطوطہ اپنی تاریخ مین لکھتا ہے کہ
ایک قصیدہ کے صلہ مین مجکو محمد شاہ نے پچیس ہزار
دینار مرحمت فرمائے اور ضیائی برنی مین مرقوم
ہے کہ ملک بھرام غزنین کو ایک کرور روپیہ ہر سال
بخشتا تھا اور بہت فصیح اور منشی اور اعلیٰ درجہ کا
خوشنویس تھا اور پنجگانہ نماز پڑھتا تھا اور مسکرات
سے مدام بچتا رہا۔ ۷۲۷ھ مین ابن داؤد خان
ہند پر حملہ آور ہوا اور اُس سے اور سلطان سے
کسی رقم پر مصالحہ ہوگیا۔ پھر دوآبہ مین اضافہ
لگان سہ گونہ کیا جسسے رعیت رنجیدہ ہوی اور

عمارت۔ اس زمانہ مین انگلستان
کی طرز معاشرت مین ایک تبدیلی عمارت
مین جدید پیدا ہوئی تھی وہ یہہ ہے کہ
امیرون نے قلعون کی عوض مین بڑی
بڑی کے مکانات بنانے شروع کیئے اور مکانون کو
نقش و نگار سے آراستہ کیا اور کمرون
مین مشجر کے پردے ڈالے۔ قصبات اور
دیہات کے مکانات کا ایک طرز خاص تھا
انکی اوپر کے درجے نیچے کے درجون سے
اسقدر باہر نکلے ہوتے تھے کہ تنگ گلیون
مین مقابل کے مکانات مین صرف چند فٹ
تفاوت باہم رہجاتا تھا چنانچہ تاریخ
انگلستان کا لیرمین مرقوم ہے کہ یہہ طرز
عمارت کا ہنوز پرانے قصبات کے مکانات
مین جیسا کہ چیسٹر ہے موجود ہے ظاہر
مین اسکا باعث یہہ معلوم ہوتا ہے کہ
انگلستان کے لوگون کو ابھی تک تازہ
وصاف ہوا اور شفاف روشنی کی ضرورت
اور قدر معلوم نہین تھی کہ یہہ جسم اور دل
و دماغ کو کسقدر مفید اور فایدہ مند ہے

عبادت اور گرجے۔ انگلستان مین اہل انگلستان

ایک قحط واقع ہوا جسنے ملک کو بڑا صدمہ پہونچایا
بادشاہ نے تانبے کے سکہ کا رواج دیا جسطرح
چین والون نے کاغذ کا روپیہ جاری کیا
تھا اور **قبلہ خان** فاتح چین نے اُسکے رواج
مین بہت کوشش کی تھی - لیکن یہہ سکہ
چند روزہ چلا اوسکی بدولت تجارت اور دیگر
امور مین فتور برپا ہو گئے - تین لاکھ ستر ہزار
سوار وسط ایشیا کی فتح کو مقرر کیے مگر سمین
کامیابی نہین ہوئی فوج متفرق ہو گئی ۱۳۸۳ھ
مین ایک لاکھ سوار **خسرو ملک** کو دیکر چین
کی تسخیر کے واسطے روانہ فرمایا وہ کوہ ہمالیہ
کی قومون کو تابع کرکے اور کوہ ہمالیہ سے
گذر کر حدود چین مین وارد ہوا - اور کاروائی
شروع کی کہ برسات سر پہ آگئی پس کثرت
بارش اور نہ ملنے رسد اور دشمن کے مقابلہ
سے بڑا حصہ فوج کا پہاڑ مین تلف ہوا اور
باقی جو واپس آئے انکو بادشاہ نے مار ڈالا
اور سنہ مذکور مین بادشاہ نے مالوہ کی بغاوت
کو رفع کیا ۱۳۹۲ھ مین پھر دیوگڈھ پسند
کرکے اُسکا نام دولت آباد رکھا اور دہلی
سے پایہ تخت منتقل فرماکر دولت آباد کو دارالحکومت

بادجود مذہب مسیحی اختیار کرنے اور علاوہ
تثلیث کے شرک مین گرفتار رہنے کی اور طرہ
اور سیر یہہ ہے کہ آپکو موحد جاننے کی اور
حضرت عیسےٰؑ کا اپنے تئین پیرو ماننے
کے گرجون مین مشرکون کی مانند مورتین
اور تصویرین تعظیمًا نصب کرتے تھے -
تواریخ انگلستان مین مسطور ہے کہ گرجون
کی مورتون اور تصویرون کو اڈورڈ
ششم کے عہد مین کرامویل نے توڑا پھوڑا

اشباہ معجزات - وقائع نگار انگلستان
مین مرقوم ہے کہ اس زمانہ مین نقول و
حکایات کی شبیہین (جیسے واجد علی شاہ
کا رہس تھا بلکہ یون کہا جائے کہ
جیسے کنہیا جی کا رہس تھا یا اس زمانہ
مین تھیٹر ہین) باقاعدہ بنی لگین اور
پہلے خود پادری گرجون مین ایسی شبیہین
بنتے تھے اور انہین اشباہ معجزات کہتے تھے
اور ان شبیہون سے یہہ مقصود تھا
کہ عوام الناس کو صحف مقدسہ
سماعیہ کے حالات معلوم ہو جائین
مگر اسنے بہت سوء ادب ہوتا تھا

اشباہ معجزات

قرار دیا اور دہلی سے دولت آباد کے جانے والون کے لیئے دونون طرف سڑک پر بڑے بڑے درخت سایہ دار لگوا دیئے اور چاہ اور سرائے مسافرون کے واسطے بنوادی۔ لیکن لوگون کو اس سفر مین سخت تکلیف کی برداشت کرنی پڑی اور مجبورًا وطن مالوف کو چھوڑ کر روانہ ہوئے۔ ۱۳۴۳ء مین جانب معبر کے روانہ ہوا اور وہان کا فتنہ دور کیا واپسی مین قصبہ بیر پر ایک دانت اوکھڑ گیا۔ اُسکو دفن کرکے ایک گنبد دار عمارت بنوائی دولت آباد سے پھر دہلی کو روانہ ہوا اور عام اجازت دیدی کہ جسکا دل چاہے دہلی کو جائے چنانچہ دہلی دوبارہ آباد ہوی۔ اطراف دہلی مین قحط شدید تھا بادشاہ نے کسانون کو تقاوی دیئے اور کنوے کھدوانے کو روپیہ دیا اور خود چاہ آب پاشی کے واسطے کھدوادیئے تاکہ قحط دور ہو۔ ۱۳۴۳ء مین کہکرون کے سردار ملک حیدر نے سرکشی اختیار کی سلطان نے خواجہ جہان کو روانہ فرماکر اُسکو مخذول و منکوب کیا۔ اور ایک عریضہ خلیفہ عباسی کو جو مصر مین تھا ارسال کیا۔ ۱۳۴۴ء مین خلیفہ نے حاجی سعید کی

شاہ ہنری چہارم کے عہد مین اسطرح کی ایک شبیہ اعجاز مقام ہمتہ فیلد مین بنائی گئی اور آٹھ دن تک لوگون کو دکھائی گئی اور از ابتدائی خلقت عالم تمام حالات مرقومہ صحف سماویہ اس شبیہ مین مشکل کی گئی۔ قریب زمانہ شاہ ہنری ششم کے۔ اخلاق کی شبیہین بنانے کا رسم نکلا اور یہہ شبیہین اشباہ معجزات سے نہایت بہتر و پاکیزہ تر تھین کہ ان مین اہل دنیا (نہ اہل دین یعنی پادری) شبیہ بنتے تھے اور انبیاء و رسل (جنکا ذکر کتب سماویہ مین ہے) کی شبیہین نہ بنائی جاتی تھین۔ ایسی شبیہون کو اشباہ اخلاق کہتے تھے اسواسطے کہ شبیہ بننے والے رحم اور عدل اور صدق اور اخلاق حمیدہ کی صورت بنتے تھے بادشاہان ٹیوڈر کے زمانہ مین (بعوض اشیاء ذہنیہ کے) اشیاء خارجیہ کی شبیہین بننے لگین جنکا استخراج تواریخ اور طرز معیشت و عنوان معاشرت سے کیا جاتا تھا

غلامی کی مذموم رسم جب سے انگلستان مین جس قباحت کے ساتھ اجرا ہوی تھی

معرفت منشور حکومت اور خلعت خلافت سلطان کو عطا فرمایا - سلطان نے خلیفہ کا نام خطبہ اور سکہ اور زربافتی جامون پر بطور طراز کے ثبت کرایا - ۱۳۴۵ء مین کڑہ کی بغاوت کو دور کیا اور دکن کے فتنہ کو نصرت خان سے فرد کر کے اصلاح کار کیا - جو کہ علی شاہ کی نیت فاسد تھی ۱۳۴۶ء مین گلبرگہ سے نظر بند کر کے غزنین مین قید کیا - اور بھرایچ مین عمارت قبر سالار مسعود غازی کی بنوائی - اور آبادی ملک اور زیادتی زراعت مین کوشش کی اور اس کے واسطے چند قوانین ایجاد فرمائے منجملہ انکے ایک یہہ ہے کہ تیس تیس کوس مربع زمین کا ایک ایک قطعہ پیمایش کر کے ہر ایک کو شخص لایق کے سپرد کیا اور اُسکو ہدایت فرمای کہ جسقدر اُسمین زمین غیر مزروعہ ہے مزروعہ کرے اور جو مزروعہ ہے اُسمین ایسی سعی کرے کہ اعلیٰ درجہ کی زراعت کو پہونچے - اس کام کے واسطے سو شقدار مقرر ہوے اور سلطان نے اس کام کے انجام کے لیئے ستر لاکھ روپیہ خزانہ سے بطور تقاوی مرحمت فرمایا - ۱۳۴۸ء مین دہلی سے روانہ ہو کر کوہ آبو پہونچکر گجرات کے فتنہ کو دفع کیا اور اثنائے راہ مین ضیای برنی مولف

اوسی قبیح صورت مین جیسا کہ پہلی طرز معاشرتون مین مذکور ہوا جاری چلی آتی تھی - اس زمانہ مین انگلستان کے غلامون کو کچھہ تخفیف تکلیف کی آثار نمایان ہوئے یعنی قریب زمانہ بادشاہ ہنری دوم کے آزادی غلامون کی مبارک رسم نے آغاز رواج پایا (آزادی غلام کی مبارک رسم کو اول اسلام نے ایجاد اور آغاز کیا) اور تین سو برس تک رسم مذکور آہستہ آہستہ اپنی حالت مین ترقی کرتی گئی اور جاری رہی چنانچہ تواریخ مین مذکور ہی کہ آزادی غلامان کا رواج ایسا آہستہ آہستہ شایع ہوا کہ اُس زمانہ کے مورخون کو بھی بخوبی محسوس نہین ہوا -

رواج آزادی غلام کے چند اسباب قدرتی طور پر خود بخود پیدا ہو گئے منجملہ اُنکی ایک سبب آزادی غلام کا یہہ بھی ہوا کہ غلام گر قوم کی جنگ خانگی سے قوت و طاقت ٹوٹ پھوٹ گئی تھی - دوسرے خانگی لڑائی کے سبب امرا اور حکام مین بہت ضعف آگیا تھا جو غلامون سے زیادہ فائدہ اوٹھاتے تھے

اسباب آزادی غلام

تاریخ فیروز شاہی سے دریافت کیا کہ بادشاہ کو کسے
محل پہ سیاست (قتل کرنا) مناسب ہے - عرض
کیا کہ تاریخ کسروی مین مرقوم ہے کہ سات جگہ -
اول مرتد پہ - دوم عمدًا قاتل ناحق پہ - سوم زانی
پہ - چہارم غدار پہ - پنجم سردار باغی پہ - ششم
اُس رعایا پہ جو باغیون مین ملجائے - ہفتم اُسپر
جو بادشاہ کے حکم کو ذلیل وخوار جانکر فرمان بری
نکرے - جب محمد تغلق نے اجلاف کو بڑے بڑے
عہدے اس غرض سے دینے شروع کئے کہ
اشراف اُسکے سخت حکمون کی تعمیل مین عمدًا
تساہل کرتے ہین تو اجلاف نے حوصلے سے
زیادہ مناصب پاکر لوگون پہ سخت گیری آغاز
کی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ دکن اور گجرات مین بغاوت
ہوگئی - ضیائی برنی کا قول ہے کہ بادشاہ نے
اس حالت مین مجھسے دریافت فرمایا کہ میرے
ملک مین امراض متضادہ پیدا ہوگئے ہین ایسے
حال مین تاریخ کا کیا قول فیصل ہے - عرض کیا
کہ مین نے ایک تاریخ مین دیکھا ہے کہ جب خلایق
بادشاہ کے اعمال سے تنفر کرے اور ملک مین
فتنہ اور بغاوت زیادہ ہو تو اُسکا علاج یہہ ہے
کہ بادشاہ اپنے بیٹے یا بہائی کو اپنا جانشین کرے

پس یہہ امر زیادہ باعث تائید
اور تقویت آزادی غلامون کا
ہوا کیونکہ اونھون نے عدم
آزادی مین اپنی ضعیفی کے
سبب زیادہ پیروی نہین
کی - تیسرے اکثر روم کے ایسے
پادری تھے جو انگلستان کے
باندی غلامون پہ ترحم کی نظر کرتے
تھے اور اُنکی ردی حالت پر
ترس کھاتے تھے پس جو
ایجاد کی مان احتیاج ہے
پادریون نے انگلنڈ کے غلامون
کی آزادی کے واسطے یہہ قاعدہ
مقرر کیا کہ جسوقت غلامون کا
مالک قریب الموت ہوتا تھا
تو پادری لوگ بتمام حکومت
کلیسائی غلامون کے مالک
کو غلامون کے آزاد کر دینے
کی ترغیب دیتے تھے - اور
مالک غلام پادریون کے وعدہ
اور وعید سنکر غلامون کی آزادی

اور خود گوشہ نشین ہو گیا۔ سلطان نے جونا گڑھ وغیرہ کے فتنہ کو خود دفع کیا اور ۱۳۵۰ء مین بیمار ہو کر سندہ کے کنارہ پر فوت ہو گیا۔ شہاب الدین نے مسالک الابصار مین رقم کیا ہے کہ محمد تغلق کے عہد مین بڑا درجہ خان کا ہے اور ہر ایک خان کے زیر حکم دس ہزار سوار ہین اور سلطان کے دربار مین انشی خان ہین خان کے بعد ملک کا درجہ ہے ملک کے بعد امیر کا۔ اس سلطان کی فوج مین نو لاکھ سوار اور تین ہزار ہاتھی ہین لڑائی کے وقت ہاتھیون پر لوہے کی جھول ڈالتے ہین۔ بادشاہی کارخانہ مین چار سو جولاہے ریشمی کپڑے اور پالنوز زربافت مدام کمخواب خلعتون کے واسطے بنا کرتے ہین ہر سال دو لاکھ خلعت اور دس ہزار عربی گھوڑے انعام مین تقسیم ہوتے ہین وزیر کے تابع چار نائب اور چار دبیر ہین اور ہر دبیر کے ماتحت تین سو محرر ہین کم مشاہرہ کا محرر ہزار روپیہ سے کم نہین پاتا تھا۔ دربار صبح و شام دو وقت ہوتا ہے۔ پالنو آدمی خاصے پر سلطان کے ساتھ کھانا کھایا کرتے ہین۔ ہر خند

اسباب فوج و کیفیت دربار وغیرہ۔

کی طرف مایل ہوتے تھے۔

وقایع نگار انگلستان اور تواریخ انگلنڈ کا لیر وغیرہ مین مرقوم ہے کہ جب انگریز کے نام کو لوگ باعث ذلت اور توہین سمجھتے تھے جب نکولاس بریکسپیر کہ قوم انگریز سے تھا پوپ کے مرتبہ پر فایز ہوا۔ اور قریب اوسی زمانہ کے ٹامس اے بکٹ کہ یہہ بھی انگریز ہی تھا انگلستان کے نورمن بادشاہ سے برسر مقابلہ ہوا تو ذلت مذکور مین کچھ کمی آئی۔

ابتدائے توپ انگلستان مین۔

ابتدائے توپ۔ توپ کی رواج کا انگلستان مین پہلا واقعہ یون لکھا ہے کہ جب ۱۳۰۵ء مین ہنری چہارم نے شہر برک کا محاصرہ کیا تو ایک بڑی توپ کا گولہ قلعہ کے ایک برج پر اس زور سے پڑا کہ اُسکے پرخچے اوڑ گئے اور اہل قلعہ نے مارے خوف کے

سلطان

سلطان کے باورچی خانہ مین دو ہزار دمبہ و بھیڑ اور اڑہائی ہزار بقرہ و بیل صرف ہوتے ہین ۔

اور ابن بطوطہ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بادشاہ کے عہد مین تین طرح کی ڈاک تھی ایک گھوڑے کی چوکی دوسرے آدمی کی چوکی اور تیسرے بکارے کی ڈاک تھی اور بکارے کی ڈاک سب سے جلد خبر رسان تھی ۔

ڈاک ۔

فیروز شاہ بن سالار رجب سنہ ۱۳۵۲ء سے سنہ ۱۳۹۰ء تک

سنہ ۱۳۵۲ء مین سلطان محمد تغلق کی وفات کے بعد اُسکا بھتیجا فیروز شاہ سریر آرائے خلافت ہوا سنہ ۱۳۵۴ء مین سرستی کے کنارہ پر عمارت عالیہ تعمیر فرمائین اور بنگالہ جاکر حاجی الیاس کے شر کو دفع کیا ۔ سنہ ۱۳۵۵ء مین دہلی کے نزدیک جمنا کے نہر کے کنارہ پر شہر فیروز آباد آباد کیا ۔ سنہ ۱۳۵۶ء مین دریائے ستلج سے نہر کھدوا کر جھجھر تک جاری کی سنہ ۱۳۵۷ء مین آٹھ نہرین اور کھدوائین اور نہر سرکھترہ کے کنارہ پر دروازے کھول دیے ۔

فوج بحری ۔

فوج بحری ۔ بحری فوج انگریزی کی انگلستان مین اس زمانہ سے بنا قایم ہوئی ۔

آمدنی ملک ۔

آمدنی ملک ۔ ہنری پنجم کے عہد مین آمدنی ملک انگلستان کی قریب پانچ لاکھ اور ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ کے تھی چنانچہ تاریخ نکالیر مین ہے اور وقایع نگار انگلستان مین مرقوم ہے کہ ہنری ششم کے زمانہ مین انگلنڈ کی آمدنی صرف پچاس ہزار روپیہ سالانہ رہگئی تھی ۔

اجرائے ڈاک ۔

اجرائے ڈاک ۔ تواریخ مین مذکور ہے کہ اڈورڈ چہارم کے عہد مین اول مرتبہ انگلستان مین ڈاک لندن سے اسکاٹ لنڈ تک جاری ہوی اور ڈاک کی کیفیت یہہ تھی کہ بیس بیس میل کے فاصلہ پر سوار مقرر کیے جاتے تھے اور وہ دست بدست ایک دن

ایک شہر فیروز آباد نام اور آباد کیا - اور یہ
سال مذکور مین خلیفہ عباسی **الحاکم بامر اللہ**
کا منشور ممالک ہند کی تفویض اور دکن کے
بہمنیہ شاہ کی سفارش مین مصر سے آیا اور یہ
حاکم بنگالہ کا بھی نذرانہ آیا - اسی سال مین
بنگالہ اور دکن شاہ دہلی کے تصرف سے
خارج ہوکر پیشکش اور تحفہ شاہ دہلی کے
واسطے روانہ کرنے لگے - ۱۳۲۷ء مین
تاتار خان کو سرحد غزنین کا شقدار مقرر
کیا - اور خود لکھنوتی کو روانہ ہوا - اور شہزادہ
فتح خان کے نام خطبہ اور سکہ جاری کیا -
اور جملہ اسباب شاہی علحدہ کرکے شاہ
بنا دیا شہزادہ باوجود صغیر سنی کے لہو و لعب
سے پرہیز کرکے صبح سے دوپہر تک اور شام سے
پھر پھر رات تک نوشت و خواند مین مشغول
رہتا تھا اور بڑے امور کو نہایت خوش اسلوبی
سے فیصل کرتا تھا کہ اہل عقل دنگ ہو جاتی
تھے - ایک بار ایک بڑھیا نے اثنائے راہ
مین استغاثہ کیا کہ میرے فرزند اور شوہر
کو شاہی سپاہیون نے مجرم سمجھکر پکڑ لیا ہے
اور وہ جاسوس نہین بیگناہ ہین - شہزادہ نے

سو میل خطوط اور مراسلات
بھیجا تے تھے -

شیشہ بنا - ۱۳۵۷ء مین
انگلستان مین شیشہ کا بنانا
شروع ہوا -

باب

عہد سلاطین ٹیوڈر ۱۴۸۵ء

سے ۱۶۰۳ء تک کل ۱۱۸ سال

شاہ ہنری ہفتم ۱۴۸۵ء

جلوس ۱۴۸۵ء وفات

۱۵۰۹ء مین **ہنری ہفتم** نے
تخت نشین ہوکر انگلستان کی حقیقی تاریخ
کا عہد شروع کیا اور امرا کو امیری
لباس مین تزاقی کرتے تھے اور
واقعین کہ درحقیقت غلام تھے اُنکی
حالت نے تبدیلی کے آثار پیدا کئے -
جب بادشاہ دورہ مین تھا کہ فساد
رونما ہوا - اس فساد کو بہت جلد
رفع کیا اور **برسٹل** مین پہنچکر منادی
اہل شہر کو تجارت کی ترغیب دی -

فرمایا کہ دو گواہ اپنے قول کے صداقت پر لا۔ بڑھیا نے
کہا کہ گواہون کے آنے مین دیر ہوگی اور پھر
شاہزادہ تک پہنچنا مشکل ہوگا۔ شہزادہ نے سنکر
کہا جا گواہ لا مین تیرے آنے تک یہان کھڑا
ہون۔ سہ پہر تک وہان کھڑا رہا اور درخت
کے سایہ تلے باوجود کہنے مصاحبون کے نہ گیا
کہ خلاف وعدہ ہوگا۔ جب بڑھیا کے گواہ سنلیے
اور اُسکے لڑکے اور شوہر کو رہا کرایا تب فجر کا
کھانا عصر کے بعد کھایا۔ ۱۳۶۲ء مین سلطان
دہلی مین واپس آیا اور ستلج و سلیم کا درمیانی
پشتہ کھدوا کر دونو دریاؤن کو ملا دیا جس سے
آب پاشی خوب ہونے لگی۔ اور ۱۳۷۱ء مین
شہزادہ فتح خان نے انتقال کیا ۱۳۷۹ء مین پرگنہ
اٹاوہ کے متمردون کو سرتابی کی سزا دی۔ ۱۳۸۸ء
مین سلطان نے شہزادہ محمد خان کو ناصرالدین
محمد شاہ کا خطاب دیکر اسباب شاہی اُسکو تفویض
کیا اور آپ خدا واحد کی عبادت کے واسطے
عزلت گزین ہوا۔ ناصرالدین محمد شاہ نے خطبہ مین
اپنا اور باپ کا دونون نام قایم رکھے۔ لیکن چند روز
بعد عیش و عشرت مین پڑ گیا۔ امرا نے سلطان
کے اتفاق رائے سے محمد شاہ کو معزول کر کے
اگرچہ بادشاہ نے ملکہ **الزبتہ** کو گوشہ
تنہائی مین ڈال رکھا تھا لیکن
اُسکو بادشاہ سے استحقاق سلطنت
زیادہ تھا لہذا رعایا نے ملکہ کی
تاجداری تسلیم و احتشام سے کر
شریک بادشاہت کیا۔ اب بادشاہ
نے شاہ فرانس سے لڑنے کیواسطے
لوگون سے نذرانے بجبر لیے اور
امرا نے اپنی جاگیرین بیع و رہن
کر کے بادشاہ کو اس امید پر روپیہ
دیا کہ فرانس کی لوٹ مین ہم حصہ دار
ہونگے لیکن بادشاہ نے فرانس سے
مصالحہ کر لیا۔ اسپر امرا بہت بگڑے
یہہ واقعہ ۱۴۹۲ء مین ہوا۔ اب
وارپ بک نامی نے اپنے تئین شاہزادہ
پلین ٹیجنٹ مشہور کر بغاوت
کا جھنڈا قایم کیا اور جا بجا ملک مین
فساد برپا۔ شاہ اسکاٹ لند بھی اُسکا
مددگار ہو کر لڑا لیکن فتح شاہ **ہنری**
ہفتم کے نام رہی۔ بعدہ **وارپ بک**
گرفتار ہوا اور قتل کیا گیا۔ اور

تغلق شاہ شہزادہ فتح خان کے بیٹے کو سزاوار تخت وتاج قرار دیکر بادشاہی پر نام زد کیا۔ ۱۳۹۰ء ۷۹۲ھ مین سلطان فیروز شاہ نے دنیائے فانی سے ملک جاودانی کی راہ لی۔ وفات فیروز سے تاریخ فوت حاصل ہوتے ہے یہہ سلطان فاضل وعادل کریم ورحیم وحلیم تھا رعیت اور لشکر کا دوست تھا۔ تاریخ فتوحات فیروز شاہی اس ہی سلطان کے تصنیفات سے ہی اور اغرالدین نے اس ہی عہد مین دلایل فیروز شاہی حکمت عملی مین اور ضیای برنی نے تاریخ فیروز شاہی تصنیف کی اور عمدہ عمدہ قوانین جاری کئے جس سے کمال رفاہ عام ہوا اور اس سلطان کی عمارات کی بعض تواریخ مین یون تفصیل لکھی ہے کہ تیس شہر آباد کئے اور چالیس جامع مسجد اور تیس مدارس کلان اور بیس خانقاہ اور دوسو سرائے ومسافرخانہ اور سو نہرین[1] اور پچاس بند ندیون کے اور تالاب آبپاشی کے واسطے اور ڈیڑھ سو چاہ اور سو کوشک

[1] چنانچہ جمنا کی نہر ہنوز موجود ہے اور اپنے دونون جانب کے حاشیہ کی زمین کو آج کے دن تک سرسبزی بخشتی ہے۔

بدنصیب شاہزادہ نواب وارک جسکی تمام عمر قید مین بسر ہوی تھی اور اُسکا کچھہ گناہ نہ تھا سوا اسکے کہ بادشاہان پلین ٹیجنٹ کی اولاد ذکور مین ایک یہی شاہزادہ باقی ہے اُسکو **ہنری** ہفتم نے فتنہ پردازی کی تہمت لگاکر پھانسی دیدی **ہنری** ہفتم نے آغاز سلطنت سے زبردستی رعایا سے روپیہ لیا اور بذریعہ **ڈڈلی** اسپیکر پارلیمنٹ کی مخلوق کو لوٹتا تھا۔ ایک بار نواب اکسفرڈ نے بادشاہ کی دعوت کی شاہ نے نواب کے ملازم اور سامان زرق برق دیکھکر نواب پر لاکھہ روپیہ جرمانہ کیا (واہ سبحان اللہ بادشاہ کیا عالی ہمت تھا) بادشاہ ہنری ہفتم نے ۱۵۰۹ء مین وفات پائی۔ اس بادشاہ نے **رچارڈ** پلین ٹیجنٹ نواب یورک بےگناہ کو اور **وارک** شاہزادہ بے قصور

اور دس حمام اور پانچ شفاخانہ اور سو پل پختہ
عبور عوام کے واسطے اور سو مقبرہ اور دس
منارہ کلان اور باغ بہت طیار کرائے جس سے
ملک ورعیت کو بڑا فایدہ حاصل ہوا - فتوحات
فیروز شاہی سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانہ
مین صرف خراج یعنی زمین مزروعہ کی پیدایش
کا دسوان حصہ حق سلطان تھا - اور کل چیزون
پر محصول معاف تھا یہہ اُس زمانہ کے لوگون کی
خوش قسمتی تھی (ہمارے زمانہ ۱۸۹۱ع مین زمین
کی پیداوار پر فی صدی دس روپیہ الو اب
اور پینتالیس روپیہ لگان کل فی صدی پچپن روپیہ
حق سرکار ہین اور پینتالیس روپیہ حق زمیندار
ہین اور محصول دنیا کی کل چیزون پر ہے کوئی
چیز بلا محصول نہین اسکی تفصیل مین مینوئل کے
دفتر رنگین ہین) اناج اُس عہد مین بہت سستا تھا
گیہون آٹھ جیتل (پیسہ) کا ایک من اور چنا دو جو
چار جیتل کا من اور انگور ایک جیتل مین بکتا تھا (اور
آجکل ۱۸۹۱ع مین گیہون دہلی اکبر آباد گوالیار مین
تین روپیہ کا ایک من روپیہ کا تیرہ سیر اور
چنا دو ڈہائی روپیہ من انگور روپیہ کا دو سیر
یہہ کمی پیداوار کا سبب ہے - دوسرے بارہ کروڑ

کو قتل کیا اور دھوکہ بدنامی
اپنی ذمہ لیا اور امیر اسٹیلی
کو جسنے ہنری کو تاجور بنایا
تھا اور اُسکے بھائی کو جسنے
بوسورتھ کی جنگ مین ہنری
کی جان بچائی تھی قتل کیا
(گویا یہہ بادشاہ محسن کش
تھا) یہہ بادشاہ گھنا اور بدگمان
اور حریص تھا اور زیادہ خودسر
اور مطلق العنان چنانچہ مورخ
میکالی نے اسکو مشرح بیان
کیا ہے - اس عہد مین پرتگال
ہند مین تری کی راہ سے آئے
اور ۱۴۹۲ع مین کلمبس نے امریکا
کا سفر کیا (امریکا کا نیا معلوم ہونا
اہل یورپ کے واسطے ہے اور
اہل ایشیا و افریقہ پہلے ہی سے
آگاہ تھے کیونکہ جہان ایشیا
اور افریقہ کی حدود امریکا سے
ملی ہین وہانسے آمد و رفت ان
ممالک مین نہایت آسان ہے

زیادہ غلہ ہند سے انگلنڈ کو جاتا ہے کیونکہ ممالک متوسط کے ریلوے اسٹیشنو نکے رپورٹ سے معلوم ہوا کہ روزانہ غلہ تین لاکھ چھتیس ہزار من روانہ انگلنڈ کو ہوتا ہے اور کم سے کم اسی پر قیاس کرو ممالک مغربی و شمالی اور اودھ۔ اور پنجاب۔ اور بنگالہ اور احاطہ بمبئی اور مدراس کو تو کل تیئس لاکھ باون ہزار من غلہ روزانہ انگلنڈ کو روانہ ہوا)

اور قیدیون کو ہر روز تین سیر غلہ خوراک کا ملتا تھا۔ فیروز شاہ کے وزیر خان جہان کی تنخواہ ذاتی تیرہ لاکھ روپیہ تھی۔ اور اس بادشاہ کے دو وزیر آگے پیچھے باپ بیٹے ہندو تلنگان کے بھی ہوے۔

غیاث الدین تغلق شاہ بن فتح خان

سلطان فیروز شاہ کی وفات کے بعد بابت اورنگ ہند کے بڑا نزاع قایم ہوا چند بادشاہ پے در پے تخت نشین ہوئے اول غیاث الدین تغلق ۱۳۸۹ء مین اور پھر سن مذکور مین ابوبکر شاہ بن ظفر خان بن سلطان فیروز شاہ اور پھر ناصر الدین محمد شاہ بن سلطان فیروز شاہ اورنگ نشین ہوا۔ اور ابوبکر شاہ کو

بخلاف یورپ کے چنانچہ ۱۴۰۰ء مین ایک سردار عرب عقبہ نامی مشیع توحید فاتح افریقہ۔ افریقہ کو فتح کرتا ہوا اُس حد پر پہونچا جہان افریقہ اور امریکا کی حدود خشک دریا کی لب تر سے پیوستہ تھی اور کوئی سامان عبور کا اُس مقام پر موجود نہ تھا تو سردار موصوف نے حسرت بھری نظر سے حدود امریکا کو دیکھکر اور دریا مین گھوڑا ڈالکر کہا کہ اے واحد حقیقی اگر یہہ دریا سدّ راہ نہوتا تو تیری توحید کو منکران توحید مین اشاعت کرتا ہوا زمین کی اقصیٰ حد پر پہنچتا)۔

شاہ ہنری ہشتم ۱۵۰۹ء جلوس ۱۵۴۷ء وفات

۱۵۰۹ء مین ہنری ہشتم بادشاہ ہوا اور اپنے باپ کے

سنہ ۱۳۹۳ء مین گرفتار کرکے میرٹھ کے قلعہ
مین قید کیا اور وہ اسی قید مین مرگیا اور
سنہ ۱۳۹۴ء مین اٹاوہ کے متمردون کو مستاصل
کیا اور اٹاوہ کے قلعہ کو تڑوادیا اور جالیسر
کے قریب قلعہ بنواکر محمد آباد نام رکھا - اور
سنہ ۱۳۹۶ء مین راہی ملک عدم کا ہوا اور دہلی
مین حوض خاص کے کنارہ اپنے باپ کے
پہلو مین مدفون ہوا - اور تخت کا وارث اپنے
بیٹے ہمایون خان کو چھوڑ گیا - اُسنے تخت
پر جلوس فرماکر اپنا نام سکندر شاہ رکھا اور
ایک ماہ کے بعد بیمار ہوکر ملک عدم کی راہ
لی ایک ماہ اور پندرہ روز بادشاہت کی

ناصر الدین محمود شاہ بن ناصر الدین محمد شاہ

بعد وفات سکندر شاہ کے محمود نے اورنگ
ہند پر جلوس فرمایا اور ناصر الدین اپنا لقب
ٹھہرایا جو کہ متمردون نے تمرد اور سرکشی
اختیار کی تھی اسلیئے ناصر الدین محمود نے
خواجہ جہان کو سلطان الشرق کا خطاب
دیکر ہمراہ لشکر جرار واسطے دفع کرنے مفسدون

دوستون **ڈڈلی و**
ایمیسن کو قتل کروایا اور
خود عیش و عشرت اور رقص
و سرود اور میخواری و تماش
بینی مین مشغول ہوگیا **فرانسس**
شاہ فرانس کی ملاقات کے
بعد نواب **بکنگھم** کو قتل کروا
ڈالا - اس عہد مین مخترعات نامی
جوپوپ اربن نے اختراع
کئے تھے بکتے تھے اور جو روپیہ
اون کاغذ کے پرزون کا
لوگ دیتے تھے اُسکی جزا مین
خود کو مراتب اولیاء کا ملنا
گمان کرتے تھے انہین ایام
مین لیوتھر نامی راہب جو
باشندہ ملک سیکسنی تھا اُسنے
ایک جدید مذہب پراٹسٹنٹ
نام کا قایم کیا اور کیتولک مذہب
قدیم سے اختراف کیا لیکن شہری
لیوتھر کے خلاف تھا اور اُسنے
کیتولک مذہب کی تائید مین ایک

قنوج اور بہار کے روانہ کیا اُسنے کامیابی
کے ساتھ فساد کو دفع کیا اور حکام بنگالہ
سے بھی مال مقررہ چند سال کا وصول کیا
اور محمود مقرب خان کو دہلی مین اپنا نائب
کر خود گوالیار کو روانہ ہوا یہان بعض زبردست
امیرون نے جو محمود کے مخالف تھے فتح خان
کے بیٹے اور فیروز شاہ کے پوتے نصرت خان
کو بادشاہ مشہور کیا پس نصرت خان کا
نزاع تین برس مین ختم ہوا۔ یہان یہہ آپس
کی خانہ جنگیان ہو رہین تھین کہ ۱۳۹۸ء
مین میرزا پیر محمد جہانگیر امیر تیمور صاحبقران
کے پوتے نے خراسان کے جانب سے
آکر دریاے سندہ کو بذریعہ پل کشتی کے عبور
کر کے قلعہ اوچ اور ملتان پر قبضہ کیا۔

امیر تیمور صاحبقران

۱۳۹۸ء مین امیر تیمور سوے نظمی اور
طوائف الملوکی ہندوستان کی سنکر عازم
سفر ہندوستان ہوا۔ اور سمرقند سے
چلکر قوم سیاہ پوش کو فتح کرتا ہوا دریاے
سندھ پر آیا اور جس مقام سے سکندر
اوترا تھا اوسی جگہ سے وہ بھی سندھ کو

کتاب لکھی جسکے صلہ مین پوپ
نے ہنری کو معین الدین و
ناصر اللہ کا خطاب عطا کیا چنانچہ
اتبک شاہان انگلستان خطاب
مذکور سے مخاطب ہین اب
بادشاہ ہنری کو یہہ سوجی کہ
ملکہ کیتھرائین کو جو بادشاہ
جرمن کی بھوپی اور پوپ کی
پیاری مرید اور مذہب کیتھولک
مین سخت شدید تھی بعد مواصلت
بیس برس کے طلاق دون
اسقف دوزیر ولزی نے
ہرچند سمجھایا لیکن بادشاہ
نسمجھا اور ولزی کی محل سرا کو
مع مال و اسباب ضبط کر لیا اور
عہدہ سے معزول کیا۔ جب وہ
پھانسی کے واسطے جاتا تھا
اُسوقت اُسنے یہہ کلمات
عبرت انگیز کہے کہ جس سرگرمی
اور جانفشانی سے مین نے بادشاہ
کی خدمت کی ہے اگر اسطرح مین

امیر تیمور صاحبقران۔

خدمت شاہی کا نتیجہ۔

پایاب عبور کر ملتان کو جہان میرزا پیر محمد قابض اور متصرف تھا گیا اور وہان سے دس ہزار سوار آزمودہ کار ہمراہ لیکر بھٹنیر کی طرف روانہ ہوا بھٹنیر کا راجہ **دولیچند** لوٹ مار کرتا تھا اور تاجرون سے ناجایز طریق سے مال لیتا تھا جو کہ راجہ نے اپنی فوج کے مقابلہ مین تیمور کی فوج کو تھوڑا خیال کیا اسلیئے دلیرانہ شہر سے باہر نکلکر لڑا لیکن تاب حملہ فوج قواعد دان مغلیہ کی نہ لاکر پس پا ہوا اور فوج مغلیہ نے دہاوا کرکے شہر پر قبضہ کر لیا راجہ دولیچند نے بھی مجبوراً اطاعت قبول کی عنایت بادشاہانہ سے راجہ کو لباس طلا دوزا اور ٹیکے زر اور تاج بلند فرمایا جب تیمور نے مسافر کابلی اور اُسکے ہزار ہمراہیون کے قاتلون کو جنون نے فریب سے مار ڈالا تھا حکم قتل کا قصاص مین دیا تو جو ہندو قلعہ پر قابض تھے آپے سے باہر ہوگئے اور اونھون نے شہر مین آگ لگا دی اور اپنے زن و فرزند کو اپنے ہاتھ سے آپ قتل کرکے مغلیہ سپاہ پر آن پڑے تیمور کی کئی ہزار فوج کے آدمی قتل کئے لیکن اُنمین سے بھی ایک نہ بچا اور **ظفرنامہ** جو امیر کے حالات کا روزنامچہ ہے اُس مین مرقوم ہے کہ دس ہزار آدمی مخالف زیادہ مارے گئے۔ اور قتل عام کا

خدا کی عبادت کرتا تو وہ اس عالم پیری مین مجھے نہ چھوڑ دیتا مگر میری سزا یہی ہے۔ اول **لیوتھر** کے اصول مانکر اور **پراٹسٹنٹ** مذہب حق جانکر **پوپ** کی قید اطاعت سے اہل انگلستان نے رہائی پائی اور ۱۵۳۱ء مین پارلیمنٹ نے امامت و ولایت بادشاہ کو تفویض کئے **پوپ** نے یہہ خبر سنکر بادشاہ کو ملعون کرنا فرمایا۔ اس زمانہ مین ایک عورت مجنونہ بادشاہ کو کوستی تھی مع چند بیگناہون کے اُسکو قتل کروا دیا۔ اس جابر بادشاہ نے دو اور بڑے شخص قتل کیئے ایک **جان فشر** اسقف دوسرا **سر ٹامس مور**۔ بادشاہ دولت کے لالچ مین تین ہزار دوسو انیس ۱۲۱۹ عبادت خانے بالکل خراب و برباد کرکے اُنکی

حکم ظفرنامہ مین ہنین یہہ انگریزی مورخون کا افترا ہے ۱۳۹۸ع مین امیر تیمور بھٹنیر سے چلکر سرستی اور فتح آباد - اور اہرونی - اور توہانہ فتح کرکے قلعہ لونی پر بعد فتح کرنے قلعہ مذکور کے مقیم ہوا - دوسرے روز امیر نے سات سو سوار ہمراہ لیکر میدان جنگ کے موقع ملاحظہ فرمائے اس اثنا مین سلطان محمود شاہ اور ملو اقبال خان پانچ ہزار سوار سے مقابلہ کے واسطے برآمد ہوئے لیکن امیر کے سوارون نے دفعتًا تیراندازی شروع کردی اور امیر کے سردار جو موقع موقع سے مقیم تھے حملہ آور ہوئے محمود شاہ اور اقبال خان[۱] خاص مصلحت سے دہلی کی جانب واپس آئے - امیر تیمور کے ہمراہ جو قیدی محمود تھے اُنھون نے اقبال خان کے آنے کی بہت خوشی کی تھی امیر کو گمان ہوا کہ بروقت جنگ کے یہہ قیدی کثیر دشمن کے شریک ہوجائینگے اسواسطے اصول جنگ کی بنا پر تیمور نے حکم دیا کہ سوائے عورت اور بچے اور پندرہ برس سے کم کے جو قابل ہتیار اوٹھانے کے ہو قتل کیا جائے پس ایک لاکھ مقتول ہوئے -

سلطان محمود شاہ چالیس ہزار پیادہ اور دس ہزار

سالانہ آمدنی اُنیس لاکھ دس ہزار پر خود قابض ہوگیا - اس امر کے مانعین نے جہاد فی سبیل اللہ کیا بادشاہ نے اُنکے سردارون کو قتل کرادیا اور ۱۵۳۶ع مین اپنی بی بی ملکہ **این بولین** بیگناہ کو قتل کرواڈالا اور مسئلہ قلب ماہیتہ کے حق نہ جاننیوالے ہزارون قتل کرائے **کریمول** نائب امام کو اسبات پر قتل کرایا کہ اُسنے **این** نامی بے ڈول عورت سے شادی کرادی تھی - اور پھر اپنی پانچوین ملکہ **کھترین ہاورڈ** کو اوسکی قبل شادی کی بدوضعی پر مع اُسکی ایک سہیلی کے جو اُسکی بدوضعی کی شریک تھی قتل کیا - اور

[۱] یہہ معنی ہین کہ جو لوگ عشاء مقدس عیسوی تناول کرتے ہین وہ جانتے ہین کہ روٹی اور شراب (نعوذ باللہ) درحقیقت مقلوب ماہیتہ ہوکر حضرت مسیح کا گوشت وخون ہوجاتے ہین -

سوار سے دہلی مین محصور ہو بیٹھا تیمور نے یہہ چال چلی کہ قلیل فوج تو شہر کے مقابل رکھی اور باقی کمین گاہ مین چھپی رکھی - محمود تیمور کا ضعف خیال کر کے تمام فوج اور بے شمار ہاتھیون کی صف باندھکر دہلی کے باہر لڑنے کو آکر آمادہ ہوا - امیر تیمور کی سپاہ تجربہ کار نے کمین گاہ سے نکلکر جو حملہ کیا اول ہی حملہ مین فتح پائی اور ناتجربہ کار غل مچانے والی جماعت کو ایک چشم زدن مین پراگندہ کر دیا - محمود تو گجرات کو بھاگ گیا اور دہلی کی عمارتیمور کی مطیع ہو گئے - اور جمعہ کے روز دہلی مین خطبہ امیر تیمور صاحبقران کا منبر پہہ پڑھا گیا - امیر تیمور نے اپنی ملفوظات مین زیب رقم کیا ہے اور نیز ظفرنامہ مین مرقوم ہے کہ جب امیر نے اہل لنجی کجو دہلی مین مختفی تھے گرفتاری کا حکم دیا تو اہل لنجا وت اور اُنکے رشتہ دار تلوار کھینچکر لڑنے لگے آخر ناچار جنگ مین ہندؤن نے خود اپنے ہاتھہ سے اپنے گھرون مین آگ لگادی اور اسی آگ مین اپنے تمام زن و فرزند کو زندہ جلا دیا - (کیا وحشیانہ حرکت کی ہے) اور خود لڑکر مر گئے - آخر کار ترکون نے بھی بہت لوٹ مار کی - بعد امن و انتظام کے جب صاحبقران نے محمد شاہ کی جامع مسجد جو

کتب سماویہ کی تلاوت مثل سابق کے بادشاہ نے بھی اشرافون مین محدود کر دی - اور آخر عمر مین بادشاہ نے نواب سری **ہاورڈ** کو اس بنا پر قتل کیا کہ اُسنے ڈھال پر شاہ **اڈورڈ** مجاہدین کا معرکہ بنوایا ہے حالانکہ وہ معرکہ اُسکے بزرگون کے وقت سے چلا آتا تھا - **ہنری** پرغرور اور خودبین اور تلون مزاج اور غیر مستقل اور خودسر اور مطلق العنان اور ظالم و جابر تھا اور آخر عمر مین مجسم شہوات نفسانیہ جبیثہ ہو گیا تھا - ہنری نے مسائل مختلفہ کے اعتقادات سبعہ مقرر کئے جنمین اول و اہم یہہ اعتقاد تھا کہ سب لوگ مسئلہ قلب ماہیتہ کو حق جانین اور اسکے انکار کو باعث قتل سمجھین - ان عقاید سبعہ کے سبب سے بہت لوگ قتل ہوئے لہذا انہین آئین خونی کہنے لگے

شاہ اڈورڈ ششم ولد ہنری ہشتم
سنہ ۱۵۴۷ جلوس سنہ ۱۵۵۳ وفات

سنگ تراشیدہ کی نہایت خوش نما بنی تھی
مشاہدہ فرمائی تو دارالخلافت سمرقند مین ایسی
مسجد بنانے کی نیت کی اور دہلی کے سنگ
تراش بھیجا کر مسجد تیار کرائی - اور دہلی مین پندرہ
روز قیام کیا اور اپنی فتح کی خوشی مین جشن منایا -
اور بعدہ کوچ کا حکم فرمایا مگر قبل روانہ ہونے
کے فیروز شاہ کی سنگ مرمر کی مسجد مین جو
جمنا کے کنارہ ہے دوگانہ حمد و سپاس کا
جناب باری مین نہایت صدق دل سے بجا لایا -
اور وہان سے روانہ ہوکر میرٹھ کے قلعہ کو مفتوح
اور زمین دوز کرتا ہوا ہردوار کو تہ و بالا جاکیا اور
ہردوار سے پہاڑ کے نیچے نیچے کوچ کرتا ہوا وسط
ایشیا کو واپس گیا - اور خضر خان کو صاحبقران
ملتان اور دیپالپور اور لاہور از راہ مکرمت بخش گیا
ملفوظات مین مرقوم ہے کہ امرا نے ہند کی سکونت
سے نفرت ظاہر کی اور کہا ہند مین رہنے سے
ہماری نسل بگڑ جائیگی اور ہماری اولاد بھی ہندی
بن جائیگی حتے کہ بعد چند پشت کے انکی طاقت
شجاعت اور ہمت و غیرت تمام تلف ہو جائیگی
حق تعالیٰ ہے کہ جس امیر نے اس کلام مین سبقت
کی وہ نہایت دوربین اور غایت درجہ کا پیش اندیش تھا

امیر کی رائے

سنہ ۱۴۱۷ء مین اڈورڈ ششم
دس برس کی عمر مین بادشاہ
ہوا - اور انتظام امور ملکی کے واسطے
کونسل - اور کونسل کے ممبران
اعلیٰ سے کرینمر اسقف اعظم
مقرر ہوا - کرینمر مذکور نے مورتین
اور تصویرین جو گرجون مین
نصب تھین توڑ وا ڈالین -
اگرچہ معبدون (خانقاہون)
مین بری باتین (جیسے مندرون
مین) ہوتی تھین پر اُنسے کچھ
فائدہ بھی تھا جیسے مسافرون
کا آکر رات کو قیام کرنا لیکن اُنکی
شکست اور کھوٹا روپیہ جاری
کرنے اور کھانے کی چیزین گران
ہونے کی وجہ سے بلوی ہوا
لیکن بلوی جلد دفع کیا گیا اور
سرگروہ کو پھانسی دیدی - پھر
یہہ بادشاہ بیمار ہوا اور سولہ برس
کی عمر مین انتقال کیا - یہہ نوعمر
بادشاہ سلیم الطبع اور خوش کا عادی

ہماری قوم مین جو سلف کے خلف اب موجود
ہین انمین نہ اسلاف کی ہیئت ہے نہ صورت
اور نہ عادت ہے نہ سیرت اور نہ حمیت ہے
نہ غیرت اور نہ صولت ہے نہ شوکت اور نہ جلادت
ہے نہ جلالت اور نہ دل ہے نہ دماغ اور نہ محنت
ہے نہ محبت ۔ اس تیرہ خاک ہند مین سب خاک
مین ملا بیٹھے حضرت حالی کا قول حسب حال ہے نظم

ترکمانی صولت اور مغلی جلادت ہم مین تھی
عزم گردی ہم مین تھا بدوی حمیت ہم مین تھی
ہاشمی آداب و عباسی فضایل ہم مین تھے
نطق اعرابی و عدنانی فصاحت ہم مین تھی
ضرب کراری و حرب خالدی رکھتے تھے ہم
سطوت حمزی و فاروقی جلالت ہم مین تھی
عرق غیرت تھی دلیل اپنی شرافت کی نہ مال
جھپتی ہی جس سے دولت وہ شرافت ہم مین تھی
آج خاور تھا مقام اپنا تو کل تھا باختر
عیش و عشرت کی نہ فرصت تھی نہ عادت ہم مین تھی
ننگ تھا ہمکو مشقت سے مزدوری سے عار
جو برہنگی تھی مشقت کے بدولت ہم مین تھی
ہم شتربانی سے پہنچے تھے جہان بانی تلک
اسلیئے باقی شتربانون کی خصلت ہم مین تھی

تھا اُسنے ایک روزنامچہ اپنے
عہد سلطنت کے سوانح کا لکھا
ہے جو اوسکی ایک اعلیٰ یادگار
ہے اور ہنوز عجایب خانہ مین
موجود ہے۔

ملکہ میری اولی بنت ہنری ہشتم ۱۵۵۳ء جلوس ۱۵۵۸ء وفات

۱۵۵۳ء مین ملکہ **میری** اولی
تخت نشین ہوئی۔ اور شاہزادی
جین گرمی اور تین امیر اور
قید کیئے گئے ۱۵۵۴ء مین **میری**
نے شاہ اسپانیہ (اندلس) اپنے
معشوق قدیم سے شادی کرلی
اس شادی سے انگریز ناراض
تھے اسلیئے کہ انگلستان اسپانیہ
کا ایک صوبہ ہو جائیگا اور عدالت
دار القصاص[1] ظلم و ستم کی

[1] اس عدالت کا نام انکوزیشن تھا اور
یہہ شاہ فرڈننڈ و ملکہ ازابلہ کے وقت مین
ملک اندلس اس غرض خاص سے مین ہوئی تھی کہ

جو نشان اقبال مندی کے ہین وہ سب ہم مین تھی
جب دینی ہم مین تھا قومی مودت ہم مین تھی
گھر ہمارے اور ہم سب وقف مہمانون پہ تھے
یثربی مہمان نوازی و ضیافت ہم مین تھی
پھوٹ سے واقف نہ تھی ہم تیرہ رای مندوستان
احمدی اخلاق و اسلامی اخوت ہم مین تھی

امیر تیمور صاحبقران نے چھتیس ۳۶ برس کی حکمرانی مین اتنا وسیع ملک حاصل کیا کہ چین کی دیوار عالیشان سے شمالی روس تک اسکا قبضہ کامل ہوا اور بحر عمان و روہیل اسکی فتوحات مغربی کی حد تھی اور دریاے گنگ مشرقی حد تھی۔ اور تمیس سلطنتون کو زیر و زبر کر سکے اُنپر آپ ہی فرمان روا ہوا۔ اور مورخین کے بیان سے یہہ امر ثابت ہے کہ اُسکا ثانی کوئی بادشاہ نہین ہوا۔ اور نہ دو سکندر اور سکندر و چنگیز خان۔ اور نپولین کو اتنا وسیع ملک نہین ملا۔

توزک تیموری اور ملفوظات اور ظفر نامہ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ بھٹنیر و لونی و دہلی وغیرہ مین جو آگ لگائی وہ اہل ہند نے آپ لگائی اور اپنے عیال و اطفال کو آگ مین

بنیاد اب لندن مین نافذ ہوگی
القصہ بلوی ہوا۔ اور اہل بلوی کا سردار مع چار سو اشخاص دیگر اور نواب سفدک کے قتل کیا گیا اور شاہزادی جین گرے اور اُسکا شوہر ڈڈلی بگناہ قتل ہوئے اور ۱۵۵۳ء مین شدید ظلم و ستم آغاز ہوئے اور دو سو اٹھاسی مرد و عورت بوجہ پراٹسٹنٹ ہونے کی زندہ جلا دیئے گئے۔ اور اکثر اشخاص دہکتے ہوئی آگ کے شعلون مین جلکر رہگئے اور ہزارہا آدمی دیگر عقوبات مین مبتلا ہوئی۔ اور ہزار سے زاید پادری ہمیشہ کے واسطے قید کر مبتلاے عذاب کئے گئے اور جو اس بلاے ناگہانی سے بچے وہ بعظم یورپ مین فرار ہو گئے اور بدین وجہ

منکرین مذہب کیتھولک پر ایسا ہی کی جاتی تھی چنانچہ اس عدالت سراپا ظلمت کے حکم سے ہزارہا بیگناہ حرق و دیگر عقوبات شدید سے قتل کئے گئے اس سبب سے اسکا نام دار القصاص رکھا گیا۔

خاک سیاہ کر کے تھنگ لاڈلے ہو کر خوب لڑے
اسکا نام ہندی جوھر ہے اور درحقیقت جنگ
مین آگ لگانے کی رسم ایجاد اہل ہند کی
ہے اور یہہ رسم قدیم ہے دیکھو جب راجہ
رام چندر جی راون پر حملہ آور ہوے تو ہنومان
سپہ سالار نے لنکا کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا - اور
کورون نے پانڈون کو جلا دینے کی غرض سے
پانڈون کے مسکن مین آگ لگا دی - اور تعجب
یہہ ہے کہ اہل ہند غالب اور مغلوب دونون
حالت مین آتش زنی کے خوگر ہین - امیر تیمور
کے جانے کے بعد دہلی مین دو مہینے بد عملی رہی
پھر چند روز تک نصرت خان کا اسپر تصرف رہا
پھر ملو اقبال خان قابض ہو گیا اور اقبال خان
کی وفات کے بعد سلطان محمود دوسری مرتبہ
دہلی کا حکمران ہوا لیکن برائے نام اور ۱۴۱۳ء
مین بیمار ہوا اور اسکی تمام تکلیفون دنیاوی کا
خاتمہ موت نے کر دیا -

فتوحات تیموری ترکستان - اور کارشی -
اور کاشغر - اور خوارزم - اور خراسان - اور
کابل - اور قندھار - اور سیستان - اور مازندران -
اور گرجستان - اور شروان - اور چرکس -

اس ملکہ کا نام **میری سفاکہ**
ہو گیا اور پھر **جان روجرس**
اور ہوپر اسقف کو قتل کیا - اور
رڈلی اور **لیٹیمر** پادری کو لکڑی
مین باندھکر بارود سے جلا دیا -
اور ۱۵۵۶ء مین **کرنمر** کو جلا کر
خاک سیاہ کیا ۱۵۵۸ء مین شہر
کیلی جو اڈورڈ سوم کے وقت
سے قبضہ مین تھا اہل فرانس نے چھین لیا -
میری سفاکہ اول تو مرض استسقا
مین مبتلا تھی اور جسپر شہر **کیلی** کے
جانے کا ایسا صدمہ ہوا کہ مر گئی -

ملکہ الزبتہ بنت ہنری ہشتم
۱۵۵۸ء جلوس ۱۶۰۳ء وفات

۱۵۵۸ء مین **الزبتہ** سریر آرائے
انگلستان ہوئی اور اُس نے
مذہب **پراٹسٹنٹ** کو تقویت
دی اور ۱۵۶۲ء مین ۳۹ عقاید مذہبی
مخترعہ **کرنمر** اسقف کو گھٹا کر
اونتالیس عقاید کر دے اور ۱۵۶۶ء مین

اور لاشنیستان - اور اصفہان - اور یزد - اور کرمان - اور لاستان - اور عراق - اور فارس - اور قلعہ سفید - اور شیراز - اور بغداد - اور قلعہ تکریت - اور ملک روس کو پائے تخت تک - اور ہندوستان - اور مصر - اور شام - اور روم - اور چین - ملک ختا کی فتح کے ارادہ مین تھا کہ موت نے شہر تاراب مین کام تمام کیا -

طرز معاشرت عہد خاندان تغلق

طرز معاشرت عہد خاندان تغلق -

خوراک اور پوشاک مین تو چندان تبدیل و تغیر نہین ہوا لیکن محمد تغلق کے عہد مین یہہ بات ایجاد ہوگئی تھی کہ زربافت کے کپڑون پر خطاب اور نام کا بنا جانا جاری ہوگیا تھا

تجارت و قانون زراعت - تجارت اور فلاحت روز بروز ترقی پذیر ہوتی جاتی تھی - اور کاشتکارون کی بھبودی کے واسطے عمدہ عمدہ قانون جاری ہوے اور قواعد تیار کرائے گئے - اور مالگذاری کے اصول اور قواعد معین و مقرر کئے گئے - اور مطالبہ بقایا کی محمد تغلق نے واگذاشت کی -

تجارت و قانون زراعت -

ایجاد تقاوی و آبپاشی - تقاوی کا پیہ

ایجاد تقاوی و آبپاشی -

مسلک **پیورٹن** (فرقہ صافیہ) حادث ہوا اور فرقہ **پیورٹن** نے **قانون امامت بادشاہ** کہ جسکا یہہ منشا تھا کہ ملکہ **الزبتہ** امور دینی و دنیوی کی مالک و مختار ہے - اور قانون تقلید مذہب مختار سے انحراف کیا - قوانین مذکورہ کی وجہ سے صدہا کیتھولک قتل کئے گئے اور فرقہ **پیورٹن** قید و جرمانے مین مبتلا ہوا اور ۱۵۸۷ء مین نواب **نورفک** کو بعلت بدخواہی قتل کروایا - چودہ آدمی اور جو شاہزادی **میری** ملکہ **اسکاٹ لنڈ** کی دلی خیرخواہ تھی قتل کی گئی - اور ۱۵۸۷ء مین شاہزادی **میری** مقیدہ بھی بے گناہ قتل ہوی اور اُسکے قتل کا دہبہ **الزبتہ** کے نام پر رہا - اس عہد مین حبشی غلامون کی تجارت

کاشتکارون

کاشتکارون کو دینا شروع ہوا۔ اور آب پاشی کے واسطے کنوین کھدوائے۔ اور سڑکون پر درخت بکثرت لگائے گئے۔

ایجاد ڈاک

ایجاد ڈاک۔ اور گھوڑے کی ڈاک اور بکارے کی ڈاک ایجاد ہوی جس سے نہایت جلد خط و کتابت کی آمد و رفت اور بات چیت ہوسکتی تھی۔ ابن بتوتہ کا بیان ہے کہ مین نے ملک کی سرحدون سے عین دارالسلطنت تک سوار اور پیدل کی ڈاک برابر دیکھی۔

رفاہ عام کے کام اور ایجاد دارالشفا

رفاہ عام کے کام اور ایجاد دارالشفا۔ اور فیروز شاہ تغلق نے ایک سو نہرین کھدوائین تاکہ قحط کے دفع کرنے مین معاون ہون اور زراعت کی ترقی اور عوام کو فائدہ ہو۔ اور سو پل اور چالیس مساجد اور تیس کلان مدارس جن مین ہر قوم کے طلبا تعلیم پائین بنوائے۔ اور تالاب اور سرائین اور شفاخانے ایجاد کرائے جن مین ہر قسم اور ہر قوم کے بیمار کا علاج ہوتا تھا اور آب پاشی کی غرض سے دریاؤن مین بند بندھوائے۔

ایجاد مرمت

ایجاد مرمت۔ اور عمدہ عمارات مندرس سلف کا مرمت کرانا اس عہد مین ہند مین ایجاد ہوا۔

جاری ہوی ۱۵۸۸ء مین شاہ اسپانیہ نے ایکسو تینتیس جہاز کا بیڑا جسمین دوسو ترسٹھ ضرب توپ تھین انگلستان کی فتح کے واسطے روانہ کیا۔ اُسکے مقابلہ کو ملکہ الزبتہ نے ایکسو چالیس جہاز کا بیڑا روانہ کرکے فوج غیر مغلوب کو مغلوب کیا اول تو ملکہ الزبتہ نواب لیسٹر پر عاشق ہوی۔ پھر معمری مین نواب اسکس پر دل و جان سے فدا ہوئی اور اسکی سخت گستاخیون کی برداشت کرتی تھی لیکن اُسنے اہل لندن کو فساد پر آمادہ کیا اور اُسکو قتل کا حکم صادر ہوا۔ اور ۱۶۰۱ء مین قتل کیا گیا۔ اور اگر وہ انگوٹھی جو ملکہ نے پیار کی حالت مین اُسکو دی تھی اور کہا تھا کہ

اور اس زمانہ مین ہندوستان مین یہہ بھی اجرا تھا کہ خطبہ مین نام بادشاہ موجودی الوقت کا اور دیگر سلاطین گذشتہ اوسی خاندان کا درج ہوتا تھا اور منبر پر پڑھا جاتا تھا۔ اور سنگ تراشی اور پچی کاری کا کام سابق سے عمدہ اختراعات اور ایجادون کے ساتھہ ہوتا تھا۔

اوقاف و ایجاد مینوپنیل - ابن بطوتہ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانہ مین اہل اسلام کے شہرون مین ہر ایک قسم کی اوقاف (فنڈ) کا طریقہ جاری تھا کہ جو قوم اور سلطنت کی کوشش سے قایم تھے۔ اور اُنکے سفرنامہ مین مسطور ہے کہ ایک فنڈ نادار اور مفلس آدمیون کے حج کرانے کے لیئے قایم تھا جسے زاد راہ دیا جاتا تھا اور اُسی فنڈ کے روپیہ سے غریب الوطن غریب مسافر کو اُسکے وطن مین پہونچا دیا جاتا تھا۔ اور ایک فنڈ اس قسم کا تھا کہ جسکی آمدنی سے غریب اور محتاج اور یتیم لڑکیون کا یا جن کے والدین اور وارث مساکین اور غربا سے ہون اُنکا عقد کرایا جاتا تھا۔ اور ایک فنڈ اسطرح کا تھا کہ جسکے زر حاصل سے مفلس اور محتاج قیدیون کی خلاصی کے واسطے زر فدیہ ادا کر کے

اوقاف و ایجاد مینوپنیل

بلا کے وقت ہمارے پاس بھیجنا پہنچتی تو قتل سے بچاتا۔ بلکہ بھی اپنے معشوق کے غم مین مرگئی۔ یہہ بلکہ بیدار مغز اور ثابت قدم تھی اور سوائے لباس کے مسرف نہ تھی لیکن بہت غضبناک و خود نما پر غرور تھی

تجارت ہندو اورپ

اہل یورپ بواسطے اہل عرب کے ہندوستان سے تجارت کا سلسلہ ایک مدت سے جاری رکھتے تھے جب اہل پرتگیز نے عربون کی زبانی ہند کی زیادہ توصیف سنی تو اونھون نے اول ہند کا راستہ پیدا کر کے تجارت کا سلسلہ بلا واسطے عرب کے قایم کیا جب سلطنت پرتگیز کی ترقی تجارت ملکہ الزبتہ نے سنی تو ایک تجارتی قانون مرتب دیا اور چند تاجر مالدار کو طلب فرما کر رضا دکیا کہ چند آدمی شریک ہوکر ہندوستان جاکر تجارت کرو اور

رہای دلائی جاتی تھی - اور اُسی سیاح کے سفرنامہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس عہد مین ایک وقف اس زمانہ کے مینو سیلٹی کے طور پر قایم و جاری تھا کہ جسکی زر آمد سے کوچے اور گلیان اور سڑکین صاف کرائی جاتی تھین اور مرمت ہوتی تھی اور خوش اسلوبی سے بنائی جاتی تھین اور ایک فنڈ اس قسم کا تھا کہ اگر غربا اور مساکین سے کسی شخص کا کچھ نقصان ہوجائے تو اُس نقصان کا زر معاوضہ اس فنڈ کی آمدنی کے روپیہ سے ادا کیا جائے اور اسیطرح کے اور بہت اوقاف لکھے ہین جسسے غربا اور مساکین کو ہر قسم کے مصائب اور تکلیفات سے نجات دلائی جاتی تھی -

سیاحت - اس عہد کے اہل اسلام مین سیر و سیاحت کا بھی غایت درجہ کا شوق تھا سفر اُنکے ذوق سیاحت کے مقابلہ مین حضر (قیام) کا حکم رکھتا تھا - ابن بطوطہ نے اپنے سفرنامہ مین زیب رقم کیا ہے کہ جب مین دہلی مین آیا تو مین نے غرناطہ اور قرطبہ وغیرہ دور دراز ممالک کے بعض اشخاص اہل اسلام کو ہند مین موجود پایا - اُس زمانہ کے مسلمان فطرتی کیفیت کی طرح

سیاحت ۱

جسقدر ملک صلح یا جنگ سے دستیاب ہوا وسپر متصرف ہوا اس امر کو سب نے تسلیم کیا - تاجرون نے چند روزمین چیزین نفیس اور عمدہ بہم پہونچاکر سنہ ۱۶۱۲ع مین عازم ہند ہوئے جب ہند مین پہونچے تو اونھون نے خرید و فروخت شروع کی پر تکیز کے تجار سوائے اپنے دوسرے کو ہند کی تجارت مین دخیل ہونا نہین چاہتے تھے لہذا اونھون نے ممانعت کی جب یہہ خبر ملکہ الزبتہ کے کان تک پہونچی تو اُسنے ایک اتحادنامہ مع نفیس تحفون کے اکبر بادشاہ کے حضور مین ہندوستان کو سفیر مسمی بلڈ ہال کے ہاتھ روانہ کیا جب وہ اتحادنامہ معہ ہدیون کے شہنشاہ اکبر کی نذر سفیر نے گذرانا حکم ہوا کہ کچھ توقف کرو پرتگیز پھر رخنہ اندا

ہر جگہ پھیل جاتے تھے اُس ہی ابن بطوطہ کا بیان ہے کہ جب مین اسکندریہ مین امام برہان الدین اعرج سے ملا جو وہان کے مشہور اور اہل دل آئمہ مین سے تھے۔ اگرچہ اسوقت تک میرے دل مین سوائے حج اور زیارت تربت رسولؐ کے اور کسی سفر کا خیال بھی نہین پیدا ہوا تھا مگر انھون نے میری سیاحت پسند طبیعت کا اندازہ کر کے یا اپنے مکاشفہ کے علم سے مطلع ہو کر کہا۔ غالبًا دور دور کے ملکون تک تمہاری رسائی ہوگی اور دنیا کے ہر ہر گوشے کی تم سیر و سیاحت کروگے۔ اگر ایسا ہو تو میری بہائی فرید الدین کو ہند مین اور میرے بہائی رکن الدین کو سندھ مین اور میرے ہمنام بہائی برہان الدین کو چین مین میرا سلام پہونچا دینا۔ پس ابن بطوطہ نے ان تینون بہائیون سے ملاقات کی۔ اور محمد شاہ تغلق شاہ دہلی کی جانب سے چین کی سفارت پہ مقرر ہو کر چین کو روانہ ہوا۔

رواج پان۔ اور ابن بطوطہ کے بیان سے معلوم ہوا کہ پان کھانیکا رواج اہل اسلام مین اس عہد سے ہوا۔

ہوے لیکن اکبر نے تو بیمار ہو کر وفات پائی اور اُسکا بیٹا جہانگیر سریر آرائے سلطنت ہوا سفیر مذکور نے حضور شاہی مین پھر عرض کی پادشاہ نے فرمایا جس چیز کے تم امیدوار ہو اُسکو مین انجام دونگا اور ملکہ کو جواب مین تحریر فرمایا کہ جو شخص انگلستان سے ہندوستان آئیگا ہماری پناہ مین ہوگا اور فرمان سربمہر کر سفیر کے حوالہ کیا۔

سلاطین ٹیوڈر کی عہد مین اہل انگلستان کا طرز معاشرت

کھانے کا طریقہ۔ تواریخ مین مذکور ہے کہ کھانا کھانے کا یہہ دستور تھا کہ امرا اور شرفا۔ اور اُنکے لڑکے بالے اور نوکر چاکر سب بڑے کمرے مین کھانا کھاتے تھے اور میز کے بیچو بیچ مین

کھانے کا طریقہ

روا ج پان۔

نشست شاہ - عہد تغلقی مین تخت پر بیٹھنے کی وقت بادشاہ کی وہ وضع ہوتی تھی جسطرح انسان حالت نماز مین تشہد پڑھنے کے واسطے بیٹھتا ہے - یعنی دوزانو -

باجا - اور شاہی دروازون پر باجا بجانیوالی موجود رہتے تھے - اور جب کوی بڑا امیر اور ذی اختیار رئیس آتا تھا تو ہر قسم کا باجا بجایا جاتا تھا اور وہ باجا شادیانہ دعائے دولت اور مبارک باد کی صدا نکالتا تھا - اور باجون کی لے مین اُس امیر کا خیر مقدم کیا جاتا تھا اور باجون سے صاف آواز آتی تھی کہ فلان امیر آیا فلان رئیس آیا -

عرض بیگی اور نقیب - عرض بیگی کے پاس ایک سونے کا عصا رہتا تھا - اور سر پر سونے کی مرصع نہایت عمدہ ٹوپی کلغی دار - اور نقیبون کے سر پر بہاری طلا کار ٹوپیان اور کمرون پر زرین پٹکے اور ہاتھون مین کوڑے جنکی موٹھین سونے کی ہوتی تھین

ترقی زراعت و حرفت - تاریخ ضیای برنی مین مرقوم ہے کہ سلطان غیاث الدین تغلق نے افتادہ زمین کی آبادی مین سعی فرمای اور تمین

ایک بڑا سا تنکدان چاندی یا جست کا رکھا رہتا تھا اور اُسکے صدر مقام پر صاحب خانہ اور اُسکے لڑکے بالے اور مہمان بیٹھتے تھے اور نیچے کی جانب سب درجون کے ملازم اور خدمتگار بیٹھتے تھے -

خوراک - اس زمانہ مین اکثر آدمی گیہون کی روٹی کھانے لگے اور جو جوار وغیرہ کی روٹی صرف غریب غربا کھاتے تھے - عید وسط گرما سے عید میکائیل تک اہل انگلستان تازہ گوشت کھاتے تھے اور علاوہ اُسکے اشراف تک باسی گوشت کھاتے تھے - وقایع نگار انگلستان مین مرقوم ہے کہ ہنری ہشتم کے عہد مین گائے اور بکری کا گوشت دو ٹکے سیر - اور بچھڑے کا گوشت اور بڑا گوشت چھ دام کا ایک سیر بکتا تھا - اس زمانہ مین غیر ممالک کے میوے

کامیاب ہوا۔ اور تاریخ مذکور مین مسطور ہے کہ سلطان موصوف نے ایسی تدبیرین (کارخانہ) اجرا ے فرمائے۔ کہ جس مین غریب اور مساکین اور فقیر اور اُنکے بچے اُنمین ہنر اور پیشہ اور زراعت سیکھین اور بھیک مانگنین سے بچین۔

آبادی وشادابی — رعایا اس زمانہ مین کچھ کم خوش حال نہین تھی۔ ابن بطوطہ اس عہد مین ہند کے جن شہرون پر ہوکر گذرا انکا مفصل حال قلم بند کرتا ہے اور ہند کو خوب آباد بیان کرتا ہے منجملہ انکے شہر مدورا واقع آخیر جزیرہ نما گجرات کو دہلی کی مانند آباد بیان کرتا ہے اور اُسکا بیان ہے کہ سارے ملیبار مین دو مہینے کی راہ تک ایک قطعہ زمین کا ایسا نہین دیکھا جو مزروعہ نہو اور باشندون کا یہہ نقشہ تھا کہ ہر شخص کے پاس ایک باغیچہ شاداب اور ہر باغیچہ کے بیچ مین ایک مکان رہنے کا اور باغیچہ کے گرد کا ٹھاکا کیشہر اسنوارا ہوا تھا۔ اور سڑکون کے دونون جانب درخت سایہ دار۔ اور وہ ہی مورخ بیان کرتا ہے کہ ایران اور عرب اور مصر اور چین اور [illegible] کے ملکون کے جہاز ملیبار کے بندرگاہون مین آتے

آبادی وشادابی

اور تر کاریان انگلستان کے باغون مین بوئی گئین اور ہونے لگین اور لوگ کھانے پینے لگے جیسے کرم کلہ آلو۔ خربا۔ خوبانی۔ انگور۔ اور آلوکو اول انگلستان مین فرانسس ڈریک نامی جزیرہ سینٹافی واقع امریکا سے لایا تھا اور پہلے پہل ترکاری ضلع لنکشیر مین بوئی گئی پھر ایرلند مین اور شخص مذکور انگلنڈ مین تماکو بھی جزایر غربی امریکا سے لایا تھا۔

برتن — ملکہ الزبتہ کے عہد دولت کے پہلے رکابیان اور چمچے وغیرہ کاٹ کے ہوتے تھے لیکن ملکہ موصوفہ کے زمانہ مین جست کی رکابیان اور طباق اور چاندی یا ٹین کے چمچے عام وخاص مین جاری ہوے۔ اول اول تو جست کی رکابیان مسطح بنی شروع ہوئین پھر کچھ زمانہ بعد مجوف (گہری) طاشت بننے لگین۔

برتن

جاتے ہین اور تجار تجارت کرتے پھرتے ہین۔

حالت رعیت ۔ تاریخ فیروز شاہی مین ۱۳۵۱ء سے ۱۳۸۸ء تک کا حال مسطور ہے کہ رعایا کا ایسا حال اچھا تھا کہ مکانات انکے عمدہ اور نفیس اور اسباب انکے پاکیزہ اور مستورات انکی سونے اور چاندی کے زیورون سے آراستہ و پیراستہ۔ اور ہر کسان کے پاس ایک عمدہ پلنگ اور ایک دلکشا باغیچہ تھا۔ اور نیز ضیائی برنی مین مرقوم ہے کہ نہرون کی وجہ سے چند ہزار دیہات نہرون کے کنارون پر آباد ہونگے (ایسا ہی ہوا کہ آباد ہوگئے) اور جن زمینون مین کچھ نہین پیدا ہوتا تھا اُنمین انواع اور اقسام کے اجناس قیمتی پیدا ہونے لگے اور صدہا باغات نئے گل کھلانے لگے اور کثرت سے غلہ ارزان رہنے لگا اور تاریخ مذکور مین ہے کہ کشتیان نہرون مین جاری ہین جسکی بدولت قطع آفت بُعد مسافت کے بسہولت ہوتی ہے اور تجارت کو ترقی روز افزون ہے اور دیگر حالات جو تاریخ مسطور مین ملک کی آبادی کی اور شاد آبی کی نسبت لکھے ہین وہ ایک مبالغہ معلوم ہوتے ہین اگر اُسکا نصف تسلیم کیا جائے تو اُس زمانہ مین ملک نہایت

حالت رعیت۔

پوشاک ۔ اس عہد کی تصویرون کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہنری ہشتم کے زمانہ تک تو مردون کی ٹوپی بلا چھجے دار رہی لیکن چارلس اول کے عہد سے مردون کی ٹوپی بھی عورتون کی مثل چھجے دار ہونی شروع ہوئی اس زمانہ مین بعض آدمی چھجے دار ٹوپی کا استعمال کرتے تھے اور بعض لوگ پورانی طبیعت کے اور پورانی وضع کے پابند بلا چھجے کی ٹوپی زیب سر کرتے تھے۔ بال سب کے لمبے لمبے ہوتے تھے لیکن شرفا کا یہہ دستور تھا کہ چھوٹے چھوٹے بٹھے رکھتے تھے اور ڈاڑھیان لمبی لمبی گاؤدم دیہات کے آدمی ہلکے ہلکے زرد رنگ کے کرتے پہنتے تھے۔ اور تاریخ انگلنڈ گارڈنر سے معلوم ہوتا ہے کہ پاجامہ گھٹنون کے لگ بھگ اونچا ہوتا تھا۔

آباد ہوگا۔

زبان - اور وہ نئی زبان جسکی بنیاد کا پتھر اول حملہ آوروں اہل اسلام نے رکھا تھا اور اُسکا نام آخر مین اُردو ہوا اُسکا ڈھچر اب چورس ہونے لگا۔ اور اُس نے بھاشا کے مصدرون سے جو درحقیقت سنسکرت کے اصول پر گڑھی گئی تھی اور عربی فارسی ترکی بھاشا سنسکرت کے اسمون سے ترکیب پاکر اون بچون کی طرح جو آغاز گفتگو مین طفلت لسانی کرتے اور تتلاتے ہین گھرون مین اور دوستانہ جلسون مین اپنی دلکش باتون سے دل لبھاتی رہی اور پرورش پاتی رہی چنانچہ امیر خسرو کی خالق باری اُسکی بچپن کی یادگار ہے اور دفترون مین فارسی کی نوشت وخواند اور خط کتابت مین فارسی کا رواج تھا اور مسئلہ مسایل مین اور مذہبی طور پر عربی زبان کا رواج تھا۔

خاندان سادات سنہ ۱۴۱۴ء سے سنہ ۱۴۵۱ء تک

سید خضر خان بن ملک سلیمان سنہ ۱۴۱۴ء سے سنہ ۱۴۲۱ء تک

شاہ محمود کی وفات کے بعد سید خضر خان حاکم ملتان نے دہلی کے تخت کو سنہ ۱۴۱۴ء مین بطور نیابت امیر تیمور

وقایع نگار انگلستان مین ہے کہ بادشاہ کے اہل دربار کی وضع ہمیشہ نت نئی بدلتی رہتی تھی چنانچہ ہنری ہشتم جسقدر موٹا ہوتا گیا اوسیقدر اُسکے مصاحبون نے اپنے کپڑے پھلانے شروع کئے تاکہ اُنکی شکل بھی بادشاہ کے مشابہ ہوجائے۔ ملکہ کھیترائن ہاورڈ نے فرانسیس سے سوئیان لاکر انگلستان مین رواج دین اور چونکہ پہلے یہہ سوئیان بہت گران قیمت ہوتی تھین لہذا شوہر نے اپنی بی بیون کو ان سوائیون کے واسطے علحدہ روپیہ مقرر کردیا اور اس روپیہ کو سوئیون کا روپیہ کہنے لگے۔ بس یہہ روپیہ اسطرح ہوگیا جسطرح ہندوستان مین بڑے آدمی بھوؤن یا بیٹیون کے لیے پاندان کا خرچ مقرر کردیتے ہین ۔ ملکہ میری کے عہد مین بڑے بڑے

رونق دی اور مخلوق کو اپنے حسن انتظام اور نیک اخلاقی سے امن و آسایش کی صورت دکھلائی - شروع مین خطبہ وسکہ صاحبقران کے نام جاری رکھا آخر کا خطبہ وسکہ اپنے نام جاری کیا اور عمدہ تحفہ مرزا شاہرخ صاحبقران تیمور کے بیٹے کو مدام ارسال کرتا رہا - اور اول سال جلوس مین ملک کھٹیر (روھیلکھنڈ) کی تمردون کو مطیع کیا اور چند دار کے سرکشون کو گوشمالی دی ۸۱۶ھ مین سلطان احمد شاہ گجراتی جو ناگور کے تسخیر کے واسطے آیا تھا مالوہ مین آکر سید خضر شاہ کافرمان بردار ہوگیا اور ۸۱۷ھ مین خضر خان میوات مین گیا اور بعض میواتی ملازم ہوگئے اور میوات سے گوالیار گیا اور وہان سے خراج لیکر اٹاوہ پہونچا اور رائے سمیر کے بیٹے سے خراج لیکر دہلی کو روانہ ہوا اور اثنائے راہ مین بیمار ہوا اور دہلی مین پہونچکر اس دار نا پائیدار سے رحلت فرمائی - یہہ بادشاہ عاقل اور عادل اور صادق القول و کریم تھا اس کے ماتم مین رعایا نے تین روز سیاہ لباس اظہار غم کی علامت تین بھنا - سید مبارک شاہ ۸۲۱ھ سے ۸۳۴ھ تک ۸۲۴ھ مین سید مبارک شاہ بعد وفات سید خضر خان

گھیردار سائے پہننے کا رواج اسپانیہ سے انگلستان مین آکر رایج ہوا - اور مرد اور عورت دونون اپنی پوشاک مین گردن اور کلائی پر ریشم کی جھولدار پلیٹین بنواتے تھے اور پیشتر یہہ دستور تھا کہ ان پلیٹون مین لکڑی یا ہاتھی دانت کے ٹکڑے لگاتے تھے تاکہ جھول نکلا رہے مگر ملکہ الزبتہ کے وقت سے یہہ ہوا کہ ادنہین زر و کلف سے سنت کر دیتے تھے - اس زمانہ سے پیشتر سب لوگ کپڑے کے موزے پہنتے تھے مگر الزبتہ کے جلوس کے تیسرے سال ادسے کسی شخص نے ریشمی جرابین نہ دیکین پھر اسنے اور کسی قسم کی جراب کبھی نہین پہنی - ایک جرمنی سیاح ہنٹزنر نامی نے اپنے سفرنامہ مین ملکہ الزبتہ کی درباری ہیئت کی کیفیت یون لکھی ہے - بعدہٗ دربار مین

اپنے والد کے باتفاق راے اکابر اور
امرا کے تخت شاہی پہ جلوس فرما ہوا۔
۱۴۲۲ء مین سید مبارک شاہ نے لاہور کو
جو خضر کی حسارت و غارت سے برباد
ہو گیا تھا از سر نو آباد کرایا ۱۴۲۵ء مین
نرسنگ راے والی کھٹیر کو اُسکے تمرد کی
سزادی اور سہ سالہ خراج وصول کیا ۱۴۲۶ء
مین شاہ شرقی اور مبارک شاہ مین بعد
محاربہ دو پھر کے مصالحہ ہو گیا ۱۴۳۰ء مین
ملک یوسف کو مسمی فولاد پاس روانہ کر کے
سعید سالم کا خزانہ اور مال طلب فرمایا۔ فولاد
نے اول شب تو یوسف کو صلح کے پیام سے
غافل کر کے شبخون مارا اور دوسرے روز
پھر ہنڈوہ قلعہ کے برجون سے توپ اور بندوق
کی لڑائی لڑ کر یوسف کو پس پا کیا۔ اور امیر
شیخ علی حاکم کابل نے بموجب ارشاد مرزا
شاہرخ بن تیمور کے پنجاب پر یورش کی
اور ناکامیاب واپس گیا جو کہ یہہ بادشاہ
تدبیر جنگ اور انتظام ملک مین ہوشیار تھا
لہذا اُس نے اکثر باغی صوبجن کو مطیع کیا اور
۱۴۳۴ء مین شہر مبارک آباد کی جامع مسجد مین

ملکہ آئی اُسکا سن پینسٹھ برس
کا تھا اور نہایت شاندار تھی۔
اُسکا منھ لمبا تھا اور رنگ گورا
تھا مگر منھ پہ جھریان پڑی
ہوئی تھین اور اُسکے کانون
مین دو گوشوارے موتی
کے تھے اور سر پہ سرخ بال
جمے ہوئے تھے اور ایک
چھوٹا سا تاج پہنے ہوئی تھی
اور سفید ریشمی کپڑے پہنتی
تھی جسکے کنارہ پہ سفید موتی
سیم کے بیج کے برابر ٹکے تھے
اور اوپر ایک سیاہ چادر
تار کشی کی اوڑھے ہوئی تھی
اور اُسکا سایہ اسقدر لمبا تھا کہ
اُسے ایک خواص ہاتھون پہ
اوٹھائے ہوئے تھی۔

نئی کپڑون کا رواج۔ جو کہ
کاریگر ببب ظلم و ستم کے بلاد
یورپ سے بھاگکر انگلستان
مین آئے تھے اونھون نے جب

نئی کپڑون کا رواج۔

جسکو اُس نے اپنے نام پر آباد کیا تھا نماز پڑھتے ہوئے ہندو کے ہاتھ سے جنکو بادشاہ نے کبھی کچھ ایذا بھی نہین دی تھی اپنے کو رنمک وزیر سردار الملک کی تحریک سے شہید ہوا۔ یہہ بادشاہ عقیل اور با اخلاق تھا اور تمام ایام بادشاہت مین کبھی خلاف تہذیب کلمہ زبان مبارک پر نہین لایا اور گرد کرد بات کے نہین گیا اور امور ملکی کو خود بنفس نفیس تحقیق کرتا تھا۔

سید محمد شاہ بن فرید بن خضر شاہ سنہ ۱۴۳۴ء سے سنہ ۱۴۴۵ء تک

سنہ ۸۳۷ھ مین سردار الملک وزیر اعظم نمک حرام نے فوجؔ شاہ مقتول کے بھتیجے سید محمد شاہ کو تخت شاہی پر بٹھا دیا اور خزاین شاہی اپنے تحت مین کرکے آپ اپنی طور پر حکومت کرنے لگا۔ اور اس خیال خام مین پڑا کہ محمد شاہ کو قتل کرکے خود تاج شاہی سے اپنے سر کو زینت دے لیکن اس ارادہ کے پورا کرنے کے قبل آپ مارا گیا اور چاہ کندہ را چاہ در پیش کا مصداق ہوا۔ سنہ ۸۳۷ھ تک محمد شاہ نے خوب سرگرمی کے ساتھ سلطنت کی بعدہٗ ہوا پرستی مین پڑ گیا۔ اور سنہ ۸۴۵ھ مین

انگلستان مین سن پیدا ہوا اور سوت نکلا تو اُس سے جرابین بنی۔ اور بادبان کا کپڑا بنانیکا مصالح بہم پہونچایا اور غدے اور قالین اور ٹوپا فراہ بننے لگے اور ان چیزون کو کپڑا صاف کرنے والون نے بہت نفیس کر دیا۔

عمارت۔ تاریخ کالیر اور وقایع نگارین اس عہد کی عمارت کا یون حال بیان کیا ہے کہ بادشاہان ٹیوڈر کے زمانہ مین جو طرز عمارت تھا اُسے گل کاری کا کام کہتے تھے۔ شہری ہفتم کا بنوایا ہوا گرجا جو ابتک ویسٹ منسٹر مین موجود ہے اُس طرز کی عمارت کا عمدہ نمونہ ہے۔ اسوقت مین دولتمندون اور امیرون کے مکانات تو اینٹ اور پتھر کے تیار ہونے لگے تھے اور شیشہ کے دروازہ بھی عام ہو گئے تھے لیکن غریبون کا حال سقیم تھا۔ جھانکڑون وغیرہ پر کھنگل لگا کر اپنے

بیمار ہوکر راہی ملک عدم ہوا۔

سید علاؤالدین شاہ بن سلطان محمد شاہ ۱۴۴۵ء سے ۱۴۵۰ء تک

۸۴۹ھ ۱۴۴۵ء مین سید علاؤالدین شاہ اپنے والد کی وفات کے بعد دہلی کے تخت پر متمکن ہوا جو کہ یہہ شخص بڑا کم حوصلہ اور پست ہمت اور عیاش تھا لہذا برباد کنندہ سلطنت اور ختم کنندہ خاندان سادات ہوا۔ اس عہد مین سلطنت یہان تک ضعیف ہوگئی کہ صرف دہلی کے ارد گرد چند میل حکم شاہی رہ گیا اور تیرہ شخص اپنی اپنی صوبجات مین خود مختار ہوکر حکمران ہو بیٹھے ۱۴۴۷ء مین بادشاہ نے بدایون مین ایک باغ بنایا اور وہان کی ہوا کو پسند کرکے بدایون کا رہنا پسند کیا ہرچند وزیر اعظم نے اس امر سے باز رکھنا چاہا لیکن بادشاہ پر کچھ ایسا اثر پڑا کہ وزیر کی قید اور قتل کی فکر مین ہوا پس وزیر تو فرار ہوکر دہلی پہونچا اور بہلول لودھی کو جو اول حملہ مین دہلی سے ناکام گیا تھا دارالخلافت مین بلالیا۔ ۱۴۵۰ء مین علاؤالدین سلطنت بہلول کو اس شرط پر دے بیٹھا کہ مجھکو بے کھٹکے بدایون مین رہنے دو اس طرح پر

جھوپڑے بنا لیتے تھے۔ چھولہے دالان کے بیچ مین بنائے جاتے تھے اور دھوین کی اٹی ہوئی چھت مین ایک سوراخ (دھہالا) بنا ہوتا تھا کہ اُس مین سے دھوان نکل جاتا تھا۔ سنہری مشتم کے زمانہ تک سب مکانات کا یہی حال رہا مگر اُسکے عہد سے مکانات مین دو دکش بننے لگے۔

اُس عہد کے ایک فاضل ارسیمس نامی نے جو سنہری مشتم کے وقت مین مدرسہ عالیہ آکسفرڈ مین علوم یونانیہ کا مدرس اعلیٰ تھا غربا کے مکانات کے صحن کا حال ایسا خراب لکھا ہے۔ قولہ۔ دالانون کی زمین پر کچی مٹی لسی ہوی ہے اور اُسپر گھاس بچھی ہوی ہے اُسکے نیچے ایک خزانہ شراب اور چربی اور استخوان اور آب دہن اور غلیظ چیزون کا خدا جانے کتنی مدت سے جمع ہے۔

غربا کے مکان۔

سیدون کے خاندان کا خاتمہ ہوگیا۔

خاندان افغان لودھی ۱۴۵۱ء سے ۱۵۲۶ء تک

سلطان بہلول لودھی ۱۴۵۱ء سے ۱۴۸۸ء تک

۸۵۵ھ ۱۴۵۱ء مین بہلول خان صوبہ دار ملتان نے تخت شاہی حاصل کیا اور سید علاؤ الدین شاہ کی کچھ پنشن (تنخواہ) مقرر کردی۔ یہی وہ شخص ہے کہ جسنے افغان کے خاندان کی بادشاہت کا آغاز کیا ورنہ سابق مین افغان ابھی ہندوستان وایران تجارت کیا کرتے تھے فیروز شاہ کے عہد مین بہلول کے دادا ابراھیم نے ملتان مین نوکری اختیار کی اور پوتا اتفاق سے بادشاہ ہند ہوگیا۔ ۸۵۵ھ ۱۴۵۱ء مین سلطان محمود جونپوری نے دہلی کا آ محاصرہ کیا اور سلطان بہلول سے ہزیمت اوٹھا کر واپس گیا۔ سلطان بہلول نے جرات اور کامیابی کے ساتھ مختلف صوبون کے حاکمون کو مطیع اور فرمان بردار کیا اور ۸۷۴ھ ۱۴۶۹ء مین سلطان حسین شرقی جو ایک لاکھ سوار اور چالیس ہزار پیادہ چار سو ہاتھی اور توپخانہ سے حملہ آور ہوا تھا اُس سے سلطان بہلول کا سخت محاربہ کے بعد مصالحہ ہوگیا اور آخرکار بہلول نے پھر

چنانچہ اسی غلاظت اور نجاست کے باعث اکثر لوگ امراض وبائیہ مین مبتلا ہوتے تھے۔ مگر ملکہ الزبتھ کے زمانہ مین مکانات بلوط کی لکڑی کے بننے شروع ہوئے اور اوسی زمانہ مین اکثر تغیرات اسباب خانہ مین ہوئی اور بستر خواب مین بھی بہت نفاست آگئی چنانچہ بادشاہان ٹیوڈر کے عہد کے آغاز مین بچھونے کی یہ حقیقت تھی کہ نیچے بہت سی پیال بچھالی اوسپر ایک موٹے کپڑے کی چادر اور گدہ ڈالدیا اور تکیہ کے بدلے ایک لمبا سا گنڈہ سرہانے رکھ لیا اور جو شخص بھوسے بھرے ہوئے تکیہ پر سر رکھ کے سوتا تھا تو اوسے بڑا عیاش سمجھتے تھے۔

محکمہ جدید۔ اس زمانہ مین محکمہ اسٹار چیمبر (ایوان کواکب) نے پارلیمنٹ کے اختیارات حاصل کئے

پھر سلطنت جونپور کو فتح کرکے اپنی قلمرو دہلی مین شامل کرلیا۔ سلطان بھلول نے عمر رسیدہ ہوکر اپنی حین حیات مین تمام سلطنت اپنے بیٹون پر تقسیم کردی اور امرا گویا بنیاد فساد کا باعث ہوا۔ ۸۹۴ھ/۱۴۸۸ء مین اڑتیس برس سلطنت کرکے سلطان بھلول نے وفات پائی یہہ بادشاہ علما و مشایخ کی صحبت مین ہر وقت سفر و حضر مین رہتا تھا اور عقل اور شجاع اور متفرس تھا اور پرہیزگار اور ملکی تدابیر مین ہوشیار تھا۔ اپنی قوم کے رؤسا کے روبرو تخت پر جلوس نہین فرماتا تھا۔

سلطان سکندر بن سلطان بھلول لودہی ۱۴۸۸ء سے ۱۵۱۷ء تک

۸۹۴ھ/۱۴۸۸ء مین سکندر شاہ اپنے باپ بھلول کی وفات کے بعد امیرون کی کثرت رائے کے مطابق سریر آرائے سلطنت ہوا۔ اور باپ کی مانند اپنی قوم سے سلوک کرتا تھا اور بزرگون کے روبرو تخت پر نہین بیٹھتا تھا۔ اور ۸۹۷ھ/۱۴۹۱ء مین بیانہ اور آگرہ کا قلعہ فتح کیا اور اپنے بہائی بارک شاہ سے جو جونپور مین حکمران تھا اپنی بادشاہت

اُس محکمہ کا بڑا کام یہہ انجام دینا تھا کہ رعایتی وظیفون کو موقوف کرے۔ وظیفے رعایتی سابق مین امیرون کو خزانہ شاہی سے ملا کرتے تھے کہ جسکے ذریعہ سے امیر بدمعاشون کو وردیان دیکر نوکر رکھتے تھے اور اُنسے یہہ قسم لے لیتے تھے کہ جب کسی سے لڑائی جھگڑا ہو تو ہماری طرف سے لڑنا۔

فیوڈل سسٹم - تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت مین بدمعاشون کی خوب عیش سے گذر ہوتی تھی لیکن خانگی جنگ نے بقیہ آثار قانون فیوڈل سسٹم کو نیست و نابود کردیا۔

مردم شماری و آمدنی - سلاطین ٹیوڈر کے زمانہ مین انگلستان کی آبادی پچاس لاکھ کی مردم شماری سے کم تھی اور تاریخ جامع جم مین ہے کہ ۱۵۶۱ء مین انگلستان مین چار ملیان (چالیس لاکھ کی مردم شماری تھی) اور آمدنی

فیوڈل سسٹم

مردم شماری و آمدنی

نسیم

تسلیم کرائی اور ۹۲۴ھ مین بہار فتح کر کے حسین شاہ کو نکالدیا اور علاؤالدین بادشاہ بنگالہ سے حدود کا تصفیہ کر کے مصالحہ کر لیا ۹۳۰ھ مین آگرہ کو گوالیار کی وجہ سے پہلی ہی بار اپنا پائے تخت بنایا اور وہ اس زمانہ سے دارالحکومت ہونے مین دہلی پر سبقت لیگیا اور ۹۳۴ھ مین متھرا کے متمردون کو اونکے تمرد کی سزا دیکر اُنکے کنالیس کے بجاے مساجد خداے واحد کی عبادت کے واسطے بنوائی اور بازار تعمیر کرائے ۹۳۵ھ مین ایک زلزلہ عظیم آیا کہ جسکی نسبت کسیکا ایک قطعہ ہے۔ **قطعہ**۔

در نہصد و احدی عشر از زلزلہا گردید سواد آگرہ مرحلہا
با آنکہ بنایاش بسے عالی بود از زلزلہ شد عالیہا سافلہا

اور آخر عمر مین چندیری کے اطراف مین بہت مسجدین اور ملک مین عمارتین بنوائین۔ ۹۳۷ھ ۱۵۳۰ء مین بیمار ہوکر دارالمحن سے دارالسرور کی راہ لی۔ یہہ بادشاہ جمال ظاہری۔ اور کمال باطنی سے مالامال تھا اور اُسکے ایام سلطنت مین امن و امان رہا اور غلہ ارزان رہا۔ خلق اللہ پر بہت مہربان تھا صبح سے سونے کے وقت تک معاملات ملکی مین مشغول رہتا تھا اور سال مین

دارالحکومت

ملک اور ماحصل سلطنت پچاس لاکھہ روپیہ سالانہ سے زیادہ نہ تھا۔

سکہ اور سود

سکہ اور سود۔ اڈورڈ ششم نے یہہ سکے چاندی کے جاری کئے تھے کرون اور ہاف کرون اور سکس پنس۔ سود حسب قانون اس عہد مین دس روپیہ ہزار تھا۔

قانون مجرم اور اسکی سزا

قانون مجرم اور اسکی سزا۔ شاہان ٹیوڈر کے زمانہ مین انگلستان مین ہر قسم کا گناہ بہت کثرت سے ہوتا تھا۔ اور چوری تک پر قانونی سزاے موت تھی چنانچہ ہنری ہشتم کے زمانہ مین فقط چوری کی علت مین باوجود تخمیناً پچاس لاکھہ کی مردم شماری مین ہر سال قریب دو ہزار آدمی کے پھانسی پاتے تھے اور باقی جرایم کو اسپر قیاس کر لو۔ لیکن ملکہ الزبتہ کے وقت مین مجرمون کی تعداد بہت کم ہوگئی تھی فقط سال مین چار سو چورون کو

دو بار فقرا اور مساکین کو اسم وار اپنی ولایت کے لکھوا کر منگواتا تھا اور ہر شخص کے خرچ کے موافق چھ مہینے کا روپیہ روانہ فرماتا تھا اور جاڑے کے موسم مین اُنکو کپڑے مرحمت فرماتا تھا اور روزانہ کھانا شہر کے لنگر خانون مین پختہ و خام تقسیم ہوتا تھا۔ اور مدارس مین تعلیم عام ہوتی تھی۔ سپاہی اور ارکان دولت اور امیر زادے اور فضایل حاصل کرنے مین دن رات شاغل تھے۔ اور اسی عہد مین ہنود نے فارسی خط لکھنا پڑھنا سیکھا اس سے قبل ہندو فارسی خط کی نوشت و خواند نہین جانتے تھے اور جدھر بادشاہ لشکر روانہ کرتا تھا دن مین دو بار ڈاک اُسمین ہر روز جاتی تھی ایک صبح کے وقت اور دوسری ظہر کے وقت اور روزنامچہ واقعات ممالک محروسہ اور نرخ نامہ اجناس کا حضور سلطانی مین آتا تھا۔

سلطان ابراھیم لودھی بن سلطان سکندر سنہ ۹۱۷ھ سے سنہ ۹۳۲ھ تک

سنہ ۹۲۳ھ مین ابراھیم شاہ اپنے باپ کی بجائے تخت نشین ہوا۔ اگرچہ یہہ بادشاہ پھانسی دیجاتی تھی۔ شاید یہہ بیبل کے ترجمہ کی بدولت بات حاصل ہوئی تھی جو اس زمانہ مین شایع ہوا تھا۔

مذہب پراٹسٹنٹ ۔ اس زمانہ مین مذہب جدید پراٹسٹنٹ کی بنیاد قایم ہوئی تھی اور آہستہ آہستہ یورپ مین پھیلتا جاتا تھا اور مذہب قدیم کیتھولک مذہب جدید مذکور کے مقابلہ مین دن بدن ہزیمت کھاتا اور کم ہوتا جاتا تھا گویا مذہب پراٹسٹنٹ پر کل جدید لذیذ کا مضمون صادق تھا۔

نیا قانون پراٹسٹنٹ آدمی کا جلانا ایک نیا قانون ملکہ میری کے عہد مین یہہ جاری ہوا کہ جو مذہب پراٹسٹنٹ اختیار کرے وہ جلایا جاے چنانچہ دو سو اسی آدمی عورت مرد اور بچے مذہب مذکور کی علت مین تین برس کی مدت مین جلائے گئے اور ہزارون آدمی اور عقوبتون مین

مذہب پراٹسٹنٹ ۔

آغاز فارسی نوشت و خواند محمود ۔

نیا قانون پراٹسٹنٹ آدمی کا جلانا ۔

عمدہ اوصاف کے سات اتصاف رکھتا تھا اور ابتدا مین اُسنے حکومت کے اصولون کی پابندی خوب کی لیکن آخر مین وہ نہایت متکبر اور نخوت شعار ہوگیا تھا اور یہی نخوت اُسکے زوال سلطنت کا باعث ہوی - لہذا امرا اور خصوصًا اسکے بھائی بند اس سے متنفر ہوگئے اول تو اُسکے بھائی شہزادہ جلال نے جونپور کے تخت پر بیٹھکر اپنے تئین سلطان جلال الدین مشہور کرکے ابراہیم کے مٹانے مین سعی کی اور کچھ روز کامیاب بھی رہا آخر کار اسیر ہوکر مارا گیا - پھر بہار کا صوبہ دار خود مختار بن بیٹھا اور اپنے نام کا خطبہ وسکہ جاری کردیا - اور پھر دولت خان لودھی حاکم پنجاب نے بغاوت اختیار کی اور بادشاہ ظہیر الدین محمد بابر کو اپنی مدد کے واسطے بلایا پہلے تو بابر نے اپنے ایک سردار علاؤ الدین کو جو ابراہیم شاہ کا چچا اور سکندر شاہ کا بھائی تھا ہند کی تسخیر کے واسطے روانہ کیا لیکن وہ ناکامیاب رہا - آخر بابر خود بارہ ہزار فوج سے حملہ آور ہوا - اور ابراہیم ایک لاکھ سپاہ مع توپخانہ لیکر مقابل ہوا اور پانی پت کے

مبتلا ہوے - مذہب پراٹسٹنٹ حلقہ ہونے سے اہل مذہب مذکورہ رومن کیتھولک والون سے یورپ مین سو برس سے زاید لڑائی جھگڑا اور سوز نظمی رہی اور بندگان خدا کی خونریزی اور جانین حرق (جلانے) اور ضرب سے تلف ہوئین -

احیاء علوم اور زبان - اگرچہ مذہب پراٹسٹنٹ کی وجہ سے صدہا جانین ہلاک ہوئین لیکن مذہب مذکور کی برکت سے ایک امر عظیم یہہ ہوا کہ علم نے از سر نو رواج پایا اور خصوصًا زبان عبرانی اور یونانی اور لاطینی کی طالب مین دوبارہ جان آئی - کیونکہ صحف مقدسہ کی صحیح تفسیر کرنا زبان عبرانی اور یونانی اور لاطینی کے جاننے پر موقوف ہے لہذا جب کتب مقدسہ کی شہرت اور اشاعت ہوئی تو زبانون مذکورہ کے علوم کرنے کی بھی نہایت ضرورت

احیاء علوم اور زبان -

مقام پر ساتوین رجب ۹۳۲ھ کو بڑی لڑائی ہوی اور اس اول جنگ پانی پت مین ابراہیم نے سلطنت اور جان دونون نذر کین اور اسطرح خاندان لودھی کا خاتمہ ہوا۔ ابراھیم شاہ اگرچہ شجاع تھا لیکن فن سپہ گری سے بابر کی مانند ماہر نہین تھا۔

طرز معاشرت عہد سادات سے زمانہ افغانون تک

لباس اور خوراک مین کوئی بہ نسبت سابق کے بڑا تبدل و تغیر نہین پیدا ہوا تھا لیکن ایک نئی بات اہل ایران کے میل وجول کی بدولت یہہ پیدا ہوگئی تھی کہ معزز مردون کی زیادتی خصوصیت اور اظہار غم والم کی علامت کیواسطے چندروز سیاہ لباس ماتمی پہنا جاتا تھا۔ اگرچہ اسلام مین اسطرح کا اظہار غم جایز نہین ہے۔ یہہ ماتمی سیاہ لباس اہل ایران کی قدیم رسم ہے اور رسم کو اسلام سے کچھ تعلق نہین۔

اور ہنود اپنے بزرگ مردہ کے ماتم مین اپنے کل بالون کا بہدرہ کراتے تھے اور گنیش پوران سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ رسم اہل ہند مین اسی زمانہ کی ہوی پس اس عہد سے یہہ زبانین مدارس کی ارکان تعلیم مین شامل ہوگئین۔ تاریخ کالیر مین ہے کہ سلاطین ٹیوڈر کے چار بادشاہون کے عہد مین تو طبقہ اوسط کی انگریزی زبان انگلستان مین تحریرًا اور تقریرًا جاری رہی لیکن ملکہ الزبتہ کے زمانہ مین انگریزی جدید پیدا ہوی جو جب سے اب تک برابر مستعمل ہے۔

علم تاریخ۔ تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ سے انگلستان کی تاریخ نے دوسرا رنگ قبول کیا یعنی جو کہ اس ملک کے مورخون کی عادت خوشامد یا خوف سے خلاف واقع تواریخ نگاری کی تھی وہ کم ہوی اور وہ مبالغہ جو غلو کے مرتبہ کا تھا وہ بھی کچھ موقوف ہوا۔ بس اس ہی عہد کو مورخ انگلستان کی حقیقی تاریخ کا زمانہ قرار دیتے ہین۔

ایجاد ہے کیونکہ اسسے پہلے پوتھیون مین اس رسم کا ذکر نہین پایا جاتا - اور ہندؤن کا ماتمی لباس سفید ہوتا تھا خصوصًا سر سے پھینٹہ (دوپٹہ) ضرور سفید ہوتا تھا - اور تیرہ ۱۳ دن تک کریا کرم کرنے کو مردہ کی موکت (نجات) کا باعث خیال کرتے تھے -

اسلحہ - تاریخ مبارک شاہی سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ مبارک شاہ کے عہد مین توپ اور بندوق آلات حرب وضرب اپنے اپنے موقع پر بخوبی تمام کام دیتے تھے اور میدان جنگ مین جنگ کا عمدہ حربہ خیال کئے جاتے تھے - اور آلات مذکورہ آتش فشان کی بدولت جنگ مین ایک انقلاب عظیم پیدا ہوگیا تھا اور دن بدن انقلاب پیدا ہوتا جاتا تھا اگرچہ توپ اور بندوق کا فیر بہ نسبت اس زمانہ حال کے دیر مین ہوتا تھا -

معزز قیدی - زمانہ افغانون مین معزول شدہ بادشاہون کو بہت عزت سے رکھا جاتا تھا - اور اُنکے خرچ روزمرہ کے موافق اُنکی تنخواہ خزانہ شاہی سے مقرر ہوتی تھی - اور اُنکے حوایج ضروری کو بخوبی تمام انجام دیا جاتا تھا سوائے نظربندی کے اور کچھ اُنکو تکلیف نہین ہوتی تھی -

چوگان بازی - کل ولایت ہند مین اس زمانہ تک

اشاعت علوم - علم کی دولت جو خانقاہون مین مدت سے مدفون ومخزون تھی وہ چھاپہ کی بدولت ہر گھر مین داخل ہوئی اور آدمی خود بخود پڑھنے اور غور وفکر کرنے لگے - اور سلاطین ٹیوڈر کے عہد مین علم ادب اور پراٹسٹنٹ مذہب اور فن تجارت نے انگلستان مین ترقی آغاز کی

جہاز - آئینہ نرنگ مین مرقوم ہے کہ ہنری پنجم کے عہد ۱۴۱۳ء مین انگلستان مین جہاز تیار ہوے ورنہ اس سے پہلے یہان کے آدمی جہاز غیر ممالک سے کرایہ پر لاکر استعمال کرتے تھے -

ترقی فنون تجارت - وقایع نگار انگلستان مین ہے کہ فن جہاز رانی اور جغرافیہ اور تجارت نے بھی بہت جلد ترقی پائی ہنری ہفتم نے انگلستان کے جہازون کی بنیاد ڈالی لہذا وہی اُس ملک کی عالمگیر تجارت کا بانی ہوا - تھوڑی ہی مدت مین انگریزی جہاز ہر دریا مین

چوگان بازی یعنی گھوڑون پر سوار ہو کر گیند بلا خوب کھیلا جاتا تھا اور امرا اور وزرا اور بادشاہ بھی اس کھیل کو بہت پسند کرتے تھے اور آپ خوب کھیلتے تھے۔

معافی محصول - بادشاہ سکندر شاہ ولد سلطان بھلول لودھی نے جو غلہ پر زکوٰۃ (محصول) مقرر تھی رعایا کو بالکل معاف کردی۔

پرورش غربا - اس عہد مین ہر ایک سال مین دو بار فقیرون اور محتاجون کو اسم وار لکھوا کر ہر شخص کے خرچ کے موافق ششماہہ روپیہ خزانہ سے دیا جاتا تھا اور جاڑے کے موسم مین غریبون اور مسکینون کو جڑاول دیجاتی تھی اور سدا برت اور لنگر خانے ہر قوم کے غریب لوگون اور مساکین کے واسطے تیار ہوئے۔

رفاہ عام کی کام - اور سرا اور مدارس اور معابد بنا ہوئے۔

عام تعلیم علوم - اور مدرسون مین بلا قید قوم اور مذہب کے عام تعلیم علوم وفنون جاری تھی۔ اور ہر شخص امیر اور غریب فضل وکمال کی تحصیل مین مشغول تھا۔

ہنود مین فارسی تحریر - اور ہندؤن مین فارسی خط

روان ہوگئے اور ملکہ میری کے عہد مین خلیج آرچ انجل کی راہ دریافت ہوی جسے ملک روس سے تجارت شروع ہوی مگر ملکہ الزبتہ کے وقت مین تجارت کو نہایت تقویت و ترقی ہوئی چنانچہ اُون سیسہ اور ٹین مدت سے انگلستان سے دیگر ممالک یورپ مین جاتا تھا مگر چھوٹے چھوٹے جہازون مین بھیجا جاتا تھا لیکن الزبتہ نے ان چیزون کی تجارت کے واسطے بڑے بڑے جہاز بنوائے اور سوداگرون کو ترغیب دی کہ اپنے جہازون کو درست کرین اور اُسی ملکہ نے ۱۶۰۰ء مین ایسٹ انڈیا کمپنی کو فرمان عنایت کیا جسکے سبب سے انگریزون کی سلطنت کی بنیاد ہندوستان مین قایم ہوئی۔

فن سحر وغیرہ - تاریخ مذکور مین مسطور ہے کہ بادشاہ جیمز کے زمانہ مین انگلستان کے لوگ تین قسم کے وہم مین

نوشت وخواند کی رسم اس عہد سے جاری ہوئی ہے

ڈاک

ڈاک - اور شاہی ڈاک لشکر شاہی مین خواہ دور ہو خواہ نزدیک ہر روز دن مین دو مرتبہ صبح اور ظہر کے وقت بلا ہرج موصول ہو کر تقسیم ہوتی تھی -

روزنامچہ وایجاد نرخ نامہ

روزنامچہ وایجاد نرخ نامہ - اور روزانہ روزنامچہ واقعات ممالک کا اور نرخ نامہ اجناس کا حضور سلطانی مین پیش ہونے کا رواج ہوا -

توحید

توحید کی پابندی مین یہانتک تاکید تھی کہ جو چھڑیان سید سالار مسعود غازی کی جہلا اور اہل شرک اور اہل بدعت ہر سال اُنکی قبر پر لیجاتے تھے وہ ایک لخت سب موقوف کردی گئین تھین -

عمارت

عمارت - اہل اسلام کی عمارات بہت وسیع ہوتی تھین اور اُنکا درمیانی صحن نہایت وسعت اور فسحت کے ساتھہ ہوتا تھا اور اُنکی چھتون کا پٹاؤ زیادہ بلند ہوتا تھا اور ہوا کے منفذ بکثرت ہوتے تھے اور اُنکی محرابین سابق سے زیادہ گول ہوتی تھین لیکن قدرے نوکیلی چنانچہ دہلی کی اُس عہد کی عمارتین امر مذکور کو ظاہر کرتی ہین - اور اہل اسلام کی مسجدون پر گنبد ہوتے تھے لیکن ہر چار ستون پر ایک ایک گنبد ہوتا تھا

بتلاتے تھے یعنی فن سحر - علم نجوم - اور علم کیمیا - جہلا کا یہہ اعتقاد تھا کہ جو نئی باتین علوم وفنون کی ظاہر ہوتی ہین اور تازہ صنعتین ایجاد ہوتی ہین وہ شیطان کی اعانت سے ہوتی ہین چنانچہ انگلستان مین روجر بیکن حکیم اور جرمنی مین فاسٹ حکیم جہلا کے زعم باطل مین بندہ شیطان تھے اور سحر کا اعتقاد اُنکے ذہن ناقص مین ایسا راسخ تھا کہ صدہا ضعیف اور ناتوان بڑھیون کو بخیال جادوگری مار ڈالا اور جسقدر عورت کبیر السن اور ضعیف البنیہ اور لاغر وناتوان ہوتی تھی اوسیقدر اعتقاد تلم و یقین واثق ہوتا تھا کہ یہہ ساحرہ ہے اور ہر قسم کی بلا کو اُسکی طرف منسوب کرتے تھے چنانچہ اگر بچہ بیمار پڑتا تھا اور ضایع ہوجاتا تھا تو یہی یقین ہوتا تھا - کہ کسی ساحرہ نے مار ڈالا - اور اگر آندھی آتی

جسطرح احمد آباد کی جامع مسجد مین ہنوز موجود ہین۔ اور نقش و نگار سے بھی عمارت آراستہ و پیراستہ کی جاتی تھین۔ اور یہہ لوگ بڑے گنبد دن کے بنانے سے ناواقف نہین تھے چنانچہ غیاث الدین تغلق کے مقبرہ پر بڑا بلند اور عمدہ گنبد قایم ہے۔

آبادی ملک۔ اور ملک اس زمانہ مین خوب سرسبز اور شاداب تھا اور رعیت نہایت خوش حال اور دولت و مال سے مالامال تھی چنانچہ نیکالو ڈی کانٹی نے ۱۴۲۰ء مین اپنے سفرنامہ مین اپنا آنکھون دیکھا گجرات کا حال لکھتا ہے اُسکا بیان ہے میگنا کے ساحل ایسے شہرون سے آباد ہین جو پھلے پھولے باغون کے بیچ مین واقع ہوے ہین اور دیگر شہرون کو چاندی سونے سے لبریز اور اقسام جواہرات سے بہرپور بیان کرتا ہے۔ اور ۱۴۴۲ء مین عبدالرزاق امیر تیمور کے بھیجے کا سفیر ہند مین جن مقامون پر ہوکر گذرا اُنکی آبادی و شادابی کا اپنے سفرنامہ مین بڑا مداح ہے خاصکر دکن مین شہر بجانگر کا بیان ایسے آب و تاب سے کیا کہ وہم و گمان اسکی اُس بیان کی تکذیب سے زیادہ ہے جو الف لیلہ مین شہزادہ احمد کے قصہ مین پائی جاتی

آبادی ملک

تھی تو دیوتان مارے ڈر کے کانپنے لگتے تھے اور کہتے تھے کہ جادوگر نیان جھاڑو کے تنکون پر سوار ہوکر آدھی رات کو نکلی ہین۔ یہہ اعتقاد لوگون کو اس صدی کے ابتدا تک رہا اور ابتک بعض دور دور کے ضلعون کے اہل دیہہ مین باقی ہے۔ نجومیون کا علم تو چار ہزار برس سے زیادہ سے چلا آتا تھا۔ اور اُنہین یہ دعوی تھا کہ ہم غیب کی بات ستارہ دیکھکر بتلا دیتے ہین اور بڑے ذیمرتبہ اور دانا لوگ اُنکی طرف رجوع کرتے تھے اس سبب سے وہ بڑے معزز اور مالدار تھے چنانچہ اکثر الفاظ انگریزی کے مشتق منہ سے ثابت ہوتا ہے کہ پیشتر وہ علم نجوم کے مصلحات سے تھے مگر اب اُنکے معنی اور ہوگئے ہین۔ علم نجوم کا ہمجنس علم کیمیا تھا اور اس علم کا موضوع حجر فلسفی اور اکسیر الحیات تھا۔ حجر فلسفی ایک شے موہوم تھی جسے سفہا کے گمان مین

ہے۔ اور سیاح کانٹی نے بیجانگر کی چوڑای چکلای کا محیط ساٹھ میل بیان کیا ہے۔ اور دیگر مورخون نے گنگا اور جمنا کے کناروں کے شہرون کو ایسا آباد اور شاداب اور مال سے مالا مال بیان کیا ہے کہ جسپر مبالغہ کا شبہ ہو سکتا ہے خصوصًا دہلی۔ قنوج بنارس وغیرہ پر۔

اور تواریخ امرکہ مصنفہ روبرٹسن مین مرقوم ہے کہ جب واسکوڈی گاما ۲۲ مئی ۱۴۹۸ء کو کالیکٹ مین جو ملیبار پر واقع ہے پہونچا اور اس بڑے شائستہ ملک کی دولت آبادی۔ زراعت۔ کارخانجات اور فنون دستکاری کا حال اُسکی نسبت بہت زیادہ بہتر پایا جو اوس زمانہ مین فرنگیون کو معلوم تھا۔ تواریخ مذکور مین مرقوم ہے کہ وہان شائستگی کے آثار نمودار اور علم کا چرچا اور مذہب اسلام کا رواج پایا اور تجارت بھی وہان جاری تھی۔

امورات مذکورہ بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان اہل اسلام کے عہد مین قبل آنے اہل یورپ کے علوم فنون مین فرنگستان سے لایق اور شائستگی وسرسبزی وشادابی مین یورپ سے فایق تھا لیکن جب سے فرنگیون کا سبز قدم ہند مین آنا شروع ہوا

ادنی فلزات مقلوب الماہیۃ ہو کر طلای خالص ہو جاتے تھے اور اکسیر الحیات ایک عرق تھا جسکے پینے سے آدمی کو حیات ابدی اور حسن جاودانی حاصل ہوتا تھا غرض ان اشیاء موہومہ کی بے سود جستجو مین ہزارہا آدمی کی اوقات اور روپیہ ضایع ہوتا تھا اور جان ہلاک ہوتی تھی لیکن خاک فائدہ نہوتا تھا مگر اب ہمین ان علوم سے فائدہ ہوا چنانچہ فن سحر سے بہت سی ادویہ و نباتات کا علم حاصل ہوا جو علم طب اور فنون لطیفہ مین بہت بکار آمد ہین اور علم نجوم وکیمیا کے مسائل باطلہ سے فن ہیئت اور علم کیمیای حقیقی کے مسائل حقہ مستنبط ہوئے مگر ان علوم سے بہت بڑا فایدہ یہہ ہے کہ یہہ خالق ارض وسما کی قدرت کاملہ وحکمت بالغہ کے شاہد ہین اور برہان ظاہر ہین۔

عجیب مسئلہ ۔ ایک مدت سے قطب ہایئہ کا

ہند کی ترقی کا قدم پیچھے ہٹا اور یورپ کی ترقی کا قدم آگے بڑھا۔

خاندان مغلیہ۔ فردوس مکانی ظہیر الدین محمد بابر شاہ سنہ ۱۵۲۶ء سے سنہ ۱۵۳۰ء تک

سلطان بابر امیر تیمور کا پرپوتا تھا بارہ برس کی عمر مین اپنے باپ کیطرف سے بوجہ ہوشیاری ملک اندجان کا ناظم ہوا۔ اور بعد انتقال اپنے باپ کے باتفاق امرا تخت خلافت پر جلوس فرمایا بادشاہون کے سلسلہ مین شاہ بابر جیسا کمیاب ہے اتنی لڑائیان لڑا ہے کہ اسکی فتوح کا شمار نکستون سے کہین زیادہ ہے اور اندازہ اسکی نکستون کا فتوح سے فراوان ہے کبھی وہ شہنشاہ عالیجاہ ہوجاتا تھا اور کبھی تن تنہا رہجاتا تھا۔ گاہے ممالک کا بادشاہ بنجاتا تھا اور گاہے جھونپڑا اسکے پاس نہین رہتا تھا۔ اور واقعات بابری سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک بار سمرقند کو دوسو چالیس آدمیون سے اسطرح فتح کیا کہ آدھی رات کو فصیل سے گذر کر شہر مین داخل ہوگیا اور دفعتہً فتح کا شور مچادیا سمرقند کا بادشاہ باوجود کثرت فوج کے اپنی دارالحکومت چھوڑکر بھاگ گیا

مسئلہ جسکے یہہ معنی ہین کہ جو اشخاص عشاء مقدس عیسوی تناول کرتے ہین اونہین یہہ حقیقتاً نہ مجازاً سمجھنا چاہیئے کہ وہ روٹی نہین کھاتے اور نہ شراب پیتے ہین بلکہ وہ روٹی اور شراب (معاذالله) نفس الامر مین مقلوب الماہیت ہوکر حضرت مسیح کا گوشت اور خون ہوجاتے ہین۔ تمام یورپ بلکہ تمام عیسائیون مین خواہ وہ یورپ مین ہون یا ایشیا مین یا افریقا مین ہون پھیلا ہوا تھا خصوصًا انگلستان مین مسئلہ قلب الماہیت کے بارہ مین یہہ قانون نافذ تھا کہ جو شخص قلب ماہیت حق نجانے یا اُسکا انکار کرے وہ شخص قتل کیا جائے چنانچہ ہنری ہشتم کے عہد مین قلب ماہیت کے حق نجاننے والے بہت لوگ قتل کئے گئے۔ اس عہد کی تواریخ مین یہہ واقعات مفصل مذکور ہین۔

چند روز بعد سمرقند مع اپنی مضافات کے بابر کے قبضہ سے نکل گیا اور اسیطرح وہ اپنے موروثی شہر سمرقند پر تین بار قابض ہوا اور تین ہی بار نکالا گیا - پھر اُسنے کابل پر حملہ کیا اور اُسکو اپنے قبضہ مین لاکر قندہار کو بھی فتح کرلیا - پھر اُسکی عالی ہمت ہندوستان کیطرف متوجہ ہوئی چنانچہ بارہ ہزار سوار سے جیسا کہ ترک بابری مین مرقوم ہے حملہ کیا - اور پانی پت کے میدان مین ابراھیم شاہ کے ایک لاکھ سوار اور ہزار ہا تھی کی بھیڑ کو تھوڑی دیر کی جنگ مین پراگندہ کردیا اور اس حالت مین ابراھیم نے دشمن کی فوج کے قلب پر حملہ کرکے اپنی جان دی اور بابر نے ۹۳۲ھ مین تخت دہلی پر جلوس فرمایا اور شاہزادہ محمد ہمایون نے روانہ ہوکر آگرہ پر قبضہ کیا - اور وہ الماس (ہیرا کوہ نور) جو آج تاج انگلستان کا زینت بخش ہے اور جسکا وزن آٹھ مثقال اور قیمت مین اُسکے جوہری عاجز ہین یا اُسکی قیمت جو تمکو زور ہے - نذر لیا - اور پھر شاہزادہ ہمایون پورب کی جانب روانہ ہوا اور جونپور کو فتح کیا

سانگ تماشے - اہل تواریخ کا بیان ہے کہ ایام ولادت حضرت مسیح (کرسمس) مین عجیب و غریب تماشے ہوتے تھے اور تمام کو اجازت عام تھی اور طرح طرح کے بیہودہ سانگ بناتے تھے لکھا ہے کہ امیر سے فقیر تک سب لوگ رنگ برنگ کے کپڑے پھنکر اور بھیس بدلکر نکلتے تھے اور جن لوگون کو بھیس بدلنے کا سامان میسر نہین آتا تھا وہ منھ پر کالک لگا لیتے تھے - اور ہر ضلع مین ایک شخص کو بادشاہ بناتے تھے اور اوسکے ساتھ بہت سی شہدے نیلے پیلے کپڑے پھنے اور اونپر رنگ برنگ کے فیتے لگے غل کرتے اور نقارے بجاتے گھومتے پھرتے تھے اور بعض اوقات عین نماز کے وقت گرجون کے اندر گھس جاتے تھے - یہ سانگ والے خوندار ٹوپیان پہنتے تھے جنپر بکری اور ہرن اور سانڈنی

۱۵۲۷ء مین سانگا راناسیوارا اور راجہ مارواڑ
اور جے پور اور راجا چندیری وغیرہ نے دو لاکھ
فوج کی جمعیت سے محمود کو ہمراہ لیکر جو شاہ متوفی
کا بھائی تھا سلطان بابر شاہ کو نرغہ مین فتح پور
سیکری کے مقام پر کر لیا اُسوقت بابر کے پاس
بیس ہزار سوار سے زیادہ فوج نہ تھی اور امرا
بابری کچھ جنگ سے بد دل تھے اور اوسپر یہہ
مزید ہوا کہ محمد شریف منجم نے نجوم کے قاعدہ
سے کہا کہ مریخ مغرب کی طرف ہے جو اسطرف
سے جنگ کریگا وہ مغلوب ہوگا اسوجہ سے اور بھی
سپاہ خوف زدہ ہوگئی لیکن بابر ایسا شجاع
تھا کہ اُسنے ذرا خوف نہین کیا اور سپاہ کو شاہنامہ
کے مضمون بہادرانہ کے اشعار سنا کر بہادر بنا دیا
اور شراب سے قطعاً اجتناب کرنے کی منت مانی
پھر تو فوج جان دینے پر آمادہ ہوگئی اور بابر کی جھلی
بڑھائی علاوہ اسکے بابر کو بندوقچیون اور توپخانہ پر پورا بھروسا تھا چنانچہ بروقت
مقابلہ کے توپخانہ آگے لگا لیا اور اُسکی پشت پر بندوقچی کئے
اور توپون کی طرفون مین سوار تھے جب مخالف کی
فوج نے یمین اور یسار سے یورش کی تو بابر
توپخانہ کی مدد سے اُنکو ہٹاتا رہا جسوقت بابر نے
دیکھا کہ غنیم کی فوج اب تھک گئی اُسوقت منتخب فوج

شکل بنی ہوتی تھی اور اکثر جانورون
کی کھال پہنتے تھے جنسے اُنکی قطع
وحشیون کی سی ہوجاتی تھی۔ ہنری
ہشتم کے اہل دربار بڑی تزک و
احتشام سے سانگ بنتے تھے۔ بڑے
دن کے سوائے مے ڈی کی عید مین
بھی سانگ بنتے تھے۔ عید مذکور
مین یہہ دستور تھا کہ آدھی رات کے
بعد درخت کی سبز ٹہنیان توڑتے
تھے اور ایک شخص کو بادشاہ اور
ایک کو بادشاہزادی بناتے تھے
اور جھنڈا کھڑا کرتے تھے اور اوسپر
ہار پھول پھنا کے اُسکے گرد ناچتے
تھے۔ اور بہت طرح کے ناچ تماشے
ہوتے تھے اور عجیب و غریب تقلین
بنتی تھین اور ایک نیلی گھوڑی ناچ
کے جلسہ مین ضرور ہوتی تھی جسکی یہہ
صورت ہے کہ لکڑی کے گھوڑی
پر چوڑی چکلی اور بہت لمبی جھول
ڈالتے تھے جو زمین تک لٹکتی تھی
اور اُسکے اندر ایک آدمی چھپا

لیکر دشمن پر دھاوا کیا اور میدان جنگ سی بھگا دیا اور بہت سردار اور راجپوت بندوق سے مارے گئے اور محمد شریف منجم کو بعد عتاب کے ایک لاکھ روپیہ انعام دیکر ممالک محروسہ سے نکلوا دیا اور ۱۵۲۸ء مین چندیری کو فتح کیا اور وہان کی مساجد کو جو مشرکون نے ناپاک کر رکھا تھا پاک کیا ۱۵۲۹ء مین صوبہ بہار اور بنگالہ کو تسخیر کیا اور بابر ۱۵۳۰ء مین بیمار ہوکر راہی ملک عدم ہوا۔ اور اُسکی لاش کو حسب وصیت کابل مین بیجاکر دفن کیا اور اُسکی یادگار مین ایک خوشنما مقبرہ جہانگیر نے تعمیر کرا دیا۔ یہہ بادشاہ نہایت سادہ اور راست باز تھا اور تہور مین اپنا نظیر آپ ہی تھا اور سپہ سالاری مین بڑا کامل تھا اور علم موسیقی اور فن شاعری مین اوستاد بے بدل تھا اور سخی و صاف دل تھا چند بار اپنے جانی دشمنون پر اُس نے رحم کیا اور زمین کے میل دکوس کی جریب سے پیمایش ہند مین بابر نے ایجاد فرمائی۔ جریب چالیس گز کی مقرر کی اور گز نو مشت مستوی الخلقت کا قرار دیا۔ بابر صاحب تصنیف تھا دو دیوان ترکی و فارسی اور واقعات بابری ترکی مین جسکا ترجمہ فارسی ترک بابری ہے اُسکی تصنیف ہین بابر ایک سلطنت سیم

رہتا تھا اور وہ گھوڑے کی طرح ترارے بھرتا پھرتا تھا یہہ تمام سانگ ہنود کی ہولی اور دسہرہ کے سانگون کے مشابہ ہین۔

شکار۔ سلاطین ٹیوڈر کے وقت مین انگلستان کے آدمی ہرن وغیرہ کے شکار کو بہت دوست رکھتے تھے یہانتک کہ عورتین بھی شکار کی شوقین تھین چنانچہ ملکہ الزبتہ بڑھاپے مین بھی ایک دن کے بعد ہمیشہ شکار کھیلتی تھی۔ اور بازو وغیرہ کے شکار کی رسم کو بندوق کا رواج کم کرتا جاتا تھا۔

تماشہ — امیرون کو یہہ تماشہ مرغوب تھا کہ ریچھ اور مینڈھون کو باندھکر شکاری کتون سے تڑوائین بھڑوائین چنانچہ ملکہ میری جب اپنی بہن کی ملاقات کو مقام ہیٹ فیلڈ مین گئی تو بڑی دھوم دھام سے یہہ ریچھ کا

اپنے فرزندون کے واسطے جسکی حد وسط ایشیا
مین دریائے آمو سے لیکر بنگالہ مین گنگا کے ڈلٹا
کے دامن تک تھی چھوڑ گیا۔

نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ

۹۳۷ھ ۱۵۳۰ع مین ہمایون اپنے باپ کی وفات کے بعد
تخت نشین ہوا۔ اور اُسنے اپنی سخاوت سے
اپنے بھائی میرزا کامران کو۔ کابل۔ قندہار۔
پنجاب۔ اور دریائے سند کے نواح کا ملک
عطا کیا۔ اور میرزا ہندال کو میوات کا ملک
عنایت کیا۔ اور میرزا عسکری کو صوبہ سنبل دیا
۹۳۸ھ ۱۵۳۲ع مین راجہ کالنجر سے خراج لیا اور
بنگالہ کے فتنہ کو خود جاکر فرو کیا اور آگرہ مین
آکر ایک جشن کیا جسمین بارہ ہزار آدمی کو حسب
حیثیت انعام دیا ۹۴۱ھ ۱۵۳۵ع مین بہادر شاہ والی
گجرات نے مخالفت کی۔ ایک مدت سے گجرات
کی سلطنت خود مختار ہوگئی تھی لہذا اس نے فراری
باغیون کو بھی پناہ دی اسواسطے ہمایون نے اسپر
حملہ کیا اور اسکا ملک چھین لیا اور اثنائے جنگ مین
چنپانیر کے قلعہ پر جہان چند ہزار فوج تھی اور بہادر
شاہ کا خزانہ رکھا ہوا تھا فولادی میخین گاڑکر صرف
تین سو آدمیون کے ساتھ چڑھ گیا اور قلعہ کو فتح کرکے

تماشا ہوا۔ اور جب ملکہ الزبتہ نے
سفیر ڈنمارک سے مقام گرینچ مین
ملاقات کی تو اسیطرح کا تماشا کروایا۔
ان مکروہ تماشون مین عورتین بھی
نہایت رغبت سے شریک ہوتی تھین
لکھا ہے کہ اس قسم کے لہو ولعب مین
ملکہ الزبتہ کے آخر زمانہ تک اتوار کو
بھی کہ نصاریٰ کا یوم العید ہے
لوگ مشغول ہوتے رہے۔

نیزہ بازی اس زمانہ کی نیزہ بازی
یہہ تھی کہ کاٹ کے نیزے اور ڈھال
لیکر لوگ کشتیون پر پیڑے بچھاکر
بیٹھتے تھے اور جب ایک کشتی دوسری
کشتی کے برابر تیزی سے لیجاتے تھے
تو ہر شخص چاہتا تھا کہ اپنے حریف کو
نیزہ مار کر پانی مین گرادے۔

کھیل تواریخ مین لکھا ہے کہ کھیلون
مین سے تختہ نرد اور کاتین کہ یہہ کمبخت
ہر زمانہ مین لوگون کو غارت کرتے ہین
جاری تھے اور چوسر اور طاش بھی کھیلے
جاتے تھے۔ دیہاتی کھیلون مین

جنگ کا خاتمہ کیا اور خزانہ پر قبضہ کر لیا اور ڈھالون سے خزانہ تقسیم کیا۔ اور وہان سے ہمایون محمود آباد ہوتا ہوا احمد آباد پھونچا اور احمد آباد میرزا عسکری کو تفویض کر کے برہان پور کی طرف متوجہ ہوا جو کہ فاروقی خاندان کے تصرف مین تھا پس اُسکو زیر و زبر کر کے آگرہ آگیا لیکن بہادر شاہ چند روز بعد پھر گجرات پر قابض ہو گیا۔ اور ۹۴۴ھ مین ہمایون شیر خان کی جو سوری خاندان کا تھا اور بہار و بنگالہ پر متصرف ہو گیا تھا گوشمالی کے واسطے روانہ ہوا اور اول قلعہ چنار گڑھ کو محاصرہ کر کے فتح کیا اور ۹۴۵ھ مین شہر گور (لکھنوتی) کہ دار الملک بنگالہ کا تھا فتح کیا اور جنت آباد نام رکھا لیکن برسات شروع ہونے کی وجہ سے بنگالہ مین کچھ مطلب برآری نہوی۔ ادھر میرزا ہندال کے سر مین بادشاہی کی بو سمائی اور آگرہ آکر علم مخالفت بلند کیا۔ ہمایون نے اس حالت مین آگرہ آنا مناسب جانا۔ اور میرزا کامران بھی ہمایون سے مخالف ہو کر دہلی کی تسخیر کے واسطے لاہور سے روانہ ہوا۔ جب شیر خان حاکم بنگالہ نے دیکھا کہ بادشاہ کے گھر مین خود نزاع ہے قلعہ رہتاس سے نکلکر دریائے جون پر سد راہ ہوا۔ اور اول مصالحہ کر کے دوسرے دن

تیر اندازی اور پیدل دوڑنا تھا۔

ایجاد طاش ۔ طاش کی ایجاد کا سبب یون بیان کیا گیا ہے کہ چارلس ششم شاہ فرانس کا جی بہلنے کو اختراع کیا کہ وہ دیوانہ ہو گیا تھا۔

گیند بازی چند طرح پر تھی ایک ڈنڈون سے گیند سے کھیلتے تھے لکھا ہے کہ یہی آجکل کے کرکٹ کی اصل ہے۔ دوسرے گیند پر موگری لگاتے تھے کہ وہ ایک آہنی حلقہ کے اندر سے نکل جاتی تھی تیسرے ایک شفاف میز پر کچھ چپٹی گیند سیسہ وغیرہ کی رکھی جاتی تھی اور اُس میز کے سرے سے چار انچھ کے فاصلہ پر ایک لکیر کھینچ دیتے تھے تو کھیلنے والے کا یہہ کمال تھا کہ گیند کو اسطرح سے لڑکائے کہ اُس لکیر پار نکل جائے مگر میز کے نیچے نگرے۔

ناچ گانے کا ناجایز شغل کہ جسمین غیر مرد اور اجنبی عورت سینہ

ہمایون کی فوج پر غفلت مین چھاپا مار کر تتر بتر کر دیا۔ ہمایون کو صرف اتنا موقع ملا کہ گھوڑے پر سوار ہو کر دریا مین کود پڑا اور نظام سقے نے آدھے دن کی بادشاہی کے وعدہ پر بادشاہ کو ڈوبنے سے بچایا اسطرح وہ یکہ و تنہا آگرہ پہونچا اور نظام سے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کیا کہتے ہین کہ نظام نے اپنی قوم کو نیمروز کی بادشاہت مین مستغنی کر دیا۔ جب ہمایون کے بہائیون نے دیکھا کہ آپس کے نفاق سے مفت ملک ہاتھ سے جاتا رہیگا شیر خان کے مقابلے کے واسطے ہمایون کے حامی اور مددگار ہوئے لیکن دلی محبت نہونے کے باعث کامران ذخیرہ لاہور کو روانہ ہوے۔ ۹۴۷ھ مین پھر فوج قنوج کے پاس ہمایون نے شیر خان پر چڑھائی کی مگر فوج کی بے دلی کے سبب شکست کھائی اور ناچار ہو کر دارالخلافت کو چھوڑ دیا اور میرزا کامران کے پاس لاہور کو روانہ ہوا مگر کامران خود کابل کو چلا گیا۔ بواسطے ہمایون نے سندھ کی راہ لی اور وہان ایک مدت پریشان و سرگردان پھرتا رہا آخر جیسلمیر کی راہ سے مالدیو راجہ اجمیر کے پاس گیا اور اعانت چاہی راجہ نے ظاہر مین اقبال کیا اور باطن مین ہمایون کی فریب سے قید کی فکر کی مگر سابق کے

سینہ ملا کر اور کمر مین ہاتھ ڈالکر جسطرح آجکل رواج ہے ناچتے گاتے تھے اور تمام اپنے اور پرائے حتیٰ کہ عورت کا شوہر تک دیکھتا تھا اور دم نہین مارتا تھا جاری تھا (لیکن آجکل رات مین زیادہ ہوتا ہے اور اُس عہد مین دن مین ہوتا تھا۔

گھڑ دوڑ

گھڑ دوڑ مین انعام دینے کا دستور تھا۔ ہار جیت کی بازی نہین بدی جاتی تھی۔ جیسے آجکل بدی جاتی ہے۔

قانون پروش قیصر

قانون پروش قیصر۔ اس تمام عہد مین ایک قاعدہ عمدہ یہہ نکلا خواہ اوسپر عمل درآمد ہوا یا نہوا کہ ملکہ الزبتہ کے جلوس کے پانچوین سال فقرا اور مساکین کی پروش کے واسطے پہلی مرتبہ قانون جاری ہوا۔

علامت خوشی

علامت خوشی۔ تواریخ مین مذکور ہے کہ خوشی کے ایام مین گھنٹے بجتے تھے اور آگ روشن کیجاتی تھی

فروخت مراتب

فروخت مراتب۔ اس عہد مین اولیا اور اتقیا کے مراتب فروخت ہوتے تھے اور بیوپ لوگ

فروخت مراتب اولیا و اتقیا

ایک نمکخوار نے ہمایون کو اس بھید سے آگاہ کر دیا
ہمایون آدھی رات کو امرکوٹ کیطرف روانہ ہوا۔
اور اثنائے راہ مین سخت پانی کی تکلیف اوٹھائی۔
ہمایون کی سواری کے گھوڑے نے بھی رفتار سے
جواب دیا تو ایک سپاہی نے اپنی والدہ کی سواری
کا گھوڑا ہمایون کو دیا۔ ہمایون اس بھاگ دوڑ مین
اپنے لشکر سے مع بیس آدمیون کے جدا ہو گیا اور
جب صبح ہوئی تو راجہ کے ایک گروہ نے آگھیرا ہمایون
نے شجاعت کو کام فرمایا اور نعرہ تکبیر مار کر ایسا حملہ
کیا کہ مخالف کا گروہ تتر بتر ہو گیا ہمایون نے فتحیاب
ہو کر کوچ کیا لیکن راہ مین تین دن رات پانی کی کمیابی
کی مصیبت اوٹھائی اور چند ہمراہیون کے ساتھ سخت
مصائب جھیل کر امرکوٹ جو سندھ کے قریب ہے
پہونچا اور یہان ۹۴۹ھ مین اسکا بیٹا اکبر پیدا ہوا
اور سن مذکور مین جب ہمایون قندھار کو جاتا تھا اُسکا
وفادار سپہ سالار بیرم خان آملا۔ جب ہمایون خراسان
کی جانب روانہ ہوا تو اسکے معصوم بچے اکبر کو اسکا
بہائی پکڑ کر قندھار لیگیا۔ ۹۵۲ھ مین ہمایون فارس
پہونچا اور ایک سال اصفہان مین رہا۔ شاہ طہماسپ
حسینی والئی ایران نے ہمایون کی شاہانہ خاطر
و تواضع کی اور بارہ ہزار سوار اُسکی مدد کو دے جنکی

اور اُنکے نائب کاغذ پر تحریر کر کے مرہٹے
مذکورہ کو فروخت کرتے تھے اور ان
کاغذون کو کل یورپ کے مالدار لوگ
اپنا روپیہ بیدریغ دیکر اپنی خوشی
عقیدگی سے خریدتے تھے۔

گرجون مین مورت

گرجون مین مورت - اس زمانہ
تک گرجون مین مورتین اور صورتین بھی
رکھی جاتی تھین لیکن اڈورڈ کے
وقت مین کرنمر اسقف نے اس بدعت
کو دور کیا اور مورتون اور صورتون کو توڑا

یورپ مین اخبار

یورپ مین اخبار ۱۵۳۶ء مین یورپ
مین شہر وینس مین اخبار ایجاد ہوا اور
اُسکی ابتدا یون ہوی کہ جب اہل وینس
ترکون سے مشغول پیکار تھے تو انہون
نے ایک چھوٹا سا اخبار چھاپا اور جو کہ
وہ ایک چھوٹے سے سکہ کو بکتا تھا جسکا
نام گزٹا تھا لہذا اُسکا نام گزٹ ہو گیا
اور ۱۶۲۰ء مین انگلستان مین جاری ہوا

بیع غلامان

بیع غلامان - اتنک تو اپنی ہی
ممالک کے لوگ غلام شدہ بازارون
مین فروخت ہوتے تھے لیکن ۱۵۵۰ء سے

کمک سے ہمایون نے قندھار اور کابل اپنا موروثی ملک دوبارہ فتح کیا۔ کہتے ہین کہ دوسری جنگ کابل مین کامران نے اپنے بھتیجے اکبر کو توپخانہ بادشاہی کے مقابل قلعہ کے کنگرہ سے باندھکر لٹکا دیا تاکہ ہمایون محاصرہ سے باز آئے باوجود اس دردناک اور رحم انگیز حال دیکھنے کے بادشاہ اپنے عزم پر مستقل رہا اور قلعہ کو فتح کیا اور اکبر کو چھاتی سے لگایا اور اپنے تئین ازسرنو بادشاہ بنایا اور نو برس تک ہمایون اس شہر مین فرمان روا رہا اور ۱۵۴۸ء مین ہمایون سے بھی کچھ میل وملاپ ہوگیا اور چھ برس کے زمانہ مین کل ملک موروثی کو فتح کرلیا ہندال سے ہمایون خوش رہا اور عسکری کو مکہ روانہ کردیا لیکن کامران جو مدام دغابازی کرتا رہتا تھا پھر باغی ہوگیا اور ۱۵۵۱ء مین شکست کھاکر مقید ہوا ہمایون نے اُسکو نابینا کرادیا اور مکہ معظمہ کو روانہ کیا۔ ان جھگڑون سے فارغ ہوکر ہمایون نے ۱۵۵۵ء مین ہند کی سلطنت حاصل کرنے مین توجہ فرمائی

خاندان افغان سوری ۱۵۴۰ء سے ۱۵۵۵ء تک

جب شیرخان ہمایون کو قنوج کے مقام پر شکست دیکر فارغ ہوا تو اس نے اپنے تئین شیر شاہ کا خطاب دیکر اپنے نام کا ۱۵۴۱ء مین خطبہ و سکہ

حبشی غلامون کی بھی بیع و شرا انگلستان مین شروع ہوی۔

باب

عہد سلاطین اسٹوارٹ ۱۶۰۳ء سے ۱۷۱۴ء تک کل ۱۱۱ سال

شاہ جیمس اول ۱۶۰۳ء جلوس ۱۶۲۵ء وفات

۱۶۰۳ء مین جیمس اول اورنگ آرائے انگلستان ہوا۔ اور مذہب اسقفی (کلیسای انگلستان) کا پیرو۔ اسپر اہل کیتولک نے بادشاہ اور پارلیمنٹ کو بارود سے اُڑا دینے کا سامان کیا لیکن راز ہذا کھلگیا پس اُنکے اسباب لوٹ لیے اور جو مقابل ہوے اُنکے ٹکڑے اڑا دیے اور رومن کیتولک حفاظت قانونی سے محروم کیے گئے

جیمس اول کے زمانہ مین مسٹر بلڈ نہال سفیر انگلنڈ ہند سے انگلنڈ واپس آیا اور فرمان بادشاہ ہند کا پہونچایا

جاری کیا پھر قلعہ رائے سین جو مالوے مین ہے
فتح کیا اسکے بعد شیر شاہ مارڈواڑ کے راجہ
مالدیو سے لڑا اور قلعہ چیتوڑ کو مسخر کیا اور ۱۵۴۵ء
کے اندر جب کالنجر کے قلعہ پر جو بندیل کھنڈ مین
ہے لڑ رہا تھا اپنی طرف کی بارود سے جلکر
راہی ملک عدم ہوا۔ اُسکا مقبرہ سہسرام مین
ہے۔ اس بادشاہ نے رفاہ عام کے بہت کام
کئے اس نے آگرہ سے سندوتک اور بنگالہ سے
دریای سندھ تک جو تین ہزار میل کا فاصلہ
رکھتا ہے سڑک بنوائی اور سڑک کے دونو
طرف میوہ دار درخت لگوائے تاکہ مسافر میوہ
کھائین اور سایہ مین جائین اور ہر منزل پر ایک
ایک سرائے پختہ بنوائی جن مین ہر مسافر کو بادشاہ
کی جانب سے کھانا ملتا تھا خواہ ہندو ہو یا مسلمان
اور ڈیڑھ ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ایک ایک کوا
تعمیر کرایا۔ اور گھوڑے کی ڈاک مقرر کی کہ روزانہ
خبر سندھ اور بنگالہ کی اُسکے پاس پہونچتی تھی اُسکے
زمانہ مین ایسا انتظام رہا کہ مسافر اپنے اسباب
کو راہ مین ہر جگہ رکھکر بے کھٹکا سو جاتا تھا اور ویسا
سونا چاندی اچھالتی چلی جاتی تھی اور کوئی
اُس سے تعرض نہین کرتا تھا۔

شاہ بہت خوش ہوا اور ہاکنس کو خلعت دیا اور کمپنی کو ارشاد فرمایا کہ روانہ ہندوستان ہو۔ کمپنی حسب الحکم کپتان ہاکنس کی سرداری مین عازم ہندوستان ہوکر سورت کے بندر مین وارد ہوئے۔ اور وہانسے مسٹر طامس شاہ انگلینڈ کی جانب سے سفیر ہوکر خط اور تحفہ جہانگیر کے حضور مین لیگیا بادشاہ کا نامہ معہ تحفون کے حضور جہانگیری مین گذرانکر عرض کیا کہ بادشاہ سلامت صوبہ گجرات کو حکم صادر فرماوین کہ ایک قطعہ زمین کا مکان کے لیئے کمپنی کے قیام کے واسطے سورت کے بندر مین دین فوراً فرمان لازم الاذعان صوبہ دار سورت کو صادر ہوا کہ جس جگہ مسٹر طامس زمین پسند کرے اُنکی مراجعت بکیجاوے لہذا ۱۶۱۲ء مین دارالعمارت کمپنی کی سورت مین بنی بعد ازان بیع وشراء شروع ہوی جیمس دیلی مصنف تاریخ العالم کو ۱۶۱۸ء مین

سلیم شاہ

شیر شاہ کی وفات کے بعد اُسکا بیٹا سلیم شاہ تخت نشین ہوا اور ملک کی بہبودی مین کوشش کی۔ اور دہلی مین ایک قلعہ پختہ بنوایا اور بنگالہ سے سندھ تک شیر شاہ کی سڑکون کے درمیان ایک ایک سرائے بنوائی جس مین کھانا بادشاہ کیطرف سے ہر مذہب کے مسافر کو مفت ملتا تھا اُس نے نو برس سلطنت کی اور سلیم شاہ کے بعد سلیم شاہ کے لڑکے کو قتل کرکے شیر شاہ کا بھتیجا محمد عادل شاہ بادشاہ بنگیا۔ اور ہیمو بقال کو اپنا وزیر بنایا ایسے افعال سے لوگ اُس سے متنفر ہوگئے اور بغاوت کا گرم بازار ہوا۔ اور سلطنت کے حصے ہوگئے آگرہ اور دہلی پر سکندر شاہ متصرف ہوگیا۔ اس سوئی نظم کے حالات جب ہمایون کو معلوم ہوئے تو اُس نے ۱۵۵۵ء مین پندرہ ہزار سوار لیکر ہند کی تسخیر کا قصد کیا۔ اول تاتار خان کو بیرم خان ہمایون کے سپہ سالار نے شکست دی اور ہمایون لاہور پر قابض ہوگیا۔ پھر اسی ہزار سوار سے سکندر شاہ نوشہرہ کے مقام پر سد راہ ہوا جسکے مقابلے مین اکبر بن ہمایون نے جو صرف تیرھوین سال مین تھا خوب داد مردانگی دی جسکو دیکھکر فوج نے جانفشانی کی اور افغانون کو شکست دی

شاہ اسپانیہ کے خوش کرنے کے واسطے بیگناہ قتل کیا۔ زمانہ گذشتہ سے دو بڑے ظلم چلے آتے تھے پارلیمنٹ نے پیش کیے ایک ظلم یہہ کہ غلہ دیغیرہ بادشاہ کے واسطے ضبط کر لیا جاتا تھا دوسرا ستم یہہ کہ بادشاہ حق تجارت بیچ ڈالتا تھا پس چند اشخاص مین تجارت منحصر تھی۔ حصول زر کی دیگر طرز بھی بادشاہ نے نکالی تھی شدید جرمانے کئے جاتے تھے اور امارت کے خطاب علانیہ فروخت ہوتے تھے۔ ایک نیا درجہ امارت بیرنٹ کا تھا جسکے دس ہزار روپیہ قیمت مقرر کی تھی۔ پارلیمنٹ اور بادشاہ مین ولیعہدی کی نسبت کی بابت مناقشہ ہوا پس بادشاہ نے پارلیمنٹ برخاست کردیا ۱۶۲۵ء مین شاہ جیمس نے انتقال کیا جیمس بات کا صندی ندیمون کا تابع اپنی علم پر نازان تھا شکار و مرغ بازی اور میخواری وغیرہ لہو لعب مین مصروف تھا لیکن اُسکو تصنیف کتب کا بھی شوق تھا

اور سکندر شاہ ہمالیہ کی طرف بھاگ گیا پس ہمایون نے دہلی و آگرہ فتح کرلیا۔ اور تیرہ برس کے بعد دوبارہ تخت دہلی پر جلوس کیا اور ۹۶۳ھ ۱۵۵۶ء مین ہمایون کتب خانہ کی چھت پر چڑھا اور اذان کی آواز سنکر تعظیماً زمینے پر بیٹھ گیا جب عصا ٹیک کر اوٹھا سنگ مرمر کے صاف زمینے سے عصا پھسل گیا اور سلطان غلطان دیچان نیچے آرہا اور چند روز بیمار رہ کر جان بحق تسلیم ہوا۔ یہہ بادشاہ بڑا شجاع اور ہر دل عزیز اور فاضل اور رحم دل اور علم نجوم مین کامل تھا اُس نے سات دیوانخانے سات سیاروں کے نام پر بنوائے تھے چنانچہ سپہ سالار اور فوج کے سردار خانہ مریخ مین بلائے جاتے تھے اور مفتی و قاضی خانہ عطارد مین اور قاصد شناع اور مسافر خانہ قمر مین طلب ہوتے تھے اور سازندہ اور راگ ناچ والے خانہ زہرہ مین باقی علی ہذا القیاس۔ اس بادشاہ کی سخاوت اور بیجا نرمی اُسکی مصیبتون کا باعث ہوئی اُسکا عجیب مقبرہ دہلی مین جمنا کنارے ہے۔

جلال الدین محمد اکبر ابن ہمایون بادشاہ ۹۶۳ھ ۱۵۵۶ء سے ۱۰۱۴ھ ۱۶۰۵ء تک

۹۶۳ھ ۱۵۵۶ء مین ہمایون کی وفات کے بعد تیرہ برس کی

انگلستان مین ۱۶۱۴ء مین مقیاس الحرارت اور خوردبین جاری ہوا اور ۱۶۲۸ء مین یہہ معلوم ہوا کہ خون سب جسم مین جاری رہتا ہے حکما اہل اسلام اور ہند سابق ہی جانتے تھے ۱۶۱۸ء سے ۱۶۴۸ء تک بسبب جنگ تیس سالہ کے اقلیم یورپ مین تلاطم عظیم برپا رہا اور ہندوستان مین نہایت چین چان و امن و امان تھا۔

شاہ چارلس اول ۱۶۲۵ء جلوس ۱۶۴۹ء قتل

۱۶۲۵ء مین چارلس تخت نشین ہوا۔ اور پارلیمنٹ کو اس وجہ سے برخاست کیا کہ اُس نے امیر بکنگھم پر تہمت لگائی تھی۔ پھر ٹیکس بجبر لینا اور زندانہ کا روپیہ زبردستی جاری کیا۔ اور اختر روپیہ کے واسطے گھر دن پر پھر بٹھادیا پھر جب پارلیمنٹ منعقد کیا اور اقرار حلفی بدین مضمون کہ بغیر استرضائے پارلیمنٹ شاہ کوئی

عمر کے اکبر جیسے بادشاہ کے جلوس سے ہند کے تخت نے زینت پائی - اور خان بابا کے لقب سے بیرم خان نائب سلطنت مقرر ہوا - بیرم خان سوائے بیباکی کے نہایت خیرخواہ اور وفادار تھا اور فن سپہ گری مین یکتا تھا چند روز کے بعد ہیمون بقال کثیر فوج لیکر مع ہاتھی اور توپون کے آگرہ اور دہلی پر قابض ہوکر پانی پت کے نواح مین لشکر شاہی سے دوچار ہوا اور مغلوب ہوکر اسیر ہوگیا - بیرم خان نے ہیمون کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا - اور چند روز کے بعد سکندر شاہ نے بھی اکبر کی اطاعت قبول کرلی نائب سلطنت بیرم خان کا انتظام بختہ تھا لہذا سلطنت کا کام عمدہ طرح انصرام پاتا رہا مگر جب بیرم خان نے اتالیقی کے سبب نخوت شعاری اختیار کی تو امرا اس سے برگشتہ ہوگئے اور بادشاہ کو عنان حکومت اپنے ہاتھ مین لینے پر آمادہ کیا چنانچہ ۱۵۶۰ء سن اس نے ایسا ہی کیا - اس معزول شدہ نائب السلطنت نے پس وپیش کے بعد بغاوت اختیار کی لیکن جلد شکست کھاکر بادشاہ سے ملتجی عفو قصورات کا ہوا - اکبر نے اُسکے قصور وہ کو معاف فرمایا اور بادشاہی جلو اُسکے لینے کو روانہ کیا بعدہٗ بیرم خان باجازت شاہ مکہ معظمہ کو روانہ ہوا لیکن گجرات مین

ٹیکس مقرر نہین کرسکتا اور بدون تحقیقات کسیکو مقید نہین رکھ سکتا اور گھر دن پر پھر انہین بیٹھا سکتا لیکن بادشاہ نے چار لاکھ روپیہ وصول کرہی لیا دن مین نقض حلف کیا - اور جب پارلیمنٹ کی ممبر چڑ چڑائے تو اُنکو جیلخانہ بھجوادیا اور گیارہ برس پارلیمنٹ بند رہا - اہل انگلستان بلا مین مبتلا تھے - جبراً ٹیکس وجرمانہ دیتے تھے اور ہاتھ پاؤن کٹنے کا عذاب سہتے تھے اور اس ظلم کی وجہ سے اکثر اشراف انگلستان چھوڑ کر امریکا مین جا بسے ۱۶۳۸ء مین اہل اسکاٹ لنڈ بادشاہ سے ایسے منحرف ہوئے کہ اُسکے دم آخر تک مطیع نہین ہوے - ۱۶۴۱ء مین فرقہ کیتھولک نے چالیس ہزار پراٹسٹنٹ جلکر تہ تیغ کئے - اب پارلیمنٹ اور بادشاہ مین جنگ ہوئی - بادشاہ کے پاس توپ ومیگزین وروپیہ کم تھا اور پارلیمنٹ کی فوج ناتجربہ کار مگر

پھونچکر اُس شخص کے ہاتھ سے جسکے باپ کو اُس نے لڑائی مین قتل کیا تھا مقتول ہوا اور درجہ شہادت پایا اور اب اکبر بنفس نفیس تنہا سلطنت کے کاروبار مین بڑے عدل و داد کے ساتھ مصروف ہوا۔ اور تمام ابواب جنگی اور ملکی اور مالی اور محصولون وغیرہ کے واسطے عمدہ آئین معین فرمائے۔ اور اول اُسنے اپنے نافرمان سردارون کو فرمان بردار بنایا ۱۵۶۱ء مین مالوہ فتح کیا اور واپسی مین زور کے فریب شیر خان کو مقابل ہوکر تلوار سے قتل کیا۔ پھر اُسنے راجپوتانہ کے راجاؤن کو مطیع کیا اور ۱۵۶۲ء مین جب بادشاہ اجمیر کو جاتا تھا ساتھر کے مقام پر راجہ جے پور نے اپنی بیٹی بادشاہ کے حبالہ نکاح مین دی اور راجہ مذکور کا بیٹا بھگوانداس امیرالامرا اور پنجاب کا ناظم (گورنر) مقرر ہوا ۹۷۰ھ ۱۵۶۲ء مین آگرہ کا قلعہ سنگ سرخ کا بنوانا شروع کیا جو چار برس مین اتمام کو پہونچا اور ۱۵۶۶ء مین بادشاہ قنوج و بنارس جونپور ہوکر بنگالہ گیا وہان کے متمردون کو سزا دیکر آگرہ واپس آیا اور ۱۵۶۷ء مین جب بادشاہ مالوے سے گاگرون ہوکر چتور کا قصد کیا تو رانا سانگا کا بیٹا اودے سنگھ فرار ہوا مگر اُسکی فوج سے خون ریز لڑائی ہوئی جب بادشاہی سپاہ نے قلعہ چتور پر

پارلیمنٹ فتحمند ہوا۔ اور شاہ چارلس ۱۶۴۹ء مین تیر سے قتل کیا گیا۔

چارلس خود سر اور مطلق العنان تھا اور مکرر ملک مین کیتھولک مذہب رائج کرنا چاہتا تھا۔ اس مصوری مین مذاق رکھتا تھا۔ اس عہد مین مقیاس الہوا اور قہوا کا رواج انگلستان مین ہوا اور ڈاک کا ڈھرچہ ہندوستان مین انگریزون کی بدولت بہت پہلے سے رائج تھا

سلطنت جمہوری

۱۶۴۹ء سے ۱۶۶۰ء تک

کرومول مدار المہام سلطنت

۱۶۵۳ء مین سلطنت جمہوری ہوگئی اور کرومول مدار المہام سلطنت جمہوری کا ہوا۔ اور تین امید بیدم شاہ مقتول چارلس کے قتل کیے گئے

کرومول نو ہزار فوج لیکر ایرلند کو گیا اور شہر و قصبات کو ایسا تہ تیغ کیا کہ ملک کے بے چراغ کر دیا اور کیتھولک پر ایسا خوف طاری ہوا کہ

سرنگ کے ذریعہ سے دوبرجون پر صدمہ پہونچایا تو راجپوتون نے جوہر کیا اور شاہ فتحیاب ہوا۔ اور پھر رانا اودے سنگھ مطیع ہوگیا۔ اور ۱۵۸۰ء مین رانا پرتاب سنگھ اودھ سنگھ کے بیٹے نے اودے پور کی ریاست کی بنیاد ڈالی اور جب سے چیتور کے رانا اودے پور کے رانا کہلانے لگے ۱۵۹۱ھ ۹۹۱ھ مین کیمان ۱۲ راجا بیکانیر نے اپنی بیٹی اکبر کو بیاہ دی اور اُس سے ۱۵۶۹ء مین شہزادہ سلیم جو جہانگیر کے لقب سے مشہور ہوا پیدا ہوا۔ اور اُسکے شکرانہ مین بادشاہ نے تمام قیدیون کو رہا کیا اور خود اجمیر تک پاپیادہ گیا اور اسطرح اپنی نذر کو پورا کیا ۱۵۸۲ء مین سیکری کے مقام پر ایک شہر کی بنا ڈالی جسکو دارالخلافت بنانا منظور تھا اور سن مذکور مین گجرات فتح ہونے کی وجہ سے اُسکا نام فتح پور رکھا۔ ایک بار گجراتی ہزار سوارون کو بہ نفس نفیس بادشاہ نے ڈیڑھ سو سوارون سے شکست دی اور ۱۵۸۷ء مین اڑیسہ وغیرہ پر قبضہ کیا اور اس مہم کا جی جان تودرمل وزیر تھا۔ ۱۵۸۸ء مین بادشاہ اجمیر سے دہلی آکر کابل کو روانہ ہوا اور سن مذکور مین مغرب کی طرف سے دمدار تارہ نمایان ہوا ۱۵۹۸ء مین اکبر پھر کابل گیا اور محمد حکیم میرزا کے

باوجود وسعت زمین کے اُنکو چھپنے کی جگہ نہین ملتی تھی پھر **کرومول** لندن مین آیا اور سابق کے پارلیمنٹ کو موقوف کردو سرا پارلیمنٹ کہ جسکا نام چرم فروشان تھا مقرر کیا۔ اب وہ تخت سلطنت پر شاہانہ لباس پہنکر بیٹھا اور روپیہ دینے کے بارہ مین پارلیمنٹ سے مناقشہ ہوا **کرومول** نے پارلیمنٹ کو خفا ہوکر برخاست کردیا **کرومول** صاحب ہمت اور مستقل مزاج تھا مگر امرا اُسکو نوخیز سمجھکر بہت ذلیل وخوار جانتے تھے **کرومول** نے ۱۶۵۸ء مین بعارضہ تپ انتقال کیا اور اُسکے بعد اُسکا بیٹا **رچارڈ** منصب حافظ الملک پر مقرر ہوا لیکن اُسنے پانچ مہینے مین استعفا دیدیا۔

شاہ چارلس دوم بن چارلس اول

۱۶۶۰ء سے ۱۶۸۵ء وفات

آغاز ۱۶۶۰ء مین چارلس دوم بادشاہ مشتہر کیا گیا۔ اور پھر سلطنت متحد ہوگئی

فتنہ کو رفع کیا اور واپسی مین دریاے اٹک کے
کنارہ سنگ و گچ کا ایک قلعہ بنوا کر اُسکا نام
اٹک رکھا - ۱۵۸۴ء مین شہر الہ آباد آباد کیا اور
سنگ سرخ کا قلعہ مابین گنگا و جمنا تعمیر کرایا جسکی
فصیلین بصد عظمت و شان سربلند نظر آتی
ہین اور جسکے دونون دریا قدم بوس ہین -
اور ۱۵۸۶ء مین راجہ بھگوانداس کی بیٹی کی
شادی شاہزادہ سلیم کے ساتھ جشن عظیم سے
ہوی اور ۱۵۸۷ء مین شہزادہ مذکور کا بیاہ
راجہ رائے سنگھ کی دختر سے ہوا - اور راجاؤن
کو بڑے بڑے عہدے دئے اسطرح اکبر نے ہندوؤن
کو اپنا ہوا خواہ بنایا - انہین ایام مین کشمیر تسخیر
ہوا اور دہان کے راجہ کو دربار دہلی کے امیرون
کے زمرہ مین داخل کیا اور ۱۵۹۲ء مین سندھ
فتح ہوا اور دہان کا والی ٹھٹھہ کا حاکم مقرر ہوا
اور اکبر کی ایسے حکمت کا یہہ نتیجہ ہوتا تھا کہ
ہر شخص اُسکا طرفدار اور جان نثار ہوجاتا تھا -
پس اکبر کے طرز حکومت نے جسم اور دل دونون
پر فتح پای تھی - (اور انگریزی گورنمنٹ ہنوز جسمون
پر فتحمند ہوی ہے نہ دلون پر) ۱۵۹۴ء مین اہل
فارس سے قندہار لیلیا اور ۱۵۹۶ء مین صوبہ برار

اور اُسنے یہہ منسوخ کیا کہ زمیندار
ہنگام جنگ بادشاہ کی جانب سے
لڑین - اور جو لوگ شاہ چالیس اول
کے قتل مین شریک تھے اونھین تہ
تیغ کیا اور نواب ارگاپل کو بیگناہ
قتل کیا باوجودیکہ اُسنے چارلس دوم
کے سر پر تاج رکھکر بادشاہ بنایا تھا
(گویا یہہ محسن کش تھا) اور کرومول
وغیرہ کی لاشون کو قبر سے نکلوا کر
درخت پر لٹکا دیا (یہہ مردمی کے خلاف
کیا) یہہ بادشاہ مسلک اسقفی کا
ایسا شدید قایم تھا کہ دیگر اہل مذاہب
اشد عذاب مین مبتلا تھے اُس عہد
کے پہلے پارلیمنٹ نے بادشاہ کو ایک
کرور بیس لاکھ روپیہ کا محصول
معاف کر دیا مگر فضول خرچی اور
آوارگی کی وجہ سے مدام مفلس
رہتا تھا اور اخذ روپیہ کے لیئے
ذلیل حرکتین کرتا تھا چنانچہ شاہزادی
پرتگال سے اسلیئے شادی کی کہ
پانچ لاکھ روپیہ نقد اور دو قلعہ

خانخانان کی تفویض ہوا - اور دکن کے لڑائی جھگڑون کا یون فیصلہ ہوا کہ ۱۶۰۲ء مین شاہزادہ دانیال کا بیاہ عادل شاہ کی بیٹی سے کیا گیا اور آسیر و برہان پور احمد نگر شہزادہ کو عطا ہوا اور اکبر دکن سے آگرہ واپس آیا اور سن مذکور مین شہزادہ سلیم نے جو بعد تخت نشینی کے جہانگیر مشہور ہوا بغاوت اختیار کی لیکن اکبر نے بغاوت کا انسداد کیا اور اُسکو الہ آباد اور اڑیسہ کا صوبہ دار دہ ہزاری مقرر کر دیا اور ۱۶۰۴ء مین شہزادہ دانیال نے افراط شراب سے بیمار ہو کر وفات پائی - اکبر نے ہمایون سے وراثت مین ایک مختصر سی سلطنت پائی تھی جسمین پنجاب اور آگرہ دہلی کے اردگرد کے اضلاع داخل تھے لیکن اکبر نے اُسکو وہ ترقی دی کہ شمال کی جانب کابل کشمیر قندھار سے لیکر جنوب مین احمد نگر تک اور شرق مین اڑیسہ تک پھیل گئی - اکبر نے کل قلمرو کو اٹھارہ صوبون پر تقسیم کیا اور ہر صوبہ پر ایک نائب السلطنت مقرر کیا اور اُسکو تین صیغون کے پورے اختیار دئے ایک صیغہ نظامت جسمین سرشتہ پولس بھی داخل تھا صیغہ مذکور کے متعلق عدالتین دیوانی اور فوجداری کے دادخواہون کی فریادرسی کے واسطے مقرر تھین جنکا اعلیٰ افسر میر عدل ہوتا تھا

افریقہ مین اور شہر بمبئی ہندوستان مین ملا - اور شہر ڈنکرک شاہ فرانس کے ہاتھ مفت بیچدیا ۱۶۲۵ء سے جنگ ہالنڈ کا آغاز ہوا - اور ۱۶۲۶ء مین فوج ہالنڈ نے فوج انگلستان کو بڑی شکست دی ۱۶۶۵ء کی گرمی مین اہل لندن پر ایسی بلا وبا نازل ہوئی کہ جسکے گھر کے گھر خالی ہو گئے اور لندن کے بازارون مین لیسب ہونے آدمیون کی گھاس جم آئی مبتلای وبا مکان بند کر کے دفع بلا کے لیئے اُسپر صلیب مسیحی کا نقش بنا لیتے تھے - ایک لاکھ سے زاید اُسمین آدمی مرے پھر لندن مین آگ لگی جسمین کلیسای سینٹ پال اور نو اسی گرجے اور قریب ڈیڑھ ہزار کے مکانات جلے (گویا قہر خدا تھا) اب عیاشی اور حرام کاری نے انگلستان مین قدم رکھا چنانچہ بادشاہ خود اوباش تھا اور بدکار عورتون کا

اور اُسکے ماتحت قاضی ہر بڑے قصبہ مین معین رہتا تھا
کوتوال کے ماتحت شہر کے تھانے چوکی اور محصلات
کے تھانے چوکی افسرال کے ماتحت تھے - دوم صیغہ
جنگی اور اُسکے انتظام کے لیے بھی عمدہ عمدہ آئین بنائے
اور سپہ سالارون کو بجائے جاگیر کے فوج کی نقد تنخواہ
مقرر کردی جسکے سبب سردارون کی بغاوت کا جھنڈا
سرنگون ہوگیا اور سلطانی منصب ہندو اور مسلمانون
کو بلا امتیاز عطا ہونے لگا - سوم صیغہ مال جسمین اکبر نے
زمین کی پیمایش ٹھیک ٹھیک کرائی اور ہر بیگہ کی پیداوار
کی ٹھیک جانچ کی بعد ایک ثلث کل پیداوار کا زر نقد
مطالبہ سرکاری قرار دیا اور ہر سال کی جھنڈی کی دقت
دور کرنے کے واسطے دس برس کی میعاد پر بندوبست
کردیا - پس اکبر کے عہد مین خزانہ سرکاری مین بیالیس[۴۲]
کرور روپیہ جمع ہوتا تھا - اور تاریخ ہنٹر مین مرقوم ہے
کہ شمالی ہند سے اکبر بائیس[۲۲] کرور روپیہ سالانہ
سے زیادہ حاصل ہوتا تھا اور سرکار انگریزی کو شمالی
ہند سے صرف بارہ کرور روپیہ ۱۸۷۶ء مین حاصل ہوا
پس یہ ثمرہ خوبی نیت اور پیداوار کا ہے ورنہ سرکار
انگریزی کل پیداوار کا فی صدی پچپن[۵۵] روپیہ لیتی ہے
اور سرکار اکبر فی صدی تینتیس[۳۳] روپیہ لیتی تھی - اور
اکبر نے تحصیل مالگذاری کے مصارف کی تخفیف اور

وہ رسوخ تھا کہ امور سیاست مین
دخیل تھین اور ممبران پارلیمنٹ ایسے
اجارہ دار تھے کہ اپنی رائے فروخت کرتے
تھے اور اُس زمانہ کی شنویان کہ
جنکے مطابق عورتین اب شبیہ بنتی
ہین اسقدر پُر فحش ہین کہ انکی پڑھنے
سے کراہت آتی ہے - ۱۶۲۲ء مین
بلوہ ہوا - اور مسلک اتقی کے نام لینے
والون سے جہانگیر کے اہل
پرتگال بیٹیرین کو قتل کیا اور اکبر نے
کو یہ ہزاری کہ ناک پر مکڑی کے موزے
چڑھا کر ہنسنے کی سخت ٹھوکر دیتی تھی
حتی کہ گوشت اور استخوان سر بہ کر
پارہ خون بہ جاتے تھے اس ظلم کا کیا
ٹھکانا ہے جو کہ چارلس اول کے
اور بعد زمانہ ایک عورت خوبصورت کی
لوئی شاہ فرانس سے بیس لاکھ روپیہ
سالانہ پانا ٹھہرا ۱۶۶۷ء کے معاہدہ مین
لوئی شاہ چارلس سے اقرار کرایا
کہ میرا مذہب مستحکم ہے شاہ چارلس
ایسا بے معاملہ تھا کہ ایک بار ایک کروڑ

محصولون کے مساوی کرنے کے آئین اجرا فرمائے
جسکی وزیر مال راجہ ٹوڈرمل نے تعمیل و تکمیل خوش
اسلوبی سے کی اور وزیر خزانہ ابوالفضل نے آئین
اکبری مین ہر صوبہ اور ہر سرشتہ اور سلطنت کے
ہر امر کی تفصیل نہایت شرح وبسط سے بیان کی
اکبر کے اوضاع ابوالفضل کے اکبرنامہ سے یون
معلوم ہوتے ہین کہ بادشاہ ہر شخص کی دل جوئی
مین سعی کرتا ہے اور باوجود کثرت امور کے اُسکو
اضطراب نہین ہوتا مدام علم دوست اور رضامندی
خدا کا پابند ہے اور باوجود قدرت کے اُسکو غصہ
نہین آتا کسی مذہب کی توہین کا روادار نہین
ہوتا ہر امر مین سجدہ شکر خدائے واحد بجالاتا ہے۔
اپنے افعال واحوال کا نگران رہتا ہے۔ علاوہ
اوقات عبادت کے صبح وشام اور آدھی رات
اور دوپہر کو اپنے معبود حقیقی کے دھیان گیان مین
دل کو رجوع کرتا ہے۔ خواہش نفسانی کا طالب نہین
رفاہ عام پہ نظر رکھتا ہے۔ آٹھ پہر مین ایک مرتبہ
کھانا کھاتا ہے چار گھنٹہ سے زاید نہین سوتا باقی
اوقات ضروری امور مین صرف کرتا ہے۔ اور حق
یہہ ہے کہ اُسکے دربار اور اوقات روزمرہ کے
دلچسپ حالات کی جو اکبرنامہ اور آئین اکبری مین

تیس لاکھ روپیہ تاجرون سے
دس روپیہ سیکڑے کے سود پر
قرض لیا اور ضمانت مین محصول
ملک لکھدیا بعدہٗ کھلا بھیجا کہ اصل
روپیہ تمکو نہین ملیگا لہذا تاجرون
نے داد وستد بند کردی اور تجارت
چند روز تک موقوف۔ لیکن چارلس
خوش ہوا کہ مفت کا روپیہ تماش بینی
مین اُڑانے کے لیئے ہاتھ لگا۔ پھر
ایک پادری کی جھوٹی مخبری پر اہل
کیتھولک کا خون پانی کیطرح
بہایا گیا۔ پادری مذکور کے دیکھا دیکھی
اور حلف بردغون نے صدہا کیتھولک
قتل کرائے اور ایڈمنڈ برڈ کو قتل
کرڈالا ۱۶۷۹ء مین چارلس دوم
کے دوسرے پارلیمنٹ نے قانون
ہیبیاس کورپس جاری کیا جسے
یہہ ظلم دفع ہوا کہ ردی اور مرطوب
قید خانون مین قیدی قید نہون (یہہ
ایک ظلم عظیم تھا کہ بیچارے بیگناہ تک
پڑے گھلا کرتے تھے) اب آٹھ ہزار کا

مفصل درج ہے اُسکی گنجایش یہہ مختصر نہین رکھتی
دیکھو تو اصل کتاب کیطرف رجوع کرو۔ اور نیز کتب
مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے کہ منجملہ چار سو پندرہ بڑے
منصبدارون کے اکیاون منصب دار ہندو تھے جسمین
ٹوڈرمل وزیر مال اور بھگوانداس ناظم پنجاب اور راجہ
مان سنگھ بنگالہ کا گورنر تھا انگریزی گورنمنٹ مین
ایک بھی ہندو یا ہندوستانی گورنر تو درکنار ایک
کمشنر بھی نہین۔ اور اکبر نے ستی ہونے اور صغر سنی
مین بیاہنے کے دستور کی ممانعت کی اور ہندو
بیواؤن کا نکاح ثانی قانوناً جایز ٹھہرایا۔ اور اکبر نے
موافق دستور کے اپنے بڑے بیٹے سلیم کو جو جہانگیر
کے لقب سے بادشاہ ہوا۔ امراء کے روبرو اپنا جانشین
مقرر کیا اور ۱۴ سنہ الٰہی مطابق ۱۶۰۵ء مین اکیاون برس حکمرانی
فرماکر جہان فانی سے ملک جاودانی کی راہ لی اور
سکندرہ کے عالی شان مقبرہ مین مدفون ہوا
یہہ بادشاہ نہایت شجاع اور کریم النفس اور جوانمرد
اور سنجیدہ اور پرہیزگار تھا۔ ریاضت اور شکار
کا شوقین تھا تیس چالیس میل ایک دن مین گھوم
آتا تھا۔ ہر کام کے انصرام مین نہایت سلیقہ شعار
تھا۔ کتاب نہایت دوست رکھتا تھا سنسکرت زبان
خوب سمجھتا تھا لیکن فیضی بادشاہ کا مشیر سنسکرت مین

لشکر اسکاٹ لنڈ کے کسانون پر

متعین ہوا کہ لوٹو اور کسی پر رحم
نہ کھاؤ اور بلا منظوری کونسل اسکاٹ
لنڈ سے کوی باہر نجائے۔ جب ظلم
حد سے گذرا تو بلوی ہوا۔ اور بعد رفع
بلوی کے اون بیگناہون پر وہ
جور و ستم ہوا کہ بیان نہین ہو سکتا
اہل حرفہ کو کھیتون مین گولیان مار کر
گرادیا اور صحرای جانورون کی طرح
اُنکو رکید کر مارا باوجودیکہ شاہ
چارلس کا ساتھ اونھون نے مصائب
شدیدہ مین دیا تھا۔ بعد ازین اسکاٹ
لنڈ مین ایک اور ظالم ناظم آیا اس
حاکم ظالم کا یہہ دستور تھا کہ کاروبار
سے فارغ ہو کر اپنا دل یون بہلاتا
تھا کہ مظلومون کو روبرو بلا کر کسی کی
ٹانگ پر بکتر کی کا موزہ چڑھاتا اور
کسیکے پاؤن کا انگوٹھا پیچ سے دبواتا
اور انگلنڈ مین اہل ہوا نے بھی
یہی جور و جفا تھا اور چارلس نے
امیر ہ مثل اور سٹرف کو جنکا

عدیم النظیر تھا القصہ تاریخ عالم کے ماہر پر ظاہر ہے
کہ اکبر جیسا بادشاہ روے زمین پر کم ہوا ہوگا
اور ہند و انگلنڈ کی دنیا مین تو اپنا نظیر آپ ہی
ہے اور اکبر نے اکیسو اکتیس ۲۱ قوانین عمدہ
جاری فرمائے جنکا آئینہ آئین اکبری ہے
اور جنکو شیخ ابوالفضل وزیر اعظم نے
اپنی تصنیفات مین بیان کیا ہے۔ اُسکے توپخانہ
مین ایک توپ سترہ نال کی تھی اور سترہ فیر
ایک توپ کرتی تھی اور ایک پیچدار توپ مثل
برج لوڈ کے تھی جسکی نال مین چند جوڑ تھے۔

شاہزادہ سلیم ابو المظفر نورالدین جہانگیر بادشاہ ۱۶۰۵ء سے ۱۶۲۷ء تک

شاہنشاہ اکبر کی وفات کے بعد اُسکا عزیز بیٹا
شاہزادہ سلیم ۱۰۱۴ھ مین اورنگ سلطنت پر
قطب کیا بادشاہ ہوا اور جہانگیر اپنا خطاب
اختیار کیا جہانگیر کا بڑا بیٹا خسرو جو راجہ بھگوانداس
کا نواسہ اور راجہ مانسنگھ گورنر بنگالہ کا بھانجہ
اور جان اعظم عزیز کا داماد تھا اپنے ماموں
مان سنگھ کی مدد سے اپنے باپ کی تخت نشینی
مین مزاحم ہوا لیکن مہربانی سے اول جرم کو

قتل کیا۔ یہہ بادشاہ ایک ہفتہ مین
بیمار ہو کر مر گیا بعض کا قول ہے
کہ زہر سے مرا۔ چارلس دوم
دلی الطبع خبیث النفس مکار
و بدکار اور فاجر تھا اسلیئے اُسکو
کسیکی عفت و عصمت کا کچھ پاس
نہ تھا جو کہ وہ تماشہ مین تھا لہذا
اوقات صحبت بدمین گذارتا تھا اور
مدام خوش دل و شادمان رہتا
تھا اور اکثر کیمیا کی نسخے بنایا کرتا تھا۔

شاہ جیمس دوم ۱۶۸۵ء سے ۱۶۸۸ء تک

۱۶۸۵ء مین شاہ جیمس نے اپنے
بھائی کے انتقال کے پندرہ منٹ
بعد تخت شاہی پر جلوس فرمایا اور
شاہزادہ مونمتہ بعد جنگ کے
گرفتار ہو کر آیا اور بادشاہ کے
قدمون کو اشک ندامت سے
تر کیا لیکن اُسکی اشکباری و گریہ
وزاری نے سنگین دل بادشاہ پر

خسرو کے معاف کیا مگر خسرو نے پھر بغاوت کی اور
پنجاب مین شاہی فوج سے لڑا - اور شکست کھاکر
جہلم کے کنارہ پر قید ہوا جہانگیر نے اُسکے حمایتون
کو سزاے موت دی اور وہ اپنی سال وفات ۱۰۲۹ھ ۱۶۱۹ء
تک مقید رہا - جہانگیر نے تزک جہانگیری مین خود
لکھا ہے کہ اول حکم مینے زنجیر عدل کا صادر کیا -
اُسکے ذریعہ سے ہر داد خواہ شاہ کے حضور مین پہنچکر
اپنے مقصد پر فایز ہوتا تھا وہ زنجیر چار من سونیکی
تیس ۳۰ گز لمبی بنی تھی اور اُسکے ایک سرے مین
ساٹھ گھنٹیان بندھوا کر قلعہ کے شاہ برج پر بندھوایا
تھا اور دوسرا سرا قلعہ سے باہر دریا کنارہ ایک پتھر
سے بندھوا دیا - اور دس حکم اور رفاہ عام کے
جاری کئے ایک میر بحری اور باقی محصول جو
جاگیر داروں اور صوبہ کے افسرون نے اپنے
نفع کے واسطے مقرر کر لیئے تھے - دوم جن
سڑکون پر ڈکیتی اور چوری کا خوف تھا اور وہ
آبادی سے دور تھین ان موقعون پر سرائی اور
مساجد اور کوئیں بنوا دیئے تاکہ وہان آبادی ہوجائے
اور خوف دور - اور شراب و دیگر مسکرات کی بنانے
اور فروخت کرنے کو منع فرما دیا تھا اور اسیطرح
کے باقی حکم تھے - اور ۱۰۱۵ھ ۱۶۰۶ء مین جہانگیر کابل کی

کچھ اثر نہین کیا اور اُسکو فوراً ٹاور ہل
پر قتل کرا دیا - پھر ہمراہیان شاہزادہ
پر بلا نازل ہوی سرائے ٹانٹن کی
دروازہ پر شاہی حکم سے کرنیل
پرسی گرگ نے سیکڑون کو پھانسی
دیدی - اُسکے بعد اون بدبختون کے
قتل پر ایسا سنگدل سفاک مامور کیا
کہ ظالم کرنیل سے بھی کہین زیادہ تھا
اس ظالم نے ونچسٹر مین ایک عدالت
مقرر کی جسکا نام عدالت خونین مشہور
ہے - اول اس عدالت کے اہل جوری
نے دباؤ سے منصف اعلی جفرنیر کی
ایک عورت کو جلا دینے کا حکم اس
جرم مین دیا کہ اُسنے دو باغی بہوکون
کو ہنگام فرار کھانا کھلایا - (واہ کیا
عدالت اور اہل جوری تھی گویا
مینوسپل ہندوستان کے ممبر در عدالت
ششن ہندوستان کے اسیمبر
فی زمانہ اُنکا نمونہ ہین) پس اسبات کے
تایید (ہاتھ جوڑکر) جو حضور کی رائے -
جفرنیر سفاک کے فتوی سی سیکڑون

سیر کو گیا اور وہان ایک باغ جہان آرا نام نزدیک شہر آرا باغ بابر کے تیار کرایا۔ ۱۶۰۸ء مین لشکر ہمراہ شاہزادہ پرویز اور میرزا عبدالرحیم خانخانان کے ملک عنبر کے مقابلہ کو دکن روانہ کیا لیکن اُسکا کچھ عمدہ نتیجہ نہین ہوا تو جہانگیر نے خانخانان کو برہانپور بلایا اور ۱۶۱۰ء مین اُسکی جگہ خان جہان کو مقرر کیا اور ۱۶۱۱ء مین جہانگیر نے شیر افگن خان کی بیوہ مہرالنساخانم سے نکاح کیا جو بعد عقد کے نور محل مشہور ہوئی پھر نورجہان کے لقب سے شہرہ آفاق ہوئی وہ ایک نہایت شریف طہران کے خاندان کی لڑکی تھی جب اُسکا باپ غیاث بیگ نان شبینہ کا محتاج ہوکر ایران سے ہندوستان کو معہ زوجہ اور دو بیٹون کے روانہ ہوا تو اثنائے راہ مین قندھار کے قریب نورجہان پیدا ہوئی اور وہانسے چلکر فتحپور مین اکبر کی ملازمت اختیار کی اور صاحب سلیقہ و ذی علم ہونے کی وجہ سے دیوان بیوتات (میر بخشی) کے عہدہ پر ممتاز ہوگیا اور نورجہان کو تعلیم علوم و دیگر نہایت قابل بنادیا — اکبر کے عہد مین جہانگیر اُسکے حسن صورت اور جمال سیرت پر فریفتہ ہوا اسوقت دونون کا عنفوان شباب تھا اور لڑکی کی نسبت شیر افگن خان اسم بامسمی سے ہوچکی تھی بیگناہون کا خون بہا اور صدہا کے اعضا قطع ہوئے اور ہزارہا قید یا جلاوطن کئے گئے۔ ڈرمنڈ نے لوہے کا پیچ ایجاد کیا کہ جب وہ مجرمون کے انگوٹھے مین ٹھوک دیا جاتا تھا تو کمال اذیت و الم کا باعث ہوتا تھا۔ اس بادشاہ کے عہد مین اہل پراٹسٹنٹ نے بہت تکلیفین جھیلین مثل تمام سلاطین اسٹوارٹ کے جیمس کو ہوس خودسری اور مطلق العنانی دامنگیر تھی سوائے اسکے مذہب کیتھولک مین بڑا غلو تھا اور یہی تعصب اُسکی معزولی کا باعث ہوا۔ اگرچہ اُسمین پابندی اوقات اور جفاکشی کے دو وصف تھے لیکن اُسنے ان دونون کو ظلم و ستم کا ذریعہ گردانا تھا لہذا وہ قابل توصیف نہین ہوسکتے ہین۔

شاہ ولیم و ملکہ میری دوم
سنہ ۱۶۸۸ء سے سنہ ۱۷۰۲ء تک

شاہ اکبر نے انصاف کو مدنظر رکھکر اور جہانگیر
کی نظر سے علحدہ کرنے کی غرض سے نور جہان
کا نکاح اُسکے پہلے منسوب سے کرکے اُسکو
بردوان کا حاکم بناکر بنگالہ کو روانہ کیا جب
جہانگیر سریر آرا ہے اورنگ ہوا تو قطب الدین
صوبہ دار بنگالہ سے اس بات کا خواہان ہوا کہ
نور جہان کو اُسکا خاوند اپنی خوشی سے طلاق
دیدے لیکن شیر افگن خان اسبات کو نمانا
اسمین باہم نزاع ہوا - پس قطب الدین اور
شیر افگن خان دونون مقتول ہوئے اور
نور جہان ایوان شاہی مین داخل ہوی اور
عدت کی مدت عصمت سے پوری کی اور چند
روز بعد نور جہان ملکہ ہندوستان بنگئی اور
اُسکا باپ وزیر اعظم ہوا - اور اُسکے دونون
بھائی ممتاز عہدون پر سرفراز ہوئے اونھون
نے اپنے اختیارات کو عمدہ طور پر انجام دیا
گو جہانگیر عیش و عشرت مین بسر کرتا تھا لیکن
امور سلطنت کا انصرام عدل اور رحم دلی کے
اصول پر ہوتا تھا - نور جہان اگرچہ قابو پلیپ بیشتر
سے تھی مگر باپ کے مرتے ہی بادشاہ بنگئی اور
دربار کرنے لگی اور سکہ مین اُسکا نام لکھا گیا اور

ان دونون کے مجموعہ مرکب کا نام
بادشاہ ہے اس زمانہ مین قصر سلطنت
مثل اعداد ثلثہ کے تین ارکان پر قایم
ہوا - ایک بادشاہ مرکب (عورت
مرد سے) دوم امرا سوم عوام
یعنی وکلاے رعایا ۱۶۸۹ع مین
پہلے تو **ولیم** ایرلنڈ پہ بذریعہ مصالحہ
قابض ہوا پھر دس لکھہ ایکڑ
زمین اُسکے ضبط کرکے اُسکے مالکون
کو ملک سے نکالدیا - (واہ کیا خوب
مصالحہ ہے) دوسرے شاہ **ولیم** نے
یہہ بہت بڑا ظلم کیا کہ ایک بیگناہ
قبیلہ گلنکو جو منجملہ قبایل اسکاٹ
لنڈ تھا قتل کرادیا ۱۶۹۲ع مین
ملکہ **میری** نے بجارضہ چیچک انتقال
کیا اور اب ولیم تنہا بادشاہ رہگیا
ولیم فرانس کی لڑائیون مین قرضہ
قومی کا بے شمار قرضدار ہوگیا تھا
اور اسی قرضہ کی بدولت محکمہ عوام
نے سیاست ملک مین مداخلت
حاصل کی - اور تین قانون پاس کرکے

جہانگیر اوسپر محو تھا ۱۶۱۵ء ۱۰۲۴ھ مین سفیر زنبیل بیگ
شاہ عباس فرمان روائے والیئے ایران کی ہمراہ
خان عالم اور سر ٹامس رو انگلستان کے بادشاہ
جیمس اول کا آیا۔ اور ٹامس رو کی توسل سے اہل
انگلستان کی تجارت اہل ہندوستان کے ساتھ عہد
بنا پر قایم ہوگئی وہ لکھتا ہے کہ گو آگرہ دار الخلافت
ہے مگر لشکر شاہی کوچ کی حالت مین خود ایک دار الریاست
معلوم ہوتا ہے اور وہ یہان کے دربار کا تزک و احتشام
دیکھکر بڑا حیرت زدہ ہوا اور ۱۶۱۷ء ۱۰۲۶ھ مین جہانگیر
احمد آباد گجرات کی سیر کو گیا ۱۶۱۸ء ۱۰۲۷ھ مین شاہجہان
کے محمد اورنگ زیب عالمگیر بعد سلطان دارا شکوہ
اور سلطان شجاع کے متولد ہوا۔ ۱۶۱۹ء ۱۰۲۸ھ مین اکبر آباد
سے لاہور تک ہر کوس پر بلند منارہ اور دو دو کوس
پر پکا کنواں اور دو رویہ سڑک پر درخت میوہ دار
مسافرون کے لیئے شاہی حکم سے تیار ہوئے جنکی
سایہ مین لوگ چلتے تھے اور پھل کھاتے تھے اور
اور پانی پیتے تھے۔ اور جہانگیر کے عہد مین تمباکو
یورپ ہوتا ہوا ہندوستان مین آیا اور خاص و
عام مین رواج پایا۔ ۱۶۲۰ء ۱۰۲۹ھ مین ملک عنبر نے
نظامہ سے انحراف کیا اسپر شاہجہان دکن گیا اور
ملک عنبر کو دبایا ملک عنبر نے ملایم شرطون پر صلح کرلی

اول قانون سہ سالہ جسے اختیار
بادشاہ کا پارلیمنٹ پر کم ہوگیا دوسرا
فہرست مصارف جسکے بموجب ستر
لاکھ روپیہ مصارف ذاتی اور تنخواہ
ملازمین شاہی کا مقرر ہوا اور باقی
آمدنی پر محکمہ عوام کا اختیار رہا تیسرے
قانون وراثت سلطنت جسمین یہہ
مرقوم تھا کہ اول حکام عدالت یا دام الحیوٰۃ
بلا کمی وزیادتی تنخواہ بشرطنیکہ چلنی
اپنے عہدون پر قایم رہین۔ دوم
بادشاہ مملکت برطانیہ کے پراٹسٹنٹ
ہون۔ سوم بدون اجازت پارلیمنٹ
بادشاہ اپنے ملک سے باہر قدم نہ رکھے
چہارم بعد ولیم کے شاہزادی سوفیا
تخت سلطنت انگلستان کی وارث
تصور کیجائے۔ اس بادشاہ نے لشکر کے
لوے سپاہیون کے لیے چلسی مین
دار الشفا مقرر کی شاہ ولیم گھوڑے
سے گر کر مرگیا اور لاولد گیا۔
۱۶۹۵ء مین پیٹر سن نے ایک کرور
بیس لاکھ روپیہ جمع کرکے بنک انگلستان

۱۰۳۱ھ ۱۶۲۱ء مین جب نورجہان نے سلطان شہریار اپنے داماد کو جہانگیر کے بعد بادشاہ بنانے کے جوڑ توڑ شروع کیئے اور شاہجہان کی طرف سے جہانگیر کا دل پھیر دیا تو شاہجہان نے دکن مین بغاوت اختیار کی پھر ایک مدت بعد باپ کی اطاعت قبول کر لی شاہجہان کے مقابلہ مین مہابت خان سپہ سالار نے بڑے کارنمایان کیئے - اور سن مسطور مین ایرانیون نے صوبہ قندہار لے لیا - ۱۰۳۱ھ ۱۶۲۲ء مین قلعہ کانگڑہ بسرکردگی راجہ بکرماجیت و راجہ جگت سنگھ تسخیر ہوا ۱۰۳۲ھ ۱۶۲۳ء مین جہانگیر کانگڑہ اور جوالامکھی سیر کرتا ہوا کشمیر تشریف لیگیا اور سال مذکور سے مدام گرمی کے ایام کشمیر مین بسر کرتا تھا اور وہان پر اس نے نفیس نفیس عمارتین تعمیر کرائین جو اُسکی نفاست طبع اور نازک خیالی اور عیش دوستی پر دلالت کرتی ہین ۱۰۳۵ھ ۱۶۲۵ء مین جہانگیر کا اقبالمند سپہ سالار مہابت خان نورجہان سے مجبور ہوکر اپنی حفاظت کی غرض سے نورجہان کا مخالف ہوگیا اور بادشاہ نے حسب ایمای نورجہان مہابت خان کو اسوقت طلب کیا کہ جب بادشاہ مع اپنی سپاہ کے کابل جاتا تھا مہابت خان پانچ ہزار راجپوت ہمراہ لیکر چلا جب وہ جہلم پر پہونچا تو معلوم ہوا کہ فوج شاہی جہلم سے عبور کر گئی اور بادشاہ

جاری کی - اور دوسری سال مین ہالنڈ نامی نے دس لاکھ روپیہ سے بنک اسکاٹ لنڈ کی بنیاد قایم کی - اور اسی زمانہ مین نوٹ کا رواج ہوا اور پیٹر اعظم شاہ روس نے جہازخانہ ڈپٹفرڈ مین بڑھئی بنکر جہازبنانا سیکھا چنانچہ مقدمہ مین مذکور ہوا -

ملکہ این بنت جیمس دوم ۱۷۰۲ء جلوس ۱۷۱۴ء وفات

۱۷۰۲ء مین این بجا ولیم تخت نشین ہوئی - اور ۱۷۰۲ء مین وایئے آسٹریا اور ملکہ انگلستان اور شاہ ہالنڈ اور شہنشاہ جرمن نے ملکر شاہ فرانس لوئی سے قلعہ جبل الطارق منسخر کیا - پھر فرقہ لوتری اور فرقہ وہگ مین جو امور سلطنت مین دخیل تھے مجادلہ ہوا - ۱۷۰۷ء مین چند شروط پر پارلیمنٹ انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ کا اتحاد ہوا - اور اسی اسکاٹ لنڈ کو بڑا فایدہ ہوا - ۱۷۱۴ء مین ملکہ این سکتہ

سلہ قلعہ اور اسکے اطراف کے ممالک پر اسلام

چند امرا کے ساتھ اپنی بارگاہ مین موجود ہی مہابت خان نے پل کا انتظام کرکے بادشاہ کو نظر بند کرلیا اور نورجہان بھی تین روز بعد بادشاہ کے پاس آگئی اور آصف خان نورجہان کا بھائی جو وزیر اعظم تھا قید ہوگیا اب مہابت خان سب پر غالب ہوگیا۔ اور بادشاہ کو کابل لیگیا اور نہایت ادب سے پیش آیا اور تمام جلوس شاہی قایم رکھا آخرکار نورجہان نے ہند کی واپسی کے وقت جہلم کے قریب بادشاہ کو مہابت خان کے قبضہ سے نکال لیا اور وہ مجبور ہوکر دکن کو روانہ ہوا اور شاہجہان سے جا ملا ۱۰۳۶ھ ۱۶۲۶ء مین ضیق النفس کے مرض مین جہانگیر نے کشمیر سے لاہور آتے ہوئے باسٹھ برس کی عمر مین ملک عدم کی راہ لی اور لاہور مین دریائے راوی کے کنارے ایک عالیشان عمارت مین مدفون ہے۔

یہہ بادشاہ اگرچہ متلون المزاج تھا لیکن نیک مزاج اور رحمدل تھا۔ حسن طبیعت اور حسن عقل سے بھی عاری نہین تھا۔ انصاف اُسکو بے پسند تھا اُسکے عہد مین ممالک مقبوضہ ہند کی آمدنی پچاس کرور روپیہ تھی۔ اور مال گذاری ۷½ کرور جہانگیر کے زمانہ کی عجیب باتون سے یہہ ہے کہ جسطرح جہانگیر نے اپنے ممالک محروسہ مین شراب وغیرہ سے ممانعت کرادی تھی اسیطرح شاہ عباس والیے ایران مبتلا ہوکر لاولد مرگئی۔ یہہ ملکہ ذی شعور اور کچھہ باسلیقہ نہ تھی اور اسکے چہرہ سے حمق ظاہر ہوتا تھا لیکن سادہ مزاج اور بے تکلف تھی۔

سلاطین اسٹوارٹ کی عہد مین اہل انگلستان کا طرز معاشرت سنہ ۱۶۰۳ء سے سنہ ۱۷۱۴ء تک

خوراک - امرا کی غذا تو وہی تھی جو پہلے طرز معیشت مین مسطور ہوئی لیکن غربا کی غذا جو۔ اور رائی۔ اور اوٹس (یہہ دونون غلہ جو کے شابہ ہوتے ہین) کی روٹی تھی۔ اور مساکین کی بھوک و بھیک خلق کے عیش کو تلخ رکھتی تھی لکھا ہے کہ ایک خمس (گیارہ لاکھہ) فقرا اور محتاج تھے۔

چائے نوشی - اولیگلٹن اور اوسوری سنہ ۱۶۶۶ء مین انگلستان مین چا لائے اور قریب سو برس بعد اس زمانہ کے لندن اور ایڈنبرا مین اوسط درجہ کے عرب کی سات سو برس سے زیادہ حکومت رہی ہے۔

اور شاہ فرانس نے ممانعت کرا دی تھی - اور نورجہان نے شیر کا شکار بندوق سے کیا اور جب شیر نے زخمی ہو کر ہاتھی کے ہودہ پر حملہ کیا تو نورجہان نے بندوق لٹھ کی طرح ماری کہ شیر زمین پہ گر کر مر گیا -

شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ صاحبقران ثانی سنہ ۱۰۳۷ھ سنہ ۱۶۲۷ء سے سنہ ۱۰۶۷ھ سنہ ۱۶۵۸ء تک

سنہ ۱۰۳۷ھ سنہ ۱۶۲۷ء مین شاہجہان اپنے باپ جہانگیر کی وفات کی بعد فوراً دکن سے آگرا کہ آباد کے قلعہ مین تخت سلطنت پہ جلوس فرما ہوا - اور اول حکم تخت پر جلوس فرما کر منع سجدہ تعظیم کا صادر کیا اور فرمایا کہ سزاوار اس تعظیم کے ذات معبود حقیقی کی ہے اور سن جلوس مین نوروز کا جشن کیا جسمین ایک کرور اسی لاکھ روپیہ نقد و جنس اور چار لاکھ بیگہ زمین اور اکیسو ۲۱ بیس موضع خیرات کیے اور انعام دیے سنہ ۱۰۳۸ھ سنہ ۱۶۲۸ء مین جشن وزن مقرر فرمایا جسمین بادشاہ ایک بار سونے سے اور ایک بار چاندی سے اور چھ چھ بار ہر جنس سے تولا گیا اور وہ نقد و جنس محتاجون کو دیا گیا اور پھر ہر سال اسیطرح ہوتا رہا سنہ ۱۰۳۹ھ سنہ ۱۶۲۹ء مین لشکر شاہی خاندیس کی طرف نظام الملک اور خانجہان کی گوشمالی کے لیے روانہ ہوا اور خانجہان کو شکست دی اور سال مذکور مین سیلاب موجی بھوسلا لشکر شاہی مین آیا

لوگون نے ہر روز چائے پینی شروع کی اور شاہ جارج کے زمانہ مین اڈنبرا کے لوگ چار بجے دن کو چائے پیتے تھے -

پوشاک

پوشاک - شاہ چارلس دوم نے ایک ایسی لمبی بالون کی ٹوپی رائج کی تھی کہ جسنے شانے تک ڈھک جاتے تھے - ٹوپی مذکور شاہان اسٹوارٹ کے آخر زمانہ تک زیب سر رہی - چنانچہ اُس عہد کی شاہی تصویرون سے خوب ظاہر ہے

لباس درباری

لباس درباری - فرقہ شہسواران جو شاہی گروہ کہلاتا تھا جسمین امرا بھی شامل ہین اُسکی یہہ وضع تھی سر پر سمور و سنجاب کی چھجے دار ٹوپی اُسپر سفید پرون کی کلغی لمبے لمبے بال زلفون کی طرح چھوٹے - گردن مین کار چوبی گلوبند بدن مین ریشمی کرتے اُس پر شوخ رنگ کا بہاری لبادا جن پر پر تکلف حاشیہ لگا تا نگون مین گھٹنون سے نیچا ٹخنون سے اونچا پائجامہ پاؤن مین بوٹ کٹاؤدار اور اُنکی ایڑیون مین سنہری کٹیان چنانچہ

اور پنجہزاری کا منصب پایا یہی شخص مرھٹون مین
اول سرغنہ ہوا ہے ۱۶۳۰ء مین عبداللہ خان نے
خانجہان سے وہ جنگ کی کہ کارنامہ ستم وافراسیاب
کو آب شمشیر سے دھو دیا اور خانجہان کو تہ تیغ کیا۔
اور اس سال مین جو قحط دکھن اور گجرات مین
واقع ہوا اُسکی وجہ سے انسٹی کرور دام مالگذاری
بادشاہ نے زمینداروں کو معاف کئے اور ستر لاکھ
روپیہ غلہ کے لیئے غربا کی مدد کو عطا فرمایا۔ اور
سن مذکور مین ارجمند بانو بیگم کا جو ممتاز محل کے نام
سے مشہور ہے انتقال ہوا اور وہ جمنا کنارہ آگرہ
مین بے نظیر و پاکیزہ مقبرہ مین دفن ہے جسکی نسبت
کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ وہ ایک سپید سنگ مرمر
کی عمارت ہے جسکا صرف تصور ہی ہوسکتا ہے
جسکی طرح دیوزادون نے ڈالی لیکن جو سرلون کے
ہاتھون طیار ہوا۔ اور اُس عمارت مین اس عیب
کے سوائے کوئی عیب نہین کہ اُسمین کوئی عیب نہین
اور مورخ لیتھبرج اُسکی نسبت لکھتا ہے کہ ایسی اور
کوئی شاندار عمارت دنیا مین نہین ۱۶۳۱ء سے
جشن وزن کہ جسمین سونے اور چاندی وغیرہ سے
تولکر مساکین کو خیرات کرتا تھا مطابق حساب شمسی
و قمری کے سال مین دوبار مقرر ہوا۔ اور سال مسطور مین

تصاویر اور تواریخ سے عہد مذکور کے
روشن ہے۔

لباس کم مویان - فرقہ کم مویان
جسمین متقی و پرہیزگار وغیرہ لوگ شریک
تھے اُسکی یہہ قطع تھی سر پر چھوٹے
کترواں بال اُسپر بڑی اونچی کلس دار
ٹوپی - گردن مین سادہ چھال کے
کپڑے کا گلوبند اٹکل پچو بندا ہوا
جسم مین سیاہ یا خاکستری لبادہ اور
پایجامہ اور جوتہ بھی معمولی سادہ۔

قطع وضعدار - وضعدار کی قطع
سر پر جالورون کے بالون کی بڑی بڑی
ٹوپ گلے مین زرق برق کا مدانی کے
کرتے - ہاتھون مین داستانے جسمین
چوڑی چکلی جھالر لگی ایک ہاتھ مین
خوش بودار ناس کی ڈبیا دوسرے
ہاتھ کی چٹکی سے سڑک سڑک ناس مین

شادآبی اور آبادی ملک - تواریخ
مین مسطور ہے کہ شاہان اسٹوارٹ کی عہد
مین انگلستان کا رنگ بہ نسبت زمانہ
سلاطین سابق کے سرسبزی اور شادابی

لباس کم مویان -

قطع وضعدار -

شادآبی اور آبادی ملک -

محمد عادل شاہ والیے بیجاپور کے خراج دیر مین پہنچنے کی وجہ سے لشکر شاہی آصف خان وزیر اعظم کے ہمراہ والیے بیجاپور کے رہنمونی کے لیے روانہ ہوا اور کامیاب ہو کر واپس آیا اور قاسم خان صوبہ دار بنگالہ نے ہوگلی کا بندرقوم پرتگیس سے کہ باغی ہو گئی تھی بعد جنگ خالی کرایا اور چار ہزار چار سو آدمی اُسکے قید کر لیے ۱۰۴۲ھ ۱۶۳۲ع مین دولت آباد کا قلعہ بلا جنگ شاہجہان کے قبضہ مین آیا اور نظام الملک والئی دکھن کو گوالیار کے قلعہ مین قید کیا - ۱۰۴۳ھ ۱۶۳۳ع مین شاہجہان لاہور ہو کر کشمیر کی سیر اور دورہ کو گیا اور واپس آیا اور سنہ مذکور مین شاہزادہ اورنگ زیب ہاتھی سے گرا - ہاتھیون کی لڑائی مین حسب حکم شاہی تماشہ دیکھتا تھا ایک ہاتھی بھاگ کر آدمیون کی طرف متوجہ ہوا کل تماشائی فرار ہوے لیکن اورنگ زیب کھڑا رہا جب ہاتھی نے مہرہ کیا تو اورنگ زیب نے نیزہ مارا ہاتھی نے گھوڑے کو سونڈ مین لپیٹ کر زمین پر پٹکدیا اورنگ زیب نے خانہ زمین سے جدا ہو کر تلوار کھینچکر ہاتھی پر حملہ کیا کہ دوسرے ہاتھی نے آکر اورنگ زیب کے مقابل ہاتھی کو بھگا دیا - ۱۰۴۴ھ ۱۶۳۴ع مین بادشاہ نے ایک کرور روپیہ کا ایک تخت بنوایا جسمین ایک لعل ایک لاکھ روپیہ کا تھا - ۱۰۴۵ھ ۱۶۳۵ع مین قلعہ شولاپور کا

اور آبادی مین بہت ترقی پذیر ہوا - آہوان صحرای کے گلّون اور جنگلی سانڈون کی افراط اور بنڈیلے سورون کی افواج کو جنکا شکار سوائے بادشاہ سلامت کے کوی نہین کھیلسکتا تھا اور انگلستان کے جنوبی اور مشرقی میدانون مین بجّو اور بن بلاؤ اور عقاب بکثرت تھے - اون تمام کو شکار دوست لوگون نے ٹھکانے لگا دیا اور جنگ خانگی کے زمانہ مین بنڈیلے سورون کو تو کسانون نے فی النار ہی کر دیا - اور جن مقامات پر دلدل اور جنگل اور خارزار کے سوا کچھ نہ تھا وہان پر کھیتون مین سبزہ لہلہاتا اور درخت لہراتے اور باغون مین پھول اور پھل رنگارنگ کے نظر آتے اور درختون کے سایہ مین کسانون کے گھر اُجلے اُجلے دکھلائی دیتے ہین -

تواریخ پینک اور جام جم مین مسطور ہی کہ سنہ ۱۸۰۰ع مین انگلستان کی مردم شماری پانچ ملیان (پچاس لاکھ) تھی اور

مفتوح ہوا اور گولکنڈہ وغیرہ مین خطبہ اور سکہ شاہجہان کا جاری ہوا۔ ۱۰۴۶ھ مین بادشاہ اجمیر تشریف فرما ہوا اور آگرہ واپس آیا۔ اور مظفرخان امیر شاہی نے چند قلعہ تبت کے فتح کئے۔ ۱۰۴۷ھ مین ناظم قندہار علی مردان نے اپنے آقا والیے ایران سے متنفر ہوکر صوبہ قندہار شاہجہان کے حوالہ کردیا اور خود شاہجہان کا معتمد سپہ سالار بن گیا اور اورنگ زیب کے ساتھ ہوکر وسط ایشیا مین لڑائیان لڑا۔ یہ شخص فن تعمیر مین بے نظیر تھا اسوا سطے اور زیادہ شاہجہان کا مخصوص ہوگیا۔ اور ملک آسام بھی سنہ مذکور مین اسلام خان صوبہ دار بنگالہ نے فتح کرلیا اور مظفرخان نے کل تبت کو داخل ممالک محروسہ مین کردیا۔ اور شاہزادہ اورنگ زیب نے بلخ و بدخشان کا ملک فتح کیا ۱۰۴۸ھ مین بادشاہ نے کابل کا دورہ کیا اور لاہور کو واپس آیا ۱۰۴۹ھ مین بادشاہ لاہور سے کشمیر کے دورہ کو گیا اور شاہزادہ اورنگ زیب دولت آباد کو رخصت ہوا۔ اور سلطان مراد قیصر روم کا سفیر ہند مین آیا شاہجہان کے حضور مین باریاب ہوا۔ اور بادشاہ ۱۰۵۰ھ مین کشمیر سے لاہور واپس آیا ۱۰۵۱ھ مین شاہ صفی والیے ایران کے قندہار پر حملہ کرنے کی خبر سنکر داراشکوہ کو پچاس ہزار سوار سمیت قندہار کی

وقائع نگار انگلستان مین ہے کہ سترہوین صدی عیسوی کے آخر مین انگلستان کی آبادی قریب پچپن لاکھ کے تھی اور اضلاع شمالی مین اضلاع جنوبی سے بمراتب زیادہ آبادی تھی پس بعد اتحاد سلطنت انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ اضلاع شمالی نے بہت جلد ترقی کی

ڈاکو - دوسرے جو غارت گر سرحد جنوبی انگلستان کے شمالی اضلاع کو غارت و تاراج کیا کرتے تھے اور جگہ اور کوئی گلہ مویشی کا انکی لوٹ کھسوٹ سے محفوظ نہین رہتا تھا اس زمانہ مین ان قزاقون کو ڈھونڈھ ڈھونڈ کر یہانتک قتل کیا کہ انکو نیست و نابود کردیا۔

خونی کتے - لکھا ہے کہ غارت گرون کے خوف کے مارے اکثر شمالی اضلاع مین لوگون نے خونی کتے پالے تھے جو نشان قدم سے قزاقون کا پتہ لگا لیتے تھے اور انکی غارون تک پہنچا دیتے تھے

آبادی لندن - لندن کی آبادی

محافظت کو روانہ کیا کہ شاہ صفی اپنی قضا سے مرگیا اور
دارالخلافہ واپس آیا ۱۰۵۲ھ میں لاہور میں نہر اول
علی مردان کے اہتمام سے تیار ہوئی ۱۰۵۳ھ میں
شاہ نے فتحپور میں اقامت فرمائی اور شکار کھیلا۔ اور
شاہزادہ اورنگ زیب نے دنیا کے کاموں سے
ہاتھ اوٹھاکر گوشہ نشینی اختیار کی ۱۰۵۴ھ میں
بادشاہ نے اورنگ زیب کو عزلت نشینی سے باہر لاکر
مورد الطاف بے پایان کیا اور بادشاہ لاہور ہوکر
کشمیر تشریف فرما ہوا ۱۰۵۵ھ میں سعد اللہ خان
دیوانی کے منصب پر پہنچکر اپنی لیاقت اور کاردانی
سے وزیر اعظم ہوا۔ اور علی مردانخان نے بدخشان
پر حملہ کیا اور مراد بخش نے بدخشان کو پورا فتح کرلیا۔
اور نورجہان نے لاہور میں وفات پائی اور اپنے
بھائی آصف خان کے پاس دفن ہوئی ۱۰۵۶ھ
میں بلخ فتح ہوا۔ اور سعد اللہ خان بلخ سے بادشاہ کی
خدمت میں آیا اور بادشاہ کابل سے لاہور کو تشریف
فرما ہوا اور شاہزادہ اورنگ زیب بلخ و بدخشان کی
تنسیق پر مقرر ہوا۔ ۱۰۵۷ھ میں نذر محمد خان والیے
بلخ و بدخشان نے اطاعت قبول کی اور اسکا ملک
اورنگ زیب کی سفارش سے اسکو ملگیا اور
اورنگ زیب ہند کو واپس آیا۔ اور دہلی کا قلعہ مع لوا

چارلس دوم کی وفات کے وقت
کل پانچ لاکھ تھی (اور ۱۸۳۱ء
کی مردم شماری خانہ میں قریب پونے تین
لاکھ کے ہوی) اور ایک پرانا پل
دریاے ٹیمس پر بنا ہوا تھا اس عہد
میں شہر لندن گویا تجار کا گھر تھا
صوداگر دن رات یہیں گھسے رہتے
تھے (آجکل کی طرح حال نہیں تھا
کہ دن کو اپنے کاروبار کیے اور
شام کو اطراف شہر میں چلدیے
جہاں نفیس و لطیف کوٹھیاں
تیار ہیں انمیں جا استراحت کی)
پھر شاہان اسٹوارٹ کے عہد میں
لندن کے بعد شہر برسٹل کا مرتبہ
تھا برسٹل کے لوگوں میں شکر صاف
کرنے والے سب سے زیادہ مالدار تھے
اور برسٹل بڑا بندرگاہ تھا اور شہر
تمام بھی خوب آباد اور مالدار تھا۔
اور شہر لیڈس سات ہزار کی بستی
تھی (اب دنیا بھر کے اون کی منڈی
ہے) اور شہر منچسٹر چھ ہزار آدمی کی

مکانات کے اس سنہ مین تیار ہوا جسکی نسبت یورپ کے ایک بڑے سیاح کا بیان ہے کہ مینے اپنی زندگی مین ایسا قلعہ کہین نہین دیکھا اور اُسکے دیوان عام کی نسبت مورخ تعمیرات کی رائے ہے کہ ایسا عالیشان مدخل کسی موجودہ ایوان شاہی نے نہین پایا اور اُسکے دیوان خاص کی نفیس پچیکاری اور بے نظیر کاریگری اپنی مجوز کی نازک خیالی کو ظاہر کرتی ہے - اور قلعہ مذکور کی تعمیر مین ساٹھ لاکھ روپیہ لگا -

۱۰۵۸ھ ۱۶۴۸ء اور ۱۰۶۹ھ ۱۶۵۹ء مین شاہ عباس ثانی والی ایران سے قندھار کی بابت شاہزادہ اورنگ زیب اور سعد اللہ خان وزیر لڑتے رہے ۱۰۶۰ھ ۱۶۵۰ء مین مسجد اکبرآبادی تیار ہوئی اور بادشاہ نے اسمین آکر نماز شکرانہ ادا کی ۱۰۶۱ھ ۱۶۵۱ء مین محی الدین سفیر سلطان روم کا آیا - اور اس تاریخ تک مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کو دس لاکھ روپیہ کی اشیاء اور اس سے دوچند نقدی وہان کے مستحقون کو روانہ فرمائی ۱۰۶۲ھ ۱۶۵۲ء مین بادشاہ کابل سے لاہور ہوتا ہوا اکبرآباد آیا اور شاہزادہ اورنگ زیب قندہار کی مہم سے بے نیل مرام واپس آکر دکھن کے چار صوبون کا حکمران مقرر ہوا - ۱۰۶۳ھ ۱۶۵۳ء مین اکبرآباد کے قلعہ کی وہ سفید موتی مسجد بنی جسکی نفاست اور لطافت کی نسبت ایک یورپ کے مورخ اور سیاح نے

بستی تھی (آئینہ فرنگ مین مذکور ہے کہ ۱۸۳۱ء کی مردم شماری خانہ مین پانچ لاکھ باون ہزار دوسو اٹھہ آدمی تھے) اور وہان نہ کوئی کرایہ کی گاڑی ملتی تھی اور نہ کوئی چھاپے کی کل تھی (اب تو گویا کپڑے کی کان ہے) اور شہر اشفیلڈ مین قریب دو ہزار آدمی کے آباد تھے (اب وہان عمدہ آلات قطع و برید بنتے ہین اور اکثر ممالک مین جاتے ہین) اور لیورپول کے بندرگاہ مین قریب دو سو کے ملاح رہتے تھے اور بکسٹن اور باتہ اور ڈنبرج کے مکانات بہت خراب تھے جو اون کے کوڑون[1] سے بنائے جاتا تھا اُنکو ایسا خراب کھانا ملتا تھا کہ معاذ اللہ

عمارت سلاطین اسٹوارٹ کے زمانہ کی عمارت مین خصوصًا لندن کے مکانات مین اوپر کے درجے باہر کی جانب اتنے زیادہ نکلے ہوتے تھے کہ نیچے کے درجے اور دکانین چھپ جاتی تھین (جسطرح ہندوستان مین آجکل گوکھہ اور چھجے سے)

عمارت

[1] انگریزی مین شفا خیال کیجاتی تھی -

کہا ہے کہ وہ اپنا نظیر روے زمین پر نہین رکھتی ہے
اور شاہجہان اکبر آباد سے اپنے نو آباد شہر شاہجہان
آباد مین آیا ۱۰۵۸ھ ۱۶۴۸ع مین بادشاہ اجمیر مین رونق
افروز ہوا - اور سعد اللہ خان نے چتور کے قلعہ
کو جو رانا نے خلاف معاہدہ مرمت کرایا تھا
منہدم کیا - اور شاہزادہ دارا شکوہ کو چار لاکھ
بیس ہزار روپیہ کا قیمتی خلعت اور تیس لاکھ روپیہ
نقد انعام اور شاہ بلند اقبال کا خطاب مرحمت
ہوا - اور شیخ عبد الحمید شاہجہان نامہ نویس
نے انتقال کیا - ۱۰۵۵ھ ۱۶۴۵ع تک دکھن کا بندوبست
مالگذاری جو اکبر کے آئین محاصل پر مبنی تھا اختتام
کو پہونچا ۱۰۶۶ھ ۱۶۵۶ع مین وزیر سعد اللہ خان نے
انتقال کیا اور معظم خان بجاے اُسکے وزیر
اعظم ہوا اور دارا شکوہ کی تنخواہ سالانہ ایک کرور
پچاس لاکھ روپیہ مقرر ہوئی - اور دہلی کی
جامع مسجد جو ایک عمدہ اور عالیشان عمارت
ہے اور ہند مین اپنا نظیر نہین رکھتی اور اپنے
بانی کی اعلیٰ نظری کو اپنی بلند مناروں سے
ظاہر کرتی ہے چھ سال مین دس لاکھ روپیہ
کے صرف سے بنکر تیار ہوئی ۱۰۶۰ھ ۱۶۵۰ع مین
فیض آباد تشریف فرما ہوا - اور اُسکی آبادی

علامت شناخت دکان مکانات

پر تو نمبر شناخت نہین تھے ہان
دکانون پر تختہ پہچان جسپر مختلف
اشکال مثلاً کسی پر سنہری کنجی
اور کسی پر کسیکا سر بنا ہوتا تھا
نصب ہوتے تھے علامات
مذکورہ سے اجنبی آدمی کو امیر
گھرون کا پتہ لوگ بتلاتے تھے
اور لوگ راہ پاتے تھے -

لندن کی سڑک لندن کی سڑکون
پر چورون اور بدمعاشون کا زور شور
رہتا تھا اور رات کو شہدے گرگے
سڑکون پر ٹہلا کرتے تھے اور عورتون
کو بیعزت کرتے تھے اور مردون کو
مارتے لوٹتے تھے اور اُنکے نزدیک
یہہ بڑی وضعداری کی بات تھی -

روشنی - بازارون مین روشنی
نام کو نہین ہوتی تھی فقط جاڑون
مین چارلس دوم کے عہد سے کچھ
روشنی بازارون مین آغاز ہوی -

چوکیدار برائے نام تھی وہ بھی نشہ مین

اور عمارات کے جو پانچ لاکھ روپیہ مین طیار ہوئین تھین
سلاخطہ فرمایا اور شاہزادہ اورنگ زیب ریاست گولکنڈہ
اور بیجاپور کی تسخیر کے واسطے مقرر ہوا۔ اور میر جملہ
وزیر اعظم ریاست مسطور کی سازش سے ریاست
مذکور پر حملہ کیا عبداللہ قطب شاہ والیٔ ریاست مزبور
نے مجبور ہو کر خراج دیا اور اپنی بیٹی کی شادی
اورنگ زیب کے بیٹے سلطان محمد معظم سے کر دی
اور میر جملہ اورنگ زیب کا مقرب سردار ہو گیا اور
شاہزادہ اورنگ زیب کو فتح مذکور کے صلہ مین ملک بیدر
اور قلعہ رام گڈھ بطور انعام کے مرحمت ہوا اور بارہ کرور
دام (ایک کرور اسی لاکھ روپیہ) کی تنخواہ مقرر فرمائی
شاہجہان کے چار بیٹے قابل حکمرانی کے تھے اور انکو
باپ نے بڑے بڑے عہدون پر مقرر کر رکھا تھا اور انمین
ہر ایک کو دعوی تخت کا تھا اسواسطے انمین باطنی
عداوت تھی اور ایک دوسرے کے خون کا پیاسا
تھا کیونکہ ہر ایک اپنی حفاظت جان دوسرے کے
قتل یا حبس مین تصور کرتا تھا۔ اول داراشکوہ اگرچہ
علم دوست اور مرتاض اور بہادر اور سخی تھا لیکن
جلد باز اور ناعاقبت اندیش اور مذہب کا آزاد تھا
بعض نے اسکو کفر کی طرف منسوب کیا ہے۔ دوسرا
جو شجاع عیاش اور نامرتاض مگر دلاور تھا بنگالہ پر حکمران تھا

چوسا اور شہدون اور دنبگون سے
مجبور رہتے تھے۔

قہوہ خانہ لندن کے قہوہ خانے
لکھنؤ کے چنڈوخانون کی مانند بیکاروں
کے ٹہکانے تھے دنیا بھر کی خبرین اور
گپین وہان سنے مین آتی ہین اور
ہر فرقہ کا قہوہ خانہ جدا جدا تھا کسی
مین وضعداروں اور نفیس مزاجون
کا جمگھٹا رہتا تھا اور کسی مین علما کا
مجمع اور کسی مین مذہب کہنیوں تک
کے پیرو اور کسی مین مذہب پیوریٹن
کے معتقدون کا مقام رہتا تھا اور
کسی مین یہودیون کا جماؤ رہتا تھا۔

مزدور سلاطین اسٹوارٹ کے
عہد کے مزدورون کا حال اہل تاریخ
نے مشرح نہین بیان کیا بارن اتنا
ذکر کیا ہے کہ جو لوگ کارخانون مین کام
کرتے تھے وہ مہینے مین قریب بارہ
روپیہ کے کما لیتے تھے اور سوداگرون
کی کوٹھیون مین لڑکے بہت نوکر ہوتے
تھے۔ اور اسوقت کے رحیم مزاج

تھیرا اورنگ زیب صورت مین حسین اور سیرت
مین متین ذہین وفطین اور تیز ہوش اور بلند نظر تھا
اور دشمن کو موافق بنانے اور دوست کو ہم پہونچانے
اور حضور رسون سے سلوک کرنے مین ملکہ رکھتا تھا
اور اپنے مذہب کا پکا اور تحریر و تقریر دلاویز کا لیکا
تھا ان باتون کے سوائے وہ بڑا شجاع اور فن
سپاہگری مین نہایت ماہر تھا اور اپنی قوت اپنی
قوت بازو سے حاصل کرکے کھاتا تھا - چونتا مراد
بہادر اور سخی اور جنگ جو تھا اور گجرات کا حکمران
تھا اس اثنائے مین شاہجہان کو حبس البول عارض
ہوا - اور کئی دن بیحس و حرکت شدت مرض سے
پڑا رہا - دارا شکوہ فوراً بادشاہ بنکر کار سلطنت انجام
دینے لگا اور اُسنے بھائیون کے ساتھ وہ برتاؤ کیا
جس سے وہ کھلم کھلا دشمن بنگئے - اول اُن امرا کو جلاوطن
کیا جو بھائیون کے خیرخواہ تھے اور اُنکے عہدون پر
اُنکے مخالفون کو مقرر کیا یہانتک کہ وزیر اعظم معظم خان
کی جگہ راے رایان کو اور مہابت خان سپہ سالار کی
بجاے جسونت سنگھ کو دارا شکوہ نے مقرر کیا - پھر
یہ حکم دیا کہ کوی کسیطرح کے خطوط اور اخبار بھائیون
پاس روانہ نکہے لیکن یہہ اخبار شاہزادون کو پہنچ
گئے بلکہ اُنکو شک بادشاہ کے مرنیکا بھی ہوگیا - پس

آدمی چھ سات سال کے معصومون
کو کام کے لایق خیال کرتے تھے -

کسان - چھ سو سے سات سو پونڈ
سالانہ تک کی آمدنی کے کسان بہت
کثرت سے تھے اور پیوریٹن مذہب سے
رغبت اور کیتھولک سے نفرت
رکھتے تھے اور یکھا ہے کہ چار خمس
مزدورون مین کاشتکار تھے -

صفائی - انگلستان کے شہرون
مین سڑکون وغیرہ کی صفائی کے
نسبت تو صفائی تھی اور شہرون
کا تو ذکر کیا ہے دارالخلافت لندن
ہی مین مہابان کھلی رہتی تھین اور
کوڑے کے انبار لگے رہتے تھے جس سے
ہوا مسموم ہوجاتی تھی ۱۶۶۵ء مین
لندن کا یہہ حال تھا کہ ہر سال بحساب
اوسط تیئیس ۲۳ آدمیون مین سے ایک
آدمی مرتا تھا مگر اب فی صدی ۲ ۱/۲

معادن - سلاطین اسٹوارٹ
کے زمانہ مین کوئلے کی کانین معلوم
ہوئین مگر اون سے کوئلا اچھی طرح

پس شہزادہ شجاع نے بنگالہ مین اور شاہزادہ مراد نے گجرات مین شاہی خطاب اختیار کر دارالخلافت کیطرف کوچ کیا - اور اورنگ زیب اورنگ آباد سے برہانپور آیا اور حضور مین حاضر ہونے کی بادشاہ کو عرضداشت روانہ کی لیکن جواب سے محروم رہا - اس اثنا مین بادشاہ کو افاقہ ہو گیا مگر شاہزادے کھل کھیلنے کی وجہ سے اپنے ارادون سے باز نہ آئے داراشکوہ نے اپنے بیٹے سلیمان شکوہ کو معہ راجہ جے سنگھ کے مرزا شجاع کے مقابلہ کو روانہ کیا اُس نے ۲۸ جمادی الآخر ۱۰۶۸ھ مین شجاع کو بنارس کے مقام پر شکست دی اور شجاع اولٹا واپس گیا اور داراشکوہ نے راجہ جسونت سنگھ اور قاسم خان کو مرزا مراد اور اورنگ زیب کے مقابلہ کو روانہ کیا لیکن اورنگ زیب اور مراد نے ملکر جسونت سنگھ وغیرہ کو باوجود کثرت سپاہ کے اُجین کے قریب شکست دی اور دارالخلافت اکبرآباد کی راہ لی جب دریائے چنبل پر پہونچے تو داراشکوہ کو ایک لاکھ سپاہ سے برسرجنگ مستعد پایا - اورنگ زیب چنبل کو گھاٹ عبور کر کے اکبرآباد کے قرب وجوار مین خیمہ زن ہوا - اور داراشکوہ بھی

نکالا نہین جاتا تھا اور وہ لکڑی کے بجائے جلایا جاتا تھا لیکن دہات گلانے والے کوئلے سے دہات گلانا نہین جانتے تھے - نمک بھی بری طرح سے بنایا جاتا تھا اطبا کا قول تھا کہ نمک سے امراض جلدی اور عوارض پیدا ہوتے ہین (اب انگلستان سے ممالک غیر مین نمک بکثرت جاتا ہے) لکھا ہے کہ جسقدر ٹین ضلع کورنوال کی کانون سے اب نکلتا ہی اور جس افراط سے تانبا ملک ولیس کے معادن سے اب نکالا جاتا ہے اُس زمانہ مین اسکا عشر عشیر بھی نہین نکالا جاتا تھا -

طریقہ اشراف - سلاطین اسٹوارٹ کے عہد مین دیہات کے شریفون کا یہہ طریق تھا کہ دہ دن بھر سیر و شکار مین مشغول رہتے تھے یا قرب وجوار کے بازارون مین جا کر غلہ وغیرہ بیچا کرتے تھے اور رات کا شغل اُنکا شراب نوشی تھی - اور انقلاب سلطنت کے زمانہ مین تو وہ کندہ ناتراش ہی تھے اور کرنل

مع فوج کے توپ و بندوق سے اورنگ زیب کا
سدراہ ہوا۔ قبل جنگ کے شاہجہان نے داراشکوہ
کو لڑائی سے منع کیا اور بھائیون مین مصالحہ کرانا
چاہا لیکن داراشکوہ کی خودغرضی اور گرم مزاجی نے
دارا کو آمادہ جنگ کیا اور باہم ایک سخت لڑائی واقع
ہوی جسمین داراشکوہ کی ہزیمت اور اورنگ زیب
کو فتح نصیب ہوی۔ داراشکوہ دہلی کی جانب فرار
ہوا۔ اور اورنگ زیب نے فتح کا سجدہ شکر واحد حقیقی
کی درگاہ مین ادا کیا۔ اور دوسرے روز سمو گڑھ کے
مقام سے شاہجہان کی خدمت مین معذرت نامہ
قتال کی و فوج کی عذرخواہی مین لکھا۔ شاہجہان
نے معذرت نامہ کا جواب اور ایک تلوار موسوم بعالمگیر
اورنگ زیب کے پاس روانہ فرمائی۔ اورنگ زیب
نے اسکو تفاول خیال کرکے اپنے تئین عالمگیر کے
لقب سے ملقب کیا۔ اور پھر اکبرآباد مین داخل ہوکر
باپ کی محبت کی جایخ کی تو داراشکوہ کے ساتھ
وہ الفت پای جو کسیطرح زایل نہین ہوسکتی تھی اور
جب اورنگ زیب نے اپنے بیٹے مرزا محمد کو قلعہ
مین دارا پاس بھیجا تو اُس نے ایک سیاہ کمینگاہ
مین اورنگ زیب کی گرفتاری کے واسطے آمادہ
دیکھکر عرض کی کہ اگر سپاہ نہ ہے تو میرے والد حاضر ہون۔

نوشت وخواند سے بے بہرہ تھے
اور کم کم برائے نام خواندہ تھے اور
اپنے اصطلاع سے قدم باہر نہین
نکالتے تھے لندن جیسے شہر کو بھی
کاہے ماہے دیکھنے جاتے تھے۔

اشراف زادیون کا پیشہ تھا اشراف زادیون کا پیشہ۔
کہ وہ اپنے گھر کا کھانا پکالیتی تھین
اور رات مین سینے اور کاتنے سی
اپنا دل بھلایا کرتی تھین۔ اور اگر
وہ سمو سے پکالیتی تھین اور گوبھی
(پھل مثل کروندہ) کے پھل سی شراب
بنالیتی تھین تو یہہ بڑا کمال اُنکا خیال
کیا جاتا تھا۔

پیش امام تواریخ مین اس عہد کے پیش امام۔
مسطور ہے کہ امیرون اور دولتمندون
کی سرکار مین ایک پیش نماز رہتا تھا
اُسے لادی کہتے تھے۔ سورہ و سپارہ
اُسکا ازبر ہوتا تھا اور اُسکا مرتبہ
معزز خدمتگارون کے برابر ہوتا
تھا اور اُسکا بیاہ آقا کی مطبخ کی
ماما اصیل سے کردیا جاتا تھا اور اگر

شاہجہان نے فوج سے قلعہ خالی کرا دیا اور میرزا محمد نے اسطرح آگرہ کے قلعہ پر قبضہ کر لیا اور شاہجہان نظر بند ہوگیا اور آٹھ سال تک زندہ رہا۔ لیکن اورنگ زیب نے باپ سے کبھی سرتابی نہین کی اور ہمیشہ اُسکی عزت کی۔ شاہجہان بڑا عادل اور منتظم اور نیک بادشاہ تھا اسکے عہد مین مُلک کے اندر ہمیشہ امن رہا اور اُسکا نام بدولت عمدہ عمارات اور تخت طاؤس جسمین قریب سات کرور روپیہ کے صرف ہوا تھا اور اُسمین ہلکے اور گہرے رنگ کے یاقوت اور نیلم اور زمرد طاؤس کے قدرتی رنگتون کی رعایت سے جڑے گئے تھے مشہور رہیگا۔ اور شاہجہان کی بارگاہ کا تجمل اور اُسکے دربار کی شان و شوکت یورپ کے سیاح دیکھکر دنگ رہجاتے تھے۔ اور اُسکے عہد مین ممالک مقبوضہ کی آمدنی چوّن کرور پچاس لاکھ روپیہ بیان کی گئی اور بعض مورخون نے تینتیس کرور قرار دی ہے اور ماحصل زمین بائیس کرور روپیہ۔ اور فوج کے مصارف کو جو زمین منصب دارون کو دیجاتی تھی اُسکی آمدنی سوائے روپیہ مذکورہ بالا کے تھی اور ۶۱۵ منصبدار تھے انمین ایکسو دس ہندو تھے اور پانچہزار سے زاید کے نوکر تھے اور پانچ سو سے کوئی کم کا نہین تھا۔ اور تاریخ خافی مین مسطور ہے بادشاہ نے وہ کسی پرگنہ کا پادری ہوجاتا تھا تو بھی کسانون کی طرح بسر کرتا تھا اور کاشتکاری مین مشغول رہتا تھا اور اُسکے بیٹے ہل جوتا کرتے تھے اور لڑکیان ماما اصیلون مین نوکری کر لیتی تھین لیکن لندن کے پادری اس سے مستثنیٰ تھے۔ اور فرقہ کہتولک کے پادریون کی تو سب شان و شوکت تشریف لیگئی تھی۔

اخلاق تاریخ مین مرقوم ہے کہ اس عہد مین ہر فرقہ مین بداطوار اور بہائم خصلت لوگ بکثرت موجود تھے مگر یہہ کچھہ تعجب کی بات نہین ہے کیونکہ اُس زمانہ مین تہذیب اخلاق اور رفق دلیت کا یہہ حال تھا کہ ہر دو آقا نوکرون کو مارتے تھے اور شوہر بیبیون کو دُھنتے تھے اور معلم سوا زدکوب کے اور کوئی طریقہ تعلیم کا نہین جانتے تھے پس جب بزرگون کا یہہ حال ہو تو خُردون کا خُدا حافظ۔ ارذال کا یہہ حال تھا کہ ہر قسم کی لڑائی سے خوش ہوتے تھے اور سڑکون پر

چوبیس کروڑ روپیہ خزانہ مین چھوڑا۔

محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ

سنہ ۱۰۶۸ھ سنہ ۱۶۵۸ع سے سنہ ۱۱۱۸ھ سنہ ۱۷۰۷ع تک

اکبرآباد کے انتظام کے بعد عالمگیر اور مرزا مراد دہلی کو دارا شکوہ کے تعاقب مین روانہ ہوے ان دونون بھائیون مین دلی چشمک تھی ایک دوسرے کی گرفتاری کو اپنی بادشاہت کا باعث جانتا تھا لہذا دونون اپنی اپنی فکر مین تھے۔ ڈاکٹر بیرنیر فرانسیسی نے جو اس عہد مین ہند مین موجود تھا اپنے سفرنامہ مین لکھا ہے کہ اول میرزا مراد نے عالمگیر کی گرفتاری کی تدبیر یہ کی کہ عالمگیر کو اپنے یہان دعوت کے حیلہ سے بلایا لیکن وہ اس دام تزویر مین نہین آیا اور زاسازی مزاج کا عذر کر دیا۔ پھر عالمگیر نے مغالطہ دیکر مراد کی دعوت کی اور اس نامراد کو اس حیلہ سے اسیر کر لیا۔ اور آخر کار گوالیار کے قلعہ مین قید کیا۔

اور آپ دارا شکوہ کے تعاقب مین دہلی اور لاہور ہوکر ملتان تک گیا اس اثنائے مین خبر آئی کہ شاہ شجاع بنگالہ سے لڑائی کے ارادہ پر آمادہ آتا ہے اور بنارس سے گذر کر دارالخلافت کا عازم ہے۔ اسلیئے بنگالہ کیطرف مراجعت کی۔ اول عالمگیر نے میرزا شجاع کو نصیحت نامہ

ہنگامے کیا کرتے تھے اور جب پالیٹ جوتی پہنا رہتی تھی کسیکی آنکھ پھوٹ جاتی تھی یا انگلی اوڑ جاتی تھی تو انمین عید ہوتی تھی اور سب ملکر واہ واہ کا غل مچاتے تھے۔

راہین سفر سنہ ۱۸۰۰ع سے سنہ ۱۸۳۰ع تک انگلستان کے زمانہ مین انگلستان کے راستے نہایت ناہموار اور ایسے خراب تھے کہ سفر مین سقر کی صورت نظر مین پھر جاتی تھی۔ پہاڑون کے راستے بجائے ڈھالو اور گھومدار ہونے کے سیدھے تھے۔ سڑک پر برسات مین دونون طرف کیچڑ کی گھری گھری نالیان بنجاتی تھین اور بیچ مین ایک پتلی سی منڈیر نمودار ہوجاتی تھی۔ دولتمند تو اپنی گاڑیون مین سفر کرتے تھے اور چھ گھوڑے گاڑی مین اس غرض سے جوتتے تھے کہ دلدل سے نکل جائین۔ اور دیگر مسافر گاڑی یا گھوڑے پر اپنا اسباب لاد کر خود بھی اوپر بیٹھ لیتے تھے۔ ڈاکو ہتیار بند

لکھا جب اوسپر شجاع کا رہبند نہین ہوا تو دونون کی الہ آباد کے قرب وجوار مین صف آرائی ہوئی اور خوب توپ وبندوق کی لڑائی ہوئی راجہ جسونت سنگھ جو ایک حصہ فوج عالمگیر کا سپہ سالار تھا بے وفائی اور نامردی کے عار کو اختیار کرکے میدان جنگ سے فرار ہوا اگرچہ جسونت سنگھ کی گریز نے لشکر شاہی مین ایک حالت اضطراری پیدا کردی تھی اور آخیر حملہ مین نوے ہزار سوار سے عالمگیر کے ہمراہ دو ہزار سوار باقی رہ گئے تھے لیکن عالمگیر کے استقلال اور میر جملہ کی رائے نے شجاع کو ہزیمت دی اور اُسنے بنگالہ کے جانب راہ فرار اختیار کی پس شجاع کے تعاقب مین میرزا محمد سلطان کو مقرر کیا اور عالمگیر خود چند روزہ بعد جسونت سنگھ کی گوشمالی اور داراشکوہ کے مقابلہ کو اجمیر کے جانب روانہ ہوا۔ جسونت سنگھ نے اور راجہ جے سنگھ کی معرفت اپنی عفو تقصیر کرائی اور داراشکوہ کی ہمراہی سے بیوفائی کے ساتھ جدائی اختیار کی لیکن داراشکوہ کو عالمگیر نے اجمیر کے قریب دو روزہ کے مقابلہ کے بعد شکست فاش دی اور داراشکوہ نے گجرات کی راہ لی۔ اور عالمگیر نے دارالخلافت کو مراجعت فرمائی۔

۱۰۶۹ھ ۱۶۵۹ء مین رسم تخت نشینی ادا کی اور خطبہ اور سکہ

اور خوب مسلح اچھے اچھے گھوڑون پر سوار مسافرون کی تاک مین بڑی سڑکون پر کھڑے رہتے تھے اور یہہ بھی موخون کا بیان ہے کہ ڈاکو سراولون کو روپیہ دیتے تھے کہ جو مسافر لوٹنے کے قابل ہون ہمین بتلا دینا۔ موسم سرما مین چسٹر اور یورک اور اگزیٹر سے چھ دن مین آدمی لندن پہنچتا تھا (اب چند گھنٹے مین)

اڑن گاڑی ۔ ۱۶۶۹ء مین ایک اُڑن گاڑی نکلی جو چھ بجے صبح کو اکسفرڈ سے چلتی تھی اور سات بجے شام کو لندن مین پہنچ جاتی تھی اُس زمانہ مین یہہ تیزروی بہت عجیب اور خطرناک تصور کیجاتی تھی۔

ڈاک خطوط ۔ گھوڑی کی ڈاک پہ دو ایک بھرت پورنے ایک گھوڑ ڈاک نکالی تھی جو فجر سے شام تک دہلی پہونچتی تھی۔

اپنے نام کا جاری کیا اور بجاے جشن نوروزی کے ماہ رمضان کو جشن مقرر فرما کر جشن نشاط افروز نام رکھا - اور محمد سلطان شجاع سے جا ملا - اور دارا شکوہ مع اپنے بیٹے سپہر شکوہ کے گرفتار ہو کر دہلی آیا اور بعد تشہیر کے چند روز بعد الحاد کے الزام مین رات کے وقت مقتول ہوا - اور سپہر شکوہ کو گوالیار کے قلعہ مین پہونچا دیا - اور سنہ مذکور مین محصول راہداری اور تمام اجناس کا ہمیشہ کو معاف فرمایا اور پچیس لاکھ روپیہ ایکروز بخشے اور چھپہ لاکھ تیس ہزار روپیہ کے تحفہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کو ارسال کئے اور راجہ جے سنگھ کو دو سو گھوڑے اور بہادر خان کو ایک سو گھوڑے عطا فرمائی - اور ایک مجسمہ سنگ مرمر کی قلعہ مین ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ کی لاگت سے تیار کرائی - اور میرزا محمد سلطان میرزا شجاع کی رفاقت سے پشیمان ہو کر واپس آیا اور قلعہ سلیم گڈھ مین پہنچایا گیا سنہ ۱۰۷۰ھ ۱۶۶۰ء مین راجہ سری نگر نے سلیمان شکوہ کو دھوکہ سے گرفتار کر کے دہلی روانہ کیا - اور محمد سلطان گوالیار کے قلعہ مین بھیجا گیا - اور دس لنگر خانہ دار الخلافت دہلی مین اور ہر پرگنہ مین مفصلات کے اور اکبر آباد اور لاہور وغیرہ غربا کے واسطے مقرر فرمائے - سنہ ۱۰۷۱ھ ۱۶۶۱ء مین سفیر فرمان روائے ایران اور بخارا

خط ایک گھنٹہ مین اڑھائی کوس جاتی تھی لیکن دیہات مین ہفتہ مین ایک بار فقط خطوط پہنچتے تھے - اور ایک شخص ولیم ڈاکری نامی باشندۂ لندن نے ایک ڈاکخانہ قایم کیا تھا جسمین خطون کا محصول آٹھ پائی دینا پڑتا تھا -

قید خانے - بادشاہان اسٹوارٹ کے زمانہ تک یہہ دستور جاری رہا کہ قیدی مرطوب اور ردی قید خانون مین بلا تکلف قید کئے جاتے تھے اور وہ بیچارے وہین پڑے گھلا کرتے تھے اور کوئی انکی میعاد بھی مقرر نہین ہوتی تھی اور خصوصًا شاہی دشمن اور معزز شخص کیواسطے تو قید خانہ مذکور مخصوص ہوتا تھا چنانچہ میری ملکہ اسکاٹ لندا نیس ۱۹ برس مرطوب جیل اور فالج کی بیماری مین اور سر والٹر ریلی بارہ برس سے زیادہ اور لاڈ اسٹفف اعظم چار برس تنہا وغیرہ وغیرہ - ایسی قید خانہ مین

ردی قید خانے و بلا میعاد قیدی -

اور حسین پاشا نے وارد ہو کر تہنیت نامہ جلوس گذرانا اور سفیر مذکور کو سوائے ہاتھی اور گھوڑوں اور سامان اور آلات جڑاؤ کے چھ لاکھ اسسٹھ ہزار روپیہ مرحمت ہوا۔

اور کوچ بہار اور ملک آسام اور کامروپ مین جو سوبہ نظمی باہمی خانہ جنگیون سے ظہور پذیر ہوئی تھی اُسکو رفع کر کے وہان کے زمینداروں کو مطیع کیا۔ ۱۲۱۲ھ ۱۷۹۷ء مین شہنشاہ نے دورہ پنجاب کا کیا اور لاہور پہنچکر ایک گروہ کشمیر تک سڑک درست کرنے کو روانہ کیا اور جونا گڈھ کا نام اسلام نگر رکھا۔ راجہ آسام نے جو سرکشی اختیار کی تھی اُسکی عوض مین بیس ہزار تولہ سونا اور ایک لاکھ بیس ہزار تولہ چاندی اور چالیس ہاتھی دیکر معافی چاہی۔ ۱۲۱۳ھ ۱۷۹۸ء مین میر جملہ نے آسام کو تسخیر کر کے چین پر چڑھائی کرنے کی تدبیر کر رہا تھا کہ اُس نے بیمار ہو کر واپس آتے وقت ڈاکہ کے نزدیک وفات پائی۔ بادشاہ لاہور سے بھٹنڈہ ہو کر اور کوہ پیر پنجال عبور کر کے کشمیر موصول ہوا۔ اور ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ سالانہ محتاجون کو مقرر فرمایا۔ اول لاہور مین واپس آکر تربیت خان کو سات لاکھ روپیہ

قید رہے۔ اور قید خانے ہیئت قیدیون سے بھرے رہتے تھے اور انمین نجاست اور بیماری اور بدکاری کی ہمیشہ کثرت اور شدت رہتی تھی۔

اشاعت علوم

اشاعت علوم۔ ۱۷۶۰ء مین رویل سوسیٹی (انجمن شاہی برائے اشاعت علوم) نے تقرر پایا اور اُسکے ذریعہ سے علوم وفنون مین بڑی ترقی ہوئی ہیلی اور فلیٹ سٹڈ شاہی جانب سے علم ہیئت کی تحقیق وتنقیح کے لیے سب سے اول مقرر ہوا تھا۔ اور علم طبعیات انگلستان اسحٰق نیوٹن کی بدولت علم ہو گیا۔ اس عہد کے اخیر مین علم کیمیا نے خوب اشاعت پائی تھی حتی کہ چارلس دوم نے اپنے ایوان دہاپٹ ہال مین ایک کیمیا خانہ بنوایا تھا (اور بعد تحقیق اور تجربہ کے دریافت ہوا کہ علم کیمیا علم زراعت کو نافع ہے پھر مختلف زمینون کا تجربہ موافق اصول علم کیمیا کیا گیا اور

کے تحفہ دیکر ایران کی سفارت پر روانہ کیا ۱۰۷۴ھ ۱۶۶۳ء
۱۰۷۵ھ ۱۶۶۴ء مین سید یحیی سفیر شریف مکہ معظمہ اور
سید کامل سفیر حبش اور سید عبد اللہ سفیر حضرموت
اور سفیر یمن باریاب دربار ہوے اور تحایف نظر سے
گذرانے اور سیواجی مع اپنے بیٹے سنبھا کے دلیر خان
اور راجہ جے سنگھ وغیرہ کے مقابلہ و مقاتلہ سے
عاجز ہوکر جان کی امان کا خواہان ہوا اور حلقہ
اطاعت آویزہ گوش کیا - اور تبت کلان کے حاکم
نے اسلام قبول کیا - اور خطبہ و سکہ تبت مین عالمگیر
کے نام کا جاری کرایا اور ایک عالی شان مسجد
والیے تبت نے تبت مین بنوائی - اور مراد خان حاکم
تبت خورد کو جسکی سعی سے والیے تبت کلان مطیع
اور مسلمان ہوا تھا عالمگیر نے گران قیمت خلعت سے
فرمایا - اور سنہ مذکور مین شاہجہان نے وفات پائی
اور چٹ گاؤن شاہی قلمرو مین داخل ہوا اور اسلام
آباد نام رکھا گیا - ۱۰۷۶ھ ۱۶۶۵ء ۱۰۷۷ھ ۱۶۶۶ء مین نتھو سیواجی
کا خویش مسلمان ہوا - اور قومہ یوسف زئی کی سرکشی
کو اٹک کے خوجدارہ سے رفع کرایا - ۱۰۷۸ھ ۱۶۶۷ء مین شہر
سماجی متعلقہ بندر لامری جو ٹھٹھہ کے قریب ہے
ایک زلزلہ کے صدمہ سے تیس ہزار مکان زمین مین
دھسگئے - اور ملک مین یہہ قانون جاری فرمایا کہ

باغون مین نئے میوے اور نئی
ترکاریان بوئی گئین لہذا کسانون
کو بھی خیال ہوا کہ تحصیل علوم فائدہ
سے خالی نہوگی یہہ علم صانع مطلق
کے بے انتہا قدرت کا نمونہ ہے)
اس عہد مین مردون اور عورتون کو
علوم حکمیہ کا بہت شوق پیدا ہوا
تھا اور جمہ مقناطیسی کے خواص
(تواریخ مین مذکور ہے کہ اہل عرب
سے اہل یورپ نے اس پتھر کے خواص
کا علم حاصل کیا - اور تواریخ چین
مین ہے کہ اہل عرب نے اہل چین سے
سنگ مذکور کے خواص دریافت کرکے
بحری اور بری سفر کے فواید اُسسے
اختراع کئے) اور خردبین کے فواید سے
عالمانہ بحث آپس مین ہوا کرتی تھی
لکھا ہے کہ عورت کی تعلیم مین ہنوز
نقصان عظیم تھا بڑے ذی استعداد
عورتین بھی املا مین بہت سخت اور
بیّن غلطیان کرتی تھین -

کتابین اور چھاپہ - کتابین اس عہد مین

مخنوث (ہیجڑا) بنانے کی رسم دنیا سے محو کیجائے۔ اور مخنث بنانے والے گروہ کو مسلل و مغلول درگاہ مین روانہ کرین تاکہ یہہ فعل شنیع نہو۔ اور خلاف شرع تصویرون کو ایوان شاہی سے دور کرایا اور یہہ فرمان ملک مین صادر فرمایا کہ لباس زرنفتی مردون کے واسطے نامشروع ہے اسلیئے جامع زرنفت مردانہ پہنین۔ ۱۰۷۹ھ ۱۶۶۸ء مین حسین پاشا حاکم بصرہ دربار عالمگیری مین باریاب ہوا۔ اور دریائے بیاس کے قرب وجوار مین بھونچال کی شدت سے پچاس گز زمین ایسی دھسگی کہ باوجود سعی بلیغ کے غار کا عمق نہین معلوم ہوا۔ اور مشرکون اور ملحدون کی تعلیم گاہون کو اور سیونا تھہ کی بتخانہ کو کاشی مین منہدم کرادیا تاکہ بندگان خدا گمراہ نہون۔ ۱۰۸۰ھ ۱۶۶۹ء تک جو اہل دربار بجاے سلام کے باہم سر تک ہاتھہ اوٹھاتے تھے اُنکو فرمان صادر ہوا کہ آپسمین باہم سلام علیک کیا کرین۔ اور شہر کا نام اسلام آباد رکھا۔ اور شہر مذکور مین کیشو رائے بتخانہ کی بجاے واحد حقیقی کی عبادت کی واسطے عالیشان مسجد بنوادی تاکہ شرک سے محفوظ رہین ۱۰۸۱ھ ۱۶۷۰ء سنہ ۱۰۸۲ھ ۱۶۷۱ء سنہ مین بادشاہ اکبرآباد سریر السلطنت دہلی کو تشریف فرما ہوا۔ اور اُس گروہ باغی کو میوات مین

نہایت کمیاب اور گران قیمت تھین۔ ہنوز انگلستان مین چھاپہ خانے قلیل تھے فقط لندن مین تھے یا شہر یورک مین ایک مطبع تھا۔ لندن مین کتب فروشون کی دکانون پر کتاب کے شوقین مجتمع رہتے تھے۔ اور قریات مین تو بڑے آدمیون کے بھی بہت کم کتابین ہوتی تھین۔

نجستہ شبیہ۔ چارلس دوم کے عہد سے یہہ بات اختراع ہوئی کہ تماشہ گاہون مین عورتین شبیہ بنتی ہین اور جو مثنویان اُس زمانہ کی تصنیف ہین کہ جنکے مطابق عورتین شبیہ بنتی ہین اُنکی عبارت اور مضامین مین اسقدر فحش بھرا ہوا ہے کہ اونھین پڑھنے سے کراہت آتی ہے۔ شبیہ بننے والون اور شبیہ بننے والیون کی نسبت کیا رائے دیجاے۔

زبان۔ سلاطین اسٹوارٹ کے زمانہ مین سرکاری کاغذات لاطینی زبان مین تحریر ہوتے تھے اسواسطے

سرزنش کی جو اپنے تئین زندہ جاوید جانتا تھا اور یہہ خیال کرتا تھا کہ اگر ایک اُنمین کا مارا جائے تو بجائے ایک کے ستر آدمی اُنمین اور پیدا ہو جائین ۱۰۶۳ھ ۱۶۵۳ء مین شاہزادہ محمد سلطان اور سپہر شکوہ نے رہائی پائی - اور اُنکی شادی دو شاہزادیون کے ساتھ عالمگیر نے مسجد مین بیٹھکر کردی - اور خانجہان بہادر نے سیواجی کو سخت شکست دی - ۱۰۷۴ھ ۱۶۶۴ء مین شہنشاہ حسن ابدال کو تشریف فرما ہوا - حسن ابدال کے شاہی ایوان کے تلے ایک بڑھیا کی جھگی تھی جسکے پانی کی دہان کے عامل نے مزاحمت کی تھی اور جسکی وجھہ سے بڑھیا کی روزی مین خلل واقع تھا جب بادشاہ مقام مذکور مین فروکش ہوا - اور اُس بڑھیا کے حال سے آگاہی پائی تو اول پانی کی مزاحمت کو منع فرمایا اور شام کو خاصہ سے دو قاب کھانے کی اور پانچ اشرفیان خاص آدمی کے ہاتھہ اُس ضعیفہ کے لیئے روانہ فرمائین اور فرمایا کہ اُس بڑھیا کو سلام کہو اور معافی چاہو کہ تو ہماری ہمسایہ ہے اور ہمارے اترنے سے تجکو تکلیف ہوی معاف کر - اور دوسرے روز اُسکو پالکی مین بلایا اور ایک ہزار دو سو روپیہ نقد اور زیور طلائی و نقرئی اور لباس انواع اقسام کا

زبان مذکور فصاحت اور سلاست کے ساتھہ تحریر اور تقریر مین مستعمل ہوتی تھی - اور زبان فرانس معاملات سیاست اور مکاتبات ریاست مین آناً فاناً دخیل ہوتی جاتی تھی - اور مدارس عالیہ مین یونانی زبان پڑھای جاتی تھی لیکن بہت کم -

۱۰۷۰ھ

اخبار - اخبارون کی یہہ حقیقت ہے کہ جیمس دوم کے عہد مین ایک ایک ورق کے اخبار ہفتہ مین دو بار شائع ہوتے تھے - پھر لندن گزٹ دو ورق کا ہفتہ مین دو بار چھپنا آغاز ہوا لیکن مضمون بہت کم ہوتا تھا - اور پارلیمنٹ کے مباحث اور مقدمات کی کیفیت اخبارون مین چھپنے کی ممانعت تھی - لکھا ہے کہ اس عہد مین ایک خاص قسم کا اخبار جاری تھا جسے مخزن الاخبار کہتے تھے - یہہ اخبار ایک خط ہوتا تھا جو ہفتہ مین ایک بار دیہات مین بھیجا جاتا تھا اور جسمین قہوہ خانون کی گپ شپ اور لندن کی خبرین لکھی

مرحمت فرمایا اور اُسکی دو لڑکیون کی شادی کرادی
۱۱۸۵ھ ۱۷۷۱ء مین تحفہ کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ
کو ہر سال روانہ ہوتے تھے امسال عابد خان میر
حاج ہو کر لے گئے اور شہنشاہ حسن ابدال سے روانہ
ہو کر دار الخلافت مین پہنچے جب بادشاہ گھوڑے پر
سوار ہو کر جامع مسجد سے روانہ ہوا تو ایک شخص
تلوار کھینچکر بادشاہ کے نزدیک آیا لیکن شاہی
لوگون نے اُسکو گرفتار کر کے مار ڈالنا چاہا مگر بادشاہ
نے اُسکو بچایا اور آٹھ آٹھ روز اُسکے مقرر فرما کر
رنتھور روانہ فرمایا ۱۱۸۷ھ ۱۷۷۳ء مین شاہزادہ محمد سلطان
نے جہان فانی سے ملک جاودانی کی راہ لی ۱۱۸۹ھ ۱۷۷۵ء
مین سیواجی نے مونگی پٹن پر دست غارت دراز کیا اور
اُسکی سزا پائی اور راجہ کیسری سنگ کی لڑکی مہارانی عظیم
کی منکوحہ ہوی - اور بجاے چاندی کی دوات کے
اہل قلم کو حکم ہوا کہ چینی اور سنگ اور ملمع کی دوات کا
استعمال کرین - اور جو لوگ کہ شرعی پاجامہ نہین پہنتے
ہین وہ موزہ پھنکر دربار مین آئین ۱۱۸۹ھ ۱۷۷۵ء مین بادشاہ
جانب اجمیر تشریف فرما ہوا - اور جزیہ کے احکام
جاری کئے - اور جو قشقہ کہ بادشاہ راجاؤن کی پیشانی
پر کھینچکر عزت بخشتا تھا اس رسم کو موقوف کیا ۱۱۹۰ھ ۱۷۷۶ء
مین بادشاہ رانا اودے پور کی گوشمالی کے واسطے

ہوتی تھین - اسکی صورت یہہ تھی
کہ کئی خاندان آپس مین چندہ کر کے
کسی لندن کے باشندہ کو مخبر مقرر
کرتے تھے اور وہ ادہر ادہر چل
پھر کر جو کچھ خبرین پاتا تھا اُنھین
لکھہ بھیجتا تھا چنانچہ اب جو اخبارون
مین ہمارے کارسپانڈنٹ لکھا جاتا
ہے یہہ اُسی زمانہ کی مخبر کا نعم البدل ہی -

خود بینی کے نتایج - ہنری ہشتم
کے زمانہ سے سلاطین اسٹوارٹ کے
عہد تک شاہان انگلستان کے دماغ
مین یہہ سمائی رہی کہ ہم ظل اللہ اور
خلیفۃ اللہ ہین ہماری اطاعت سب پر
فرض عین ہی خواہ امور دینی کے منصرم
ہون خواہ امور دنیوی کے منتظم ہون
اور اسی خبط مین بعضے تو مارے گئے
جیسے چارلس اول اور بعضے سلطنت سے
معزول ہوے جیسے جیمس دوم -

سلاطین اسٹوارٹ کے عہد مین بقیہ
آثار آئین فیوڈل سسٹم بالکل محو
کر دیے گئے - چارلس دوم کے زمانہ تک

روانہ ہوا۔ اور بعد گوشمالی رانا کے چتور رہوتا ہوا اجمیر آیا اور وہان کی ڈاک چوکی کا انتظام فضایل خان کے حوالہ کیا اور خطبہ اور سکہ عالمگیری بیجاپور مین جاری ہوا ۱۰۹۱ھ ۱۶۸۰ع مین شہزادہ محمد اکبر نے گروہ راٹھور کے اغوائی سے سرکشی اختیار کی اور اسکی سزا پائی۔ اور شاہزادہ محمد کام بخش کا نکاح راجہ امر سنگھ کی دختر اور ہمشیرہ جگت سنگھ سے مسجد خاص وعام مین ہوا۔ ۱۰۹۲ھ ۱۶۸۱ع مین عالمگیر نے اجمیر سے برہانپور اور برہانپور سے اورنگ آباد کا دورہ کیا اور بخشی الملک روح اللہ نے ملک کوکن کے نزاع کا فیصلہ کیا اور اسکے صلہ مین خلعت اور خنجر مرصع اور اسپ عربی پایا۔ اور شاہ عالم کو طرہ مرصع قیمتی ایک لاکھ پانچ ہزار ایک سو سی روپیہ کا عطا ہوا ۱۰۹۴ھ ۱۶۸۳ع مین بادشاہ نے اورنگ آباد سے احمد نگر کی جانب دورہ شروع کیا اور خانجہان نے دریا کشنا کے کنارہ پر متمردون کی گوشمالی کی ۱۰۹۵ھ ۱۶۸۴ع مین احمد نگر سے شولاپور کا دورہ آغاز کیا اور اثنائے راہ کے ملکی معاملات ملاحظہ فرمائے ۱۰۹۶ھ ۱۶۸۵ع مین شاہ عالم نے حیدرآباد فتح کیا اور ابوالحسن کو گلکنڈہ کے قلعہ مین متحصن ہوا اور شریف مکہ معظمہ کا ایلچی احمد آقا آیا اور سنبھاجی بیٹا جو آوارہ ہوکر پونہ برباد ہوگیا تھا اسکی گوشمالی کو

جو زمینداری مین یہہ ایک شرط باقی رہگئی تھی کہ ہنگام جنگ زمیندار بادشاہ یا اپنے راجہ کی طرف سے لڑے اسے بالکل منسوخ کردیا اور اسکے ساتھ اور بدعتین بھی موقوف کردین جیسے جرمانون کا کرنا یا مونا اور امرا کے مرنے کے بعد انکے لڑکون کا بادشاہ کی تولیت مین آجانا۔

ضابطہ ظلم — انگلستان مین یہہ ظلم ایک مدت سے چلا آتا تھا کہ رعایا کا غلہ وذخیرہ بادشاہ کے واسطے مفت ضبط کرلیا جاتا تھا اور دوسرا ستم یہہ بھی ہوتا تھا کہ بادشاہ حق تجارت کو بیچ ڈالتا تھا یعنی سوداگرون سے کچھ روپیہ لیکر بعض چیزون کی تجارت اُن سوداگرون سے مخصوص کردیتا تھا اس سبب سے تمام ملک کی تجارت دو یا اس سے کچھ کم وبیش آدمیون پر منحصر رہتی تھی۔

حالت پارلیمنٹ — اس زمانہ تک ممبران پارلیمنٹ مثل ہمارے اعتبار کے ہیں

منگل پنڈیہ کی جانب نظامی فوج روانہ کی —
اور شہنشاہ نے بیجاپور سے شولاپور کا دورہ شروع
کیا اور شولاپور سے حیدرآباد کو روانہ ہوا۔ ۱۰۹۸ھ ۱۶۸۸ء
مین اولکھ سکھر جو بابین بیجاپور و حیدرآباد ہے فتح
کیا اور نصرت آباد اُسکا نام رکھا۔ اور حیدرآباد سے
شہنشاہ نے بیجاپور کا دورہ واسطے رفاہ خلق کے
آغاز کیا۔ ۱۰۹۹ھ ۱۶۸۸ء مین دریاکشنا سے شہر بیجاپور
مین ایک نہر کی اجرائے کی تجویز ہوی۔ اور اہل دکن
مرض وبائی مین زیادہ تلف ہوے اور اکثر کے دماغی
مادہ کی وجہ سے آنکھ کان اور زبان بیکار ہو گئے۔
اور سنبھاجی کو شیخ نظام نے سنگیز نام مقام مین
گرفتار کر کے حضور سلطانی مین روانہ کیا اور یہہ مصرعہ
اُسکی گرفتاری کی تاریخ ہے مصرعہ۔ بازن دفتر زند سنبھا
شد اسیر + اور وہ چند روز بعد مرگیا ۱۱۰۰ھ ۱۶۸۹ء مین قلعہ
راہیری اور قلعے راجورہ اور سنسی مفتوح ہوے
۱۱۰۱ھ ۱۶۹۰ء ۱۱۰۲ھ ۱۶۹۱ء مین شہنشاہ دکن کے حصہ رسول پور
اور قطب آباد وغیرہ مین رہا اور احمد آقا سفیر روم
اور ایلچی والیئے بخارا اور کاشغر کے آئے اور اپنی
اپنی نذرین پیش کین ۱۱۰۳ھ ۱۶۹۲ء ۱۱۰۴ھ ۱۶۹۳ء مین شہنشاہ
عالمگیر دکن مین ایسی شان و شوکت سے رہا کہ جو
تاریخ ہند مین عدیم النظیر ہے۔ اُسکے لشکر مین دس لاکھ

جسوقت چاہا بادشاہ نے پارلیمنٹ
کی بساط کو طے کیا اور چند روز کو
برخاست کر دیا۔ اور جب کبھی ممبران
پارلیمنٹ بادشاہ پر قابو طلب ہو جاتے
تھے تو اُسکو شطرنج کا بادشاہ قرار
دیدیتے تھے۔ اور چارلس دوم کے
زمانہ مین تو ممبران پارلیمنٹ ایسے
ایماندار تھے کہ اپنی رائے فروخت کرتے تھے

ارباب سیاست

ارباب سیاست۔ بادشاہان
اسٹوارٹ کے عہد مین ارباب سیاست
کے دو فرقے ہو گئے اور ہنوز قوم
انگریزان دو فرقون پر منقسم ہی۔
کبھی ایک فرقہ کی حکومت ہو جاتی
ہے اور کبھی دوسرے فرقہ کی چند
روز کے بعد ایک گروہ کاٹوری اور
ایک گروہ کا وگ نام ہوا پھر یہہ نام
بدلکر کونسرویٹو۔ اور لبرل کے لقب
سے مشہور ہوے۔ فرقہ اول کا یہہ
خیال ہے کہ رسوم و قوانین قدیم
بحال خود باقی رہین اور فرقہ دوم
کا یہہ منشا ہے کہ قوانین قدیمہ مین

آدمی تھے اور ہمت خان نے سنتھلی کو مغلوب کیا ۱۱۰۵ھ ۱۶۹۳ء ۱۱۰۶ھ ۱۶۹۴ء مین عالمگیر دارالظفر بیجاپور اور نورس پور اور افضل پور مین مخیم رہکر برہمن پوری مسمّی اسلام پوری کو روانہ ہوا۔ ۱۱۰۷ھ ۱۶۹۵ء مین بخشی الملک مخلص خان نے دیوان صائب کہ جسمین ایک لاکھ اشعار صائب کے خط سے لکھے ہوئے تھے بادشاہ کی خباب مین گذرانا اور بادشاہ نے پسند آمیز اشعار پر خوشنودی ظاہر کی ۱۱۰۸ھ ۱۶۹۶ء مین قلعہ جنجی کرناٹک مین حمدۃ الملک نے فتح کیا اور رانا قلعہ دار مع سنتا کے فرار ہوا ۱۱۰۹ھ ۱۶۹۷ء مین سنتا کا سر غازالدین فیروز جنگ نے میدان جنگ سے کاٹکر حضور شاہی مین گذرانا اور اُسکی ممالک دکن مین تشہیر ہوی ۱۱۱۰ھ ۱۶۹۸ء مین سنت گڈھ اور سیب گڈھ اور قلعہ ستارا وغیرہ کو توپ اور سرنگ کے ذریعہ سے فتح کیا۔ ۱۱۱۱ھ مین قلعہ پرلی کو شہنشاہ نے فتح کیا اور بہوسان گڈھ کو نہضت فرما ہوا۔ ۱۱۱۲ھ مین قلعہ پون گڈھ اور پرنالہ اور صادق گڈھ اور قلعہ چندن اور وندن اور قلعہ کھیلنا فتح کیا ۱۱۱۳ھ ۱۱۱۴ھ مین شہنشاہ دکن کے بہادر گڈھ کو تشریف فرما ہوا۔ اور قلعہ کندانہ اور راجگڈھ فتح کیا ۱۱۱۵ھ مین قلعہ

ایسے تغیرات کیے جائین کہ ملک روز بروز زیادہ سرسبز اور ترقی پذیر ہوتا جائے۔

ایجاد دارالشفا - دیہم اور ملکہ میری نے لنگڑے اور لولے اور ضعیف سپاہیون کے واسطے مقام چلسی مین ایک دارالشفا مقرر کیا اور فوج بحری کے پرانے سپاہیون کے رہنے کے لیئے اپنی محلسرا گرینچ مین خالی کرادی۔

رواج اشیا ۱۷۱۴ء مین آلہ مقیاس الحرارت اور خورد بین کا انگلستان مین رواج ہوا۔ اور چارلس کے عہد مین آلہ مقیاس الہوا اور قہوا کا رواج ہوا اور ڈاک کا ڈھچر ٹرا اور اس زمانہ مین بنک اور نوٹ کا رواج قہوا

انگلستان کے حیوان لکھا ہے کہ اُس زمانہ کے بیل اور بھیڑ (بہ نسبت اس زمانہ کے بھیڑ اور بیل کے) بہت چھوٹے ہوتے تھے اور گھوڑے اُسوقت مین پچیس پچیس

تورنا اور قلعہ واکن گیر تسخیر کیا ۱۱۱۲ھ مین شہنشاہ واکن گیر آگیا اور وہان سے دیوالپور پہنچا اور قیام پذیر ہوا - اور چند روز طبیعت ناسازہی بعد صحت یابی کے بادشاہ بہادر گڈھ کی طرف روانہ ہوا - ۱۱۱۳ھ مین قلعہ بخشندہ بخش تسخیر کیا ۱۱۱۸ھ مین شاہزادہ محمد کام بخش کو دارالظفر بیجاپور کے انتظام کو روانہ کیا - اور منجھلے بیٹے اعظم شاہ کو مالوہ کیطرف روانہ کیا - اور چند روز کے بعد شہنشاہ کو تپ شدید عارض ہوی اور باوجود بانوے سال کی عمر اور شدت مرض کے عالمگیر پنجگانہ نماز باجماعت ادا کرتا اور دیگر فرایض منصبی بذات خود انجام دیتا تھا چوتھے روز جمعہ کی صبح ۲۰ ذیقعدہ ۱۱۱۸ھ کو تسبیح و تہلیل کے ساتھ عالمگیر نے جہان فانی سے رحلت فرمائی - اور شہر خجستہ بنیاد اورنگ آباد مین کہ قریب دولت آباد کے ہے دفن ہوا - یہہ شہنشاہ نہایت متدین اور متورع تھا - مدام باوضو رہتا تھا - اور پنجگانہ نماز سفر و حضر مین جماعت کے ساتھ ادا کرتا تھا اور روزہ رکھتا اور زکوۃ دیتا تھا اور اپنی خوراک و پوشاک و جعلال سے حاصل کرتا تھا - غنیمت کوئی اسی کی اسکے دربار مین نہین کرسکتا تھا - اور نہایت عدل دوست تھا - مستغیثون کی سخت کلامی

روپیہ کو بکتے تھے اور اسپانیہ کی ٹانگن سواری کے کام آتے تھے - اور فلینڈرس کی سرخی گھوڑیان بگھیون مین جوتی جاتی تھین -

علامت خوشی - تاریخ مین مذکور ہے کہ خوشی اور شادی مین آگ روشن کیجاتی تھی -

مالگذاری - لگان زمین اس عہد مین بہ نسبت اس زمانہ کے ایک چوتھائی تھا -

چوری کی سزا پھانسی - شاہ جارج کے عہد تک چالیس شلنگ سے زیادہ قیمت کی چیز کے چور کو قانوناً پھانسی دیجاتی تھی جو آجکل قتل انسان پر ملتی ہے - مجرم اس کثرت سے پھانسی پاتے تھے کہ حکام رحم کھاکر یہہ ثابت کردیتے تھے کہ مجرم نے چالیس شلنگ سے ایک پنس کم مالیت کی چیز چرائی ہے اور اسکی جان بچا دیتے تھے مسٹر ڈبلو ایچ کوئیلم صاحب بی اے وسالسٹر عدالت

علامت خوشی - مالگذاری - چوری کی سزا پھانسی اور غلامی -

زجر کرنے والون کو منع فرماتا تھا اور فرماتا کہ اس سے
تحمل زیادہ ہوتا ہے۔ اور سپہ سالاری کے کامون
مین بھی اعلیٰ درجہ کی لیاقت رکھتا تھا کیونکہ اُسکے
فوجی افسر قلعون کے نقشے اثنائے جنگ مین اس غرض
سے اُسکے پاس روانہ کرتے تھے کہ بادشاہ جس موقع
سے حکم دیتا قلعہ اُس موقع کے مناسب ہونے کی وجہ
سے جلد تر فتح ہوجاتا تھا۔ اس عہد مین طوایف خوارش
کا دارالخلافت سے اخراج ہوگیا تھا۔ رمضان مین
ساٹھ ہزار روپیہ اور اور مہینون مین قدرے کم مدام
محتاجون کو دیا جاتا۔ لنگر خانہ اور سراجہان نہین تھین
جدید بنوادی تھین۔ مسایل فقہ کی آسانی کے واسطے
دو لاکھ روپیہ صرف کرکے فتاوی عالمگیری مرتب کرایا
اگرچہ ہنود پر جزیہ جاری کیا لیکن تیس لاکھ روپیہ
سالانہ سے زاید کا محصول ہند کے سایر کا معاف
کردیا (۱۶۹۱ء) مین ضلع گیا کے گوالون نے انکم ٹیکس اور
مکان کے ٹیکس کی موقوفی کی درخواست گورنر بنگال
کے حضور مین کی اور اُسکی وجہ یہہ بیان کی کہ مسلمانون
کے عہد حکومت مین یہہ ٹیکس ہمکو دینا نہین پڑتے تھے
اورنگ زیب بڑا منصف اور متقی اور پکا مسلمان تھا۔ اور
عالم لیاقت اور شجاعت اور اولوالعزمی اور ہمت کے
اعتبار سے سراسر اکبر کا ہمسر تھا۔ اور وہ امور سلطنت مین

عالیہ نور پول نے اپنی کتاب فے نے
ٹک فے نے ئی سنہ مین جو راقم
ان اوراق محمد تراب علی کو مصنف
صاحب نے بطور تحفہ عنایت فرمائی
تھی جسکا ترجمہ میرے دلی عنایت فرما
جناب میرزا ابراہیم بیگ صاحب
نے کیا ہے اُسمین لکھا ہے کہ غلامی
اُس زمانہ مین اس حد پر پہونچی ہوی
تھی کہ کالے ہی نہین بلکہ گورے بھی
اکثر غلام بنالیے جاتے تھے۔ بعض
اوقات چرانے کے جرم مین لوگون
کو پھانسی کی معمولی سزا تو دیجاتی
تھی بلکہ وہ مثل غلامون کے بیچ ڈالے
جاتے تھے آرائگاہ شاہی کی زنانہ
لیڈیان سلطان زمان سی مجرم کی
جان بخشی کرانتی تھین۔ لوگ بجاے
اسکے پھانسی پامین ایک خاص قیمت پر
غلامی مین بک جاتے تھے اور جلاوطن
کردیے جاتے تھے اور وہ روپیہ جوان
بلانفیسون کی قیمت سے حاصل ہوتا تھا
بلکہ اور اُنکی خدمتی لیڈیون کی جیبون

شان خسروانہ برتتا اور خانگی معاملات مین سادہ مزاج رکھتا تھا۔ دنیاوی امور تندی سے اور دینی فرایض نہایت سرگرمی سے انجام دیتا تھا۔ اُسکی فوج مین ہندو سردار بھی بہت تھے۔ جو کچھ کہ اُسکی نسبت انگریزی مورخون نے لکھا ہے اُسکا اکثر حصہ اُس زمانہ کے مورخون اور عالمگیر نامہ کے خلاف ہے۔ اورنگ زیب اعلیٰ درجہ کا سخن سنج اور انشا پرداز تھا اُسکی عبارت کی متانت اور سلاست رقعات عالمگیری اور رقائم کرائم اور کلمات طیبات دستور العمل سے روشن ہے۔ اور وہ بعد تخت نشینی کے حافظ قرآن مجید ہوا۔ اگرچہ اورنگ زیب وہ نکرتا جو اُس نے مجبوراً احفاظت خود اختیاری (جان) کیواسطے اپنے باپ اور بھائیون کے ساتھ کیا تو بے شک اُسکی زندگی تاریخ کے صفحون پر عیب سے پاک نظر آتی لیکن بے عیب ذات خدا کی ہے دیکر صوبجات اور سپہ سالارون کی فوج کے علاوہ جو اُس زمانہ کے مناسب حال تھی دکن کے لشکر شاہی ہمراہی کی بھیڑ دس لاکھ تھی اور لشکر شاہی کوچ کی حالت مین ایک دارالخلافت کا لطف دیتا تھا۔ اور دارالخلافت دہلی بقول ڈاکٹر منٹر اپنی عظمت اور شان مین

مین جاتا تھا۔ اُس عہد مین بردہ فروشی کی بڑی شدت تھی۔ بڑے بڑے پادری بردہ فروشی کی حمایت مین تُلے ہوے تھے اور اپنی رائے کی تائید مین انجیل مقدس کے بابنہم کا حوالہ دیتے تھے ۱۸۵۵ء مین ایک فاضل نے غلامون کی ردی حالت پر رحم کھاکر ایک کتاب غلامون کی حمایت مین لکھی جو کہ کتون کی طرح سڑکون پر بے رحمی سے مارپیٹ سہتے تھے اور جزایر ویسٹ انڈیز مین تو اُنکی بہت بدتر حالت تھی (اسلام نے اول غلامون کے ساتھ ہمدردی کی اور آزادی کی راہ بتائی چنانچہ اہل عرب کی طرز معاشرت مین گذرا) ۱۸۳۳ء مین ولیم چہارم کے عہد مین قانون عتق عبید نافذ ہوا۔ اور بیس کروڑ روپیہ جزایر ویسٹ انڈیز کے غلامون کی آزادی مین تجویز کیا گیا۔

روئے زمین کی دار الخلافتون سے اور رنگ زیب کے عہد مین کوئی سبقت لیگیا اور شاہی عمارتون کو عیسائی مورخون نے نفاست اور لطافت مین بیمثل لکھا ہے - وسعت سلطنت اور ماحصل اورنگ زیب عالمگیر کے عہد مین عالمگیر کا فتحمند پھریرہ کراچی بندر سے لیکر آسام کے مشرقی حدود پر اور کوہ ہمالیہ سے لیکر بحر ہند کے سطح پر لہراتا تھا تاریخ ہنڑ مین مرقوم ہے (اُسکے عہد مین صوبجات ہند کا رقبہ سرکار انگلشیہ کی سلطنت حال کے رقبہ کے مساوی تھا) اور صوبہ کابل اور کچھ حصہ ترکستان اور تبت خورد و تبت کلان اُسپر محیط تھا - اور بقول اہل تاریخ ۱۶۹۵ء مین کل مالگذاری اسّی کرور روپیہ تھی - عالمگیر نے اپنے تین بیٹون پر ملک تقسیم فرماکر وصیت فرمائی تھی کہ معظم شمالی اور مشرقی صوبون پر حکمران ہوکر دہلی کو دار الخلافت قرار دے اور اعظم جنوب اور مغرب پر فرمان روا ہو - اور کام بخش گولکنڈہ اور بیجاپور کی حکومت کرے -

طرز معاشرت عہد خاندان مغلیہ عالمگیر تک

لباس - آئین اکبری سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عہد کا درباری لباس یہہ قرار پایا تھا کہ ملکی و انتظامی سردارون اور امیرون کے سر پر دستار (پگڑی) اور

باب یازدہم

سلطنت خاندان تیمور ۱۷۱۴ء سے اب تک ۱۸۹۲ء

شاہ جارج اول ۱۷۱۴ء

جلوس ۱۷۲۷ء وفات

۱۷۱۴ء مین **جارج** اول خطہ ہینوور ملک جرمن کا رئیس زادہ تخت نشین ہوا - اور انگریزی مین تقریر و تحریر سے عاجز تھا - اپنی زوجہ پر اسنے بڑا ظلم کیا کہ چالیس برس تک قید رکھا اور بچون تک سے ملنے نہ دیا - شاہ جارج کو علی رؤس الاشہاد انٹر بری اسقف نے غاصب سلطنت کہا -

۱۷۱۵ء مین بغاوت ہوئی بجرم شرکت جیمس دو نواب اور بیس اشخاص کو پھانسی دی گئی اور زاید ازہزار آدمی جلا وطن کئے گئے

۱۷۱۹ء مین سوداگرون کی کمپنی نے بجاے روپیہ لوٹ کے کاغذ چلائے

کلے مین کرتہ اُسپر چپکن (قبا نیم بریدہ پردہ) اور اُسپر
نیم ساق چین دار جامہ (تلک نما) اور ٹانگون مین
شلوار (گھیر دار پیجامہ) اور پیرون مین
جرابین اور اُن پر جوتہ اور کمر مین پٹکا بندہا ہوا۔
اور فوجی افسرون کے سر پر پگڑی یا جنگی ٹوپی (خود)
اور کوٹ نما بٹن دار چست لباس اور ڈہال تلوار
وغیرہ اسلحہ سے مسلح اور بعض اشخاص کی ہاتھ
مین رنگین جریب (چھڑی) جسکے نیچے اوپر ایک ایک
پولا چاندی یا سونے کا (شاید یہہ پیرون کی لیے
عصا پیری ہو) اور بعض کے پاس قیمتی دوپٹہ
یا سیلا ہوتا تھا۔

اور ایک انگریزی مورخ اورنگ زیب کے زمانہ
کا حال لکھتا ہے کہ اورنگ زیب کے عہد دولت
کے مسلمان دُبلے پتلے اور کالے پیلے تھے۔ اور
مہین ململ کے جامہ چین دار اور اتنے نیچے پہنتے
تھے کہ اُنکی زرد وزری جوتیان دامنون تلے چھپ
جاتی تھین (یہہ وہ مسلمان تھے جنکے آبا اور اجداد
ایک مدت سے ہند مین سکونت پذیر تھے اور زمانہ
کی گردش سے اُنپر ہند کی آب وہوا کا پورا اثر ہوگیا
تھا یا نو مسلم اور درباری) ہندو بھی مسلمانون کے
ہم لباس تھے اور ذی علم ہندوؤن نے یا جامہ پہننا

پھر دوالا نکالدیا ہزارون آدمی
جو شریک تھے تباہ ہوگئے۔ قرضہ
قومی سرکار پر تریپن کروڑ روپیہ ہوگیا
تھا۔ اور چھ روپیہ سیکڑے کے حساب
سے سود تین کروڑ اٹھارہ لاکھ سالانہ
تک پہنچگیا تھا۔ اور آمد ملک آٹھ کروڑ
تھی۔ کوئی صورت سبکدوشی کی نہین
سوجھتی تھی۔ کمپنی تجار بحر جنوبی
نے عرض کی کہ تمام قرضہ قومی ہمارے
ہاتھ بیچڈالیے اور ہم سے چار روپیہ
سیکڑا سود پر روپیہ لیجیے۔ سرکار
نے جنوبی دریاؤن کی تجارت اُنکو
مخصوص کردی۔ پس اہل انگلستان
نے خیال کیا کہ بحر الکاہل مین
بے پایان روپیہ ہے۔ اس لالچ
مین شرکا و قرضہ قومی نے اپنے
حصص تجار بحر جنوبی کے حوالہ کرکے اُنکے
بدلے تجارت مین شریک ہوئے
اور اُنکی دیکھا دیکھی صدہا دولتمند
اور اہل سیاست یہانتک کہ بیوہ
عورتین اور ہر کارے سر اسیمہ دوڑے

شروع کر دیا تھا اور عام ہندو دھوتی باندھتے تھے۔ جیسے عام مسلمان پاجامہ پہنتے تھے۔

بادشاہی خلعت چند در چند پارچہ کا ہوتا تھا اور خلعت مین نیمہ آستین اور موتیون کی مالا اور کلابتون اور گلوآویز اور بالا بند اور سرپیچ اور چارقب داخل تھے۔ اور کلغی کے خاص پر سرپیچ اور پگڑی مین عزت کی نظر سے مرصع کی جاتے تھے اور نیز جیغہ اور دستار مرصع مع کلغی کے پیر کے خلعت کے طور پر عطا ہوتا تھا۔

اور بادشاہ کے واسطے بارگاہ اور شاہزادون کے لیئے خیمہ اور خرگاہ سرخ کا ہونا مخصوص تھا اور کوئی شخص خیمہ سرخ نہین رکھ سکتا تھا۔ اور نامی خان نے لکھا ہے کہ شاہجہان نے کشمیر مین ایسے خیمے پشمینے وغیرہ کے تیار کرائے کہ جنکو نصب کرانے مین دو مہینے صرف ہوتے تھے۔ اور دہ سال گرہ کے ایام مین منصوب ہوتے تھے اور سال گرہ مین ایک کروڑ ساٹھ لاکھ روپیہ صرف ہوتے تھے۔

اور نورجہان نے زنانہ لباس مین بڑی بڑی ترقیان کین اور عمدہ عمدہ تراش وخراش نکالے۔ اور گلاب کا عطر اُس ہی کی ایجاد ہے جو عالمگیر کے زمانہ تک اسّی روپیہ تولہ بکا جسکو خافی خان نے لکھا ہے۔ اور نورجہان نے اور سوداگرون کی میز پر روپیہ پیسہ ٹنک اُنکے محررون سے کاغذ کے پرزے لے لیئے پھر کمپنی نے یہہ اقرار کیا کہ جو ہمارا شریک ہوگا اُسکو کم از کم پچاس روپیہ سیکڑا دینگے پھر تو اہل حرص کو جنون ہوگیا اور اس گمان پر کہ تجارت بحر جنوبی سے دنیا کی دولت ہمارے ہی ہاتھ لگیگی ہزار کی جگہ دس ہزار روپیہ دیے۔ جب خوب روپیہ فراہم ہوگیا تو کارخانہ بھی بند ہوگیا اور ہزارون کا دوالہ نکل گیا۔ (یہہ خوب طریق ادائے قرضہ اور اخذ روپیہ کا ہے) ۱۶۲۷ء مین جارج اول مرض سکتہ سے مرگیا۔ یہہ بادشاہ کم گو اور جفاکش تھا لیکن اپنی بی بی پر بڑا ظلم کیا۔ اس عہد مین چیک کے ٹیکہ کا تجربہ ہوا اور مقیاس الحرارۃ اور ریشم بافی کی کل بھی اسی سے انگلستان مین آئی۔

شاہ جارج دوم ولد جارج اول

مکانات کی آرایش کے آلات مین عمدہ روز افزون ترقیان نمایان کین - اور چولی اور سینہ بند کا اختراع ہوا - اکبرنامہ مین مرقوم ہے کہ ہمایون نے خونی مقدمات کے فیصل کرنے کو سرخ لباس مخصوص کر کے جا پانیر کے مقام پر زیب تن کیا اور کرسی پر جلوس فرما کر مقدمات کا انفصال فرمایا - دربار شاہی مین تین کٹہرے ہوتے تھے ایک کٹہرہ رنگین سرخ رنگ کا اور دوسرا کٹہرہ نقرئی خالص چاندی کا اور اُن دونون کے اندر طلائی کٹہرہ خالص کندن کا عالمگیر نامہ مین مرقوم ہے کہ یہان خاص الخواص اشخاص باریاب ہوتے تھے - اور اُس طلائی کٹہرہ کی اندر شاہی تخت ہوتا تھا - اور بادشاہ تخت پر دوزانو بیٹھتا تھا اور گاؤتکیہ پس پشت رہتا تھا - اور داد رسانی کے وقت دادخواہون کی درخواستین بادشاہ اپنے ہاتھ مین لیتا تھا اور مناسب حکم بھی خود تحریر فرماتا تھا -

سپاہ - فوج کی تنخواہ مین جو چند روز سے جاگیرین ملنے لگین تھین جسمین رعایا پر سختی کا احتمال ہوسکتا ہے اکبر نے بجاے جاگیر کے نقد تنخواہ مقرر فرمائی - اور سپاہی کا حلیہ (چہرہ) فوج کے کاغذ (دفتر) مین لکھنا اور گھوڑے کا داغ شناخت کی واسطے

۱۷۲۷ء جلوس ۶۰ ۱۷۶۰ء وفات

۱۷۲۷ء مین **جارج** دوم بادشاہ ہوا اور وزیر اعظم **رابرٹ والپول** کم علم اور بڑے اکھڑ اور سخت مزاج کو کیا - یہہ وزیر پندرہ برس تک خوب رشوت لیا کیا - رشوت آپ کھائی اور ممبران پارلیمنٹ کو کھلائی اور روپیہ کی بدولت ممبران پارلیمنٹ کو اپنا کلمہ گو کر لیا - (واہ رے مہذب پارلیمنٹ اور واہ رے چلتے نسخے)

۱۷۳۹ء مین اہل اسپانیہ سے جنگ ہوی اور سپہ سالار انگلستان نے شکست کھائی لیکن سردار الفنسن نے چار برس کے گشت مین ۱۷۴۳ء مین اہل اسپانیہ کا ایک جہاز پکڑا اور انگلستان کو لیگیا جسمین تیس لاکھ روپیہ نکلا - منجملہ جلاوطن شدہ شاہزادون خاندان اسٹوارٹ کے **چارلس** نے ۱۷۴۵ء مین یورش کی اور چند بار بامداد کوہی آدمیون کے فتحمند ہوا لیکن ۱۷۴۶ء مین شاہی فوج سے

شروع ہوا۔ اور تقسیم تنخواہ سے پہلے گنتی ہوتی مقرر ہوی
فوج کی بار برداری کے واسطے اونٹ اور گاڑی کے
کرایہ کا نرخ معین کیا گیا۔ اور فوج کا افسر منصب دار
کہلاتا تھا اور منصب داری دس سپاہی سے لیکر دس
ہزار تک ہوتی تھی مثلاً پنجہزاری ہفت ہزاری دہ ہزاری
اور منصب دار آدھے پیدل اور آدھے سوار رہتی
کرتا تھا اور انمین نصف بندوقچی اور نصف تیر انداز۔
اور عام سوار کی تنخواہ پچیس[1] روپیہ تک تھی اور بندوقچی
پیادے کی چھ روپیہ (اور اسی پر توپخانہ کی سپاہیون
کی تنخواہ کا قیاس ہو سکتا ہے) اور منصب دارون
کی تنخواہ معقول ہوتی تھی ایک فرانس کے سیاح برنیر
نے لکھا ہے کہ دانشمند خان میرے مربی منصب دار
کی تنخواہ ساڑھے بارہ ہزار روپیہ ماہوار تھی۔ اس
عہد مین ایک قسم کی فوج احدی (یکہ) تھی جو ایک
ایک علیحدہ کام انجام دیتا تھا۔ اور ابوالفضل کا
بیان ہے کہ صوبون مین بیقاعدہ فوج کی چوالیس
لاکھ آدمی تھے۔ اور باقاعدہ کا ذکر نہین کیا اس پر
قیاس کرو۔ اس کثرت فوج کے بیان سے معلوم
ہوتا ہے کہ شاید ابوالفضل نے بادشاہی شکار کے
ہانکے والون کو فوج مین شمار کر لیا ہے۔
تاریخ ہند الفنسٹن مین لکھا ہے کہ اکبر نے جنوبی گڈھ کی

یہہ بدنصیب شاہزادہ ہزیمت اٹھا کر
پہاڑون مین چلا گیا۔ اُسکے سر کا
تین لاکھ روپیہ انعام مقرر ہوا وہ
فرانس کو روانہ ہوا۔ جارج نے
دو امیر اور اسّی آدمیون کو بجرم رفاقت
چارلس پھانسی دی۔ ۱۶۵۹ء مین
انگریزون نے اہل فرانس سے پائے تخت
شہر کیوبک واقع امریکا شمالی
مین فتح پائی۔ ۱۷۶۰ء مین شاہ
جارج دوم راہی ملک عدم ہوا۔
یہہ بادشاہ خوبو مین اپنے باپ کے
مانند تھا۔ گویا الولد سرّ لابیہ کا مصداق
تھا۔ علوم و فنون کی جانب اُسکو
کچھ التفات نہ تھا۔ شاعری اور
مصوری کو لغو جانتا تھا ۱۷۵۱ء
مین عجایب خانہ لندن مین قائم
ہوا۔ ۱۷۵۸ء مین پہلی بار انگلستان
مین نہر کھودی گئی۔ (ہندوستان
مین چند صدی سابق سے جاری تھی)
اس عہد مین قمار بے شمار تھا مرد
جلسون مین اور عورات گھرون مین

[1] عہد موجودہ کے نرخ اجناس کے لحاظ سے تخمینا ہوگی۔

فتح کے واسطے ایسی خندقین اور دمدمے بنوائے تھے جن کے مشابہ بلاد یورپ مین آجکل بنائی جاتے ہین اور انکے ذریعہ سے قلعہ کی دیوارین سنگ لگا کر برج اور دیوارین اڑا دیتے ہین - اور ایک نامہ مین مرقوم ہے کہ سندھ کی فتح مین مخالف کی جانب فوج پرتکال یورپ کی وردی پہنکر لڑے - اور عرب کے سپاہیون نے ایک قلعہ کی حفاظت کی یہہ دونون باتین ہندمین نئی ہوئین - عالمگیر کی عہد دولت کی سپاہ کے رنگ ڈھنگ زمانہ ماضی کے مقابلہ مین تبدیل ہوگئے تھے - سابق کے اہل اسلام سپاہی خلاصے واحد پر بھروسا کرکے اپنی ہمت کی بدولت اپنے پوست کو زرہ بکتر سے زیادہ اپنا محافظ تصور کرتے تھے اور اس عہد کے سپاہی لڑائی کے میدان مین نرم اور چست کوٹ جو روئی کے پہلون اور اون و ریشم کے ٹکڑون سے بھرے ہوتے تھے جنپر تلوار کچھ کام کرتی تھی پہنکر آتے تھے اور کولہون پر زرہ یا چار آئینہ یا دونون لگا کر ایسے عمدہ گھوڑون پر سوار ہوتے تھے جنکی لگامین بھاری اور زین پوش لٹکتے ہوئے اور انکے چارون کنارون پر رنگ برنگ کی جھالر اور سونے کا گوٹہ دم کے پھندنے لگے ہوتے تھے اور

جوا کھیلا کرتی تھین اور ایک ایک رات مین گنجفہ یا چوسر کی بدولت لاکھ لاکھ روپیہ کی ہار جیت کچھ بات نہ تھی - لکھا ہے کہ جارج دوم کے عہد ہی ہند مین انگریزی حکومت کی بنیاد قایم ہوئی -

شاہ جارج سوم جارج دوم کا پوتا ۱۷۶۰ء جلوس ۱۸۲۰ء وفات

جب ۱۷۷۶ء مین جارج سوم سے دولتوانی اور رنگ ہوا تو شاہان اسپانیہ و فرانس آمادہ جنگ ہوئے لیکن اہل انگلستان کی فتح ہی اور ۱۷۸۳ء مین باہم صلح ہوگئی ۱۷۷۵ء مین جب امریکا مین اسٹامپ جاری ہوا اور محصول مقرر کیا گیا تو اہل امریکا نے اول انکار کیا جب اہل انگلستان نے اصرار کیا تو اہل امریکا آمادہ جنگ ہوکر لڑائی شروع کردی - اول اول تو فوج انگلستان چند مقام پر فتحیاب ہوئی لیکن بعد کو اہل امریکا نے

گھوڑون کی گردنیان اور تمام ساز وسامان انکو طلائی ونقرئی زنجیرون اور زیورون سے آراستہ وپیراستہ ہوتے تھے یہہ سرداردن کا حال ہے اور سپاہی اپنی حیثیت ومقدور کے موافق اپنے افسردن کی تقلید کرتے تھے۔

اور اکبرنامہ مین مسطور ہے کہ عفو جرائم کے واسطے شاہزادون اور سلاطین کی معافی تقصیر چاہنے کی یہہ علامت تھی کہ گردن مین تلوار ڈالکر نیازمندانہ دربار شاہی مین اپنے تئین حاضر کرتے تھے۔ اور عام سردار اور افسر فوجی اور حکام مالی وملکی عفو جرائم کے واسطے گردن مین کمان ڈالکر حضور شاہی مین دربار کے وقت حاضر ہوتے تھے۔

سلاح ۔ اور ہمایون کے عہد دولت مین دریائی توپون سے جو کشتی اور جہاز مین عمدہ کام دیتی ہین بڑا کام نکلا چنانچہ چنار گڈھ کے قلعہ پر جو گنگا کے کنارہ بندیاچل پہاڑ کے ایک ٹیکرہ پر واقع ہے اُن توپون نے خوب کام دیا اور سہ نگ سے قلعہ کی دیوار کو اوڑا کر فتح کرلیا۔

جہاز ۔ اورنگ زیب کی عہد حکومت ۱۶۹۵ء مین ایک جہاز ہوائی سورت کی بندر سے حاجیون کے واسطے چکایا گیا تھا جسمین اسّی توپین اور چار سو بندوقین

فوج انگریزی کو ایسی متواتر شکستین دین کہ چھین ہزار کی جمعیت کو تتر بتر کردیا۔ اور ساتوین لڑائی ۱۸۱۸ء مین فتح کر خفیف خفیف معرکہ آرائیان کرتی رہی ۱۸۱۸ء مین سلطنت برطانیہ نے بجوہ الموکا کے تیرہ ضلعون کی خودمختیاری تسلیم کرلی۔ ان اضلاع مین اب سلطنت جمہوری ہے ۱۸۲۳ء مین وارن ہیسٹنگس ہلا گورنر جنرل ہند مقرر ہوا۔ اُس نے ٹیپو سلطان والیٔ میسور اور وسط ہند مین مرھٹون کو زیر کیا لیکن گورنر نے دو برس ظلم کیئے ایک یہہ کہ اسنے منو دکی معبد بنارس کو توڑ لیا دوسرے نواب بھوپال اور نواب آصف الدولہ وزیر اودھ کی دولت بلا وجہ ضبط کرلی ۱۸۲۳ء مین بدولت منسوخ قانون تشدد بر فرقہ کیتھولک لندن مین ایک قیامت برپا ہوئی اول تو کیتھولک کے کنایس مین بلک بلوا دی پھر قید خانون کے دروازے کھول قیدی رہا کیئے۔ سات دن تک لندن کے بازار لٹے چار سو آدمی مارے گئے

ٹھاٹ وسامان سے آراستہ وپیراستہ تھین اُسکو
فرنگیون نے لوٹ لیا بادشاہ نے سب فرنگیون کو
جو ہند مین دریا کے ساحلون پر تجارت پیشہ تھے
سزا اور نکالدینے کا حکم دیا لیکن بمبئی کے فرنگیون
نے زر تاوان جہاز ادا کرکے مصالحہ کرلیا اور عرض
کیا کہ جہاز کو قزاقون نے لوٹا ہے ہمکو معلوم نہین
لہذا ہم معاف فرمائے جائین - خافی خان نے
جو بمبئی کو اس مقدمہ کی سفارت پر گیا تھا اُس زمانہ
کے فرنگیون کی بے ہنری اور عدم لیاقت اور
وحشیانہ انداز اور اطوار پر خوب قہقہے لگائے ہین -
اور آئین اکبری مین مرقوم ہے کہ اکبر نے اپنے
توپخانہ مین ایک ایسی توپ ایجاد فرمائی تھی جو ایک
بار بھر لینے کے بعد تدریج ستر ۷۰ فیر کرتی تھی اور نیز
ایک وقت مین دفعتًا ستر ۷۰ فیر کرسکتی تھی اور ایک
توپ مثل بریچ لوڈر کے تھی جسکی نال مین نو جوڑ
پیچدار تھے جب وہ پیچ کس دئے جاتے تھے تو وہ
نہایت عمدہ اور بھاری توپ قلعہ شکن بنجاتی تھی
اور جسوقت اُسکے جوڑ جدا کردئے جاتے تھے تو وہ
آسانی سے سفر مین چلی جاتی تھی - شاید موجودہ
بریچ لوڈر کا یہی توپ ماخذ ہے -
اور آئین اکبری کے اسلحہ کی تصاویر سے معلوم ہوتا ہے

تب ہنگامہ رفع ہوا - ۱۷۹۹ء مین شاہ
اسپانیہ نے آغاز جنگ کی لیکن فیرمان رہے
انگلستان فتحمند رہا پھر فوج بحری
بوجہ نہ ملنے دکمی تنخواہ کے بہ فساد
ہوی اُسکے سربراہ کارون کو پھانسی
دی گئی - اہل ایرلنڈ نے اپنی آزادی
کے لیے بلوی کیا لیکن ناکام رہے -
۱۸۰۳ء مین نپولین فرانس سے
بارادہ فتح ہندوستان روانہ ہوا
مصر مین پہنچکر خلیج ابوقیر پر شکست
کھائی اور پھر شہر عکا پر عساکر دولت
عثمانیہ اور لشکر برطانیہ نے نپولین
کو شکست دی - پھر نپولین سے
ممالک یورپ مین جابجا جنگ رہی
۱۸۱۱ء مین بوجہ شاہ کی ناتوانی
اور ضعف بصارت کے ولیعہد متولی
سلطنت مقرر ہوا - ۱۸۲۰ء مین
جارج سوم نے اس دار فانی سے ملک
جاویدانی کی راہ لی - یہہ شاہ اپنے
باپ دادا کیطرح خود غرض نہ تھا
اور نیک نہاد تھا - اس زمانہ مین امریکا

اکبر کے زمانہ مین بندوق پر سنگین لگانے کا رواج ہوگیا تھا۔ لیکن توڑیدار بندوق پر سنگین تصویر مین دیکھی گئی ہے۔

آتشبازی اس اندازکی تیار ہوتی تھی کہ اُسمین صورت وشکل انسانی حیوانی اور ہر چیز کی بنائی جاتی تھی چنانچہ اکبرنامہ مین مرقوم ہے کہ اکبر نے فتح یابی ہیمو پر ہیمو کی صورت آتشبازی کے قالب مین تیار کرائی اور آتشبازی چھڑواکر ہیمو کی صورت سوختہ کا تماشہ لوگون کو دکھایا۔

ممانعت ستی اور اکبر بادشاہ نے ستی ہونے کی رسم کو جو ہند کی ہندو ریاستون مین جاری تھی دوبارہ ممانعت فرمائی اور رانڈ عورتون کو ستی کرنے سے زبردستی بچایا۔ چنانچہ ایک مرتبہ اسکے کان مین یہہ بھنک پڑی کہ جودھپور کا راجہ اپنی رانڈ بہو کو مردہ بیٹے کے ساتھہ ازراہ جبر وزبردستی جلایا چاہتا ہے تو اکبر خود گھوڑے پر سوار ہوکر ڈاک چوکی کے ذریعہ سے جودھپور پہونچا اور اس رانڈ کہیا کی جان بچائی (اور پانیر مین مرقوم ہے کہ انگریزی عہد ۱۸۰۹ء مین بنگالہ کی پریزیڈنسی مین ایک عورت اور ۱۸۱۰ء مین پونا ستارہ کے قرب وجوار مین ایک عورت ستی ہوئی)۔

بچپن کا بیاہ۔ اور صغر سنی مین (بالغ ہونے سے پہلے)

مین دخانی کشتی اور یورپ مین دخانی جہاز جاری ہوا۔

تحقیق دخانی جہاز وریل اور نظم الممالک مین مرقوم ہے کہ فرانسیس اور امریکا کے مورخون مین باہم اس بات مین اختلاف ونزاع ہے کہ دخانی کلین کس نے ایجاد کین ہین اور ہر ایک یہہ دعوی کرتا ہے کہ ہمارے ملک کی لوگون نے ایجاد کین ہین حالانکہ جو اصل کیفیت اُسکی ایجاد کی آرا غو مہندس فرانس کے رہنے والے نے لکھی ہے وہ یہہ ہے کہ اول اول دخانی اثر مین مانچسٹر ہیرون اسکندری نے فکر کی اور جو اس سے منفعتین ممکن تھین اُنکو سوچا اور یہہ بات حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے ایکسو بتیس ۱۳۲ برس پہلے کی ہے چنانچہ اُس زمانہ مین یہہ رائے اور زیادہ ظاہر نہین ہوئی بلکہ کئی صدی تک کسینے اُسکا خیال بھی نہین کیا۔ اُس کے بعد ۱۵۴۳ء مین۔ بلاس کو دی غرائی اسپینوی نے اُسکے اصول لکھے اور اُسکے استعمال کے

بیاہنے کے غیر معقول اور بے خط دستور کو جو ہنود مین رایج تھا منع فرمایا۔ اور ہندو بیواؤن کا بیاہ دوبارہ جسکو پنڈتون نے ناجایز قرار دے رکھا تھا (اور اب بھی نہین ہونے دیتے ہین) قانوناً جایز ٹھرایا۔

الفصل مقدمہ - جو ہنود کی قومون مین اہل معاملہ کی حق و باطل کی جانچ کا طریقہ دھکتی آگ یا کھولتے پانی کے ذریعہ سے مثل انگلستان کے جاری تھا یک لخت موقوف کیا۔ اور ملک سندھ مین جو گولا اوٹھانے کی قسم بکثرت آدمیون نے جاری کر رکھی تھی اور پانی کی قسم اسطرح لی جاتی تھی کہ گہرے پانی کے اندر ایک لکڑی گاڑکر مدعا علیہ کو کہا جاتا تھا کہ غوطہ مار کر لکڑی مذکور پکڑے پس مدعا علیہ پانی کے اندر جاکے اس لکڑی کی جڑ کو پکڑے بیٹھا رہتا تھا یہانتک کہ ایک آدمی اپنے پورے زور سے تیر چلاتا تھا اور دوسرا شخص جاکر وہ تیر اوٹھالاتا تھا اُسوقت لکڑی مذکور کو حرکت دیجاتی تھی اور یہہ مدعا علیہ پانی کے اندر سے نکل کر بے جرم ثابت ہوتا تھا ورنہ مجرم قرار پاتا تھا منع فرمایا۔

الفصل مقدمہ

ممانعت سجدہ - شاہجہان نامہ مین مرقوم ہے کہ جو اکبر کے عہد سے ہنود کی طرز معاشرت کی موافق دربار شاہی مین حاضر ہونے کے وقت بادشاہ کو

ممانعت سجدہ

طریقون کو سوچا اسی طرح سلمان دد کوس فرانسیس نے ۱۶۱۵ء مین کچھ اسکی نسبت لکھا اسکے بعد ۱۶۶۳ء مین ورنیر نامی انگریز نے اس باب مین ایک مستقل بات پیدا کی مگر جو کچھ اُس نے سوچا تھا اُس سے کافی نفع کی توقع نہوی اُسکے بعد ۱۶۹۰ء مین مہندسون مین فرانسیسی نے کچھ اس باب مین فکر کی یہانتک کہ اُس نے ۱۶۹۵ء مین بمقام پستون ایک کل دخانی بنائی جو مشابہ کوٹنے کے آلہ اوکھلی کے تھی اور یہہ بات سب سے پہلے اسی کو معلوم ہوئی تھی کہ جو قوت قابل انبساط ہی اگر اُسکو ایک آلہ ناری مین پہونچایا جاوے تو گرمی کی شدت سے بہت پھیلجاتی ہی اور جب اُسکو بُرودت پہونچے تو قوت منقبض ہوجاتی ہے اُسکے بعد اس باب مین جیمس واٹ نامی انگریز نے فکر کی جسکے کمالات اٹھارہوین صدی کے نصف ثانی مین ظاہر ہوئے تھے چنانچہ اُس نے دُخانی اشاد راجزاء کی اختراع کی کیفیت نہایت فکر سے

سجدہ کیا جاتا تھا اور یہہ ناجایز طریقہ جہانگیر بادشاہ کے زمانہ تک جاری رہا لیکن شہنشاہ شاہجہان نے اورنگ سلطنت پر قدم رکھتے ہی جو حکم اول صادر فرمایا وہ یہی تھا کہ سجدہ بادشاہ کے لیئے نکیا جایئے کیونکہ سزاوار اس تعظیم عظیم کی ذات واحد معبود حقیقی کی ہے اور بجایئے اُسکے تسلیم چہار رم مقرر ہوئی - اور شاہجہان کے زمانہ مین جب علما اور مشایخ اور سادات اور درویش بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوتے تھے تو ہر وقت ملاقات کے بادشاہ سے السلام علیکم کہتے تھے اور رخصت کے وقت فاتحہ پڑھنے پر مامور تھے -

ناچ - خافی خان نے لکھا ہے کہ اورنگ زیب نے ایک گشتی فرمان کے ذریعہ سے اپنی قلمرو مین ناچ رنگ کی مجلسون کی ممانعت فرمائی - اور ڈوم ڈہاریون اور گویّون اور بھانڈون کی سخت بندی کی اور اُنکو جایز پیشون کی ہدایت فرمائی اور نجومیون اور رمالون کی بات کو خاک مین ملایا اور سارے شاعرون کو جواب دیکر اُنکی بات کو پھیکا کردیا - اور مورخ مذکور کا بیان ہے کہ عالمگیر نے ایک یہہ منصفانہ فرمان جاری فرمایا کہ ساری عدالتون مین سرکار پر نشین سنی جاوین اور شریعت کے اصول و قانون کے موافق

دریافت کی تھی اور اُسکی تحقیقات یہانتک نوبت پہونچی تھی گویا اُسکی اختراع کی نسبت اُسکی طرف ہوسکتی تھی اور دینس بابین مذکور پہلے یہہ اشارہ کرتا گیا تھا کہ اُس سے سفر دریا کا ممکن ہے اور اُسکی کیفیت مشرح لکھتا تھا پس ۱۶۳۳ء مین جونتان ہلس نامی انگریز نے اُس آلہ دخانی کا استعمال ایک کشتی مین کیا مگر اُس مین بخوبی اُسکو کامیابی نہوئی بلکہ نہایت تھوڑا فایدہ معلوم ہوا پھر ۱۷۰۷ء مین ماکنیجی آیا فرانسیسی نے ایک اور کشتی دخانی بنائی اور اُس سے تین برس بعد جوفری فرانسیسی نے اسی قسم کے چند آلہ بخاریہ اور ایجاد کیئے اور اُسکو فرانسیس مین دریائی ڈوب کے کنارہ پر ڈالا اور پھر ۱۷۸۱ء مین فرانسیس مین دریائے سون کے کنارہ پر اسی قسم کی ایک کشتی ڈالی گئی اور وہ چلی بھی پھر تو انگلستان کے لوگون کی ایک جماعت کثیر اس طرف متوجہ ہوگئی اور بالآخر کامیاب

اونکی تحقیقات عمل مین آوے - اور ہندوؤن کی
نہ بہرتی کرنے کے فرمان کو منسوخ فرمایا -

ممانعت مخنوث - عالمگیر نامہ مین مرقوم ہے
کہ عالمگیر نے ملک مین یہہ قانون جاری فرمایا کہ مخنوث
(ہیجڑا) بنانے کی رسم دنیا سے مٹا دیجاوے اور
مخنث بنانے والے مقید رہین تاکہ یہہ فعل بد نہونے
پاوے - اور یہہ فرمان ملک مین صادر فرمایا کہ لباس
زر بفت مردون کے واسطے خلاف شرع ہے
لہذا زرین کپڑے مرد ہرگز نہ پہنین - اور تصویرون
کو خلاف شرع ہونے کی وجہہ سے ایوان شاہی سے
دور کرایا - اور شاہی خاندان کی شادیان مسجدین
برکت کی نظر سے کیجاتی تھین - اور بجای دوات
چاندی کے اہل کارون کو حکم ہوا کہ دوات چینی اور
سنگ اور ملمع کی استعمال کرین اور طوائف فواحش
دار الخلافت سے بالکل خارج کردی گئین -
عالمگیر نے ایک محتسب علحدہ مقرر فرمایا تھا جس
کے ساتھہ ایک کردہ سوارون کا رہتا تھا اور غرض
یہہ تھی کہ قمار خانون اور شراب خانون کا نام ونشان
اسکی قلمرو مین باقی نہ چھوڑے - اور بتون کی
پرستش کی نمود و نمایش بیکی کردی -
اور خافی خان نے لکھا ہے کہ خلاف شریعت محصول کو

ممانعت مخنوث

اُنکی سعی سے کام نکل ہی گیا اس
جماعت مین ایک میلر تھا جو ۱۷۹۱ء
مین پیدا ہوا تھا اور ایک لارڈ ملسنہوپ
تھا جو ۱۷۹۵ء مین پیدا ہوا تھا اور
ایک سمن گتن تھا جو ۱۸۰۱ء مین پیدا
ہوا تھا انکے بعد اونیسوین صدی
کے تیسرے سال مین فلطن امریکا والے
نے پیرس مین اپنے عمل کو اسی آلہ
بخاری سے امتحان کیا اور اس کے
ساتھہ اسکا ایک ہم وطن لیونسطن
تھا چنانچہ ان دونون نے اُس
آلہ بخاریہ کو دریا سون مین ڈالا
چنانچہ یہی پہلا جہاز نکلا تھا جو نہایت
سریع السیر تھا مگر جب فرانس مین
انکو اپنا یہہ کام چلتا نظر نہ آیا کیونکہ
سلطنت فرانس کو اسطرف توجہ
نہ تھی اسلیئے فلطن مایوس ہو کر
اپنے وطن کو چلا آیا اور اپنے اختراع
کو ساتھہ لیتا آیا اور اپنے وطن مین
آکر اُسنے اُسکو خوب شہرت دی
چنانچہ اہل فرانس کا مقولہ یہہ ہے کہ

ناجایز جانکر اور ہندؤن کے میلون کا محصول
خیر حلال جانکر معاف فرمایا۔ اور عالمگیر نے جھروکون
کا بیٹھنا جو ایک قدیم رسم مغلیہ خاندان کی تھی
اس غرض سے موقوف کیا کہ ہندو اُسکو سجدہ
کرنے کا موقع نپائین جسطرح انکو سجدہ کرنے کی
عادت پڑی ہوئی تھی۔ اور شاہی تعظیم وتکریم بھی
جو خلاف اصول اسلام تھی تبدیل فرمای۔
اور جہانگیر نے تماکو کی ممانعت مین جو کہ زبان امریکا
کا لفظ ہے اور وہ امریکا سے آیا تھا اور اس زمانہ
مین وہ الوکھا سمجھا جاتا تھا ایک فرمان جاری فرمایا۔
آئین اکبری سے معلوم ہوتا ہے کہ اکبر کے عہد
دولت مین فلزات کی گرانی اور سستی کے جانچ کا
آلہ اور ترازو ہوائی اور ترازو آبی جسمین پانی اور
ہوا اور فلزات کا وزن اصلی اور زاید اور ناقص
بخوبی معلوم ہوتا تھا کارآمد اور جاری تھے۔
پہاڑ پر سڑک۔ اہل اسلام کے بادشاہون نے
پہاڑون پر چڑھنے کے واسطے پیچدار سڑکین بنالین
جو اکثر لوگون کی آمد ورفت کے لیئے سہل الوصول
ہوگئین اور ان مقامون سے اکثر فواید حاصل ہوئے۔
داغ۔ اور گھوڑون اور بیلون اور دیگر جانور
شاہی پر داغ تصحیح کا رواج ہوا۔ اور عید کا چاند

اوس زمانہ مین اس امر کیطرف
سلطنت کا متوجہ نہونا ایک بڑی
بدنصیبی کی بات تھی پھر اسی صدی
کے چھٹے سال مین ایک اور دخانی جہاز
جسکو کلرمونٹ کہتے ہین نیویارک
سے چلا اور فیلا اور فیلا تک امریکا
کے ممالک متحدہ مین پہونچا پھر ۱۸۱۲ع
مین فلٹن مذکور نے اوسی دخانی
جہاز کی کچھ اور اصلاح شروع کی
مگر وہ اسکے اتمام سے پہلے مرگیا لیکن
اُسکے ملک مین اُسکے سامنے ہی
چھوٹے چھوٹے دخانی جہاز بنگئے
تھے جنمین سے ایک جہاز کا نام
فلٹن رکھا تھا چنانچہ یہی فلٹن
جہاز ایک مرتبہ کہین دریا مین جاتا
تھا اور نپولین اول اُسی کشتی مین
بیٹھا ہوا جزیرہ سینٹ ہلن کو جاتا
تھا جب اُسنے اس دخانی جہاز کو
دیکھا اور اُسکے دھوین کو آسمان
تک پہونچتا دیکھا اُسوقت نپولین کو
نہایت افسوس ہوا کہ مینے پہلے سے

دیکھکر توپون کے فیر ہونے اور بعد اختتام نماز عید کے بھی توپین سر ہونین شروع ہوئین (اور یہہ رسم اب بھی ہندی ریاستون مین جاری ہے) -

نل کا پانی - عالمگیر نامہ مین مرقوم ہے کہ شہر احمد نگر مین نہر کا پانی آلات کے ذریعہ سے ہر منزل مین مکان کی بے تکلف پہنچتا تھا - اور ہند کے شہرون مین پیتل کے برتن پیالہ اور رکابی وغیرہ ایسی خوش نما اور منقش اور جالیدار بنتے تھے کہ سنگ جواہرات کی قیمت پاتا تھا -

روپیہ اشرفی - شیر شاہ نے تنکا سفید کا نام روپیہ اور تنکا سرخ کا نام اشرفی رکھا - اور اُسکے بعد سی سکہ پر اسلام کا کلمہ جو توحید کا منبع ہے جاری کیا گیا یعنی لا الہ الا اللہ -

ہندو مین پردہ - اور اس زمانہ مین ہندو ستانی کی معزز اور باعزت قومین اہل اسلام کی دیکھا دیکھی اپنی مستورات کو پردہ مین رکھنے لگین -

ہندو مسلمانون کو برابر عہدے - ہندو اور مسلمانون کو برابر معزز عہدے عطا ہونے لگے جن کے سبب ہندو مسلمانون مین زیادہ میل جول پیدا ہوا - اور عالمگیر کے زمانہ ۱۶۷۹ء تک یہہ ضابطہ رہا کہ بڑے راجاؤن کو راجہ بنانے کے واسطے بادشاہ اپنے ہاتھ سے اُنکی پیشانی پر قشقہ کھینچتا تھا اور بادشاہ کے دست مبارک سے

اس کی قدر کیون نہ کی - کہ دوسری جگہ جاکر یہہ پورا ہوگیا پس اس سے ثابت ہوا کہ جس قدر تاثیرات بخاریہ کی نسبت قواعد لکھے ہین اُن سب کا موجد وہی مخترع مذکور تھا علاوہ اسکے یہہ شخص بڑا دانشمند اور بڑا پکا مہندس بھی گذرا ہے غرض کہ جب یہہ دخانی جہاز بہمہ وجوہ کامل ہوگیا تو رفتہ رفتہ تمام دیار یورپ مین اُسکا استعمال شروع ہوگیا -

جارج سوم کے عہد ۱۷۶۹ء مین کپتان کوک نے دنیا کے گرد گھومنے کو سفر آغاز کیا اور تین سال مین اس سفر کو انجام دیا اور ۱۷۷۲ء مین دوسرا سفر شروع کیا - اور ۱۷۷۵ء مین واپس آیا -

شاہ جارج چہارم ۱۸۲۰ء

جلوس ۱۸۲۰ء وفات

۱۸۲۰ء مین جارج چہارم مستقل بادشاہ ہوا - مفسدون نے اُسکے وزرا کے قتل کی سازش کی لیکن

ٹیکا کرنے کو معزز راجہ اپنے اقران مین بڑے فخر کا باعث جانتے تھے۔

عقاید باطلہ شل نجوم اور سحر اور غیب گوئی کے ہندوؤن کے میل وجول کے باعث جو کچھ مسلمان راست جاننے لگے تھے اور شگون اور جادو کو سچا مانتے تھے اور سعد ونحس اوقات کو عمل مین لاتے تھے اور چھوچھک اور فال گنڈا اور بھوت پریت اور حضرات کو سچی جانتے تھے اور ٹونون اور ٹوٹکون کو ہندؤن کے مانند مانتے تھے۔ اور بعض نغوہ رسوم ہندؤن کی نومسلمون ہی نے نہین بلکہ بادشاہ اکبر اور جہانگیر نے اختیار کرلین تھین۔ اورنگ زیب نے ان تمام نغویات کی تحقیر اور توہین کی اور انکو براثابت قرار دیکر دین اور اعتقاد کو صاف وپاک کردیا۔

عقاید باطلہ

ایجاد پیمایش میل و کوس۔ زمین کے میل اور کوس کی جریب سے پیمایش ہند مین بابر شاہ نے ایجاد فرمائی اور اُسکی مسافت کی شناخت کو علامت و نشان سنگ وغیرہ کے مقرر کیئے۔ اور شیر شاہ نے عمدہ سڑکین رفاہ عام کے لیئے بنوائین۔ اور سڑکون کے دونون طرف میوہ کے درخت نصب کرائے تاکہ مسافر میوہ کھائین اور سایہ مین جائین اور ہر مقدار منزل پر پختہ سرائے بنوائی جن مین ہر مسافر

ایجاد پیمایش میل و کوس

اسارش ظاہر ہوگئی۔ پانچ مفسدون کو پھانسی دی گئی باقی ملک بدر کیئے گئے اس بادشاہ نے اپنی زوجہ پر بڑا ظلم کیا شادی ہوتے ہی تو اُن پر کربی جب حضرت بادشاہ ہوئے تو اُنپر بدکاری کا دعویٰ کیا اور اُسکے تعذیر وسزا دہی کے لیئے ایک قانون محکم امراین تجویز ہوا۔ آخر کار بیچاری مرگئی

ایک اخبار میں ریل کی اشاعت کی تاریخ کا یون بیان ہے کہ پہلے ریل انگلستان مین ۲۷ ستمبر ۱۸۲۵ء کو جاری ہوی۔ اور سٹریا مین ۱۰ ستمبر ۱۸۳۸ء کو۔ اور فرانس مین یکم اکتوبر ۱۸۳۸ء کو۔ اور ممالک متحدہ مین ۲۸ دسمبر ۱۸۲۹ء کو۔ اور بلجیم مین ۳ مئی ۱۸۳۵ء کو۔ اور جرمن مین ۷ دسمبر ۱۸۳۵ء کو اور روس مین ۴ اپریل ۱۸۳۷ء کو۔ اور اٹلی مین ستمبر ۱۸۳۹ء کو۔ اور سویزرلینڈ مین ۱۵ جولائی ۱۸۴۴ء کو۔ اور اسپین مین ۲۴ اکتوبر ۱۸۴۸ء کو۔ اور کناڈا مین یکم مئی ۱۸۵۰ء کو۔ اور میکسیکو اور پرو مین ۱۸۵۰ء کو اور سویڈن مین ۱۸۵۱ء کو۔ اور چلی مین

بادشاہ کی طرف سے کھانا ملتا تھا خواہ ہندو ہو خواہ مسلمان اور ہر ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر پختہ کنوان تعمیر کرایا اور گھوڑے کی ڈاک مقرر کی کہ جسکے ذریعہ سے روزانہ اخبار اور احکام سندھ اور بنگالہ کے اُسکے پاس آتے جاتے تھے۔

زبان — اکبر نامہ مین مرقوم ہے کہ اکبر کے عہد مین زبان سنسکرت سے فارسی زبان مین بہت کتابون کا ترجمہ کیا گیا اور اکبر نے ایسے مدرسون کی ترقی مین بڑی کوشش فرمائی کہ جسمین ہندو اور مسلمانون کے علوم پڑھائے جاتے تھے اور ہر شخص کی تعلیم اُسکے حالات اور منشاؤن کے موافق ہوتی تھی۔ اور یونانی زبان کی تعلیم ہند مین دلوائی اور فیضی سے یونانی کتابون کا ترجمہ فارسی زبان مین کرایا۔

عمارت — اس عہد مین گنبد زیادہ اُوبھارا دُوبھارا کر بہ نسبت سابق کے بنائے جاتے تھے یہانتک کہ نصف کرہ سے زیادہ گول اور اونچے ہونے لگے۔ اور بجاے ستون کے استوانون پر اُنکو قایم کیا گیا۔ اور محرابین نہایت مدور

سنہ ۱۸۲۴ء مین دالی برہما سے جنگ کا ارادہ ظاہر کیا۔ بعد چند لڑائیون کے سنہ ۱۸۲۶ء مین صلح ارکان وغیرہ لیکر مصالحہ کر لیا سنہ ۱۸۲۸ء مین شاہان روس و فرانس و برطانیہ نے یونان کو ماتحتی دولت کبری عثمانیہ سے آزاد کر لیا۔ سنہ ۱۸۳۰ء مین بادشاہ بلاوارث راہی ملک عدم ہوا۔ یہہ شاہ نازک مزاج اور خوش پوشاک تھا لیکن اخلاق حمیدہ اور اطوار پسندیدہ سے معرا تھا۔ سنہ ۱۸۲۰ء مین سڑکون پر کنکر بچھایا گیا (ہندوستان مین

جنوری سنہ ۱۸۵۲ء کو۔ اور ہندوستان مین اپریل سنہ ۱۸۵۳ء کو۔ اور اب ہند مین پندرہ ہزار میل مین جاری ہے اور روز بروز اضافہ کی تیاری ہے۔ اور ناروی مین جولائی سنہ ۱۸۵۳ء کو۔ اور پرتگال مین سنہ ۱۸۵۴ء کو۔ اور برازیل مین ۳۰ اپریل سنہ ۱۸۵۴ء کو۔ اور وکٹوریا مین ۱۴ ستمبر سنہ ۱۸۵۴ء کو اور نیو ساوتھ ویلز مین ۲۵ ستمبر سنہ ۱۸۵۵ء کو۔ اور مصر مین جنوری سنہ ۱۸۵۶ء کو۔ اور شام مین ۲۶ جون سنہ ۱۸۶۰ء کو۔ اور ترکی مین اور برہما مین سنہ ۱۸۶۵ء کو۔

سلہ البوریحان بیرونی نے جو نویں صدی عیسوی مین وارد ہند ہوا تھا سنسکرت زبان پڑھی اور اپنے پنڈت اوستاد کی فرمائش کے بموجب اقلیدس کی اُن مقالات کا ترجمہ عربی سے سنسکرت مین کیا جسکی وجہ سے سنسکرت مین اقلیدس کامل ہو گئی۔

اور گول ہونے لگین - اور چھوٹی سی کالس کی بجاے چھجے پتھر کے توڑون سے تیار ہونے لگے اور بڑی بڑی چوڑی چکلی بنیادون پر آثار قایم ہونے لگے اور جو صریون کی دکان کے مانند نقش و نگار سے زیب زینت دینے لگے - اور برجون اور کنگورون اور منارون اور صراحیون وغیرہ نے عمارت کے حسن کو دوبالا کر دیا - اور بلند چھت اور اونچے پٹاؤ کی بدولت اہل اسلام کی عمارت زیادہ ممتاز اور عمدہ ہوگئی -

معابد مساجد مین امام اور موذن سرکار کی جانب سے مقرر نہین تھے - اور نئی مسجدون کیواسطے کافی سرمایہ وقف کیا جاتا تھا جس سے ضروریات مسجد اور امام و موذن کا کام چلتا تھا اور عابدون اور خانقاہون اور مزارون کی واسطے اوقاف مقرر ہوتے تھے انکا انتظام یون تھا کہ ہر صوبہ مین ایک عہدہ دار بنام صدر مقرر ہوتا تھا اور وہ مال اوقاف کو مناسب مصارف پر صرف کراتا تھا اور ان صدرون پر ایک صدرالصدور ہوتا تھا جو تمام صدرون کا نگران حال رہتا تھا اور کام اوقاف کا خوب انجام کراتا تھا - اور بیجا صرف کرنے پر ہر شخص کو مداخلت کا اختیار تھا

بہت پہلے سے جاری ہے) سنہ ۱۸۲۴ع مین مدرسہ صنائع دستی کے مقرر ہوئے سنہ ۱۸۲۸ع مین مدرسہ عالیہ کلکتہ جاری ہوا -

شاہ ولیم چہارم سنہ ۱۸۳۰ع جلوس سنہ ۱۸۳۷ع وفات

سنہ ۱۸۳۰ع مین **جارج** چہارم کا بھائی **ولیم** چہارم ملقب بادشاہ ملاح رونق بخش سریر سلطنت انگلستان ہوا - سنہ ۱۸۳۲ع مین قانون اصلاح محکمہ عوام اور سنہ ۱۸۳۳ع مین قانون عتق عبید نافذ ہوا لیکن پانچ برس کی خدمت کے بعد سنہ ۱۸۳۸ع مین آٹھ لاکھ غلام آزاد ہوئے - سنہ ۱۸۳۷ع مین **ولیم** چہارم نے لاولد اس دار فنا پایدار سے انتقال کیا - یہہ بادشاہ صائب الفکر اور سلیم العقل اور خلیق و بے تکلف تھا اگرچہ ذکی و ذہین کم تھا -

ملکہ الگزنڈرا اینا وکٹوریا سنہ ۱۸۱۹ع ولادت

امام - موذن - واعظ - مفتی - قاضی - مدرس متفنن - صدر - صدر الصدور - وہ مولوی سند یافتہ ہوتے تھے جو علماء اور فضلاء کی مجلس مین امتحان دیکر سند پاتے تھے - اور مجلس مبارک مین دستار فضیلت بندہوائی جاتی تھی -

درویش - ایک تارک الدنیا اور باعتبار باطنی تقدس کے عابدون اور زاہدون کا گروہ تھا جو بسبب خاص اشخاص کے مجاہدون ریاضتون اور مخلصون عبادتون کی بدولت باعظمت گنا جاتا تھا یہہ گروہ درحقیقت خود مرتبہ اور عظمت کا طالب نہین تھا لیکن اُنکا سچا تقویٰ وطہارت وریاضت وعبادت بادشاہون سے تعظیم کراتا تھا اس مقدس گروہ کا کوئی خاص لباس یا طریق نہین تھا قرآن مجید کی مضامین پر عمل کرنا اور حدیث شریف پر چلنا اُنکا شعار تھا کیونکہ یہہ لوگ علوم دینی کے عالم ہوتے تھے - لیکن جب سے بعضون نے نام کے صوفی اختیار کیا واسطے مرید کرنے والے طالب دنیا شریک ہوئے اُنکی بات پھیکی ہوگئی - اور تیرھوین صدی مین تو پیرزادون اور نام کے فقیرون نے رہی سہی بات کھودی -

طرز حکومت - سلطنت صوبون پر منقسم ہوتی تھی اور ہر صوبہ مین ایک نائب السلطنت رہتا تھا

۲۰ - جون ۱۸۳۷ء جلوس

۲۰ - جون ۱۸۳۷ء مین اٹھاسی برس کی عمر مین ملکہ **الگزنڈرینا وکٹوریا** - **ولیم چہارم** کی بھتیجی رونق بخش اورنگ سلطنت انگلستان ہوی -

سن ہذا مین **کینڈای** مشرقی و **کینڈای** مغربی مین بلوی ہوا لیکن بعد کشت وخون کے فرو ہوگیا -

سنہ ۱۸۴۰ء مین بموجب قانون پارلیمنٹ کے **کینڈای مغربی و کینڈای** مشرقی ملکر ایک صوبہ ہوگیا سنہ ۱۸۳۹ء مین شاہ شجاع کے ہمراہ افغانستان کو فوج روانہ ہوئی اور سکھون کے ملک سے گذر کر چند جا تصمیم ہوی مگر **اکبر خان** خلف **دوست محمد خان** نے کابل مین انگریزون کو گھیر لیا اور مشورہ کی حالت مین افسران انگریزی کو مع **سر ولیم میکناٹن** کے تہ تیغ بیدریغ کیا - بقیۃ السیف فوج انگریزی اثنائے راہ جلال آباد مین طعمہ شمشیر افغان ہوی - الغرض اس جنگ کا

اور وہ امور ملکی اور جنگی مین پورا اختیار رکھتا تھا اور وہ صوبہ دار کہلاتا تھا۔ اور صوبون کے حکام اپنے اپنے علاقون مین کارپردازی کے اختیارون کو پورا پورا عمل مین لاتے تھے۔ اور اکثر صوبون مین ہندو حکام اور سردار ہوتے تھے اور یہہ سردار موروثی راجے ہوتے تھے اور انکو زمیندار کہتے تھے اور صوبہ کے ماتحت کل ضلع کے اعلی افسر اور تحصیلدار اور قانون گو اور پٹواری اور جملہ مالی کارگذار اور انتظامی فوج کے فوجدار اور جنگی کارخانون اور قواعد دان فوجون کے افسر ہوتے تھے۔ اور ہر عدالت مین مستغیثون کی دادرسانی کے واسطے سوائے عملہ کے تین افسر ہوتے تھے جو مقدمہ فیصل کرتے تھے۔ ایک میر عدل اور ایک قاضی اور ایک قانون گو۔ اور حالت اختلاف رائے مین میر عدل کی رائے کو فوقیت ہوتی تھی گویا میر عدل سرپنچ تھا اور باقی پنچ (اس زمانہ انگریزی مین ایک کی رائے پر ڈگری یا ڈسمس کا دارمدار ہے)۔

شکار۔ اور مسلمانون کے شکار دوست ہونے کی وجہ سے ہندوستان ہاتھیون اور گینڈون اور شیرون اور دیگر درندون سے صاف و پاک ہوگیا جنکو عام ہندو اپنے معبود جاننے کے باعث جیسے ہاتھی

فیصلہ ۱۸۴۲ء مین ہوا۔ اور ۱۸۵۵ء مین دوست محمد خان سے مصالحہ کرلیا (نزدیک خرد خوردہ بین کے بمقتضای احتیاط منتظمان مملکت سے یہہ بڑی بے احتیاطی ہوی کہ اپنی فوج کو ایسی زبردست طاقت کے قرب سے گذرنے کی اجازت دی کہ جسکی فوج انگریزی فوج سے کسیطرح کم نہ تھی) اس زمانہ مین ایک گروہ اہل انگلستان مشہور حامل فرمان شاہی نے بلوی کیا اور مقام نیو بورٹ واقع ضلع مونمتھ پر حملہ کرکے شکست کہای اور مغوی جلاوطن ہوی۔ ۱۰ فروری ۱۸۴۳ء مین ملکہ معظمہ کا عقد شاہزادہ البرٹ سے ہوا۔ ۱۸۴۳ء مین سرکون پیل کے محصول مقرر ہونے سے ملک ویلس مین غدر ہوا۔ اور باغیون نے تمام محصول کی چوکیان جنوبی ویلس مین تہس نہس کردین۔ ۱۸۴۷ء مین تار برقی انگلستان مین آیا۔ ۱۸۴۸ء مین **جوانان ایرلنڈ** نے بلوی کیا لیکن یہہ فتنہ جلد فرو ہوگیا

(گنیش) یا ہتیا کی وجہ سے نہین مارتے تھے۔ پس اُن درندون کے فنا ہونے کے باعث سے ہزارون ہندگان خدا کی جانین بچین اور ملک آباد ہوگیا۔

آبادی ملک ۔ توزک بابری سے معلوم ہوتا ہے کہ بابر سولھوین صدی کے آغاز مین ہندوستان کو عمدہ ملک بیان کرتا ہے اور ہند مین سونے چاندی کی فراوانی اور آبادی اور ہر قسم کے پیشہ کی سوداگرون اور کاریگرون کی بے پایانی دیکھکر کمال متعجب ہوتا ہے اور نیز بابر نے ملک کی آبادی اور شادابی کیواسطے نہرین اور تالاب بنوائے اور بیگانہ ملکون کی نئی نئی پھل پھول اور میوے منگوائے اور بوائے۔ اور اچھی اچھی اجناس کے پیداواریون کا رواج دیا۔ اور بابر کے ایک خط سے معلوم ہوتا ہے کہ جو اُسنے کابل کے ناظم خواجہ کلان کو لکھا ہے کہ تربوز اُس زمانہ تک ہند مین نہین پیدا ہوتا تھا اور کابل سے ہندوستان مین بطور تحفہ و میوہ مثل دیگر میوجات کے آتا تھا (شاید دہلی آگرہ مین نہ پیدا ہوتا ہو لیکن سندھ کے مشرقی حصہ اور راجپوتانہ کی ریگستان مین ضرور پیدا ہوتا ہوگا)

پیمائش ۔ اکبر نے تمام اراضیات قابل زراعت کی پیمائش کیواسطے آدمی مقرر فرمائے اور آلات پیمائش کو

بعد جنگ ۱۸۴۹ء کے بموجب فرمان گورنری پنجاب سکھون سے منتزع ہوکر سلطنت برطانیہ مین شامل کیا گیا۔ ۱۸۵۱ء مین ایک نمایش لندن مین ہوئی جسنے آپس کا میل جول بڑھا اور صناعون کو ہنر نمای کا موقع ملا۔ ۱۸۵۴ء و ۱۸۵۵ء مین فوج سلطان روم اور انگریزی اور فرانسیسی نے متفق ہوکر چند جا روسیون کو زک دی بعدہٗ مصالحہ ہوگیا۔ ۱۸۵۷ء مین کارتوس کی بدولت جسمین خاص قسم کا روغن ایک خاص غرض کے واسطے لگایا گیا تھا سپاہ ہند مین غدر ہوا اور جو زیادتیان اہل ہند نے انگریزون پر اور انگریزون نے ہندو اور مسلمان پر کین اُنکی یاد سے آنکھون مین آنسو بہر آتے ہین ۱۸۵۸ء مین ایسٹ انڈیا کمپنی سے ہندوستان کی حکومت منتزع ہوکر پندرہ وزیرون کے سپرد ہوئی اور ایک وزیر بخطاب

بہت ترقی بخشی اور زمین کی پیمایش ٹھیک ٹھیک کرائی - اور جمعبندی کے واسطے زمین کی زرخیزی اور پیداوار کے لحاظ سے زمین کو تین قسمون پر منقسم کیا اور ہر قسم کے بیگہ کی مختلف اجناس مقدار پیداوار کو اچھی طرح دریافت کرکے پیداوار کے تیسرے حصہ کو سرکاری حق قرار دیا - اور اون اجناس پیداوار کے عوض مین نقد روپیہ مقرر کیا فی صدی تیتیس روپیہ (آجکل فی صدی پچپن روپیہ ہے) اور اگر کوئی کسان لگان کے روپیہ کو گران جانتا تھا تو اُسکو جنس دینی کی اجازت تھی - اور نقدی گذشتہ انیس ۱۹ برس کے اوسط قیمت پیداوار مندرجہ تشخیصات ہر گاؤن اور قصبہ کے مقرر ہوی - شروع مین سال وار جمعبندی ہوی اور پھر پچھلے دس برس کی جمعبندی کی بموجب اگلے دس برس کی جمعبندی کی گئی - اور اس سے عمدہ اجناس کی پیداوار کو ترقی ہوی - اور اقسام اراضیات اور پیداوار اجناس اور محاصل کی کمی بیشی نکاسیون اور کہتونیون مین ہر سال درج ہونی شروع ہوئی - اور ہر محکمہ اور کارخانہ کے واسطے ۱۳۱ قوانین کے رسایل نافذ فرمائے جنکا مجموعہ آئین اکبری ہے -

وزیر ہند اُنکا سرنشا مقرر ہوا -

۱۸۶۰ء مین ساحل جزیرہ صفلیہ فتح ہوا - اور اطالیہ جدید کا شاہ عمنوائیل مقرر ہوا ۱۸۶۱ء مین جنگ خانگی پانچ برس تک رہی اسکی یہانتک ۱۸۶۵ء مین ابراہیم لنکن صدر کونسل سلطنت جمہوری ممالک متحدہ امریکا شہر واشنگٹن کی تماشہ گاہ مین مارا گیا ۱۸۶۶ء مین تار برقی دریا کے اندر سے جاری ہوا ۱۸۶۷ء مین ملک حبش پر جو برّ اعظم افریقہ مین ہے لشکر کشی کی اور حوالیے شہر ماکدلائے دارالسلطنت حبشہ مین بہاری لڑائی ہوی اکثر انگلستان کی فوج بہ سبب خرابی ہوا اور لاحق ہونے امراض مختلفہ کے تلف ہوے آخرکار زمانہ اواسط برج حمل مین پائے تخت مذکور پر فوج نے اپنا قبضہ کرلیا اور بادشاہ حبشہ اثنائے جنگ مین مارا گیا - ۱۸۷۳ء مین بادشاہ اشامتی اور ذو سے

انسداد رہزنی وغیرہ - توزک جہانگیری مین مسطور ہے کہ جہانگیر نے جن سڑکون پر رہزنی اور دزدی کا خوف تھا اور وہ آبادی سے دور تھین اُن موقعون پر سرائے اور پڑاؤ اور کوے اور معابد بنوا دیئے تاکہ اُن موضعون پر آبادی ہو جائے اور خوف وخطر رفع اور دور ہو۔ اور شہرون اور قصبات مین دار الشفا (ہسپتال) بنائے اور طبیب (ڈاکٹر) بیمارون کے واسطے مقرر فرمائے - اور جو اُنمین صرف ہوتا تھا وہ خزانہ شاہی سے ہوتا تھا رعایا سے نہین لیا جاتا تھا (بخلاف سرکار انگریزی کے کہ وہ رعایا سے لے ہے) اور جہانگیر کے اس قانون نے کہ جن جاگیرداروں اور صوبون کی حدود مین چوری یا ڈکیتی ہو تو اس نقصان کا وہ ہی جاگیردار اور صوبہ دار ذمہ دار ہے - ملک مین رہزنی اور چوری کا تو کیا ذکر ہے - رہزنون اور چورون کا بھی نام ونشان مٹا دیا۔

خافی خان نے لکھا ہے کہ ۱۰۲۷ھ ۱۶۱۷ء بیس برس کے زمانہ مین ممالک دکن کی پیمایش ختم ہوی اور اُسکی جمعبندی اکبری اصول پہ مقرر کی گئی جس سے رعیت کو فلاحیت اور ملک مین آبادی حاصل ہوئی۔

آغاز نزاع ہوا اور نپولین کا بیٹا قتل کیا گیا ۱۸۳۲ء کے آغاز مین ایک جشن بمقام دہلی واقع ہند ہوا جسمین تمام نوابان راجے جمع ہوئے تھے اور اعلی حضرت ملکہ معظمہ وکٹوریا بخطاب قیصر ہند ملقب ہوئین۔ ۱۸۷۶ء مین ملکت برہما کہ پرانی سلطنتون مین سے تھی بدون لڑائی بھڑائی فقط ایک حیلہ سے قبضہ مین ملکہ موصوفہ کے آگئی اور بادشاہ برہما کو گرفتار کر کے رتنا گری احاطہ بمبئی مین قید کیا۔ ۱۸۷۷ء مین کہ پچاسوان سال ملکہ معظمہ کو تخت نشینی سے ہوا لندن مین اُسکی خوشی مین ایک بہت بڑا جشن کیا گیا جسطرح کہ جارج سوم کے پچاسوین سال جلوس کیا گیا تھا۔ ۸ مئی ۱۸۸۲ء مین ایک انگریز

سلہ مصر مین عربی پاشا کی بغاوت

معافی محصول - عالمگیرنامہ مین مرقوم ہے کہ عالمگیر نے محصول راہداری کا تمام غلون سے اور محصل کل اجناس کا رفاہ عام کیواسطے دوام کو معاف فرمایا اور دارالخلافت اور حاکم نشین مقامون پر لنگرخانہ تیار کرائے اور لنگر جاری فرمائے بارلوسا اور بارٹیما جو سولوین صدی کے سیاح ہین اُنکا بیان ہے کہ شہر کمبوجا نہایت عمدہ اور زرخیز ملک مین واقع ہوا ہے اور فلانڈرز (فرانس کا عمدہ شہر ہے) کی مانند تمام اقوام کے تاجرون اور کاریگرون اور کارخانہ دارون کا مرکز ہے اور بارٹیما نے بیجانگر کو شہر ملن (ملن دریائے پو پر ملک اٹلی مین خطہ لمبارڈی کا دارالحکومت پرانا اور خوش نما شہر ہے) کے بہت مشابہ بتایا ہے - اور بارلوسا اور بارٹیما نے گجرات کا حال بھی ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا کہ کمبوجا کا حال انھون نے لکھا ہے ۱۶۱۵ء مین جیمس اول شاہ انگلستان کا ایلچی سر ٹامس رو جو جہانگیر کے عہد دولت مین وارد ہند ہوا تھا - جن شہرون پر ہو کر وہ گذرا تھا اُنکا حال اُسنے لکھا ہے کہ بعض شہر تو ویران پڑے تھے (شاید یہہ وہ شہر

معافی محصول

آئین اکبری مین مسطور ہے کہ چندیری مین تین سو چوراسی بازار اور تیس ساٹھ بڑی بڑی سرائین اور بارہ ہزار مسجدین پختہ تھین - (اور باقی شہر کی آبادی اسپر قیاس کرو) -

چندیری کی آبادی

سیاح البرٹ جہیل کے بارہ مین لکھتا ہے

فرد ہونے اور دولت انگلیسی کو مداخلت حاصل کرنیکے زمانہ سے کچھ پہلے مصر کے صوبہ سوڈان کے لوگون مین شیخ محمد احمد کی تحریک سے ایک عام شورش برپا تھی - شیخ مذکور (جسکو اُسکے حریفون نے مہدی کا دعوے دار کیا) بہت سی لڑائیون کے بعد آخر اُس مصری فوج پر غالب آیا جو سوڈان مین مقیم تھی اور مصر سے وقتاً فوقتاً اُسکے مقابلہ کو بھیجی گئی - نوبت بہ اینجا رسید کہ برٹش نے مصریون کا ہاتھ بٹانا اپنے فائدہ کے لیئے ضروری سمجھا اور جنرل ہکس کو اُس کام کے لیئے مامور کر کے مع مصری لشکر مہدی کے مقابلہ کو روانہ کیا - ہکس کو خدیو مصر نے پاشا ملقب کیا اور یہہ اجل رسیدہ سوڈانی ریگستان کا پیوند ہونے چلا - دریائے نیل کے کنارے کنارے اسکی فوج جاتی تھی کہ سوڈانی عربون نے آلیا - انگریزی نامہ نگارون کا بیان ہے کہ تین روز تک مصری خورج نہ دیکھا - ہکس پاشا بھی توڑ کر لڑا کیا - اور آخر عرب غالب آئے مصری فوج مع جنرل کے تمام کٹگئی - مگر ایک

ہونگی جنمیں ابھی لڑائی ختم ہوئی تھی) اور باقی شہرون کو اُسنے آباد اور شاد آب پایا - اور دیران شہرون مین سے مانڈو جو مالوہ کا دارالحکومت تھا اور تو ڈا جو اجمیر کے قریب ہی اور کبھی اپنے خطہ کا دارالسلطنت رہا تھا ایلچی مذکور نے انکا حال بڑی تعریف اور توصیف کے ساتھ لکھا ہی - اور ایلچی مذکور کا بیان ہے کہ ہند مین دستکاری کے فنون نے ایسی ترقی پائی تھی کہ وہ ترقی ہندوستان کی مخصوص صنعتون[1] پر محصور نہ تھی بلکہ وہ لوگ اور ملکون کے صنائع کو بھی سانچہ مین ڈہالتے تھے - ٹامس رو کا بیان ہی کہ میرے تحفون مین ایک انگریزی گاڑی تھی جو بعد چند روز نہ گذرنے کے بہت سی گاڑیان ایسی پھیل گئین جو صنعت کی رو سے برابر اور کام اور مصالح کی نظر سے انگریزی گاڑی کی نسبت زیادہ عمدہ اور معقول تھین - اور ٹامس رو نے ایک تصویر بھی بادشاہ کے نذر گذرانی تھی جسکی نقلین چند دن بعد اتنی بہت ہوگئین کہ جب بادشاہ نے

[1] آئین اکبری مین مرقوم ہی کہ مرصع کاری - زرفشانی - کوفتگری - مینا کاری - سادہ کاری - شبکہ کاری منبت کاری - جرم کاری - سیم کاری - سوادکاری - زرکوبی - زردوزی وغیرہ نہایت عمدہ طور پر ہوتے تھے -

کہ البرٹ جھیل کے مغربی سطح مرتفع سے

میرے ملاقاتی سیاح آغا محمد حسین جو اس جنگ قیامت خیز مین تماشائی کیطور پر شریک تھے کہتے ہین کہ مصری لشکر کا نصف یا نصف سے زیادہ حصہ ہلاک ہوگیا تھا - عربون کے نعرہای اُلقتل برق و رعد کے شور سے بدرجہا زیادہ ہیبت انگیز تھی - مصری اور انگریزی فوج کی تمنومنہ سپاہی اور اُنکی دیونما دو یلہ گھوڑے عرب کی ایک ضرب نیزہ مین ریگ پر گر گر جاتے تھے -

جب مکس پاشا کا یہ حشر ہوا اور مہدی کی قوت زیادہ خوفناک ہوگئی تو جنرل گارڈن بہت سی انگریزی اور مصری فوج کی ساتھ گیا کہ صوبہ سوڈان کو فتح کرے - مہدی اور طرف متوجہ تھا گارڈن پاشا نے ڈبل کوچ کرکے اپنے تئین سوڈان کے وسط تک پہونچایا - اور شہر خرطوم کو (جو نیو بیا کا دارالخلافہ ہی) اپنا صدر قرار دیکر محفوظ اور مستحکم کرلیا - مہدی کو خبر ہوئی - وہ اپنے اُن ہی جانباز پیرونکی کثیر جماعت لیکر گارڈن کیطرف متوجہ ہوا جو اکثر لڑائیون مین زمانہ کو شمع دیرد الوں کے معرکے دیکھا چکے تھے جو زندہ رہنیسے مرنیمین زیادہ لطف پاتے تھے جو مرنے پر مرتے تھے

ان نقلون کو ٹامس رو کے سامنے پیش کیا تو ٹامس رو کو اصل تصویر کی شناخت مین بڑی دشواری پیش آئی۔

ٹیورنیر اپنی چشم دید بیان کرتا ہے کہ شاہجہان اپنی رعایا پر ایسی حکومت کرتا ہے جیسے کوئی باپ اپنے بال بچون کی نگرانی کرتا ہے اور جان و مال کی حفاظت و حراست اپنی دل و جان سے کرتا ہے۔

اور مورخ ڈالاوالی ۱۶۲۳ء مین رقم طراز ہے کہ شاہجہان کے عہد دولت مین سارے لوگ اپنی اوقات امن چین سے شریفون کی طرح بسر کرتے ہین اور جان و مال کی حراست بھی انکو حاصل ہے۔ اور اُسی مورخ کا بیان ہے کہ ہندوستان کے لوگ ایک بڑے ٹھاٹ سامان سے رہتے ہین اور شان و شوکت کے دکھانے اور جاہ و حشمت کے جتانے پر مرتے ہین۔

منڈوسلو کا بیان ہے کہ آگرہ شاہجہان کے زمانہ مین اصفہان سے دوگنا تھا چنانچہ اس مین عمدہ عمدہ بازار اور عجیب و غریب دکانین اور نہایت کثرت سے حمام اور بکثرت کاروان سرائین موجود ہین اور یہہ شاد آبی اور آبادی صرف ان مقامون مین محدود نہین ہے جہان خود بدولت تشریف فرما ہین بلکہ بڑے بڑے سیاح ان شہرون کی شاد آبی اور سرسبزی بڑی

گذرنے بعد وادی سمعی کی مین مینے ایک عجیب و غریب نئی بات دریافت کی۔ مینے ایک دریا دیکھا کہ جسمین ایک سلسلہ کوہ سی سترہ ہزار فیٹ سی انیس ہزار فیٹ تک بلند ہی باسٹھ ندیان گرتی ہین۔ اس ملک کی قدیم حالات دیکھنے سے مجھے معلوم ہوا کہ ایک عربی جغرافیہ دان مسمی سعید الدین نے جو چودھوین صدی عیسوی مین ہوا ہی اُسکو نہایت عمدگی اور صحت کی ساتھ بیان کیا ہی۔ اس جغرافیہ دان کا بیان ہی کہ خط استوا جبل القمر کو قطع کرتا ہی۔ ان پہاڑون سے بہت سی ندیان نکلکر مغرب کیطرف ایک دریا مین گرتی ہین یہہ دریا ایک بڑی جھیل مین جاکر گرتا ہے

آخرکار گارڈن کا بھی وہ ہی انجام ہوا جو بکس کا۔ عربون نے قلعہ خرطوم فتح کرلیا اور گارڈن مارا گیا۔ انگریزی اور مصری کمک بھی عربونکی سامنے پڑگئی تھی ہزار خرابی واپس آنا پڑا اور بہت نقصان اٹھایا

حیرت سے بیان کرتے ہین جو دور و دراز صوبون مین
واقع ہین اور معذلک ان صوبون کی آبادی اور
زرخیزی کو بھی ایک مبالغہ سے بتاتے جاتے ہین۔
اور شہر دہلی کی نسبت مسٹر ہنٹر کا قول ہی کہ وہ عظمت
وشان مین روے زمین کی دارالخلافتون سے اورنگ زیب
کے عہد مین گوی سبقت لیگیا۔ اور دہلی کی آبادی کے
آثار و علامات جنوب و شمال اور مغرب کی جانب
آٹھ آٹھ دس دس کوس تک پائے جاتے ہین۔
اور اُسکی مردم شماری کا حال اگرچہ ہمکو صحیح نہین معلوم
ہوا مگر یون قیاس ہوسکتا ہے کہ جس بادشاہ نے
اُسکو اپنا دارالسلطنت قرار دیا تھا اُسکے ہمرکاب
حالت سفر مین دس لاکھ فوج کی بھیڑ بھاڑ رہتی
تھی جو ۱۸۹۱ء کے کلکتہ اور بمبئی جیسے آباد شہرون
کی مردم شماری کی برابر بلکہ کچھ زیادہ ہے تو ایسے
بادشاہ کے دارالخلافت مین کیا پچاس لاکھ سے آدمی
کم آباد ہونگے۔ ضرور زیادہ آباد ہونگے۔

ہندوستان کی آبادی اور شاد آبی کے بارہ مین
جو ہمنے اہل یورپ کے نظاریر پیش کیے ہین وہ محض
ان لوگون کے واسطے ہین جو فرنگیون کی باتون پر
فریفتہ ہین ورنہ کچھ ضرورت نہین تھی کیونکہ یہان
کے مورخون کی شہادت اس بارہ مین کافی ووافی ہی۔

اور اس جھیل سے نیل ابیض نکلکر
مصر کی جانب روانہ ہوتا ہی یہہ بیان
بالکل ٹھیک ہی (اہل یورپ کے تمنیے
تلاشین اہل اسلام عرب کی پورانی
تحقیقین ہین البرٹ جھیل کو عربی
جغرافیہ مین بحیرہ غزالان لکھا ہی)
۱۸۹۰ء مین شہر لندن کی بعض
بازارون کو وہان کے ڈکیتون اور
بدمعاش لوگون نے بعد اشتہار
دینے لوٹ کے چند لاکھ روپیہ کی نقدی
اور سامان لوٹ لیا اور پولس کی
بے نہایت کوشش سے باقی شہر لوٹ
سے باز رہا اور بدمعاشون کا جتھہ متفرق ہوا
چند سال سے انگلستان کے غیر متعصب
گروہ نے جو مذہب کے بارہ مین
غور کیا اور اصول اسلام کو قرآن
مجید کے انگریزی ترجمہ اور دیگر کتب
مترجم سے جانچا۔ اور ہنود کے مت
کو برہمنون اور بودہون کی پوتھیون
سے سوچا سمجھا اور جرمن کے مشہور
عالم سنسکرت میکس مولر نامی کے تصنیفات

بابری خاندان کی یہہ چیزین سوائے صفحات تواریخ کے صفحہ روزگار پر چند صدی یادگار رہین گی - بابر کا باغ شہر آرا - اور جہانگیر کا باغ جہان آرا شہر کابل مین اور شالامار باغ ڈل کنارہ پہاڑ کی بلند سطحہ صاف کئی ہوئی زینہ کی انداز پر سات طبقہ کا باغ جسکے ہر طبقہ مین سات منزلہ مکان کی طرح زینہ کے ذریعہ سے بلندی پر چھڑہ کر ڈل کنارہ سے سیاح داخل ہوتے ہین اور ہر طبقہ مین ضرورت کے موافق عمارات اور حوض اور فوارے اور نہج اور آب شار اور ہر قسم کے میوے اور پھول پھل کے درخت ہین جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے اور نشاط باغ اور چنار باغ سری نگر دارالحکومت کشمیر مین اور شاہجہان کا آرام باغ اکبر آباد مین اور بیگم کا باغ جو جہان آرا بیگم بنت شاہجہان کی طرف منسوب ہے اور باغ قدسیہ بیگم اور عالمگیر کی بیٹی روشن آرا کا باغ دہلی مین - اور بابر کا مقبرہ کابل مین اور ہمایون کا مقبرہ دہلی مین جو نواب حاجی بیگم زوجہ بادشاہ ہمایون نے بنوایا ہے - اور اکبر کا قلعہ اکبر آباد اور الہ آباد مین اور ایوانات شاہی فتحپور سیکری مین اور اکبر کا مقبرہ اکبر آباد مین اور جہانگیر کا مقبرہ لاہور مین اور شاہجہان اور تاج محل کا مقبرہ اکبر آباد مین اور عالمگیر کا مقبرہ اورنگ آباد دکن مین اور شاہجہان کی

سے اُنکی عقاید کی حقیقت پر آگاہی پائی اور مذہب کنفیوشیش (چینی مذہب) کی اُسکی کتب سے تحقیق کی اور پارسیون کے دین کی زردشت کی تصنیف کتاب ژندپاژند سے خوب چھان بین اور قدیم سریون کی مذہب کی تحقیق و تدقیق اُنکی مقدس کتاب مسمّی المرصّی تیرس آف ایسس اور زمانہ حال کی تصنیف بک آف مارمین سے حتی الامکان خوب کی تو اس گروہ کے سردار مسٹر کو کلم نے

لہ امریکا مین اسلام مسٹر الیگزنڈر ہیل روسیب ایم اے ملک امریکا کے رہنوالے جو سلطنت متحدہ امریکا کی جانب سے جزائر فیلپائن مین سفیر تھے اونہونے ضمن مسٹر کوئیلیم کی بعد تحقیق مذاہب کے اسلام قبول کیا اور اپنے ملک مین نہایت سرگرمی سے اشاعت اسلام کی سعی فرماتے ہین اور ایک کمیشن ہندوستان سے بھی بطلب اہل امریکا کی اشاعت اسلام کے واسطے غیر مبرہ نہ ہوگا امید ہے کہ امریکا کے لیے تعصب آدمی تو اور اسلام کو دل و جان سے قبول فرمائین اور اب سطح مکلم لیم مین مسٹر چوبین تو مسلم اپنے ملک مذکور مین سرگرم اشاعت توحید و اسلام ہین -

لہ اور شالامار باغ لاہور مین اور حسن و باغ الہ آباد مین -

موتی مسجد اکبر آباد کے قلعہ مین اور جامع مسجد دہلی اور آگرہ مین اور قصر شاہی (قلعہ) اور اُسکی عمارتین سنگ مرمر کی اور دیوان خاص و عام دہلی مین اور عالمگیر کی عمارات شاہی اورنگ آباد مین اور مساجد اجودھیا متصل فیض آباد اور بنارس اور متھرا اور بندرابن اور اوجین مین اور سنگ مرمر کی مسجد دہلی کے قلعہ مین اور سنگ موسی کی مسجد اور نہر بہاپور مین - یہہ عمارات اور بہت عمارات عالیشان اس زمانہ کی قابل دید ہین اہل اسلام کے عہد کی عمارات جل پھر کر ندیکھہ سکو تو آثار الصنادید اور تاریخ تمکین اور تاریخ تعمیرات اور دیگر کتب تواریخ کا ملاحظہ کرو جن کے دیکھنے سے عقل دنگ رہجاتی ہے -

ایجاد گیند آتشی - اکبرنامہ مین مرقوم ہے کہ اکبر شاہ نے ایک گیند آتشین ایجاد فرمائی تھی جو تاریک رات مین مثل تارہ کی چمکتی تھی اور اُس سے اندھیری رات مین خوب گیند کھیلی جاتی تھی (شاید یہہ وہ مصالحہ ہوگا جو آجکل گھڑی کے ڈیل وغیرہ پر جمایا جاتا ہے جسسے تاریک شب مین سوئی کا مقام اور وقت معلوم ہوجاتا ہے)

ایجاد چسن خانہ - آئین اکبری مین مرقوم ہے کہ

اسلام کے اصول کو دیگر مذاہب کے مقابلہ مین مثل کوہ ہمالہ کے استوار اور مانند سورج کے تارون مین روشن پاکر عیسائیت کو چھوڑ اور دیگر مذاہب سے مونہہ موڑ اسلام قبول کیا اور دسمبر ۱۸۹۱ء مین ۷۴ آدمی سے زیادہ مسلمان ہوچکے ہین اور روز بروز زیادہ ہوتے جاتے ہین - اور شہر منچسٹر اور ڈبلن اور لندن مین بعض شخصون نے دین اسلام کو مذہب حق بعد تحقیق کے یقین کرکے تسلیم کرلیا اور ان شہرون مین دو انجمن اسلامی قایم ہوئے - اللہم زد فزد -

طرز معاشرت

اہل انگلستان کی خاندان بنسب کے عہد مین سنہ ۱۴۱۷ء سے سنہ ۱۸۹۲ء تک

وقت طعام - غذا تو اس عہد مین

اکبر کے عہد دولت سے خس کی ٹٹیون اور خشخانہ کا ایجاد ہوا - اور ایرانی اور تورانی امیرون نے اُس سے سرد ملک کا سا فائدہ اوٹھایا -

ایجاد شورہ سے پانی سرد کرنا

ایجاد شورہ سے پانی سرد کرنا - اور شورہ سے گرمی کے موسم مین پانی سرد کرنے کا اختراع ہوا اور برف بھی کوہ شمالی ہمالیہ سے ہرشخص لانے کا مجاز تھا اور جو لاتا تھا وہ بڑا فائدہ اوٹھاتا تھا -

نئی ترکاریان

نئی ترکاریان - چقندر - شلغم - پیاز - سیب - ناشپاتی - انگور - خربزہ - آلوچہ - نارنگی - وغیرہ سرد ملکون سے اور انناس - وتاڑ - وغیرہ تر ملک سے اور خرما - کھجور - قہوہ - (کافی) وسنا وغیرہ ملک عرب سے اور تمباکو - وآلو - وغیرہ امریکا سے اور صبر (ایلوا) سقوطرے جو افریقہ مین ہے اور چائے چین سے اول ملک آسام کے صوبہ کچار مین اُسکی کاشت ہوی - اور کرم کلہ - وگوبی - وغیرہ ہندوستان مین اہل اسلام کے عہد مین آئے -

مخترعات

مخترعات - شاہ اکبر کے مخترعات سے ایک یہہ تھا کہ چار بڑی بڑی کشتیان جمنا کے پانی مین بنوائی تھین اور ہر کشتی مین چار چار طاق دو طبقے نہایت خوبی کے ساتھ بلند بنوائے تھے اور اُن کشتیون کو آپس مین ایسا وصل کیا تھا کہ وہ چاردن طاق

وہی تھی جو سابق کی طرز معیشت مین مذکور ہوی - لیکن جاج دوم کے عہد مین دمصدار لوگ دن کو تین یا چار بجے اور رات کو سات بجے خاصہ نوش فرماتے تھے - اور آئینہ فرنگ مین ہے کہ آجکل الوالد کو باسی کھانا کھاتے ہین چولہا نہین سلگتا -

پوشاک

پوشاک - تاریخ مین مرقوم ہے کہ ملکہ ایلزبتھ کے زمانہ سے جارج سوم کے جلوس کے ابتک شرفا کے لباس کی یہہ صورت رہی کہ سر پر تکنی اونچی اونچی ٹوپیان - گردن مین نیچے لمبے لمبے شلوکے جنکے دامن گھٹنون تک ہوتے تھے اور اُنکے اوپر چوڑے چوڑے کلف دار دامن کے نخلی یا ریشمی کرتے - ٹانگون مین گھٹنون تک پایجامے - پاؤن مین جوتون کی ایڑیان اونچی - اور انکے بکلسون مین کبھی کبھی ہیرے مگر اکثر اوقات

ایک دوسرے کے محاذی واقع ہوتے تھے۔ اور
دو دو کشتیون مین اُن چارون کشتیون سے ایک اور
طاق نہایت خوشنما بنجاتا تھا۔ اور اُسکے سبب سے
کشتیون کے درمیان مین ایک حوض مثمن (شش پہلو)
نمایان ہوتا تھا اور منجملہ اُسکے ایجادون دوکانون
اور بازارون کی آرایش کشتیون مین جو پانی پہ
تیرتی تھین اور دہلی سے اکبرآباد تک ایک شہر
کی مانند حالت میں خرید و فروخت حضر کی طرح ہوتی
تھی گویا ایک بازار آراستہ دریا مین تیرتا جاتا ہے۔
اور اسی طرز پر شاہی باغ باغبانون نے سطحہ آب پر
ترتیب دیئے تھے کہ پانی پر تیر کر ہر جگہ پہونچ جاتے تھے۔
اور اکبر کے مخترعات سے ایک ایسا پل تھا کہ جو پانی
کے سطحہ پر تیرتا ہوا بنا تھا کہ جہان چاہین وہان لیجائین
اور نصب کردین۔
اور ایک تین منزلہ محل پانی پہ تیار کرایا تھا کہ وہ
ہر جگہ تیر کر جا سکتا تھا اور اُسکے تختون کو ایسا جوڑ
کیا تھا کہ دیکھنے والون کو ایک لکڑی کا بنا معلوم ہوتا
تھا (کشمیر مین اوسی طرز پر کھیتی اور باغات وغیرہ
جاری پانی پر آجکل ہوتی ہین اور زراعت و باغ چوری جاتے ہین)
اکبرنامہ مین مرقوم ہے کہ ممالک محروسہ کے آدمی
تین گروہ پر منقسم تھے ایک اہل دولت۔ اُسمین

شیشے کے نگ جڑے ہوتے تھے
اور عورتون کی پوشاک مین ایک
چیز عجیب و غریب ہوتی تھی یعنی
پھولے پھولے سائے جنکے نیچے
حلقے لگے ہوتے تھے یہہ گھومدار
سائے تو اب انگلستان کی اشراف
زادیون مین ایسے عام ہو گئے
ہین کہ انکی تشریح کی کچھہ ضرورت
نہین ہے۔ ایک گھر کی لڑکیون
کا یعنی بہنون کا ایک ہی طرح کا
لباس ہوتا ہے اس سے ہر ایک
شخص بخوبی پہچان سکتا ہے
کہ ایک خاندان کی ہین (مردون
کی پوشاک مین آجکل سر پہ چھجے دار
ٹوپی گلے مین کرتے اُسپر جاکٹ
اور اُسپر کوٹ ٹانگون مین پتلون نیچے
پتلون پاؤن مین بوٹ) —
مردون کے سر پہ جارج چہارم کے
زمانہ تک عورتون کی مانند لمبے لمبے
بال ہوتے تھے اور ولیم چہارم کے
عہد مین شل کم مویان کتردان بال

خاندان

خاندان شاہی اور امراد وزرا اور تمام سپاہ - دوم اہل سعادت اُسمین حکما و علما و صدور و سادات اور مشایخ و قضات و شعرا اور تمام فضلا اور اشراف سوم اہل مراد - اُسمین اصحاب حسن صورت اور اہل نغمہ اور ساز وغیرہ شامل تھے -

امور سلطنت

امور سلطنت کو چار قسم پر تقسیم کیا تھا ایک توپخانہ و ترتیب اسلحہ و آلات حرب اور وہ کام جن مین آگ کو دخل ہے - اور اُسکا نام سرکار آتشی تھا - دوم باورچی خانہ و اصطبل و فیل خانہ و شترخانہ وغیرہ - وہ سرکار ہوائی تھا - سوم شربت خانہ و جریان انہار اور جو پانی کی طرف منسوب تھے وہ سرکار آبی تھے - چہارم زراعت و عمارت و قواعد خالصہ وغیرہ وہ سرکار خاکی - اور اہل کار سرکار آتشی کا لباس (دردی) سرخ تھا اور آبی کا سفید و قس علی ہذا -

ہنود کی موت مین شایستگی

ہنود کی موت مین شایستگی - آئین اکبری مین مرقوم ہے کہ شایستہ مرنے کے طریقے ہنود کے نزدیک چند تھے - ایک کھانے اور پینے کو موقوف کر دیتے تھے یہانتک کہ رفتہ رفتہ مرجاتے تھے دوم گائے کا گوبر کثرت سے جمع کرکے اُسکا لحاف اور بچھونا بناتے اور سوکنے کے بعد اُسمین لیٹکر پیرون کیطرف

ہوتے تھے - (اور اب اس انداز کے ہین جس مقدار کے آجکل دیکھتے ہو یعنی آگے کے بال ایک انچہ یا اُس سے کچھ زیادہ اور پیچھے کے ایک انچہ یا اُس سے کچھ کم - اور آجکل بعض شوقین لیڈیان مثل مردون کے کتروان بال رکھنے لگی ہین) اور جارج چہارم کے وقت تک عورت اور مرد دونون بالون مین بکنی ملتے تھے اور خوبصورتی کے واسطے مصنوعی بال بھی سر پر لگاتے تھے (جیسے آجکل سونگ مین ڈاڑھی اور سر کے بال لگاتے ہین) انگلستان بلکہ کل یورپ مین یہہ دستور ہے کہ جو عورتین ترک دنیا کرکے باخدا ہونا چاہتی ہین وہ شوہر نہین کرتی ہین اور قومی خدمت مین اپنی عمر بسر کرتی ہین یعنی بیمارون کی تیمارداری اور زخمیون کی مرہم پٹی اور اُنکا سیدہ لباس ہوتا ہے اور چوگوشیہ

ترک دنیا عورتون اور انکا لباس

آگ دلوا کر جل مرتے تھے۔ سوم اپنے تئین برف مین ڈالکر مرجاتے۔ چہارم جہان دریا گنگا بہت سی شاخین ہوکر سمندر مین گرتا ہے وہان ڈوب کر مرنا پسند تھا۔ پنجم الہ آباد کے قریب جہان گنگا جمنا ملتے ہین چھری سے خودکشی کرنے کو اچھا جانتے تھے (حکمت کا باعث جانتے تھے لیکن ان تمام خودکشی کے اقسام کا انتظام اہل اسلام نے کیا تھا جنکا ذکر اوپر مذکور ہوا)۔

تذکرہ غونیہ مین مرقوم ہے کہ شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر نے اپنے میر منشی رائے چندربھان کی سفارش سے بعد حکم دینے انہدام مندر بنارس کے یہہ فرمان جاری کیا کہ ہم اپنا حکم منسوخ کرتے ہین اور آئندہ کے لیے ممانعت ہے کہ کوئی بتخانہ توڑا جاوے اسکے مسجد تعمیر نہو۔

نرخ گیہون فی روپیہ تین من اٹھارہ سیر۔ اور جو اور چنے فی روپیہ پانچ من۔ اور گھی دو روپیہ کا دس آٹھ من۔ اور برف روپیہ کی دو سیر سے پانچ سیر تک۔ اور باقی اجناس کی تفصیل آئین اکبری مین مسطور ہے۔

اسباب اشاعت اسلام ہنود نے اسلام کو چند وجہ سے قبول کیا منجملہ انکے ایک یہہ ہے

دو بیرونی سر پر باندھتے ہین اور ایک بڑے بڑے دانون کی تسبیح انکی کمر سے لٹکتی ہوتی ہے۔

چہرہ پر کاجل کے ٹیکے۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانہ مین یہہ رسم و رواج نہایت عجیب و غریب تھا کہ تمام مُنھ پر کاجل کے ٹیکے لگاتے تھے چنانچہ گولڈاسمتھ شاعر نے ایک کتاب مین اس رسم کی بڑی ہجو ملیح کی ہے۔ اور ایک چینی مسافر کی طرف سے اُسکے کسی دوست کو خط لکھا ہے اور اُسمین یہہ فقرہ بھی لکھا ہے۔ کہ ایک نقشہ انگریزی چہرہ کا بھی بطور تحفہ کے خدمت شریف مین ارسال کیا جاتا ہے یقین ہے کہ اس گورے گورے مُنھ پر سیاہ سیاہ کاجل کے ٹیکے دیکھکر بہت خوش ہوجیگا۔ اب انگلستان مین یہہ نرالا رسم و رواج نکلا ہے۔

مردم شماری۔ تواریخ پینگ

کہ اسلام ذاتون کے پاکنڈھ سے ممتاز ہے یعنے
اسمین ذاتون کا امتیاز نہین - بعد قبول اسلام
کے سب برادر برابر کے ہوجاتے ہین - دوسرے
کھانے پینے کی چھوت سے پاک وصاف ہے -
اسلام مین یہہ بات نہین ہے کہ حیوانون کے
گوبر اور موت سے پرہیز نہو (جیسے پنچ گویہ کا پیوتر
ہونا جو گائے کے گوبر موت دودھ دہی گھی سے
بنایا جاتا ہے اور سادون کی پوتر کے دن پاپ سے
پاک ہونے کے لیے سب پیتے ہین اور یہ کام
والے کو اپنی برادری مین شامل کرنیکو پلاتے
ہین - اسکو پراشچت کہتے ہین) - اور پنچ قوم
کے چھونے کی چھوت مانی جائے مسلمان ہونے
کے بعد ہر قوم کا انسان ایک دسترخوان پر بلا امتیاز
قوم کے کھانا پیتا ہے اسلام نے مومن کے
پس خوردہ کو شفا قرار دیا ہے -

تیسرے اسلام ایک خدائے پاک کی اطاعت
اور عبادت کی ہدایت کرتا ہے اور عبادت اور
عادت مین ہر شخص کو سیدھی راہ اور ایک قانون
پر چلاتا ہے - بخلاف ہنود کے کہ جسمین ہر گروہ
کے واسطے پوجا جدی ہے اور تیتیس کروڑ دیوتا
پوجے جاتے ہین - پس یہی وجوہ مذکورہ بالا

اور جام جم مین مرقوم ہے کہ ۱۸۰۱ء
مین انگلستان کی مردم شماری
خانہ مین اسی لاکھ (آٹھ ملیان)
تھی اور ۱۸۱۱ء مین پچانوین
لاکھ اور ۱۸۲۱ء مین ایک کرور
دس لاکھ اور ۱۸۳۱ء مین ایک کرور
بیالیس لاکھ سترہ ہزار گیارہ آدمی
تھے اور وقایع نگار انگلستان
مین ہے کہ مارچ ۱۸۶۱ء مین
دو کرور ترانوین لاکھ چونتیس ہزار سات سو اٹھاسی آدمی کی
آبادی شمار مین آئی اور کتب
جغرافیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ
۱۸۹۱ء کی مردم شماری مین
تین کرور پچیس لاکھ آدمی تھے
اور اب ۱۸۹۱ مین ساڑھے تین کرور
کے قریب ہین -

آبادی و شادابی - آجکل انگلستان
کی سرزمین نہایت سرسبز اور
آباد ہے اہل اسلام کے میاحوں
کا قول ہے حضو صفائیں کا بیان ہے

آبادی و شادابی

بڑے سبب ہین کہ جس سے ہزارہا ہندو مسلمان ہوگئے اور ہوئے جاتے ہین۔

چوتھے نیچ قوم (شودر) اور کوری چمار تو اس وجہ سے مسلمان ہوگئے کہ انکو اونچ قوم برہمن وچھتری وغیرہ ذلیل وخوار قرار دیتے تھے۔ اور بھیٹ وبیگار لیتے تھے۔ اور اونچ قوم کے عقلمند لوگون کی بے بسی اور بے کسی کو اسلام سے دیکھکر اپنی غلیظ بہری نکھی نہین اٹھا سکتے اور جو اونچ ہی چیز نکھی اوچک لیجائے تو چھین نہین سکتے مسلمان ہوکر ایک خدائے قادر کو معبود جاننے لگے۔ (اور اب جانے جاتے ہین)۔

پانچوین مسلمانون کے فیاضانہ برتاؤ اور بے انتہا داد و دہش سے ہندوون کے نیچ اور اونچ قوم کے دلسین اسلام کی محبت کا بیج بویا جسکی وجہ سے ہر قوم کے ہنود آبائی تقلید کو چھوڑ اسلام کی سیدھی راہ پر آگئے چنانچہ فیروز شاہ نے اس امر کو اپنی سوانح عمری مین مفصل بیان کیا ہے۔

چھٹے صحت درست ہونا بعض شاہی درباروں مین ہر نوع کے حصول اعزاز سے محروم قرار پایا اس باعث سے اعزاز طلب لوگون کے

کہ کوئی میل خالی نہوگا کہ گاؤن نہو۔ اور کوئی پڑاؤ نہوگا کہ شہر نہو غرض کہ ایک بالشت بھر زمین آبادی سے نہ بچی ہوگی۔ اور پہاڑ کا نشیب و فراز تک سب آباد ہے۔ یا کھیت یا زراعت یا عمارت یا باغات۔ جگہ جگہ نیچے اوپر دریا ٹیمس کی نہر جاری۔ اپنے اپنے احاطہ سڈول سے بنے ہوئے مثل جدولون کے نظر آتے ہین۔

شہر لندن انگلستان کا پایہ تخت ہے (تاریخ مین مذکور ہے کہ جارج سوم کے آخر عہد تک لندن مین وہ شور وغل اور دھوان کثرت سے ہوتا تھا کہ حضرت بادشاہ سلامت لندن جیسے شہر کو چھوڑ کر باہر زراعت مین تشریف لیجاکر مسرت اور تفریح حاصل کرتے تھے دنیا مین اب اس سے بڑا دوسرا شہر نہین اندازا کچھ کم چار لاکھ

لندن

گروہ کے گروہ مسلمان ہوگئے - چنانچہ ابتک معزز
خاندانون کو القاب و خطاب راجگی اور کنور اور
ٹہاکر اور رانا اور چودھری اور میان اور خان
وغیرہ سے یاد شاد کرتے ہین -
ساتوین - ہندو اور مسلمانون کے باقصبانہ
میل جول سے وہ اثر ہوا کہ جسکے سبب سے بہادر
راجپوت وغیرہ بطوع و رغبت مسلمان ہوگئے
اور یہہ واقع اکبر اعظم کے زمانہ کا ہے -
آٹھوین - ہندو اپنی زمین بچانے کیواسطے مسلمان ہوگئے
نوین - دعات اسلام جیسے شیخ بہاء الدین ملتانی
شیخ فریدالدین شکر گنج - خواجہ معین الدین چشتی -
شاہ سید ہمدانی - شاہ فریدالدین کشمیری - سید
مسعود سالار غازی - شاہ مدار مکن پوری - امام
ناصرالدین جالندہری - میان میر داتا گنج بخش لاہوری
خواجہ قطب الدین بختیار کاکی - شاہ نظام الدین
دہلوی - شاہ شرف الدین قلندر - خواجہ علی احمد
صابر - خواجہ شمس الدین ترک - شاہ سلیمان تونسوی
شیخ سلیم چشتی فتحپوری وغیرہم رحمت اللہ علیہم ابی کشف کرامت
اور نہایت خوش اخلاقی اور جادو بیانی سے
ہند مین اشاعت اسلام کی -
دسوین وہ علماء واعظ دعات اسلام کا ایک گروہ جو

آدمی کی آبادی ہے ایک اخبار مین
دیکھا تھا کہ اگر شہر کی سڑکین ملیی
کیجاوین تو کلکتہ سے پشاور تک
ہوون تخمیناً چار کروڑ روپیہ اسکی
صفائی کا صرف ہے بارہ ہزار
جوان پولس کے ہین - شہر کی
عظمت اور آدمیون کی کثرت
اسپر قیاس کرلو - کہ شہر مین ریل
آمد و رفت ہے - اوپر ریل نیچے ریل اور
ریل کا یہہ حال ہے کہ یہہ گئی وہ
آئی - اور بعض جگہہ پر چار چار
ریلین یک ساتھہ چلتی ہین -
ایک کو چھوڑ ہے - کئی پھاٹک اسمین
قریب چودہ سو ریل کے روزانہ
جاتی ہین انمین سے ایکہزار ریل
دن مین نکلتی ہین اور چار سو رات
کے وقت - راستہ مین کمپنی کی
گاڑیون کے سوا جنمین ڈاکمیو
کہتے ہین جو دو منزلہ ہین - اور
گنتی سے یہ ہین مثلاً تیل والے کی
ریل - روئی والے کی ریل - غرض

نوگزے اور پنج پیر کے نام سے مشہور خاص و عام ہے جنکی قبرین اکثر مقام مین موجود ہین - دیکھو نوگزے اور پنج پیر کی وجہ تسمیہ مین لکھا ہے کہ آغاز اسلام مین کسی مقام پر آٹھ محافظ اور ایک واعظ اور کسی جگہ چار محافظ اور ایک واعظ دعوت اسلام کیا کرتے تھے (جن کے وعظ و پند سے لاکھون بت پرست موحد مسلمان ہوگئے) جب نومین سے کوئی شہید ہوتا تو اُسکی علیحدہ قبر بنا کر نوگزہ پیر مشہور کیا جاتا ورنہ عہد اسلام ہند مین نوگز کا آدمی کہان ہوتا تھا - اور جو کوئی پانچ مین سے راہ خدا مین مرتا تو پنج پیر مشہور ہوتا گیا ہے ۱۱ ہوین جو بھوکے ماں باپ اپنی اولاد کو فروخت کر دیتے تھے اُنکو مسلمان خرید کر اسلام کے موافق تربیت کر مسلمان بنا لیتے تھے -

۱۲ بارہوین وہ خارج شدہ ہندو جنکو برادری ذات سے نکالدیتی تھی وہ مسلمان ہوکر ایمانی بھائیون مین بھائی ہو جاتے تھے -

۱۳ تیرھوین جو ہندو مسلمان مستورات سے تعلق رکھتے تھے وہ اپنے مذہب کو ترک کر مسلمان ہو جاتے تھے -

۱۴ چودھوین - جو ہندو عورات مسلمان مردون سے

ہر تاجر کی ریل بخود علحدہ علحدہ ہے - سوائے ریل کے بگھیون کے مارے راستہ چلنا مشکل - بڑی دقت سے آدمی اسطرف سے اُسطرف جاتا ہے (اور جارج دوم کے زمانہ مین سڑکون پر گاڑی کی راہ علحدہ بنی ہوئی تھی اور پیادون کے چلنے کی بیکھہ علحدہ اور ان دونون کے درمیان مین ایک قطار لکڑیون کی حد فاصل ہوتی تھی مگر ایک لکڑی کو دوسرے سے بڑا فاصلہ ہوتا تھا - جاڑون مین تو بڑی پھسلش ہوتی تھی کہ جو گاڑی سڑک پر نکلتی تھی اُسکی ٹکر سے غلیظ کیچڑ کی چھینٹین اُڑ اُڑ کر بڑی دور پھینکتی تھین) اب سڑکین بہت وسیع ہین دونون طرف بازارون پر پتھر کی تختہ بندی ہے - بیچ مین کہین آدمی پتھر کا کھڑا کہین لکڑی کا گھوڑا - شہر مین بعض سڑکون پر

تعلق رکھتی تھین وہ اپنے دین کو چھوڑ چھاڑ
مسلمان ہوجاتی تھین۔
۱۵ پندرھوین۔ جو مسلمانون اور ہندوؤن کے میل جول
سے اولاد ہوتی تھی تو وہ مسلمان شمار مین ہوتی تھی
۱۶ سولھوین جو ایام قحط سالی مین ہنود اپنے بچون
کو پرورش کی غرض سے مسلمانون کو دیدیتے تھے
وہ بچے بھی مسلمان ہوجاتے تھے۔
۱۷ سترھوین بعض وہ عورات جو کم عمری مین بیوہ
ہونے اور عقد ثانی کی ممانعت سے آوارہ ہوجاتی
تھین وہ بھی اکثر اسلام اختیار کرلیتی تھین۔

معظم شاہ ملقب بہادر شاہ عرف شاہ عالم اول ۱۱۱۹ھ سے ۱۱۲۴ھ تک

اعظم شاہ نے احمد نگر مین تاج شاہی زیب سر کیا
اور معظم شاہ نے کابل مین تخت شاہی کو رونق
فرمائی۔ اور حسب قول دو بادشاہ در اقلیم نگنجند
ہر مدعی نے اپنے دعوی کے فیصلہ کو تلوار کے حوالہ
کیا اور مقام جاجو پر بڑی خونریز لڑائی کی اور
اعظم شاہ معہ اپنے بیٹون کے مارا گیا۔ اور سن
جلوس مین جود حیصورہ وغیرہ کے سرکشون کو سزا
دیکر مطیع کیا۔ اور جب محمد کام بخش نے بہادر شاہ کی

بجلی کی روشنی ہے (اور ۱۸۰۸ء
مین اول مرتبہ لندن کی بازارون
مین گیاس کی روشنی آغاز ہوی)
گھر گھر نلہ اور بلند مکانون پر پانی
کی کل۔ آگ لگنے کی حفاظت کے
واسطے کل مکانات کا اندر سے
پٹا و لکڑی کا۔ باہر سے دیوار
اینٹ اور پتھر کی شہر مین ہوا خوری
کو باغات۔ اور میدان جسکو وہان
پارک کہتے ہین بیچ مین دریاے ٹیمس
کہ عرض اسکا تخمیناً پانسو قدم کی
برابر ہوگا۔ اسمین بسبب قرب
سمندر کے مد و جزر ہوتا ہے ٹیمس
کے جا بجا گھاٹ بنے ہوے ہین۔
(گویا تالاب کی کیفیت دکھارہے ہین)
اسمین ہزارون کشتیان اور
جہاز دور دور سے آکر لنگر کرتے ہین
جنسے معلوم ہوتے ہین۔

بلند مکان پر چڑھنے کا طریق ان مکانون کے
راہیل ہوتے ہین جو نہایت بلند اور
عمدہ مکان ہین اُن مین اوپر جانے کا

فرمانبرداری سے انکار کیا اور نصیحت نہین
مانی تو ۱۲۰۱ھ ۱۷۸۶ع مین حیدر آباد کے قریب سخت
لڑائی ہوئی اور زخمی ہوکر گرفتار ہوا جب
دونون بھائی ملاقی ہوئے تو بہادر شاہ نے
نہایت تاسف سے فرمایا کہ میری یہہ خواہش
نہ تھی کہ آپکو اس حالت مین دیکھتا کام بخش
بھی درجواب یہی کلمہ کہکر جان بحق ہوگیا۔ اور
داور خان دکن کے صوبدار نے مرہٹون کے راجہ
ساہو کو جو مقید ہوکر جانب شاہی سے رہا کیا
گیا اُسکو معہ اُسکی قوم کے دکن کے چوتھائی
لگان پر ملازم اور اپنا معاون کر لیا۔
۱۲۱۱ھ ۱۷۹۶ع مین بہادر شاہ پنجاب کو سکھون کی
سرکوبی کے واسطے روانہ ہوا اور انکو مار کر
کوہ سوالک کے درون مین بند کر دیا اور ملک
کو انکے دست تعدی سے نجات دی۔ سکھ
مسجدون کو مسمار اور ملاؤن کو ذبح اور آدمیون
کو قتل اور ملک کو غارت کرتے تھے سکھون
کے فرقہ کی بنیاد بابا نانک کے عہد مین مشہور نانک
فقیر نے ڈالی تھی جو پندرھوین صدی مین
ہوا تھا اُسکا باپ کھتری تھا۔ اور نانک شاہ
سید حسن رض درویش نامی صاحب کمال کی خدمت

یہہ قاعدہ ہے کہ ایک مختصر کوٹھری
مین چند اشخاص کو بٹھا دیتے ہین
اور ایک رسی کو دروازہ بند کرکے
حرکت دیتے ہین وہ کوٹھری خود
بخود اوپر چلی جاتی ہے۔ جو شخص
جس درجہ کا ہوتا ہے اُسمین
اوتارتے چلے جاتے ہین اسمین
یہہ منفعت ہے کہ آدمی زینے
کی چڑھنے کی زحمت سے بچا جاتا ہے
اور جب اوترتا تو یہی انداز ہے۔

لندن مین ندکوری۔ لندن
مین اکثر سپاہی پنشن خوار
سند یافتہ بازارون مین بطور
ندکوری کہڑے رہتے ہین جو چیز
جہان بیچنا منظور ہوا نکو اجرت
دیکر بیچنے کو بھیجدیتے ہین پہونچ جاتی ہے

لندن مین شمع۔ تمام
رات شمع المخصوص لندن مین
کثرت پانی برستا ہے لیکن بطور پہوار
اور کہرا پڑتا ہے۔ یہانتک کہ
اندھیرا مثل رات کے ہوجاتا ہے

توحید سے فیضیاب ہوا۔ اور اُسنے حقایق و معارف پر مطلع ہوکر اہل تصوف کے اقوال کو پنجابی زبان مین موزون کیا جسکے مجموعہ کا نام گرنتھ ہے۔ نانک شاہ نے ہنود اور اہل اسلام کو ایک رنگ مین رنگنا (ایک کرنا) چاہا لیکن اُسکے جانشین تفرقہ انداز ہوئے۔

۱۱۲۴ھ / ۱۷۱۲ء مین بہادر شاہ نے بیمار ہوکر اپنی عمر کے اکھترویں برس وفات پائی یہہ بادشاہ ذی علم اور باتدبیر و عاقل تھا۔

معزالدین جہاندار شاہ

بہادر شاہ کی وفات کے بعد تخت کی بابت اُسکے چار بیٹون مین باہم لڑائی ہوئی لیکن معزالدین نے ایک بڑے سردار نواب ذوالفقار کی مدد سے فتح پائی اور باقی تینون بیٹے نیرمیت سرکردی سے مارے گئے اور معزالدین جہاندار شاہ کے لقب سے ملقب ہوا لیکن بسبب عیاشی اور کمینہ پروری کے ارکان دولت اُس سے ناراض ہوگئے۔ اور سید حسین علی اور سید عبداللہ نے بہادر شاہ کے پوتے فرخ سیر کو جو بنگالہ مین حکمران تھا آمادہ جنگ کرکے جہاندار شاہ اور ذوالفقار کو شکست دی۔ اور جہاندار شاہ نے ایک برس ۱۱۲۵ھ / ۱۷۱۳ء مین

اور اکثر مکانون مین دن کو بھی شمع روشن رہتی ہین۔ اور آفتاب کئی کئی دن مین نظر آتا ہے۔

آگ بجھانے کی کل ۔ لندن مین بارہ منزلہ تک ہر مکان مین آتش زدگی کے لیے پانی کے نل لگے ہین اور ایک ایک آہنی کل آتش زدگی کے ذرو کرنے کو ہر تہانہ کے روبرو رکھی ہے اور آدمیون کے اوترنے کو سیمین کپڑے کا جھولا لگا ہے۔

بازارمین پاخانہ ۔ لندن اور پیرس دارالسلطنت فرانس مین پاخانے بازارون مین بنے ہین اور لوگون کو وہان جانا پڑتا ہے۔

سواری اور روشنی ۔ جارج دوم کے عہد مین انگلستان کے لوگون کو بجز (ایک خاص سواری تھی) بہت پسند تھا۔ اور رات کو مشعلچی مشعلین روشن کرکے سواری کے آگے آگے چلتے تھے کہ بازارون مین گلی کے تیل کی

بادشاہت کی اور سن مذکور مین اپنی جان دی۔

فرخ سیر بادشاہ

سنہ ۱۱۲۵ھ سے سنہ ۱۷۱۹ء تک

فرخ سیر نے فتحیاب ہوکر سید عبداللہ کو وزیر اور سید حسین کو امیر الامرا کیا اور سید حسین علی کو راجہ اجیت سنگھ کی تنبیہ کے لیے جسنے جودھپور کی مسجد مین گھوڑا باندھا تھا تعمیر کرائے تھے روانہ فرمایا۔ سید نے راجہ کی خوب گوشمالی کی اور اسنے بہ رضا خود اپنی لڑکی کی شادی بادشاہ کے ساتھ سنہ ۱۱۲۷ھ مین بڑی دھوم سے کردی اور سنہ ۱۱۲۸ھ مین عبدالصمد نے بحکم شاہی بندا سکھون کے پیشوا پر جو حاملہ عورتون کا اسقاط حمل کرتا تھا اور وحشیانہ ظلم کا مرتکب ہوتا تھا فتح پائی اور اسکو عدم کی راہ دکھائی اور جب سید عبداللہ و حسین علی نے اپنے زور کی چالون سے فرخ سیر کو شطرنج کا بادشاہ بنالیا اور تمام قلمرو مین اپنی مرضی کے احکام جاری کرائے۔ تو بادشاہ نے انکے دفع کرنے کی فکر کی مگر کامیاب نہوا سیدون نے سنہ ۱۱۳۱ھ ۱۷۱۹ء مین اس بدنصیب

اندھی روشنی ہوتی تھی اور اچھی طرح راستہ بھی نہین سوجھتا تھا۔

طریق فروخت اشیاء

طریق فروخت اشیاء۔ آجکل یورپ مین دستور ہے کہ ہر چیز پر قیمت کا ٹکٹ ہوتا ہے حتی کہ ترکاری اور میوہ پر جو چھوٹے چھوٹے گلدانون مین ہوتے ہین اور مع گلدان کے فروخت ہوتے ہین ورنہ علیحدہ شے کو کاغذ کی تھیلی مین لپیٹ کر دیتے ہین۔

فروخت اخبار

فروخت اخبار۔ لڑکیان اور لڑکے یورپ کے ریلون اور بازارون مین اخبارات بہت بیچتے ہین اور لئے لئے پھرتے ہین اور اسیطرح میوہ وغیرہ بھی۔

طریق ملاقات

طریق ملاقات۔ یورپ مین شرفا کا دستور ہے کہ جسکی ملاقات کرنا منظور ہوتی ہے بذریعہ خادم کے اُسکے پاس ٹکٹ بھیجدیتے ہین وہ بذریعہ چٹھی کے طلب کرلیتا ہے

تعطیل

تعطیل۔ یورپ مین سنیچر کے دن

بندوں کو قید کر کے قتل کرا دیا اور رفیع الدرجات اورنگ زیب کے پوتے کو زیب اورنگ کیا پس یہہ چار ماہ مین مسلول ہو کر مر گیا۔ اور اُسکے بعد اُسکے بھائی رفیع الدولہ کو تخت نشین کیا لیکن اسنے بھی تین مہینے کے بعد ملک عدم کی راہ لی

روشن اختر محمد شاہ

سنہ ۱۱۳۱ھ ۱۷۱۹ء سے سنہ ۱۷۴۸ء تک

سنہ ۱۱۳۱ھ ۱۷۱۹ء مین روشن اختر شاہ عالم کا پوتا ملقب محمد شاہ کو سید عبد اللہ اور حسین علی نے تخت نشین کیا۔ اور ان چند غزل دنصب کے سبب یہہ سید بادشاہ گر مشہور ہوئے۔ سیدون کی حکومت دوسرے امیرون کو شاق گذرتی تھی خصوصاً نظام الملک ترکی نژاد کو جو بعد کو حیدر آباد کی ریاست کا بانی ہوا۔ اور سعادت علیخان کو جو شاہان اودھ کا مورث تھا۔ ان دونون نے باہم اتفاق کیا۔ اور نظام الملک دکن مین کہلم کہلا باغی ہو گیا اور سنہ ۱۱۳۲ھ ۱۷۲۰ء مین اسنے سید دلاور خان کی فوج کو برہانپور کے نزدیک اور عالم علی کی فوج کو بالاپور صوبہ برار مین شکست دی۔ جب سید حسین علیخان نظام الملک کے مقابلہ کو

دوپہر سے تعطیل ہو جاتی ہے اور اتوار کی شام تک کوئی کچھ کام نہین کرتا۔ اور شام کے وقت باغات اور دریا کی سیر کرتے ہین یہی حال انگلستان کا ہے۔

قانون انسداد ہنگامہ پردازی ۳

قانون انسداد ہنگامہ پردازی۔ سنہ ۱۷۱۵ء مین قانون انسداد ہنگامہ پردازی جس مین یہہ حکم لکھا تھا کہ جب بارہ آدمی سے زیادہ کسی مقام پر جمع ہون اور ایک وقت معین مین متفرق نہو جائین تو سرکاری سپاہی اُنکی جمعیت کو پراگندہ و منتشر کر دین نافذ ہوا۔

قانون ہفت سالہ ۳

قانون ہفت سالہ۔ اور جارج اول ہی کے عہد مین قانون ہفت سالہ جاری ہوا جسکا یہہ مفاد تھا کہ پارلیمنٹ سات برس سے زیادہ نہین اجلاس کر سکتا۔ سنہ ۱۷۶۵ء مین امریکا مین ایکٹ اسٹامپ جاری کرنا چاہا لیکن ارادہ اجرائے مین بڑا کشت و

خود بادشاہ کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا تو اثنائے راہ مین باہمی سازش سے میر حیدر ترکی نے کٹار سے اُسکا کام تمام کیا جب حسین علیخان کے قتل کی خبر غیرت خان اُسکے بہانجے کو پہونچی تو تین ہزار سوار سے بادشاہ کے قتل کو روانہ ہوا شاہی توپخانہ سے اوسپر گولون کی بوچھار اولون کی مانند ہوئی اور غیرت خان میدان جنگ مین مقتول ہوا - اور ۲۲ رمضان سنہ مذکور مین جمعہ کے روز نو مرتبہ زلزلہ آیا عمارات دہلی کو اُس سے بڑا نقصان پہونچا اور چالیس روز تک متواتر آتا رہا سنہ ۱۱۳۳ھ مین سید عبد اللہ اپنے بہائی حسین علیخان کے قتل کی خبر سنکر فوج سوار کا دارما ہانتی روپیہ مقررہ کہ نوے ہزار فوج سے آگرہ دہلی کے درمیان آمقابل ہوا - اور شکست کھاکر گرفتار ہوگیا - بادشاہ نے اُسکی جان بخشی فرمائی - اور بجائے سید عبد اللہ کے محمد امین کو وزیر اعظم دہلی پہونچکر سنہ ۱۱۳۳ھ مین مقرر فرمایا لیکن وہ چند روز بیمار ہوکر مرگیا اور بجائے اُسکے نظام الملک آصف جاہ سنہ ۱۱۳۴ھ مین

سنہ مذکور مین نمود نامی شخص نے ایک مذہب باطنی ایجاد کیا اور نمود معہ مذہب نابود ہوگیا -

خون ہوا - آخر کار ایکٹ مذکور منسوخ کیا گیا -

قانون آزادی کیتھولک سنہ ۱۸۲۹ء

قانون آزادی کیتھولک -

مین جارج چہارم کے عہد مین قانون آزادی فرقہ کیتھولک جو غلامی سے بدتر حالت مین اپنی زندگی بسر کرتا تھا - جاری ہوا - اور ایکٹ کارپوریشن اور ایکٹ ٹسٹ جو چارلس دوم کے عہد سے نافذ ہوا تھا اور کیتھولک پر نہایت دشوار اور شاق تھا منسوخ ہوا -

قانون اصلاح - سنہ ۱۸۳۲ء

قانون اصلاح -

مین قانون اصلاح محکمہ عوام بعد رد وقدح کے نافذ ہوا - اس سے تین تبدیلین آئین سلطنت مین پیدا ہوئین - اول جن قصبات اور دیہات مین ایسے لوگ کم تھے جو پارلیمنٹ کے واسطے ممبر منتخب کر سکتے یا اگر ایسے لوگ بقدر یا بقید تھے تو وہان کے متوطن نہین تھے اُنسے پارلیمنٹ وکیل بھیجنے کا حق

وزیر ہوا۔ اور اپنی عہد وزارت مین عمدہ کام انجام دیا جب بادشاہ کو آرام طلب اور عیش دوست دیکھا اور نوجوانون کو شاہ کا مشیر اور اپنی کارروائی کا مخالف پایا تو وہ ۱۱۳۶ھ ۱۷۲۳ع مین وزارت سے استعفا دیکر دکن روانہ ہوا۔ اور اپنی خودمختاری کی بنا ڈالی۔ اور سنہ مذکور مین دمدار تارہ برج دلو مین نمودار ہوکر بارہ روز تک آتشکار رہا ۱۱۳۷ھ ۱۷۲۴ع مین نظام الملک نے دکن مین مبارز خان کو جو بادشاہ کے ایما سے لڑا تھا شکست دی اور مبارز خان کا سر مبارکبادی کے طریق پر بادشاہ کے دربار مین روانہ کیا اور حیدرآباد کو دارالریاست قرار دیا اور نفر بہیٹ اور تحفہ تحائف سے بادشاہ کو خوش رکھا۔ لیکن مرھٹون کو اپنی طرف مائل کیا اور بادشاہ کی جانب سے بھڑکایا جب مرھٹون نے مالوہ کی لوٹ شروع کی تو ۱۱۴۳ھ ۱۷۳۰ع مین محمد خان بنگش مالوہ کا صوبہ مقرر ہوکر اُجین گیا لیکن مرھٹون کی غارت گری سے وہ عاجز ہوا اُسکی تغیری کے بعد جے سنگھ سوائی دہان کا صوبہ ہوا۔ اور باجی راؤ مرھٹہ جے سنگھ کا ہم مذہبی کی وجہہ سے مددگار ہوگیا۔ اور پھر جے سنگھ کی سفارش سے مالوہ کی صوبہ داری

سلب ہوگیا دوم جو قصبات کہ سترھوین صدی مین ترقی کرکے اول درجہ کے شہر ہوگئے تھے اونہین اب اول مرتبہ استحقاق دیا گیا کہ اپنی طرف سے ممبر یعنی وکیل مقرر کرکے پارلیمنٹ مین بھیجین۔ سوم پارلیمنٹ مین رائے دینے کا حق اوسط درجہ کے لوگون مین زیادہ تر عام کردیا گیا۔ اہل شہر اور قصبات مین سے یہہ حق اون لوگون کو دیا گیا جو سو روپیہ سالانہ یا اسسے زیادہ کرایہ کے مکان کے مالک تھے یا اسقدر کرایہ کے مکان مین رہتے تھے۔ اصلاح مین یہہ حق اون لوگون کو عنایت ہوا جنکے پاس سو روپیہ سالانہ نکاسی کی زمینداری تھی یا جو کم سے کم پانسو روپیہ سالانہ لگان دیتے تھے۔

قانون آزادی غلامان ۱۸۳۳ع مین قانون آزادی غلامان جھپاس برس کی بحث و تمحیص کے بعد نافذ ہوا۔

قانون آزادی غلامان۔

باجی راؤ کو عطا ہوئی - اس سال برف دہلی
مین کوٹھون اور مکانون پر بکثرت گری اور
سردی کی شدت سے پانی ہر برتن مین برف
کی صورت یخ ہو جاتا تھا اور جب ۱۱۴۹ھ ۱۷۳۶ء مین
باجی راؤ غاصب مالوہ نے اکبرآباد کے گرد و نواح
مین لوٹ مار شروع کی تو خود بادشاہ اُسکی گوشمالی
کے واسطے دہلی سے روانہ ہوا - اور مرھٹون
کے واپس ہونیکی خبر سنکر دارالخلافت کو واپس
گیا - اب مرھٹون نے چارون طرف سے ہاتھ
پیر پھیلائے صوبہ گجرات کو غارت کیا اور صوبہ
الہ آباد کو لوٹ مار کر برباد کیا اور خود باجی راؤ
دلی کے دروازہ کے سامنے ۱۱۴۹ھ ۱۷۳۶ء مین آموجود
ہوا لیکن حاکم اودھ سعادت خان نے مرھٹون
کے اُس حصہ فوج کو جو مابین جمنا اور گنگا لوٹ
کھسوٹ رہی تھی شکست دیکر بھگا دیا اور یہہ
خبر سنکر باجی راؤ نے کالکا کے جاتریون اور
مینا بازار کی دکانون کو لوٹ دکن کی راہ لی -

نادر شاہ

جسطرح ہندوستان کی سلطنت شاہی خاندان
کے عیش دوست ہونے سے طوائف ملوکی مین
پڑی تھی اسیطرح ایران کی بادشاہت خاندان

اور بیس کرور روپیہ غلامون کے
آقاؤن کو اُنکے نقصان کی مکافات
مین دیا گیا مگر اسپر بھی اونھون
نے غلامون کو مطلقاً نہین آزاد
کیا بلکہ یہہ شرط کرلی کہ سات برس
تک یہہ اور ہماری خدمت کرین
مگر پھر یہہ تجویز ہوی کہ اس مدت
زایدہ مین دو برس کی تخفیف کیجائے
اور ۱۱۴۳ھ ۱۷۳۰ء مین آٹھ لاکھ غلام
پانچ برس کی خدمت زایدہ کے
بعد آزاد کیے گئے -

تغیر قانون غربا ۱۱۴۳ھ ۱۷۳۰ء مین

قانون تکفل غربا اور مساکین مین
بہت سے تغیرات واقع ہوے -
کچھ مدت پیشتر سے غربا اور مساکین
کی پرورش کے واسطے سات کرور
روپیہ سالانہ رعایا سے لیا جاتا تھا
مگر اس روپیہ خیرات مین سے اکثر
روپیہ ایسے مردون اور عورتون
کی پرورش مین ضایع ہوتا تھا جو
قوی اور توانا ہوتے تھے مگر محنت سے

تغیر قانون غربا

سفوی

صفوی کے آرام طلب ہونے کے باعث سے زوال پذیر ہوئی تھی - ناسخ التواریخ وغیرہ مین مسطور ہے کہ جب ایران پر افغانون نے حملہ کیا اور اصفہان دار السلطنت تک چھین لیا اور شاہ حسین رضؓ والئی ایران اور اُسکی اولاد کو قتل کر ڈالا - تو شاہ حسین رضؓ کی نسل کا ایک لڑکا طہماسپ نام باقی رہا تھا اُس نے بحیرہ خزر کی ساحل کی قومون مین پناہ لی اونہون نے اُسکی حمایت نہایت گرم جوشی سے کی - اُنمین ایک سردار نہایت دل چلا اور فن سپہ گری مین پورا نادر نام تھا - اُس نے اپنی سعی و لیاقت سے سپہ سالار ہوکر پھر اصفہان کو افغانون سے چھین لیا اور حملہ آورون کو نکالکر روم اور روس سے مصالحہ کرلیا - جہانکشای نادری مین مرقوم ہے کہ جب نادر شاہ نے جملہ حملہ آورون کی مہمات سے انفراغ حاصل کیا تو ملک سے کنارہ کشی اختیار کرنی چاہی لیکن کل امرا اور سپاہ نے اُسکو اپنے امن اور چین کے لیئے اپنا بادشاہ تسلیم کیا اُسنے سپاہ کی رضا و رغبت سے بادشاہ ہوکر اپنا لقب نادر شاہ رکھا -

اور افغانون کے حملہ کے انتظام مین نادر شاہ نے قندھار پر بیس دن کے محاصرہ مین اور ہرات - اور اونہین ایام مین اُسکے لڑکے رضا قلی میرزا نے

جی چراتے تھے - اب جو قانون اس باب خاص مین جاری ہوا اُسکے بموجب خاص خاص مقامات پر جو غربا کی خبر گیری کے واسطے کمیٹیان مقرر تھین، اونپر سرکار کی نگرانی ہوگئی اور یہہ حکم ہوا کہ جو فقیر محنت کرنے کے قابل ہین اُنکی اعانت اور پرورش ہرگز نہ کیجائے ہان اگر وہ خیرات خانون مین جاکر اپنی بسر اوقات کے موافق کچھ کرین تو کیا مضایقہ ہے -

آغاز قانون مینوسپل ۱۸۳۵ء مین مینوسپل ایکٹ جاری ہوا - جسے انگلنڈ اور ویلس مین جن کونسلون سے انتظام بلدو قصبات متعلق تھا اُنکی درستی اور اصلاح ہوئی - اور کونسلون مین ممبر مقرر کرنے کے مستحق وہ لوگ قرار دیے گئے جو سرکار کو محصول دیتے تھے اور بکار خود آزاد تھے اور اون ممبرون کو اختیار دیا گیا کہ اپنے زمرہ سے

بلخ فتح کیا اور شاہ بخارا کو دریاے اکسیس پر شکست دی - محاصرہ قندھار کے وقت نادر شاہ نے ۱۷۳۸ء ۱۱۵۱ھ مین دربار دہلی سے اپنے مخالف افغانون کا اخراج ملک ہند سے چاہا تھا - دربار دہلی نے اس درخواست کے قبول کرنے مین لیت ولعل ہی نہین کیا بلکہ نادر شاہ کی نادر شاہی بھی تسلیم کرنے مین تامل کیا - جب درخواست کے جواب مین ایک زمانہ گذر گیا تو اُس نے ایک ایلچی تساہل وغفلت کی شکایت مین دہلی روانہ کیا لیکن جلالآباد پر سفیر مع ہمراہیون کے مارا گیا پس اُسکا معاوضہ ضروری ہوا اور کابل اور غزنی کی طرف متوجہ ہوا اور کابل کے صوبہ دار کو لکھا کہ تم مہمانداری کے سامان کرو مجکو محمد شاہ کا ملک لینا منظور نہین ہے بلکہ سرکش افغانون کی گوشمالی مقصود ہے لیکن کابل کا صوبہ دار برسر جنگ ہوا اور شکست کھاکر پشاور بھاگ آیا - نادر شاہ نے کابل پر قبضہ کیا - اور بعد انتظام کے ہند کی راہ لی - حاکم پشاور کو تھوڑے مقابلہ کے بعد شکست دیکر اٹک تک پہونچا - اور کشتیون کے پل سے عبور کر پنجاب مین داخل ہوا لاہور پر خفیف مقاتلہ کے بعد قابض ہوگیا - اور نادر نامہ مین

مجسٹریٹ یعنی وہ حاکم جسسے شہر بن کا انتظام متعلق ہوتا ہے مقرر کرین

قانون محصول غلہ ۱۸۴۱ء مین قانون محصول غلہ منسوخ کیا گیا - اور سخت محصول کی بجاے فی سات من آٹھ آنہ محصول باقی رکھا - تو بھی تجارت کو ترقی اور ملک کو فائدہ کم ہوا -

قانون محصول غلہ -

۱۸۵۸ء مین ایک قانون ہندوستان کی اصلاح کے واسطے جاری ہوا اور دوسرا یہودیون کے پارلیمنٹ مین داخل ہونے کے باب مین نافذ ہوا - اُس قانون کی رو سے ایک یہودی بیرن رتھچایلڈ نامی اہل لندن کی طرف سے محکمہ عوام کا ممبر (وکیل) مقرر ہوا - (لیکن اہل ہند ابتک اس نعمت عظمی اور موہبت کبری سے محروم ہین اور دیکھیے کب تک رہتے ہین)

مباحث پارلیمنٹ ۱۷۷۴ء سے محکمہ امرا اور محکمہ عوام کے مباحثے

مباحث پارلیمنٹ -

مرقوم ہے کہ لاہور سے جمنا کے کنارہ تک بے روک
ٹوک چلا آیا - محمد شاہ نے اول تو غفلت شعاری
کی اور جب سر پر آ بنی تو اپنی ٹوٹی پھوٹی فوج
لیکر مع نظام الملک کے کرنال پر جا مقابل ہوا -
اور سعادت خان برہان الملک لڑنے کو بھڑ گیا
ایرانی فوج تجربہ کار نے خفیف مقابلہ کے بعد
شکست دیکر سعادت خان کو اسیر کر لیا - نواب
سعادت خان نے بایماے محمد شاہ کے ایک
عہدنامہ نادر شاہ کو لکھدیا کہ وہ دو کرور روپیہ لیکر
واپس چلا جائے - اور وہ آمادہ واپسی بھی ہو گیا
تھا لیکن سعادت خان نے بسبب نہ پانے عہدہ
امیر الامرائی کے جسکا وہ اپنے آپ کو مستحق تصور
کرتا تھا نادر شاہ کو زیادہ لالچ دلایا اور دہلی آنے پر
آمادہ کیا - نادر شاہ محمد شاہ کو ہمراہ لے دہلی میں
داخل ہوا - اور شاہی محلوں میں دونوں شاہوں
نے نزول کیا - اور عید الضحیٰ کے روز خطبہ نادری
مسجدوں میں پڑھا گیا - شروع شروع میں
تو نادر شاہ محمد شاہ کے ساتھ بڑے اخلاق سے
پیش آیا اور رعایا کے ساتھ بھی رعایت کی اور
خوب انتظام اور امن و امان رہا - دوسرے روز
رات کو یہہ مشہور ہوا کہ نادر شاہ مارا گیا - اس خبر کے

اخباروں میں چھپنے آغاز ہوے
لیکن اُس زمانہ میں آجکل کیطرح
وقائع نگار پارلیمنٹ کی تقریریں
حرف بحرف نہیں قلمبند کرتے تھے
بلکہ اُنکا لب لباب لکھ لیتے تھے
اور اپنے گھر پر آکر یاد سے اُن
تقریروں کو پورا کر لیتے تھے -

محصول تجارت کی اقسام

انگلستان میں مال تجارت پر دو قسم
کا محصول لگایا جاتا ہے ایک یہہ
کہ بعض اشیا تجارت اور ملکوں سے
انگلستان میں آتے ہیں اونپر جو
محصول لگایا جاتا ہے اوسے کسٹم
کہتے ہیں - دوسرے یہہ کہ بعض
اشیاء تجارت خود انگلستان میں
بنتی ہیں اُنپر جو محصول لگایا جاتا
اوسے اکسایس کہتے ہیں -

تبدیل التقویم - جارج دوم کے
عہد میں تقویم سال و ماہ میں تغیر
عظیم پیدا ہوا بدیں تفصیل کہ
جسطرح بعضی گھڑی بہت سریع السیر

سنتے ہی ہندؤن نے نادرشاہ کی فوج کا
قتل شروع کردیا اور سات سو قزلباش مقتول
ہوا باوجودیکہ کرنال کی لڑائی مین تین قزلباش
مقتول اور بیس زخمی ہوے تھے اور جناب نادرشاہ
فجر کے وقت قلعہ سے ہنگامہ فرو کرنے برآمد ہوا
تو اوسپر سنگ و خدنگ و تفنگ کی بوچھار کی
پس نادرشاہ نے بھی غصہ مین آکر قتل عام
کا حکم دیا - یہہ قتل دو پہر دن تک رہا علی خزین
کا مقولہ ہے جو اُسکی سوانحہ عمری مین مرقوم ہے
القصہ نادرشاہ نے اٹھاون دن دہلی مین رہکر
واپسی کی تیاری فرمائی اور ایک عہدنامہ محمدشاہ
سے لکھایا جسکی رو سے صوبہ کابل اور لاہور
اور سندھ وغیرہ اٹک کے مغربی کنارہ کے
ملک ایران مین شامل ہوگئے اور تخت طاؤس
اور قیمتی جواہر اور چند کرور روپیہ لیکر اور محمدشاہ
کو دوبارہ تخت پر بٹھاکر ۱۱۵۲ھ ۱۷۳۹ء مین روانہ
ایران ہوا - اور آٹھ برس کے بعد نادرشاہ
مشہد کے قریب فتح آباد واقع خراسان مین
مارا گیا - اور اُسکا ملک چند حصون پر منقسم ہوگیا
اور اُسکا ایک افسر افغان احمدخان درّانی جو
پہلے ابدالی کہلاتا تھا قندھار مین تخت پر بیٹھ گیا -

ہوجاتی ہے اور اوسیطرح یورپ
مین سنہ مین بھی کئی روز زیادہ
ہوگئے تھے - اسکی تعدیل اور تسویہ
کے واسطے ۱۷۵۲ء سے گیارہ دن
کی تنقیص کی گئی اور ستمبر کی تیسری
تاریخ کو چودھوین قرار دیکر سال
وماہ کا حساب درست کرلیا - یہہ
تغیر پوپ گرگری نے ۱۵۸۲ء مین
ملک اطالیہ مین کیا تھا اور جو کہ
جارج دوم کے عہد مین یہہ طریقہ
جدید انگلستان مین جاری ہوا لہذا
اسے طریقہ جارجیہ کہنے لگے - اسی
تغیر کے سبب سے انگلستان کی تقویمون
مین عید ولادت حضرت مسیح کے
دو دن لکھے جاتے ہین یعنی یوم العید
باعتبار حساب قدیم اور یوم العید
بنا بر طریقہ جدید - مگر اہل روس اب تک
اوسی قدیم طریقہ کے موافق سال و
ماہ کا شمار کرتے ہین -

نئی خزین - جارج اول کے زمانہ
مین انگلستان مین یہہ باتین نئی رائج

اور اپنا لقب احمد شاہ رکھا - دربار دہلی نادر شاہ کی آمد و شد مین خواب غفلت سے بیدار تو ہوا لیکن اُسکی خود فراموشی کا عالم دور نہوا - عیش مین چستی اور انتظام ملکی مین سستی برتتا رہا اور امور مذکور کی بدولت مرھٹون کی طاقت بڑھ گئی صوبہ خود مختاری کا دم مارنے لگے ۱۷۴۱ء مین روہیلون کا عروج ہوا - اور جیکو اب روھیلکھنڈ کہتے ہین علی محمد افغان اوسپر متصرف ہوگیا - ۱۷۴۸ء مین احمد شاہ درانی نے اپنے مغربی صوبون کے انتظام سے فارغ ہوکر مشرقی صوبون کی طرف توجہ کی اور ہند کے انتظام مین خلل دیکھکر دہلی کی جانب روانہ ہوا لیکن اُسکو شہزادہ احمد اور وزیر قمر الدین نے سرہند کے مقام پر شکست دیکر پس پا کیا - اٹک کے مغربی کنارہ کا ملک پھر دہلی مین شامل ہوا - وزیر قمر الدین جنگ مذکور مین اپنے خیمہ مین نماز پڑھتے گولے کی ضرب سے جان بحق ہوا - اور سن مذکور مین محمد شاہ نے بیمار ہوکر تیس برس کی تخت نشینی کے بعد وفات پائی اور نظام الملک نے بھی اسی سن مین ملک عدم کی راہ لی -

احمد شاہ ابن محمد شاہ

ہوئین - آلہ مقیاس الحرارت اور ریشم بافی کی کل اٹلی سے انگلستان مین آئی اور چیچک کے ٹیکہ کا تجربہ پہلے جانورون پر پھر مجرمون پر بطور امتحان کیا گیا - اور سیسے کی حروف اول مرتبہ ڈھالے گئے -

اور آلہ مقیاس الحرارت کا موجد یورپ مین فیرن ہیت کو لکھا ہے -

فرقہ منہڈسٹ - جارج دوم کے عہد مین فرقہ منہڈسٹ (اصولی) حادث ہوا اور فرقہ مذکور کا بانی وزلی نامی تھا جو مدرسہ عالیہ آکسفرڈ کا تعلیم یافتہ تھا -

ابتدائے نہر - ۱۷۵۵ء مین اول مرتبہ انگلستان مین نہر کھودی گئی (ہند مین اہل اسلام کی بدولت نہرین بہت پہلے سے جاری ہین)

جوا - جارج دوم کے زمانہ مین قمار بازی (جوا) بہت شدت سے ہوتی تھی مرد اپنے دوستون کے جلسے مین اور عورتین اپنے گھرون مین جوا

سنہ ۱۱۶۱ھ سنہ ۱۷۴۸ع سے سنہ ۱۱۶۷ھ سنہ ۱۷۵۴ع تک

سنہ ۱۱۶۱ھ سنہ ۱۷۴۸ع مین احمد شاہ نے تخت نشین ہو کر صفدر جنگ صوبہ دار اودھ کو وزیر مقرر فرمایا جو کہ صفدر جنگ کے صوبہ کے شمالی حدیر روہیلون کا زور تھا صفدر جنگ نے استیصال اُنکا چاہا اور قایم خان کو اُنکے مقابلہ کے واسطے روانہ کیا وہ میدان جنگ مین مارا گیا اور روہیلے فتحمند ہوے سنہ ۱۱۶۲ھ سنہ ۱۷۴۹ع مین احمد شاہ درانی پھر ہند پر حملہ آور ہوا اور بطریق مصالحہ لاہور سے واپس گیا سنہ ۱۱۶۳ھ سنہ ۱۷۵۰ع مین وزیر صفدر جنگ نے احمد خان بنگش پر یورش کی اور نرمیت اودھائی اور بنگش مذکور نے الہ آباد اور بکھنو تک کامیابی حاصل کی لیکن وزیر نے سنہ ۱۱۶۴ھ سنہ ۱۷۵۱ع مین سورجمل جاٹ راجہ بھرت پور اور سردار مرھٹہ کو متفق کر کے جسمین ہولکر ملہار راؤ بھی تھا بنگش کو شکست دی لیکن درحقیقت اس استمداد سے اپنی کمزوری مخالف قومون پر ظاہر کر دی سن مذکور مین نظام الدولہ ناصر جنگ ولد نظام الملک صوبہ دار حیدرآباد دکن جسکی زندگی مین مرھٹہ مردہ رہے فرانسیس کے اشارہ سے ارکاٹ مین مارا گیا

کھیلا کرتی تھین اور ایک رات مین گنجفہ یا چوسر مین لاکھ روپیہ کی ہار جیت تو کچھ بات نہ تھی (اب بھی میلون مین چند قسم کا جوا ہوتا ہے اور کسی چیز پر چٹھیان ڈالنے کا تو کل یورپ مین رواج ہے جو ایک قسم کا باعتبار ہار جیت کے جوا ہے۔

ناچ - جارج دوم کے عہد مین ناچ کے جلسے گھرون مین بھی رہتے تھے اور کچھ مکان علیحدہ بنے ہوے تھے جسکا جی چاہتا تھا وہان جاکر اپنے دوست آشناؤن کے ساتھ مجلس عام مین ناچتا تھا اور باجا بجتا جاتا تھا (اور آجکل ناچ گھر اور محفل عام مین ناچنے والے اسطرح ناچتے ہین کہ ایک عورت اور ایک مرد خواہ اجنبی ہو خواہ غیر اجنبی ایک دوسرے کی کمر مین ہاتھ ڈالکر اور بدن کے سامنے کا حصہ

اور بجائے اُسکے اُسکا بڑا بھائی سید محمد صلابت جنگ جانشین ہوا
۱۱۶۵ھ ۱۷۵۲ء مین پھر احمد شاہ درانی لاہور پر حملہ آور
ہوا اور معین الملک صوبدار لاہور چار مہینے تک
اُسکا سخت مقابلہ کرتا رہا اور دہلی کو قاصد روانہ
کرکے بادشاہ سے خواہان امداد ہوا لیکن دربار
دہلی عیش طلبی اور ہند کی آب وہوا کے پورے
متاثر ہونے کے بدولت جنگ سے خایف اور
لرزان تھا۔ روانگی مدد مین تساہل کیا۔ معین الملک
نے شکست کھائی اور درانی اپنی جانب سے
معین الملک کو لاہور کا صوبدار کرکے کابل کو روانہ
ہوا اور لاہور اور ملتان پھر درانی کے ماتحت ہوا۔
احمد شاہ اور صفدر جنگ وزیر مین باہم نزاع
اندرونی کدورتون کی وجہ سے ہوا اور نزاع
کی ابتدا یون ہوئی کہ وزیر نے بادشاہ کے
منھ چڑھے خواجہ سرا کو بلا وجہ قتل کرادیا تھا
۱۱۶۶ھ ۱۷۵۳ء مین بادشاہ نے وزیر کا انتظام قلعہ
باہر کر وزیر کے مکان کی طرف توپین لگوادین
وزیر بھی جاٹون کو ہمراہ لے عازم جنگ ہوکر
خوب لڑا اور پرانی دلی کو جاٹون سے خوب
لٹوایا۔ القصہ وزیر صوبہ اودھ اور الہ آباد پر
مصالحہ کرکے ۱۱۶۷ھ ۱۷۵۴ء مین لکھنؤ کو روانہ ہوا۔

چسپان کرکے دونون شخص
پیرون کو اسطرح حرکت دیتے
ہین کہ ایک گت معلوم ہوتی ہے
اور شوقین سنے اور دیکھنے والون
کو حیرت مین ڈالتی ہے۔ اور
راقم الحروف (محمد تراب علی) کو
بھی ۱۸۸۴ء مین مجبوراً اس قسم
کے جلسہ دیکھنے کا اتفاق چاندکی
چودھوین رات سمندر کی سیر اور
دخانی جہاز مین ہوا کہ جسکے بیان سے
شرمندہ ہوتا ہون اور توبہ کرتا ہون
یورپ اور امریکا مین عورت اور
مرد مین زیادہ ناجایز تعلق کا سبب
ایشیا وغیرہ سے وقوع مین آنے
کا عورتون کا بے پردہ پھرنا اور
بے روک ٹوک مخلی بالطبع ہوکر
یگانہ اور بیگانہ سے ملنا ہے اور
ایشیا اور افریقہ وغیرہ مین جن قبیلون
مین پردہ نہین ہے اور عورت و
مرد مین بے پردہ ملنا جلنا ہے ان مین
یہی آفت مذکورہ موجود ہے۔

وزیر کے رقیب عماد الملک نظام الملک کے پوتے نے جاٹون کا استیصال چاہا اور مرصٹہ ہولکر ملہار راؤ اور جے آپا سندھیہ اپنی مدد کو بلایا۔ سب نے ملکر تاخت و تاراج شروع کی بادشاہ عماد الملک سے ناراض ہوا۔ عماد الملک ناعاقبت اندیش نے ہولکر کو اشارہ کر کے بادشاہ کو قید کرا دیا۔ اور عزیز الدین خلف معز الدین جہاندار شاہ کو تخت نشین کر کے عالمگیر ثانی کا خطاب دیا اور احمد شاہ کی آنکھون مین سلائی کر دی۔ اسطرح مسلمانون کی طاقت کم زور ہوتی گئی اور غیر قومون کی قوت ترقی پذیر ہوئی۔

اتفاق و نفاق

اتفاق و نفاق کی نظیر انسان کے بدن ہی مین خود موجود ہے دیکھو جب دونون ہاتھون کا زور ایک سو ہو گا تو امید کامیابی قوی ہے اور اگر مخالف اطراف مین ہو گا تو امید کامیابی معدوم۔

عالمگیر ثانی ولد جہاندار شاہ

سنہ ۱۷۵۴ء سے سنہ ۱۷۵۹ء تک

عماد الملک غازی الدین وزیر بد نہاد اور بد انتظام تھا جب وہ بادشاہ کو ہمراہ لیکر پنجاب کی فتح کو روانہ ہوا تو رسالہ داغ سین کے سوارون نے

کیونکہ عورت اور مرد کا مخلا بالطبع میلان ایسا ہے جیسے آگ بارود کا اور جن ملکون مین باعتبار مردم شماری کے عورتین مردون سے زیادہ ہون اور خوشی خواہ ہون اور ایک مرد کو جایز نکاح ملکی قانون طرز معاشرت نے ایک ہی عورت کے ساتھ تا دام حیات عورت تجویز کیا ہو اون مین ناجایز تعلق کا ہونا غیر ممکن ہے۔ کیونکہ عورت کو مرد سے اور مرد کو عورت سے ہم بستر ہونے کی نیچری (فطرتی) طور پر ایسی ضرورت ہے جیسے ستہ ضروریہ یعنی کھانے اور پینے وغیرہ کی اور انگلستان بھی اون ہی ممالک مین سے ہے جنکا اوپر ذکر ہوا۔ اور وہان پر عورتین باعتبار مردون کی مردم شماری کے زیادہ ہین۔ پس اس ناجایز امر کے دور کرنے کی تجویز انگلنڈ رسل و پنجیورپ اور امریکا سے یہہ کی ہے کہ ایک مرد کے واسطے موافق شریعت

قابو پاکر وزیر کو قید کر بے عزت کیا - بادشاہ بھی وزیر سے خایف تھا اہل رسالہ کو اطلاع دی کہ اگر تم وزیر کو اس ہی حالت مین ہمارے حوالہ کردو تو تمہاری تنخواہ کے ہم ذمہ دار ہین لیکن افسر رسالہ نے وزیر کو اُسکے خیمہ مین پہونچا دیا اول تو وزیر نے اس رسالہ کو غارت کیا پھر بادشاہ کی بربادی پر آمادہ ہوا - لیکن اول وزیر نے لاہور پر حملہ کیا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اُسکی پاداش مین احمد شاہ درانی ۱۷۵۶ع مین قندھار سے باز کیطرح ٹوٹا اور دہلی کو آلوٹا - ایک مہینے قیام فرماکر شہر پر جاٹون کی گوشمالی کیواسطے روانہ ہوا - اول بلب گڈھ کو ایک بڑے مقابلہ کے بعد فتح کرتہ تیغ کیا اور پھر متھرا کو جا لوٹا اور جاٹون کو سزا دیکر اور یہان کی گرمی کا متحمل نہوکر راہی ولایت ہوا - اور ایک شادی اپنی اور ایک اپنے بیٹے تیمور شاہ کی شاہی خاندان مین کریگیا - اور بادشاہ کے کہنے سے بادشاہ کی حفاظت کے واسطے نجیب الدولہ کو امیر الامرا عماد الملک کے مقابلہ کر گیا - عماد الملک غازی الدین احمد شاہ کے جانے کے بعد اپنی فتنہ انگیز طبیعت جوش مین لایا اور اول نجیب الدولہ کو دہلی سے نکالا

اسلام کی ایک سے زیادہ محدود عورات کا نکاح تجویز کیا جائے -

اپریل فول کی رسم انگلستان مین شاید اُس سازش کے زمانہ سے ہے جسکا نام اہل تواریخ نے (گاے ہاؤس پلاٹ) رکھا ہی لیکن وہ رسم آجکل اسقدر رواج پاگئی ہے جسکا پایان نہین - صدہا طرح کے مضامین خلاف واقع اور بلا قیاس اور سراسر دروغ اخبارون مین چھپتین ہین اور انواع انواع کی گپین خوش گپ اور مہذب لوگ ہر طبقہ کے اپنے اپنے احباب کو لکھتے پڑھتے ہین یہہ ماہ اپریل انگلستان مین عیسائیون کے واسطے ایسا ہے جیسا ہندوستان مین ہنود کے واسطے ماہ پھاگن کہ جس مین ناجایز امور جایز قرار دیے جاتے ہین -

تلوار بند - جارج دوم کے عہد مین ہر وضیع و شریف تلوار باندھتا

پھر ولیعہد شاہزادہ عالی گوہر کو جو نہایت لایق بادشاہی کے قابل اور دلیر و شجاع تھا داراُلخلافت سے دو دھکے کی کمک کر دیا۔ مرھٹون کو اشتعالک دیکر انتر بید (گنگا جمنا کے بیچ کا ملک) اور روھیلکھنڈ کو لٹوایا۔ اور پنجاب پر مرھٹون کو چڑھا لایا اور ۱۷۷۱ء میں بے قصور بادشاہ کو قتل کرایا اور اُسکا سر تن سے جدا کرا کر دھڑ جمنا مین پھکوا دیا۔ بعد کو مقبرہ ہمایون مین دفن کیا اور مجی النسہ بن کام بخش ولد اورنگ زیب کو تخت نشین کیا اور شاہجہان خطاب دیا لیکن وہ تسلیم نہین کیا گیا اور احمد شاہ جو دہلی کی جانب روانہ ہو چکا تھا اُسکے خوف سے دہلی کو خیرباد کہہ سورجمل جاٹ کے پاس پناہ گزین ہوا۔ اور شہزادہ عالی گوہر اسوقت عظیم آباد پٹنہ پر قابض تھا اور بہار مین خود موجود ہو کر میر جعفر صوبدار بنگالہ سے جو انگریزون کی اغوائے سے باغی ہو گیا تھا لڑتا تھا۔ شہزادہ عالی گوہر نے باپ کی خبر سنکر اپنا لقب شاہی شاہ عالم ثانی اختیار کیا اور چند سال دہلی سے باہر رہا اور ایک مدت الہ آباد مین اپنا دربار کرتا رہا۔

اور یہہ تو ہر روز کی دل لگی تھی کہ دو آدمیون مین ذرا سی بات پر تکرار ہوی اور تلوار میان سے باہر تھی یا گولی چلی۔

علامت غم تعزیت مین جب باہم دگر چٹھیان لکھی جاتی ہین تو اظہار غم کی علامت مین چٹھی کی حد دو اربعہ موٹے خط سے سیاہ کی جاتی ہین۔

قرضہ۔ جارج سوم کے زمانہ مین گورنمنٹ انگلستان پر قرضہ قومی کا بار آٹھ ارب ساٹھ کرور تک پہنچ گیا تھا۔

سنگین کا استعمال بندوق پر داڑلو کی لڑائی ۱۸۱۵ء مین جو نپولین سے واقع ہوی تھی انگریزی فوج مین کیا گیا۔

کلین۔ اس عہد مین روئی کی کلون اور کپڑے کے کارخانون نے دمہون کے زور سے بڑی ترقی پائی

دخانی جہاز۔ ۱۸۱۲ء مین امریکا کے ناخدا فلٹن نامی نے پہلے پہل ایک دخانی کشتی بنا کر دریا ہڈسن مین چلائی

علامت غم

قرضہ

سنگین

کلین

دخانی جہاز

شاہ عالم

شاہ عالم ثانی ۱۱۷۳ھ سنہ ۱۷۵۹ء سے

۱۱۷۳ھ سنہ ۱۷۵۹ء مین احمد شاہ درانی اٹک سے اوترا۔ مرھٹہ تاب جنگ نہ لاکر ہار کھاتا ہوا دہلی کو بھاگا اور دتا سردار فوج مرھٹہ جو نجیب الدولہ وغیرہ سے مصالحہ کر رہا تھا احمد شاہ کی خبر سنکر اسی ہزار فوج سے دہلی کی طرف روانہ ہوکر سرہند پہونچا اور احمد شاہ انتر بید کی جانب آیا اور فوج قزاولی کو دتا کے مقابلہ روانہ کیا فوج قزاول نے دتا کو ہزیمت دی اور پس پا کیا۔ بعدہٗ احمد شاہ بھی فوج قزاول سے آملا اور مرھٹہ کی کل فوج کو پایمال کیا۔ اور ملہار راؤ ہولکر جو سکندر آباد مین کثیر فوج سے اطراف دہلی کو لوٹ رہا تھا اُسکے مقابلہ کے واسطے شاہ پسند خان کو معہ پندرہ ہزار سوار اور عمدہ توپخانہ کے روانہ کیا شاہ پسند خان نے ستر کوس کی مسافت ایک شبانہ روز مین طے کرکے ملہار راؤ کو سکندرہ پر شکست دی۔ ملہار راؤ تین سو سوارون کے ساتھ بھاگ گیا اور باقی سردار اسیر اور تہ تیغ ہوی۔ اور احمد شاہ موسم برسات کیوجہ سے شاہجہان آباد اور الوپ شہر کے وسط مین مخیم ہوا۔ اور شجاع الدولہ

صنایع دستی ۱۸۲۰ء

صنایع دستی کی تعلیم کیواسطے مدارس مقرر ہوے۔

ریل

۱۵ ستمبر سنہ ۱۸۳۰ء مین لورپول سے مینچسٹر تک وہ سلسلہ ریل کا جاری ہوا جو تمام سلطنت برطانیہ مین شمال جنوب کے پھیلا ہوا ہے۔

نمایش ۱۸۵۱ء

نمایش سنہ ۱۸۵۱ء مین ایک نمایش لندن مین ہوی جس مین ہر ملک اور ہر قسم کے اشیا موجود تھے اور جس سے آپس کا میل جول بڑھا اور صناعون کو ہنر نمائی کا موقع ملا (سلطان محمود غزنوی نے اول نمایش ایجاد کی تھی)

تار ۱۸۵۴ء

تار سنہ ۱۸۵۴ء مین تار برقی انگلستان مین آیا اور اُسکے واسطے سمی خبرین آنے جانے لگین اور بعد سنہ ۱۸۵۴ء کے جنگ کریمیا مین بحر اسود کے اندر ہی اندر کریمیا سے ساحل دارنا تک تار برقی دوڑ گیا۔ اور وہان سے برابر لندن تک جاری ہوگیا

اور صفدر جنگ صوبہ دار اودھ کو نجیب الدولہ
کی معرفت بلایا وہ احمد شاہ سے قیام گاہ
پر ملاقی ہوا - احمد شاہ نے باوجود ختم نہونے
برسات کے اپنی چھاونی توڑی اور دہلی
کی راہ لی - راستہ مین خبر لگی کہ سداشیو راؤ
بھاؤ عمدہ فوج اور سورجمل جاٹ کے ساتھ
معذورانہ دہلی وصول ہوا - اور ایوان شاہی
اور مقبرون اور مسجدون کے اسباب آرائش
کو لوٹ کر بے عزت کیا - اور ۱۷۶۰ء مین نجیب الدولہ
کو قید کیا اور میرزا جوان بخت ولیعہد شاہ عالم
کو تخت نشین کرا دہلی کو لوٹ کنجپورہ کی جانب
روانہ ہوا - احمد شاہ بھی یہہ خبر سنکر جمنا کے
کنارہ کنجپورہ کو چلا لیکن بھاؤ نے کنجپورہ مین
پہونچکر فتح کیا اور بستی کو لوٹ لیا - اس خبر کو
شاہ درانی سنکر نہایت غضبناک ہوا -
اور باوجود طغیانی جمنا کے تیر کر عبور کیا
بھاؤ اس دلیری سے متحیر ہوکر باوجود کہ
عازم سرہند تھا پانی پت کو واپس آیا
اور میدان کی لڑائی نہ لڑ سکا اور فوج کے
گرد خندق کھدوائی اور سنکر بنوایا - اسوقت
مرھٹون کی جمعیت کا مٹی رائے کے بیان سے

پس جو حادثہ لڑائی مین ہوتا تھا
تار کے ذریعہ سے ایک یا دو گھنٹہ مین
اُسکی کیفیت لندن مین پہنچ جاتی تھی

تار چار قسم کا - اور آجکل چار قسم
کے تار رایج ہین ایک آواز کا
دوسرا زبان کا جو زبان پر معلوم
ہوجاتا ہے تیسرا حروف کا نقشہ
بطور نقطون کے جو باریک دہجی کے
کاغذ پر چھید ہوجاتے ہین اسطرح
∴ آڑے اور کھڑے اور اُنکی
تعداد سے شمار حرفون کا ہوتا ہے -
چوتھا ہوا کا ہے جو بجنسہ چٹھی
پہونچاتا ہے - ایک ربڑ کی پونگی
مین جسپر اُون لپٹا ہے - چٹھی
لکھکر اسکونلی مین رکھدو - نل
کے حرکت دینے سے فی الفور وہ
پونگی جہان پہونچنا ہے وہان
پہونچ جاویگی اور اسیطرح وہان
سے جواب آجاویگا - تمام لندن
مین نل لگے ہین اسکے چھ انجن
ہین پانچ ہر روز چلتے ہین ایک کو

پانچ لاکھ تھی اور درانی فوج چالیس ہزار اور کچھ ہندوستانی معاون - چند روز تک لڑائی کی چھیڑ چھاڑ خفیف خفیف رہی لیکن کوئی فیصلہ کی لڑائی نہین ہوئی - آخر کار محاصرہ سے تنگ آکر مرھٹہ باتفاق رائے کل فوج سے ۲ - جمادی الاول ۱۱۷۴ھ ۱۷۶۰ء کو حملہ پر آمادہ ہوئے - اور احمد شاہ کی فوج بھی مسلح ہوکر میدان جنگ مین آگئی اور ایک بڑی گھمسان کی لڑائی ہوئی جس مین مرھٹون کا پلہ بھاری معلوم ہوتا تھا لیکن احمد شاہ نے ایک ٹکڑا فوج کا گھوما کر مرھٹون کے بازو پر ڈالا جس کے باعث سے سارے مرھٹے بھاگے اور لڑائی کے کھیت کو کشتون کے پشتون سے معمور چھوڑ گئے اس لڑائی مین مرھٹون کے کل نامی سردار مقتول ہوئے مگر ہولکر اور مہاجی سندھیہ اور ایک اور بچا اور مقتولون کی تعداد دو لاکھ بیان کی گئی ہے - اور احمد شاہ کے ہاتھ بعد فتح کے صدہا توپین اور ہزارہا بندوقین چقماقی سنگین دار اور بکثرت جواھرات اور نقود اور جنس اور پچاس ہزار گھوڑے اور دو لاکھ بیل اور چند ہزار اونٹ اور پالنوہا ہاتھی

آرام دیا جاتا ہے -

عجیب تحریر - اب لندن مین اُس کاغذ پر کارروائی ہوتی ہے جو ایک پر لکھا اور بیس پچیس پر لکھا جاوے بسبب سیاہ مصالحہ دار کاغذ کے جو زمین ہوتا ہے -

آواز چھپ جانے کی کل - آجکل ایک کل آواز چھپ جانے کی ایجاد ہوئی ہے - اسمین ایک لڑنگ کا تختہ مصالح لگا ہوا لگاتے ہین - پھر اسمین ایک ٹین کا تختہ مخروطی (گاجر) شکل کا لگا کر کچھ تھوڑی دیر کے بعد جب اسے گماتے ہین بعینہ وہی آواز اُسکی مین سے آتی ہے - اس سے یہ فائدہ ہے کہ کسی کی وصیت کو اسطرح رکھ چھوڑو اور جب چاہو اُسکے ورثا کو وہ تقریر بخوبی سنوا دو -

ڈاک اور محصول خط خطونکی ڈاک جو چارلس دوم کے زمانہ مین صرف شہر لندن مین نافذ ہوئی تھی ۱۶۸۰ء مین وہ تمام سلطنت برطانیہ مین

اور احمد شاہ نے پانی پت سے دہلی مین آکر شاہ عالم عالی گوہر کو بادشاہ تسلیم کیا اور اُسکے بیٹے جوان بخت کو ولیعہد اور نجیب الدولہ شجاع الدولہ کو وزیر اور نجیب الدولہ کو امیر الامراء مقرر کیا - اور اس امر کی خبر شاہ عالم کو بنگالہ روانہ کی اور خود بدولت نے قندھار کی راہ لی - خبر مذکور کو سنکر شاہ عالم الہ آباد آیا اور ۱۱۷۵ھ مین باتفاق شجاع الدولہ کالپی اور جھانسی مرھٹون سے خالی کرائی اور شاہی انتظام قایم کیا - جب شاہ درانی قندھار پھونچا تو سکھون نے فراہم ہوکر پنجاب کے صوبہ دار کو قتل کیا اور مخلوق خدا کو تکلیف دینی شروع کی احمد شاہ اس خبر کو سنکر عازم ہند ہوا - اور لاہور پھونچنے پر سکھون کی خبر لی معلوم ہوا کہ قلعہ رہتاس مین دو لاکھ سکھ آباد ہین - ۱۱۷۶ھ مین احمد شاہ نے اکیسو ۲۱ لشکر میل کو دوڑا کر سکھون پر حملہ کیا اور بیس ۲۰ ہزار کو راہی ملک عدم کیا اور باقی ماندہ سکھ بھاگ کر پہاڑون مین پناہ لی -

۱۱۷۷ھ تک شاہ عالم اور شجاع الدولہ نے

جاری ہوگئی لیکن محصول نہایت سخت تھا لندن سے شہر یورک تک محصول خط ایک معمولی مزدور کی ایک دن کی مزدوری تھی - اور لندن سے اڈنبرا تک ایک خط کا محصول اتنا تھا جتنے مین آجکل ایک آٹے کا بھرا ہوا پیپہ پھنچتا ہے دیکھو رسالہ ڈاکٹر انجات مصنفہ رولینڈ ہل اور کتاب فے نے ٹک فے نے ٹی سنرم مین مرقوم ہے کہ اُس زمانہ مین ایک خط کا محصول دو شلنگ چھ پنس (قریب پونے دو روپیہ) تھا لیکن آجکل تین پائی (ایک پیسہ) مین ہر جگہہ خط بلا لحاظ مسافت کے پھنچتا ہے

فوٹو گرافی - فوٹو گراف کا کام ۱۸۳۳ء مین انگلستان مین جاری ہوا -

کارسپانڈنٹ - بڑے بڑے اخبارون کے کارسپانڈنٹ (مخبر) بھی معرکہ جنگ مین جانے شروع ہوئے اور وقتاً فوقتاً خبرین جنگ کی روانہ کرنے لگے تھے - ۱۸۵۴ء مین ٹائمس کے اندر سے

بوندیلکھنڈ کا انتظام کیا اس اثنائے مین عالیجاہ میر محمد قاسم خان بنگالہ سے انگریزون کا شاکی آیا اور وزیر بادشاہ سے امداد کا خواہان ہوا۔ وزیر نے میر مذکور کی امداد کی۔ آغاز مین وزیر کی فتح ہوی اور انجام مین شکست۔ بعد کو مصالحہ ہوا کہ شجاع الدولہ صوبہ اودھ کا حکمران رہے اور بادشاہ صوبہ الہ آباد مین اقامت گزین اور فرمان روا ہو۔ اور چوبیس لاکھ روپیہ صوبہ بنگالہ سے انگریز بطور حق شاہی دیا کرین۔ ۱۲۷۱ھ ۱۸۵۵ء مین شاہ عالم الہ آباد سے روانہ ہوکر دہلی پہونچا اور قلعہ دولت خانہ شاہی مین نزول فرمایا۔ مرھٹہ جو معاون ہوکر دہلی مین آیا تھا دکن کو باہمی نزاع کے باعث روانہ ہوا۔ اور نجف خان نے دارالخلافت دہلی کے اطراف کا انتظام شروع کیا اور اکبرآباد کیطرف مع فوج روانہ ہوکر جاٹون کو شکست دیکر اکبرآباد پر قابض ہوا اور ڈیگ کو فتح کر بادشاہ کے دربار سے امیر الامرائی کا خطاب پایا۔ لیکن دکن مین مرھٹون نے اپنی پانی پت کی گم شدہ قوت کے حصول مین سعی شروع کی اور بنگال پر انگریزون نے قدم جماکر اور اول شجاع الدولہ کو

راہ جاری ہوئی۔

عجیب پل ۱۸۵۰ء مین آب نالے منائے پر ایک عجیب پل تیار کیا اسکی صورت یہہ ہے کہ دو مشت گوشہ آہنی نلون کو لوہے کی میخون سے خوب مضبوط جوڑا ہے اسطرح کہ ان دونون کا ایک پل بنگیا ہی اور ایک ریل اوپر والے نل کے اندر چلتی ہے اور ایک نیچے والی نل کے اندر چلتی ہے۔

راہ جدید ۱۸۵۳ء مین ایک جہاز ران ایم کلیور نے شمال و مغرب کی جانب سے ایشیا کا راستہ نکالا۔

والن ٹیر ۱۸۵۳ء مین والن ٹیر سپاہی (بلا تنخواہ کی فوج) انگلنڈ مین بھرتی ہوئی (اول صدی بحری قدیمی مین عرب کی اکثر فوج بلکہ کل بلا تنخواہ کی تھی

تجارت آجکل اہل انگلستان کی تمام یورپ بلکہ کل اہل عالم سے الا ماشاء اللہ روز بترقی ہی اور حصول زر کے وہ وہ وسائل بہم پہونچائے

ہمراہ ہوکر حافظ رحمت خان اور علی محمد خان اور دوندے خان کی اولاد کو شکست دلواکر مسلمانون کا زور کم کیا۔ اور شجاع الدولہ کے بعد اُسکے جانشین عیاش آصف الدولہ نے انگریزون پر پورا بھروسا کرکے مسلمانون کو باہم لڑاکر نہایت کمزور کردیا۔ جسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ ملک غیر قومون کے قبض و تصرف مین آگیا۔ ۱۱۹۵ھ ۱۷۸۱ع تک نجف خان نے ضابطہ خان کو مغلوب اور مفسد سکھون کو سزا دیکر تابع و رام رکھا اور صوبہ پنجاب کے مشرقی حصہ کو بادشاہی قبضہ مین شامل رکھا۔ اور جب نجف خان اور ضابطہ خان راہی ملک عدم ہوا تو غلام قادر ضابطہ خان کا بڑا بیٹا ۱۲۰۲ھ ۱۷۸۷ع مین دہلی پر متسلط ہوگیا ۱۲۰۳ھ ۱۷۸۸ع کے بعد اس حیلہ سے کہ بادشاہ نے خزانہ چھپا رکھا ہے آنکھین نکال لین مگر تھوڑے روز بعد مہاجی سندھیا نے بادشاہ کو نجات دلائی اور غلام قادر کے اعمال کی مکافات یہہ ہوئی کہ اُسکے ہاتھ پیر قطع ہوئے اور سر کٹکر اندھے بادشاہ کے قدمون پر ڈالا گیا۔ ۱۲۱۷ھ ۱۸۰۳ع مین دہلی انگریزون کے ہاتھ آئی اور ۱۲۲۰ھ ۱۸۰۵ع کو شاہ عالم نے وفات پائی اُسکے بعد

ہین کہ اہل عقل کی عقل اونہین دنگ رہجاتی ہے۔ اور ہندوستان کے ہر حرفہ اور پیشے کے ذریعہ کو اہل انگلنڈ نے اس خوبصورتی سے اپنے ہاتھ لیا ہی کہ کوئی ہندوستانی اُسکی تہ کو نہین پہنچتا اگر وہ شخص جسنے خرد کی آنکھ سے دونون ملکون کی حالات دیکھے اور معاملات جانچے اور غور سے سیر کی) اسیواسطے ہندوستانی اہل انگلستان کے مقابلہ مین بدرجہا مفلس ہین چنانچہ یہہ بات سیاح دانشمندون پر مثل آفتاب نیمروز کے روشن ہے۔

مصارف معابد۔ انگلستان کے کل چرچ (معبد) کے مصارف اہل ہندوستان سے لیے جاتے ہین اور ہندکے ہنود اور مسلمانون کے معابد کے اخراجات اپنے اپنے ذمہ ہین **مصرعہ** بہ بین تفاوت رہ از کجا است تا بکجا۔

اشاعت مذہب مسیح۔ آغاز یا

مصارف معابد

اشاعت مذہب مسیح

ہندوستان

ہندوستان کی عنان سلطنت انگریزونکے ہاتھ

ابو النصر معین الدین اکبر شاہ ثانی سنہ ۱۲۲۱ھ سنہ ۱۲۵۳ھ سے سنہ ۱۸۰۶ء سنہ ۱۸۳۷ء تک

۱۔ رمضان سنہ ۱۲۲۱ھ مین اکبر شاہ عالمگیر ثانی کا بیٹا تخت نشین ہوا۔ بارہ لاکھ روپیہ سالانہ اُسکو کمپنی دیتی تھی اور بتول شاہی (جاگیرین) اور کوٹ قاسم کا علاقہ اور قلعہ کی حکومت اور اُسکی باشندون کے مقدمات دیوانی و فوجداری بادشاہ خود فیصل کرتا تھا۔ لقب بادشاہی اور جلو اور چتر اور تخت و تاج بدستور اُسکے قبضہ مین رہا اور نواب اودھ وغیرہ بھی ظاہر مین اطاعت کرتے تھے لیکن سنہ ۱۸۱۹ء مین نواب وزیر اودھ نے لارڈ ہیسٹنگز گورنر جنرل کے ایماے سے بادشاہ دہلی کی اطاعت بالکل ترک کردی اور اپنے تئین بادشاہ کہوانے لگا۔ اس بادشاہ نے ستر برس کی عمر سنہ ۱۲۵۳ھ سنہ ۱۸۳۷ء مین وفات پائی اور قطب صاحب مین دفن ہے۔

سراج الدین ابو ظفر بہادر شاہ

کمزوری کی حالت مین تو اہل مسیح کا شاعت مذہب مین اس قول پر عمل رہا کہ جب کوئی شخص تمہارے داہنی گال پر طمانچہ مارے تو تم بان گال بھی اُسکی طرف پھیر دو اور چند روز بعد زور پاکر مسیح کے اس قول کو اہل مسیح نے اختیار کیا وہ یہ مت سمجھو کہ مین زمین پر صلح کروانے آیا صلح کروانے نہین بلکہ تلوار چلوانے آیا ہون کیونکہ مین آدمی کو اسکے باپ اور بیٹی کو اسکی ماں اور بہو کو اسکی ساس سے جدا کرنے آیا ہون اور آدمی کے دشمن اسکے گھر ہی کے لوگ ہونگے۔ ابتدای زمانہ مین تو اول قول پر حواریون (کیا بارہ آدمی تلوار سے شروع کرتے) اور اُنکے اتباع صادق نے (بسبب کمزوری) حتی الامکان عمل کیا۔ اور ممالک مین چل پھر کر منادی کی اور لوگون کو عیسائی بنایا چنانچہ اُس عہد کی تاریخ کے صفحات اور

سنہ ۱۲۵۳ھ سنہ ۱۸۳۷ع سے سنہ ۱۲۷۳ھ سنہ ۱۸۵۷ع تک

محمد بہادر شاہ سنہ ۱۲۵۳ھ سنہ ۱۸۳۷ع مین بعد وفات باپ کے تخت نشین ہوا۔ اس ہی بادشاہ پر خاندان تیموری کا شاہی نام بھی ہند مین تمام ہوگیا۔ جس سلطنت کو حضرت بابر نے اپنی ذاتی دلاوری اور بہادری سے حاصل کیا تھا اُسکو محمد شاہ سے بہادر شاہ تک کی عیش طلبی اور بزدلی نے مفت تلف کر دیا۔ گویا یہہ اپنے سلف کے خلف ہی نہ تھے۔ فاعتبروا یا اولوالابصار۔ یہہ بادشاہ علم تصوف کا عالم اور علم موسیقی کا نہایت ماہر تھا اور نظم کلام مین بڑا شاعر تھا۔ اُسکے اشعار مغنی زبان زبان اور دہان دہان ہین۔ محفل رقص وسرود مین اُسکی غزلین نشاط افزا ہین اور مجلس اہل تصوف اور عرس مین اُسکے اشعار پر وجد وقت آتی ہے اور حالت وجد طاری ہوتی ہے۔ یہہ بادشاہ اپنے باپ کی برابر آمدنی اور اختیارات رکھتا تھا کہ سنہ ۱۲۷۳ھ سنہ ۱۸۵۷ع مین انگریزی فوج پوربیہ نے روغنی کارتوس کے کاٹنے سے جو ولایت سے آیا تھا اور جسکا

سینٹ پال کی تحریرات اس بات کی شاہد ہین۔

اور جب اہل مسیح کا گروہ قایم ہوکر زور پاگیا اور بادشاہ کونسٹین ٹاین اعظم نے مذہب عیسوی قبول کرلیا تو اہل مسیح نے دوسرے قول پر عمل کیا اور جہاد کے لیئے تلوار اوٹھائی جسکی بدولت لاکھون بلکہ کروڑون انسان غارت اور تہ تیغ ہوئی۔ بے شمار یہودیون کا خون پانی کے مانند بہایا گیا۔ کیتھولک اور پروٹسٹنٹ اور دوسرے فرقون کی شمشیر زنی مین لاکھون جانین ہلاک ہوئین "ڈریپر آف دی سورڈ" مین مرقوم ہے کہ نئی دنیا کے کم از کم ایک کروڑ بیس لاکھہ باشندونکی خونریزی کی جن مین سے اکثر صلیب دیئے گئے۔

ایک مورخ کا بیان ہے کہ روس کے عیسائیون نے چھ کروڑ یہودیون کا

حال عہد انگریزی اور انتزاع حکومت کمپنی
مین لکھا جائیگا انکار کیا اور منحرف ہوکر اور
انگریزون کو قتل کر دہلی مین جاکر جمع
اور اس بدقسمت بوڑھے بادشاہ کو جبرًا
اپنا بادشاہ قرار دیا - باقی ماندہ انگریزون کی
ہندی ریاستون نے ہر قسم کی دستگیری کی
اور فوجی مدد دی جس سے دہلی کا انگریزون
نے محاصرہ کیا اور باغی بے سر فوج کو تتر بتر
کر دیا اور دہلی کو فتح کیا گویا ہند کو اہل ہند نے
دوبارہ فتح کرلیا اور اس بدنصیب بادشاہ
کو گرفتار کر اور اسکے بیٹون اور پوتونکو بادشاہ
کے روبرو ہمایون کے مقبرہ کے نزدیک ۲۰ ستمبر
۱۸۵۷ء مین ہندوقون سے کپتان ہڈسن
نے مار دیا اور انکی لاشون کو دہلی کی گلیون
مین کھنچوایا اور بادشاہ کو ملک برما شہر
رنگون مین قید کیا یہہ بادشاہ ۷۹ سال ۲۴ سال
مین مفلوج ہوکر مرگیا اور خاندان تیموریہ کا خاتمہ ہوگیا

طرز معاشرت عہد بہادر شاہ

عرف شاہ عالم سنہ ۱۱۹۱ھ سنہ ۱۷۷۶ء سراج الدین
ابوظفر بہادر شاہ سنہ ۱۲۷۲ھ سنہ ۱۸۵۷ء تک

جو ہند مین آباد تھے عیسائی ہونے
کی دعوت دی جب یہودیون نے
رد دعوت کی تو انکو جلاوطن کیا
اور عقب مین انکے لشکر جرار مامور کیا
فوج مامور نے وہ خونریزی کی کہ
انمین سے بچے اور بوڑھے
جوان اور عورت مرد ایک کرور
پچاس لاکھ مقتول ہوئے -

تواریخ مین مرقوم ہے کہ تمام یورپ
کے عیسائیون نے جہاد پر مجتمع ہو
یہ دشمن پر حملہ کیا اور جب بیت المقدس
فتح ہوا تو ستر ہزار عابد زاہد اہل اسلام
واس مقدس مقام مین مثل
قربانی کے مینڈھون کی ایک دم سے
قربان کر ڈالا اور جو لڑائی مین
فرنگیون کے جانین تلف ہوئین
انکی شمار بے شمار ہے (اور جب
اہل اسلام نے سلطان صلاح الدین
کی معیت مین بیت المقدس پھر
فتح کیا اور دیگر فتحمندیان حاصل
کین اور اتفاق سے تین لاکھ

خوراک - اہل اسلام کے کھانون مین صدہا قسم کے تکلفات بہ نسبت سابق کے زیادہ ہو گئے تھے اور انواع و اقسام کے کھانے گوشت و چاول وغیرہ سے تیار ہوتے تھے اور شیرینی بھی قسم قسم کی بناتے کھاتے تھے لیکن عام کھانا گیہون کی روٹی اور گوشت تھا - اور ہندو پوری کچوری اور ترکاری اور طرح طرح کی مٹھائی برہمن اور بنیون کے سوائے باقی ہنود گوشت روٹی بھی کھاتے تھے لیکن برہمن اور بنئے ساگ اور پتے کی ترکاری اور دال روٹی کھاتے تھے -

لباس - درباری لباس تو وہی تھا جو سابق مین تھا لیکن بخیر درباریون مین جدید ایجادین بہت ہو گئین تھین - بعض سر پر ٹوپی اور اُسپر عمامہ باندھتے تھے اور گلے مین کرتہ اور اُسپر انگرکھا مسلمان سفید ہے پردہ کا اور ہندو اُلٹے پردہ کا یا اچکن بجائے چپکن اور بعض شخص اوسپر چغہ پہنتے تھے اور ٹانگون مین پاجامہ اکثر مسلمان اور بعض اشخاص اُدیب اکثر ڈھیلا

عیسائی سلطان کی فوج کی محاصرہ مین اگر گرفتار ہو گئی تو سلطان نے قیدیون سے دریافت کیا کہ تم ہم سے کیا امید رکھتے ہو - قیدیون نے عرض کی کہ جو ہمنے مسلمانون کے ساتھ کیا سلطان نے فرمایا نہین نہین مین تمکو رہائی دونگا چنانچہ ایسا ہی کیا کہ تمام چھوڑ دیا شاہ رچارڈ اول نے تخت نشینی کے دن انگلستان مین جہاد کے شوق اور روپیہ کے لالچ سے بے شمار یہودیون کا خون بہایا بلکہ یون کہا جاتا تو بجا ہی کہ پانی کے بہانے مین تو کچھ افسوس بھی ہوتا ہی لیکن اہل انگلستان ان کم نصیب یہودیون کی خونریزی مین نہایت خوش تھے - دیکھو انگلنڈ اور سینٹ بارتھولومیو کا قتل فرانس[1] مین وغیرہ وغیرہ -

تیسرا طریق ۱۳۶۲ء جھوٹ بولنا اور فریب دینا اگرچہ کے فوایدِ اور ترقی ہو سکنے کی صورت مین کار خیر بالیا گیا پس اس پیچ مین لاکر پادریون نے اکثر لوگون کو جاگزشتہ نا چت کیا (عیسائی بنایا)

[1] تاریخ فرانس ملاحظہ کرو -

اوبعق

اور بعض تنگ و چست اکثر شرعی اور بعض ٹخنون سے نیچا گرمی کے موسم مین اکثر شہری غرارہ دار (چوڑے پائنچون کا) اور سردی کے موسم مین تنگ موری کا پہنتے تھے اور عوام ہنود اور متعصب ہندو دھوتی باندھتے تھے اور پیرون مین بعض موسم گرمی مین سوتی موزہ اور موسم سردی مین اونی یا چرمی ساہری موزہ اور اوسپر جوتہ چوڑے پنجہ کا یا سلیم شاہی یا گرگابی اکثر سادے اور بعض کامدار پہنتے تھے اور یوروپین خیال کے لوگون کا یہہ لباس تھا کہ سر پر ٹوپی اور گلے مین قمیص اوسپر جاکٹ اور اوسپر کوٹ سرین سے نیچا گھٹنون سے اونچا ٹانگون مین پتلون - پیرون مین موزہ اُسپر بوٹ -

اور سیر المتاخرین مین مرقوم ہے کہ محمد شاہ کے عہد دولت مین میت کے وارث اعلی کو رسم پگڑی عطا ہونی اور بندہانے کی جاری ہوئی اور میدان جنگ کی روانگی کے وقت سر پیچ فتح بادشاہ کیطرف سے عطا ہونا آغاز ہوا -

اگرچہ عطای خطاب کا رواج قدیم سے جاری تھا لیکن شاہ عالم اول کے عہد مین دربار شاہی سے امراء اور رؤسا وغیرہ کو بڑے بڑے خطاب

دستار بندی -

خطاب -

چوتھا طریق یہہ ایجاد ہوا کہ ۱۸۱۳ء مین تھیوڈوسیس اعظم نے لوہا گرم کرکے عیسائیت نہ ماننیوالون کو داغ دینا اور اُنکے تمام حقوق ضبط کر لینا شائع کیا -

پانچوین پادری سیسلی اینس نے عیسائی بنانیکا یہہ طریق اختراع کیا کہ آدمیون کو تیرہ تاریک غارون مین بغیر خوراک اور پوشاک کے (برہنہ) تنہا قید رکھتا تھا اور جب تک مقید عیسائیت قبول نہین کرتا تب تک اُسکے مددگارون کو بھی پاس نہین جانے دیتا تھا -

چھٹوین شاہ تھیوڈوسیس اور کونسٹین ٹاین اور دوسرے متعصب عیسائی بادشاہون کی ان قوانین نے لوگونکو عیسائی بنادیا - جو کوئی مندرون مین جائیگا یا قربانگاہون پر آگ جلائیگا یا دیوتاؤن کو شراب چڑہاویگا یا لوبان سلگھاویگا یا مندرون کے دروازون کو پھولون سے آراستہ کریگا وہ سزاے موت کا سزاوار ہوگا -

اور القاب عنایت ہوتے تھے اور نہایت خوش کن الفاظ مین خطاب دیئے جاتے تھے (جسطرح سے آجکل سرکار انگریزی دیتی ہے) اُس زمانہ کے خطاب یافتہ لوگون کی اولاد ہنوز اون خطابون پر فخر کرتی ہے۔

اسلحہ ۔ اور فوج کا حال بدستور تھا لیکن سیر المتاخرین مین مسطور ہے کہ شاہ عالم ثانی کے عہد مین یہہ ایجاد ہوا کہ بجای توڑیدار بندوق کے چقماقدار بندوق کا اجرا ہوا۔ اور بندوق پر سنگین نصب کرنا کثرت سے آغاز ہوا۔ سیر المتاخرین مین مرقوم ہے کہ بندوق پر سنگین لگا کر لڑائی مین عمدہ کام لیا جاتا تھا۔ پس جسطرح دور کی لڑائی مین بندوق نے نیزہ (برچا) کو بیکار کر دیا تھا اسیطرح قریب کی جنگ مین سنگین نے تلوار کو بیکار کر دیا تھا۔ اور بہادر شاہ کے زمانہ مین بجای چقماقدار بندوق کے توڑیدار بندوق کا استعمال شروع ہوگیا تھا اور وہ بارش کی حالت مین عمدہ کام دیتی تھی۔ اور دونالی بندوقین اور چند فیر کے تپنچے بھی مستعمل تھے۔ اور گپتی کی تلوار اور بندوق کا رواج ہوگیا تھا اور برچا جمعیت و تپنچہ اسعرف اور اُسطرف لگتے ہین اور

اور جو لوگ عیسای مذہب قبول نہین کرین وہ جلاوطن کئے جائین اور پھر گھسنے نہ پائین اور جو شخص اپنی رسوم عبادت ادا کرتے پکڑے جائین وہ قتل کئے جائین اور اُنکی جائدادین ضبط کر لی جائین اور مدارس اور مندر مسمار کر دئے جائین"۔

ساتوین بالجبر عیسای کرنا چنانچہ ویسین آف دی سورڈ مین ہے کہ نشہ ۱۶ مین مذہب عیسای ملک اسپانیہ اور فرانس مین زبردستی اصطباغ دیدیکر قبول کرایا جاتا تھا۔

آٹھوین خوف و رجا۔ چارلمکن بادشاہ آٹھوین صدی نشہ ۸ مین جسمین آدمی تو الغاص کے لالچ سے اور بے شمار سزای ناقابل برداشت کا خوف دلا دلا کر عیسای مذہب مین لایا۔

نوین جو لوگ جنگ سے گرفتار ہوکر آتے تھے وہ غلام بنا بنا کر تکلیف مالایطاق یعنی ناقابل برداشت دیئے جاتی تھے لہذا اون مین کی اکثر غلام بنی ہی عیسای

بیچ مین نیزہ رہتا ہے جب برچھا شکار وغیرہ پر مارا جاتا ہے تو دونون تپنچے خود بخود فیر ہوجاتے ہین بننے لگا تھا۔

کاٹھی و بگل ۔ اور تاریخ سیر المتاخرین سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاہ عالم کے عہد مین گھوڑون پر بجائے بہاری خوگیر کے ہلکی پہلکی کاٹھی بندھنے کا رواج ایجاد ہوا۔ اور جہان آوازہ فوج کی کمان (حکم) دینے مین کام نہین دیتی ہے اُسکے واسطے ایسا آلہ (بگل) اجرائے ہوا کہ فوج کو حکم رسانی مین آسانی ہوگئی اور ایک فائدہ اُس سے یہہ ہوا کہ فوجی آدمی کے سوائے اور کوئی اُسکی آواز کا حکم نہین جانتا تھا۔

تعزیہ ۔ ہر سال قمری ماہ محرم مین جو تعزیہ داری کی خلاف شرع رسم ہندوستان مین ان ایام مین رایج ہوئی اور آجکل ہندوستان مین عوام و خواص ہنود اور خصوص ہندو رعایا ستون اور نو مسلم اور ڈہل یقین مسلمانون مین نہایت شد و مد کے ساتھ جاری ہے۔ اور رسم اختراع مذکور کو امیر تیمور کی طرف منسوب کرتے ہین لیکن

ہونا پسند کر مذہب عیسائی مجبوراً اختیار کر لیتے تھے۔

دسنوین[10] جوڑہ جدا کرنا۔ عیسائی وکلا نے ہر شخص کے دستخط ایک دینی کتاب پر قسطنطنیہ کی کونسل[1] کے احکام کی مواخق کرا کر عمل کیا جنکا منشا غیر مذہب والیکا جوڑہ جدا کرنا اور خونریزی تھا پھر اُنکے ذریعہ سے عیسائیت کو اشاعت دی اور اکثر مذہب والونکو ہلاک کیا۔

گیارہوین[11] سزا تازیانہ۔ نوی صدی عیسوی مین عیسائی مذہب قبول کر مسلمانونکو زبان کاٹ ڈالنے کی سزا اور تازیانہ سے مار مار کر مار ڈالنے کی سزا شروع ہوئی اور ایک لاکھ آدمی بادشاہ مجاہل سوم نے سزائے مختلف سے ہلاک کیے۔

بارہوین[12] جلا جلا کر عیسائی کرنا۔ بادشاہ جسینٹی نے اشاعت عیسائیت کیلیے غیر مذہب والونکا جلانا قانوناً تجویز کیا اور سواس اور

[1] اس کونسل کا شمار تین عام کونسل مین ہوتا ہے

اُس زمانہ کی تواریخین چنانچہ توزک تیموری
جو تیمور لنگ نے خود لکھی ہے اور تیمورنامہ
اور ظفرنامہ مصنفہ ملا شرف الدین اور
تاریخ تیموری ہم نے دیکھین تو اِن تاریخ
مزبورہ قول مشہور کی تائید نہین کرتین۔
ہان تاریخون مسطورہ سے یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ امیر تیمور کو حضرت امام حسین رضی اللہ
عنہٗ سے ایسی محبت تھی جیسے ایک پکے
مسلمان کو ہونی چاہئے علاوہ ازین اگر
تعزیہ داری امیر تیمور کی ایجاد ہوتی تو
اُسکے دیگر ممالک مفتوحہ مین اور خصوصًا
اُسکے دارالخلافت مین جسمین پشت در پشت
اُسکی حکومت رہی ہے تعزیہ داری کا
رسم و رواج ہوتا بخلاف ہندوستان
کے کہ مثل برق کے آیا اور مانند ہوا کے
چلا گیا اور نہ یہہ رسم تعزیہ داری کی سوائے
بلاد ہند کے ملک عرب اور دیگر ممالک اہل اسلام
مین ہنوز پائی جاتی ہے وہ اسلام مین
محض لاشئے ہے پس اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اہل دول اور نو مسلم اور اُس عہد
کے نو وارد اہل ایران نے ہند مین پہلے ڈول

اسٹیفن کو معہ اُنکے ہمراہیون کے صلیب
مین باندھکر شعلہ زن آگ مین جلا دیا اور
ٹرن مین اکثر لوگونکو جلایا گیا (چنانچہ
ایک عیسائی مورخ فلیوری فی اس بات کو
مفصل لکھا ہے) اور سنہ ۱۱۹۰ء مین ضلع
نیورس کا سردار زندہ جلایا گیا۔
۲۳ جولائی سنہ ۱۲۱۲ء مین کونٹ سیمون
ڈی مونٹ فورٹ اور سردار خانقاہ
داکس سونائی نے لوگون کو جلوایا۔
سنہ ۱۲۳۳ء مین پادری گریگری کی رائے سے
جرمن اور بوہیم مین گردہ کے گردہ اور
انبوہ کے انبوہ جلائے گئے۔ اور سنہ ۱۲۴۶ء
مین فلینڈرس اور فرانس کے شمال مین اکثر
لوگ زندہ جلائے گئے یہ ہوم کے
عہد مین کل یہودی عیسائی بالجبر کرنے کی
سے مجبور ہوئے اور اکثر یہودی اُنمین سے مل گئے
کونسٹین ٹاین پنجم نے عیسائیت کے جوش
مین غیر مذہب والون کو جلا دینے والا
تبراب پینے پر مجبور کیا اور خدا کی مخلوق کو
اس عذاب دردناک سے ہلاک کیا سر
اٹلی کر لوگون نے بے شمار پیرا اسٹنٹ مذہب والونکو

وغیرہ کی انوکھی رسم دیکھکر تعزیہ داری کا نقشہ کھینچا ہے اور خاکہ اوڑایا ہے دیگر رسوم و اصول اوسی طریق پر جاری تھے جسطرح اول طرز معاشرت عہد خاندان مغلیہ مین مذکور ہوئے۔

صنائع غیر ممالک غیر ممالک کے مخترع صنایع بھی جاری ہو چلے تھے جس سے عمدہ عمدہ کام نکلتے تھے اور ملک بڑے بڑے فائدہ پہنچتے تھے چنانچہ چھاپہ خانے جاری ہو گئے تھے جس کی بدولت قیمتی اور کمیاب کتابین ارزان اور وافر دستیاب ہونے لگین اور ہر علم اور ہر زبان کی کتابین چھپ کر شائع ہوئین اور علوم کی اشاعت بکثرت ہوئی۔ جو دستی لکھی کتابین سیکڑون روپیہ کو فروخت ہوتی تھین وہ چھاپے کی چھپی نہایت خوش خط اور پکی روشنائی کی جو پانی مین ڈوبکر کاغذ پر بدستور رہے وہ دس دس اور بیس بیس روپیہ مین فروخت ہونے لگین اور جو دس بیس مین آتی تھین وہ ایک دو روپیہ مین بکنے لگین۔ اور تار برقی بھی جاری ہو گیا تھا جو ہزارون

صنائع غیر ممالک

اور انگلستان کے لوگون نے بے تعداد کیتھولک مذہب والونکو قانوناً زندہ جلایا۔ دیکھو تواریخ اٹلی اور انگلنڈ۔ اس قسم کے اندھیر پندرھوین صدی کے آغاز تک جاری رہے۔ حال مرقومہ بالا ہزارمین سے ایک ہے اگر مفصل دیکھنا چاہو تو تواریخ ڈگلوسی اور تاریخ موسیو تاریخ ڈنمارک اور ملٹن اور ریلیجن آف دی سوئڈ مطالعہ کرو۔

تیسرے یہ طریق ہے کہ آجکل پادری جابجا عیسائیت کا وعظ وغیرہ کہتے اور مذہبی کتابین تقسیم کرتے ہین تاکہ عیسائیت کی اشاعت ہو۔ لیکن یورپ کے بعض ممالک مین باوجود اس تہذیب و شائستگی کے یہودیون پر بسبب تخالف مذہب کے وہی قہر آسمان ٹوٹ رہے ہین دیکھو روس وغیرہ کی یہودیون کو جلاوطن کرنے کی خبر مین اور وہ بیچارے مصیبت ماری سلطان روم کی عملداری مین اہل اسلام کے دامن کے سایہ مین پناہ گزین ہوتے ہین اور سلطان اور اہل اسلام انکے ساتھ الوالعزمی کا سلوک کرتے ہین۔

نوٹ — اب ایک لاکھ اور چند ہزار تار ہند مین پھیلا ہوا ہے۔

کوس کی خبر منٹون مین دیتا ہے - اور ان جان
کو ایک اعجاز معلوم ہوتا ہے -

دخانی جہاز (دھوین کا جہاز) خوب جاری
و ساری تھے - جسکے ذریعہ سے دریائی
راستہ نہایت آسان اور بے خوف و خطر
ہو گیا ہے اور بہت جلد دریائی مسافت
کو آسانی سے طے کرتا ہے جسکے وسیلہ سے
دریائی تجارت کو بڑی ترقی ہے - اور
جس نے اس قول کو خوب وثوق دیا کہ

بدریا در منافع بیشمار ست

اور اس قول کے خوف کو کہ **مصرعہ**

اگر خواہی سلامت بر کنار ست

لوگون کے دلسے محو کر دیا - اور اس کی بدولت
ہنود نے منوجی کے اوس پرانے قانون کو
منسوخ کر دیا جو انہون نے اپنے عہد کے
مناسب مقرر کیا تھا کہ جو جہاز مین سوار ہو
ہوگا اُسکا مت (مذہب) خراب ہو جائیگا -
گویا حقیقت مین وہ باعتبار فواید اور دوری
کے طے کرنے مین بحری ریل ہے -

ریل گاڑی بھی جاری تھی جو مہینون کی مسافت
دنون مین اور دنون کی گھنٹون مین اور گھنٹون کی

۱۸۵۸ء سے انگلنڈ مین نیچرل اسلام نے

مسترویب کا بیان ہے کہ کل لوگون کی مذہبی
ضرورتون کو رفع کرنے کے لیئے مذہب اسلام
ہی سچا اور معقول مذہب پایا اسلیئے اس مذہب کو
ترجیح دینا لازم اور ضروری ہے مسترویب نے حضرت
عیسےٰ وغیرہ کا مقابلہ رسول آخر الزمانی سوانح
عمری سے کیا ہے اور کہا ہے جسطرح جاہل عرب رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بموقیاس کر سکتے
تھے ویسا ہی قیاس یہودیون کو عیسےٰ کے خلاف تھا
بلکہ کچھ زیادہ آنحضرت نے ویسا ہی نبوت کا دعوی کیا
جسطرح کہ موسیٰ اور ابراہیم اور عیسےٰ علیہم السلام نے
کیا تھا اور آنحضرت کی کسی تحمذہب اور نئی منقولن
کی جو عیسےٰ وغیرہ کے خلاف تھا اشاعت نہین فرمائی
کیونکہ وہ ہمیشہ عیسےٰ وغیرہ کا ذکر اور تعریف کیا
کرتے تھے اور جو تعلیم اگلے پیغمبرون نے لوگونکو کی
تھی وہی تعلیم آپ بھی کیا کرتے تھے امریکہ اور انگلنڈ
کے ہر ایک عیسائی کا اور میرا بھی یہی خیال تھا کہ ہر ایک
مسلمان بکثرت عورات رکھتا ہے اور جسکا اسکو کوئی
دوسرا کام نہین رہتا تو وہ ایک تلوار لیکر عیسائی
کی تلاش مین پھرتا ہے تاکہ اُسکو قتل کرے - نیز امریکہ
مین یہ بھی سنا تھا کہ مسلمانونکا یہ عقیدہ ہے کہ

ریل

لہ آجکل سولہ ہزار میل سے زیادہ مین جاری ہے -

منٹون

منٹون مین طے کرتی ہے اور جو سفر کہ صورت
سفر تھا اُس سفر کو وسیلہ ظفر کر دیا۔

روئی کے دباؤ کے پیپچ اور دوسری کلون نے
جو کپڑے بننے اور کاغذ بنانے مین عمدہ کام
دیتی ہین اور جنکا ذکر عہد انگریزی کے ساتھ
مخصوص ہے رواج پایا۔

زینا۔ خانپور مین ایک پیچدار زینہ عباد اللہ خان
رئیس نے ایسا بنوایا تھا کہ مکانپر چڑھنے کے
وقت جب پنچ گھوما یا بلا زحمت مکانکے بالاخانہ
پر پہونچا دیتا تھا اور اسیطرح نیچے اوتار دیتا تھا

گھڑی۔ اگرچہ دھوپ گھڑی اور ریت گھڑی
اور پانی گھڑی یہان مدتون سے رایج تھین
لیکن جیب گھڑی وغیرہ نے اکبر شاہ ثانی کے
عہد مین رواج پایا۔ اور وہ ترازو جو بموجب
اصول جرّ ثقیل کے تھوڑے وزن کے باٹون
کے بڑے بڑے بھاری وزنون کی نہایت
آسانی سے جانچ کرتی ہے مابعد عہد مذکور
کے یہان جاری ہوی۔ **غیر ممالک کی ایجادین**

خوردبین کو تینس نے ۱۵۹۰ء مین ایجاد
کیا۔ اور اسکی ساخت کا حال مین (محمد تراب علی)
نے اپنی کتاب تنویر العیون مین مفصل لکھا ہے

اپنی روشن شعاعون سے توحید کی نورانی
چھپہ کو اہل تحقیق کی چشم یقین مین منطبع کر دیا
اور تثلیث کی مثلث کو غلط ظاہر کر دکھایا
۱۸۹۱ء کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ
لیورپول مین چوستر[1] آدمی سے زیادہ اسلام

جب تک وہ کسی عیسائی کو قتل کر کے اسکو نہ کھا جائے
وہ داخل جنت نہوگا (یہ امور تمام غلط ہین) میرا ارادہ ہے
کہ مذہب اسلام کو نیویارک مین پہلاؤن اور ممالک مین
مذہب اسلام پھیلنے سے بھی امید کرتا ہون کہ کل جہان کے
لوگ شرف اندوز اسلام ہون گے۔

اور ممالک امریکہ کے باشندون کے خیالات جنکی نسبت
دو ایم فیل[2] وزیر ملک امریکا یہ مقولہ پر جوش
مشتہر ہوا ہے کہ "ملک امریکہ کی نوجوان طبیعتین جو
مغربی فلسفہ کی غبار آلودہ عینکین لگائی ہوئی ہین وہ
اس سچے غمخوار عربی نبی نوع بشر کی فلسفہ الہیات
پر یقین کامل لانے کیلیے تیار ہین جسکی ہدایت کی آواز
کرہ زمین کے دو سو بیس ملین یعنی بائیس کرور آبادی
مین گونج رہی ہے" انتہا صداقت اور
اشاعت اسلام کیواسطے اسلام دوست کو مژدہ ہو

[1] اخبار جریدہ روزگار مین مرقوم ہے کہ ساٹھ ہزار
نومسلم ممالک یورپ نے برضائی خود اسلام قبول کیا

جو فن مرایا دمناظر مین ہے۔

دوربین کو یفرہین نے ۱۶۰۸ء مین ایجاد کیا۔ اور اسکی بناوٹ کی کیفیت راقم اوراق (محمد تراب علی) نے مناظر ترابیہ مین رقم کی ہے

گیس کو جو مشہور بخار ہے وان ہلمانٹ نے ۱۶۲۵ء مین ظاہر کیا۔

غبارہ کو مونت کا یفر نے ۱۷۹۳ء مین ایجاد کیا

برقی روشنی کو سمیف نے ۱۸۱۳ء مین ایجاد کیا۔

تار برقی کو بیموس نے ۱۸۲۷ء مین ایجاد کیا

دیاسلائی کو واکر نے ۱۸۳۶ء مین ایجاد کیا۔

کپڑے سینے کی کل ایک شخص الیاس نامی نے ۱۸۴۱ء مین ایجاد کی۔

فوٹوگراف کو ایڈیسن نے ۱۸۷۷ء مین ایجاد کیا۔ اور محمد ہاشم امام فن مناظر و مرایا نے چند صدی پیشتر آنکھ مین تصویر طبع ہونے کی حالت مین اُسکی کیفیت ضمناً بیان کی ہے۔

شادابی و آبادی ۔ اور ہندوستان کی شادابی اور آبادی اور مرفہ حالی مین سابق کی نسبت بہت ترقی تھی گنجان جنگلون کا

قبول کر چکے ہین اور رات دن جوق جوق دایرہ اسلام مین آتی جاتی ہین گویا یدخلون فی دین اللہ افواج کے مصداق ہین۔ اور مسٹر پول نو مسلم اپنی تاریخ اسلام مین تحریر فرماتے ہین کہ شہر منچسٹر مین یورپین نومسلم مسلمان چالیس آدمی ہین اور ایک سو بیس شہر دارالسلطنت لندن مین ہین۔ لندن مین دو مسجدین ہین ایک سفیر دولت عثمانیہ کی احاطے مین اور دوسری جو اہل اسلام نے بنوائی ہے۔ اور ایک جامع مسجد لورپول مین تیار ہو رہی ہے ان مسجدون مین پانچ وقت اذان ہوتی ہے۔ اور خدائے واحد کی نماز اور اُسکی وحدانیت پر شہادت دیجاتی ہے۔

اور اپنے ملکون اور وطنون سے ہجرت کر حضرت سلطان المعظم روم خلد اللہ ملکہ کی دولت ابد صولت مین وارد ہوے ہین اور یہ سلطان نے اُنکے آرام اور آسایش کے واسطے دار الحجرا بنوایا ہے۔ چار لاکھ روپیہ سے اُنکو واسطے دار الحجرا بنوایا ہے۔

جنمین خوف وخطر رہزنی اور ڈکیتی کا تھا قریب قریب کل کے صاف ہوگئے تھے اور باقی رہے سہے صاف ہوتے جاتے تھے - اور زمین کی کاشت ترقی پر تھی اور افتادہ زمین (بنجر) نہایت کم تھی - زمینداروں کا تو کیا کہنا ہے کاشتکاروں تک کے پاس باغ باغیچے میوجات اور پہلوار کے تھے - تجارت بھی بہت روبترقی تھی ایشیا کے کل ممالک سے اور افریقا کے بعض ممالک سے اور یورپ کے ملکوں مین سے فرانس پرتگیز اور ولندیز اور انگلستان وغیرہ سے ہندوستان کی تجارت بذریعہ دریا ہوتی تھی اور ممالک امریکا سے بذریعہ اہل یورپ ہند کی تجارت جاری تھی چنانچہ تماکو اور آلو امریکا سے بطریق تجارت ہند مین آئے اور اب بکثرت ہندوستان مین پیدا ہوتے ہین - اور فن فلاحت کے عالمون کا خیال ہے کہ غلہ مکا امریکا کا درخت ہے (یہہ جنس امریکا مین بہ نسبت اور جگہ کے عمدہ ہوتی ہے شاید اس خیال سے کہا ہو

طرز حکومت انگلستان

انگلستان کی سلطنت نہ مثل روس کے شخصی ہے کہ بادشاہ ہی کو سب سیاہ و سفید کرنے کا اختیار ہو - اور نہ مانند سویت زرلند کی محض نوعی ہے کہ صرف امرا اور اہل مقدرت کے دست قدرت مین عنان حکومت ہو - اور نہ مثل امریکا اور فرانس کے جمہوری ہے کہ جمہور عوام پر حکومت کا دارمدار ہو بلکہ ان تین ارکان یعنی بادشاہ - امرا - عوام - پر مبنی ہے

اختیارات بادشاہ کے یہہ ہین - (۱) امارت کے مراتب اور مناصب عطا فرمانا (۲) پارلیمنٹ کو منعقد یا برخاست یا معطل کرسکنا (۳) قوانین کا اُسکے دستخط بغیر نہ جاری ہونا (۴) خلاف قانون حرکت کرنے والے کے جرم کو معاف کردینا - (۵) صلح اور جنگ وہی کرسکتا ہے - (۶) بغیر حکم بادشاہ کے چاندی یا سونا مسکوک نہین ہوسکتا -

کونسل بادشاہ وزیرون کے واسطہ اور ذریعہ سے حکمرانی کرتا ہے اور سولہ وزیرون

نرخ اجناس

نرخ اجناس - اور عمدہ اور بکثرت پیدا وار کی بدولت نرخ اجناس کا نہایت ارزان رہتا تھا چنانچہ ۱۸۵۸ء تک مصنف اس کتاب (محمد تراب علی) نے اپنے وطن مین بچشم خود عام نرخ اجناس کا یہہ خرید و فروخت ہوتے دیکھا گیہون فی روپیہ اکیمن بیس سیر اور جو دنخود (چنا) فی روپیہ دو من قند سیاہ پچیس سیر اور گڑ یہ شکر دو روپیہ من تیل چار روپیہ من اور روغن زرد (گھی) دس روپیہ من اور روئی چار روپیہ من اور کپاس فی روپیہ پچیس سیر - اور باقی اجناس کا نرخ اشیا مذکورہ کے نرخ پر قیاس کرلو - اور سیر اسی تولہ کا تھا اور مین چالیس سیر کا

زمانہ

زمانہ - امن چین کے زمانہ مین رعایا کو کچھہ تردد اور کسیطرح کی تکلیف واقع نہین ہوتی تھی بلکہ تمام مخلوق خدا امن امان اور چین چان سے اپنی گذران کرتی تھی لیکن انقلاب سلطنت کے ایام مین انقلاب زمانہ ہوجاتا تھا اور رعایا کو ایک گونہ مصائب کا مقابلہ کرنا پڑتا تھا - اور یہہ بالخصوص وزرا اور امرا کے واسطے زیادہ مضرت رسان ہوتا تھا

محلس بتفصیل ذیل نام کونسل وزرا ہے

(۱) وزیر خزانہ عامرہ جو اکثر وزیر اعظم ہوتا ہے (۲) وزیر مال جسکے کل مقدمات مال کا تعلق رہتا ہی اور تمام محاصل ملک کا انتظام کرتا ہی (۳) وزیر جنگ جسکے کل جنگی مقدمات متعلق ہوتے ہین -

(۴) صدر الصدور - اس وزیر پاس مہر سلطانی رہتی ہی اور وہی جج وغیرہ مقرر کرتا ہے

(۵) داروغہ دیوان خانہ - یہہ وزیر مہر سلطانی کاغذات پر ثبت کرتا ہے -

(۶) صدر کونسل وزرا (۷) وزیر مختص بہ انگلند جو خاص انگلنڈ کے معاملات سے تعلق رکھتا ہی (۸) وزیر ممالک غیر - جو غیر ملکون کے مقدمات کو انجام دیتا ہی (۹) وزیر ممالک ہند آباد جو امریکا اور افریقا کی انگریزی بستیون کا انتظام کرتا ہی (۱۰) وزیر ہند - جو گورنر جنرل ہند پر حاکم ہی اور امور ہندوستان سے تعلق رکھتا ہی (۱۱) حاکم اعلی عدالت بحری جسکے کل مقدمات دیوانی و فوجداری جو بحر مین واقع ہون

اور عوام الناس پر اُسکا کم اثر پڑتا تھا
کچھ حصہ رسدی پہونچتا تھا - مگر نہ ایسا کہ
جیسا ۱۸۵۷ء کے غدر انگریزی فوج کے
بگڑنے مین واقع ہوا ہر شہر اور قصبہ دھڑا
دھڑی سے لٹا اور ہر شخص کو مال تو درکنار
اپنی جان کے لالے پڑگئے ہزارون بندگان
خدا بیگناہ مارے گئے - چنانچہ تاریخ کے زمانہ
غدر مین مرقوم ہے اور نیز مشاہدہ مین آیا ہے کہ
ہزارہا مخلوق کو پھانسی اور گولی نے خاک
مین ملادیا اور بالخصوص معزز آدمیون کو
پھانسی ہی سے برباد نہین کیا بلکہ اُنکے مزارون
کا بھی پتہ نہین لگنے دیا اور اُنکو بے نشان
کردیا - اور جس زمیندار یا بستی کے رہنیوالون
پر کچھ شبہ ہوا یا اُنکے مخالفون نے کچھ بیجا
کہدیا تو وہ بستی جلائی گئی اور دھڑا دھڑی سے
لوٹی گئی اور وہان کے انسان مال سے اور
جان سے غارت کئے گئے -

اگرچہ ہندوستان کی اُس عمدہ حالت کے جو
اہل اسلام کی طرز معاشرتون مین مذکور ہوئی
سننے اور کتب دیکھنے سے سننے والون اور
کتب دیکھنے والون کو اس زمانہ کی حالت کی

متعلق ہین (۱۲) صدر کونسل تجارت
(۱۳) صدر کونسل پرورش غرباء و
مساکین (۱۴) اعلی افسر محکمۂ ڈاک
(۱۵) وزیر ریاست لینکیشر (۱۶)
وزیر ایرلند -

جب کسی بڑے قانون کی بارہ مین
ان وزرا کی رائے نامقبول ہوتی
ہی تو اکثر وہ مستعفی ہوجاتے ہین
اور بادشاہ انکے فریق مخالف کے
سردار کو طلب فرماکر حکم دیتا ہی کہ
تم اور کونسل وزرا مقرر کرو پس
اس مین سرآمد روزگار لوگ منتخب
ہوتے ہین اور وہ مشیر خاص کمیٹی
یا کابینہ داران بادشاہ کہلاتی ہین -

محکمہ امراء - پارلیمنٹ کی محکمہ امرا مین
دو قسم کے امیر اجلاس کرتے ہین ایک
علماء دین - اور وہ تیس ۳۰ شخص شہر بک
شوری ہوتی ہین چھبیس ۲۶ اسقف
کلیسائی انگلستان اور چار اسقف ایرلند
کے لیکن ایرلند کے ہر سال بدل جاتے ہین
دوسرے امرا - امیرون کی کچھ تعداد

نسبت شک و شبہ کرنا پہونچتا ہے جسکو ہندوستان کے مورخون اور غیر ممالک کے احوال نگارون نے بڑی آب و تاب سے بیان کیا ہے جسپر مبالغہ کا گمان ہوسکتا ہی لیکن بقول شخصیکہ بیت۔

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ
آثار پدید ست صناوید عجم را

ہندوستان کے اُجڑے ہوے قصبون اور شہرون اور گرے پڑے محلون اور ایوانون کے کھنڈرون اور اٹے ہوے تالابون اور کولابون اور حوضون اور ٹوٹے پھوٹے بندرگاہون (سمندر کے گھاٹ) اور معبرون (ندیون کے گھاٹ) اور پلون اور بڑے بڑے چشمون اور دریائی نہرون اور منبعون سے جواب بھی دکھائی دیتے ہین اور نیز کاروان سرائون اور مہمان سرائون اور شفاخانون اور محتاج خانون اور مسافر خانون اور لنگر خانون اور مجلس خانون اور رباطون اور مسجدون اور مدرسون اور مقبرون اور خانقاہون اور درگاہون اور رصدگاہون (جنتر منتر) اور بنگلون اور شہر پناہون اور گڈھیون اور حمامون اور دارالشفاؤن اور معبدون اور مزارون اور برجون اور مقیاسون اور مینڈیون

معین نہین ہے بادشاہ کو اختیار ہی کہ جتنے چاہی بڑہا گھٹا ئی۔ ان امیرون کے پانچ درجے ہین ایک ڈیوک (امیر الامراء) دوم مارکوس (امیر درجہ دوم) سوم ارل (امیر درجہ سوم) چہارم وائی کونٹ (امیر درجہ چہارم) پنجم بیرن (امیر درجہ پنجم) اور سوا امیرا یہ لنڈ اور اٹھائیس اسکاٹ لنڈ کی محکمہ امرا مین شریک رہتے ہین اور یہ منصب موروثی ہی مثلاً جو ڈیوک تھا اوسکے بعد اُسکا بیٹا ڈیوک ہوگا۔

محکمہ عوام مین تقریباً ۶۵۰ ممبر بتفصیل ذیل شریک اجلاس ہوتے ہین۔ پانسو اہل انگلنڈ اور ویلس کی طرف سے اور تیس پینتیس اہل اسکاٹ لنڈ کی جانب سے اور ایک شو پانچ ایرلینڈ اور بعض ممبر ارباب کیبنٹ وقت وکیل محکمہ عوام مین رہتے ہین۔ محکمہ عوام کی بعضے اختیارات یہ ہین روپیہ دینا اور محصول مقرر کرنا اس سے بڑہ کر اُسکے قابو مین رہتا ہے۔

ایک قاعدہ یہ ہے کہ پارلیمنٹ سات برس سے زیادہ نہین رہ سکتا ہی۔ اور یہ بھی قاعدہ ہی کہ بادشاہ کی تخت نشینی کے بعد چھ مہینے کے اندر پارلیمنٹ مقرر

اور لال ڈگیون اور کوٹھیون کے کھنڈرون اور اجڑے ہوئے کنوئون اور باولیون اور شکستہ مناروں اور لاٹون اور شاہی باغون اور ایوانون اور قصرون اور قلعون اور سڑکون کو دیکھنے سے اُن وقتون کی سیاحون کی شہادت پوری ہوتی ہی جس سے یہہ یقین ہوتا ہی کہ اُسوقت کی مورخون اور سیاحون نے اپنی تاریخون اور سفرنامون مین جو کچھ بیان کیا وہ بیوجہ بیان نہین کیا بلکہ سب سراسر اور درست لکھا ہے اور سچ سچ بیان کیا ہے۔

اہل اسلام - اس عہد کی اہل اسلام اپنی ہندو ہمسایون اور دوستون کے ساتھ مل جلکر بہت سی ہندی رسمون کے خورد و پوشاک مین اور دیگر رسوم و رواج مین شریک حال ہو گئے تھے ہندی آب و ہوا نے اُنپر وہ اپنا اثر ڈالا تھا کہ اُنکا تن و توش اور رنگ روغن اُنکی ہمسایون جیسا ہو گیا تھا وہ نازک اندام اور زیادہ آرام طلب ہو گئی تھے اور اُنکی دل و دماغی قوتین بھی مانند ظاہری تن و توش اور رنگ و روغن کے خیرباد کر گئے تھے اور آپس کی موافقت جسکی بدولت حکومت کرتے تھے بجای اُسکے آپس مین مخالفت و منافقت برتنے لگے تھے۔ گویا وہ اپنے اسلاف کے اخلاف ہی نہین رہے تھے نہ صورت مین نہ سیرت مین حتی کہ اگر وہ اپنے آبای وطن مین جاتے تو ہندی بولے جاتے۔ پس اسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ شاہی بیت اور فاتح سی مفتوح اور حاکم سی محکوم اپنی ہمسایون ہندوؤن کے مانند ہو گئی۔ اب قادر مطلق ہی اُنکی دن پھیر تو پھیر ورنہ بیت ہی ہیں یہان کسکو نظر آتی ہی۔ صورت یاس بھی بن بن کے بگڑ جاتی ہی انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اور پارلیمنٹ کا ہر محکمہ قانون تجویز کر سکتا ہی اور قانون نافذ ہونے تک بل کہلاتا ہے اور ہر بل کو دونون محکمون مین تین بار پڑھا جاتا ہی اور جب تینون بار مقبول ہو جاتا ہی تو بادشاہ ملاحظہ فرما کر دستخط کر دیتا ہی اُسوقت بل ایکٹ پارلیمنٹ ہو جاتا ہی اور آئین انگلنڈ مین شامل ہوتا ہی۔ اور روپیہ کے بارہ مین جو قوانین تجویز ہوتے ہین اُنکا آغاز محکمہ عوام سی ہوتا ہی خواہ محکمہ امرا اُنکو منسوخ کر دی لیکن اُنمین تغیر و تبدل نہین کر سکتا۔ اور نفوذ قوانین انگلستان کا عمل درآمد تین اصول پر موقوف ہی ایک جوری (پنچایت) دوم ایکٹ ہیبیاس کورپس سوم حکام عدالت کی

تجویز مقدمہ - انگلستان مین ایک مقدمہ کے واسطے دو جوری مقرر ہوتی ہین ایک جوری کا یہہ کام ہی کہ اس امر کی تحقیقات کرے کہ یہہ مقدمہ اس قابل ہی کہ عدالت مین تحقیقات کیواسطے بھیجا جاوے یا نہین اور دوسری بارہ آدمی کی جوری اُس مقدمہ کا فیصلہ کرتی ہے۔

قوانین انگلستان یہہ ہین (۱) ایکٹ جو (جو ایکٹ پارلیمنٹ مین داخل ہین) ایکٹ پارلیمنٹ

نوٹ - روے زمین پر اسلامی ممالک - منجملہ مستقل سلطنت ہے
اہل اسلام کی چند مسطورہ ذیل ہوتی ہین - سلطنت عثمانیہ (ترکی) یورپین پارٹ
مین جسکا ذکر مقدمہ کتاب مین ہوا اور باقی ایشیا اور افریقہ مین چنانچہ ایشیا
کوچک اور ارمن اور کردستان اور الجزیرہ عراق پر شام اور عرب اور نجد
وغیرہ جسکا حکمران سلطان عبدالحمید خان دوم ہے - ایشیا مین ایران جہان کا بادشاہ
ناصرالدین شاہ ہے - افغانستان اُسکا فرمان روا امیر عبدالرحمان خان ہے -
بلوچستان جسکا دارالخلافت قلات ہے - بخارا وہان کا حکمران سید عبدالاحد خان ہے
عمان وہان کا حاکم سلطان سید نور کی - اور ترکستان تمام اور افریقہ مین مراکو جسکا
پایہ تخت شہر فیض امپراطور شاہ سلطان مولائی حسن - اور سکٹو وہان کا فرمان روا بھی
ملقب بہ سلطان ہے - طرابلس جسکا حاکم احمد رحیم ہے - اور حبش جسکا
دارالحکومت گوندر اور بادشاہ سلطان حسن ہے - مصر وہان کا حکمران
خدیو نائب السلطان - اور ملک بربر جسمین چار کرور آدمی ہین - اور سوڈان
جو کہ آبادی مین بربر کے مساوی ہے - اور نوبیا جسکا دارالحکومت خرطوم ہے -
اور ٹیونس دیگر ممالک وغیرہ - اور دیگر نیز چنانچہ بلاکا جسکا حکمران سلطان
محمد ہے اور جاوا - اور جزیرہ سریرہ - اور بالی لمبک - ولکاریب - ولمبوونا - اور دیگر
جزیرہ جو فارس وغیرہ جنکی تفصیل خلاصۃ الاخبار الواقعۃ فی الکرۃ الارضیۃ و لکشن وغیرہ مین مذکور ہے
ماتحت انگریزی دخود مختار ہندوستان مین اب پندرہ ریاستین اہل اسلام کی ہین
حیدرآباد - بھوپال - بہاولپور - جونا گڈھ - رامپور - ٹونک - جاورہ
رادھن پور - پالن پور - کچھی - خیرپور - مالیر کوٹلہ - بانڈی - بالاسینور - کوڑائی
چین کی ماتحت ملک چین مین - کیانگسو - تنسو وغیرہ جسمین تیرہ کرور مسلمان آباد ہین

(جنکو پارلیمنٹ کی دونون محکمون نے بادشاہ
کی منظوری سے جاری کیا ہو) (۲) کومن لا
(جو قانون رسوم قدیم پر مبنی ہو اور اُسکی
عملدر آمد مین مقدمات فیصلہ شدہ بطور
نظیر ہون) (۳) لا آف الوی ٹی (وہ قانون
جو ایسے مقدمات مین نافذ ہو جنمین صدر الصدور
کے ذریعہ سے بادشاہ دخل دے تاکہ کومن لا سے
کسیطرح کی ناانصافی نہو -

عدالتین - انگلستان کی بڑی عدالتین
یہہ ہین - ایک چینسری (عدالت عالیہ
یا محکمہ صدر) عدالت مذکور کے ذریعہ سے تمام
فرمان اور احکام شاہی جاری ہوتے ہین
اور انواع و اقسام کی اسنادون اور
دستاویزون کی تصدیق اور رجسٹری
ہوتی ہے - اور پارلیمنٹ اور دیگر کونسلون کے
انعقاد کا حکم نافذ ہوتا ہے اور دوسری کوئنس
بنچ (عدالت ملکہ معظمہ) تیسرے کومن پلیز (جسمین
ہر قسم کے دعوے پیش ہوتے ہین) چوتھے ایکسچیکر
(عدالت عالیہ مال) اُسکو خراج ملک اور حقوق
شاہی سے تعلق ہے -

عدالتین

المنت للہ کہ حصہ اول کتاب تاریخ تراب کا مطبع ہوگیا - اور حصہ دوم عہد انگریزی مرتب ہو رہا ہے عنقریب چھپ جائیگا

تصحیح اغلاط کتاب طرز معاشرت ہند و انگلینڈ معروف بہ تاریخ تراب

صفحہ	سطر	نام کالم	غلط	صحیح
۳	۷	.	توضع	توضیح
۴	۵	.	پیان	بپایان
۸	۱۷	.	ولون	والون
۱۳	۷	.	بیوقوف	لوگ
״	۱۰	.	مذموم	.
۱۷	۷	.	سنونون	ستونون
״	۲۰	.	اور	+
۱۸	۱۶	.	ما	مان
۲۵	۵	.	بنوا	بنوایا
۳۸	۲	.	اس تفرقہ	یہ تفرقہ
۴۹	۱۷	انگلینڈ	اِسکو	.
۵۳	۱	״	منھہ دیکھا	منھہ دکھایا
۷۵	۱۹	ہندوستان	اوقاف	اوقات
۷۷	۴	״	نفسی	نسفی
۸۲	۱	افغانستان	ساقی	ساقی
۸۴	۶	״	حیون	حیوان
۹۰	۹	״	ڈینمارک	ڈینسن
۹۸	۱۲	״	۱۵۰۰ء	۱۵۱۱ء
۹۹	۲	ہند	ایک سو	ایک لاکھہ
۱۰۳	۶	انگلینڈ	او	اور
۱۰۸	۱۹-۱۱	״	مجاہدالدین	مجاہدین
۱۱۰	۹	״	خدابندگان	بندگان خدا
۱۱۳	۶	״	طلب	طب
۱۲۸	۵	״	ہندا	لہذا

صفحہ	سطر	نام کالم	غلط	صحیح
۱۳۴	۱۷	انگلینڈ	میجونکو	میسیونکو
۱۳۸	۲۱	ہند	کہ جو	کہ جو
۱۴۵	۲۰	انگلینڈ	جوگ	جنگ
۱۴۶	۹	ہند	ہوا	ہو
۱۷۱	۹	انگلینڈ	.	رہا
۱۷۴	۱۶	ھند	اہیلا	ہٹیلا
״	۲۱	انگلینڈ	ٹہ	ٹہ
۲۲۱	״	״	ان	کی
۲۴۹	۱۷	ہند	زمین	زین
۲۵۰	۲	״	۱۸۴۶ء	۱۸۴۶ء
״	۵	״	تناغر	متنفر
۲۵۱	۱۸	انگلینڈ	ناچ	ناچ
۲۵۴	۲۱	ہند۔	جوشجاع	شجاع
۲۷۷	۲۲ نوٹ	״	تخمیناً ہوی	تخمیناً ہوی
۲۸۲	۲۰	انگلینڈ	اشماور	اشراور
۲۸۸	۳	״	ارکان	اراکان
۲۹۲	۱۲	״	تم	قم
۲۹۹	۶	״	چھان لین	چھان بین
״	״	״	سرلون	مصرلون
״	۱۲	״	سل ویب	رسل ویب
۳۲۰	۱	*	اور	+
۳۳۷	۴	ہند	موری	مہری
۳۳۸	۹	انگلینڈ	ولیجن	ریلیجن
۳۴۱	۸	ہند	ملک	ملک کو

فہرست مضامین ہندوستان و انگلستان تاریخ تراب

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱	دیباچہ و تعریف تاریخ و موضوع تاریخ و غائت تاریخ و فوائد تاریخ		
۹	مقدمہ اول - آغاز ظہور حضرت آدمؑ سے نبی آخر الزمان علیہما السلام تک جو ایجاد دنیا میں ہوئیں وہ اور اونکا موجد اور جائے ایجاد مذکور ہیں		
۳۸	مقدمہ دوم قبل تاریخی زمانہ ہند و انگلینڈ کے حالات اور مختصر واقعات کل یورپ کی سلطنتوں کے بیان میں		
۵۳	باب اول ہندوستان میں منجملہ ہنود کے سلطنت کا زمانہ	۶۵	باب اول - انگلستان میں رومیوں کی سلطنت کا زمانہ
۵۸	طرز معاشرت عہد اہل ہنود	۶۹	طرز معاشرت اہل انگلستان کی رومیوں کے عہد میں
۶۳	باب دوم - طلوع نیر اسلام بہندوستان	۷۵	باب دوم - زمانہ قوم سیکسن کا انگلستان میں
۶۹	طرز معاشرت اہل عرب	۷۸	طرز معاشرت اہل انگلستان کی عہد قوم سیکسن میں
۸۸	باب سوم - خاندان غزنین کی حکومت	۸۱	باب سوم - عہد بادشاہان سیکسن - ۹۰ - باب چہارم سلاطین ڈینمارک کی حکومت انگلستان میں
۱۱۱	طرز معاشرت عہد خاندان غزنین	۹۲	انگلستان میں دوبارہ حکومت اہل سیکسن
۱۱۵	باب چہارم - خاندان غور کی حکمرانی ہند میں	۹۳	طرز معاشرت اہل انگلستان کی قوم سیکسن اور ڈینمارک کے عہد میں
۱۵۱	طرز معاشرت عہد خاندان غوری کا ہند میں	۱۰۴	باب پنجم - انگلستان میں عہد شاہان نورمن
۱۵۷	باب پنجم - خاندان خلجی کی حکمرانی	۱۱۴	طرز معاشرت اہل انگلستان کا قوم نورمن کے عہد میں
۱۶۹	طرز معاشرت عہد خاندان خلجی	۱۲۷	باب ششم - انگلستان میں سلاطین پلین ٹیجینٹ کا زمانہ
۱۷۲	باب ششم - خاندان تغلق کی حکومت	۱۴۷	طرز معاشرت سلاطین پلین ٹیجینٹ کے عہد میں اہل انگلستان کی
۱۹۶	طرز معاشرت عہد خاندان تغلق	۱۶۲ و ۱۶۶	باب ہفتم سلطنت خاندان لنکسٹر باب ہشتم - خاندان
۲۰۴ و ۲۰۹	باب ہفتم - خاندان سادات کی حکومت	۱۶۹	طرز معاشرت اہل انگلستان کا سلاطین لنکسٹر و شاہان خاندان یورک کے عہد میں
	باب ہشتم - خاندان لودھی		
۲۱۴	طرز معاشرت عہد سادات سے زمانہ خاندان لودھی تک	۱۸۲	باب نہم - عہد سلاطین ٹیوڈر
۲۲۰ و ۲۲۸	باب نہم - خاندان مغلیہ باب دہم خاندان سوری	۲۰۰	طرز معاشرت اہل انگلستان کا سلاطین ٹیوڈر کے عہد میں
۲۷۳	طرز معاشرت عہد خاندان مغلیہ عالمگیر تک	۲۲۸ و ۲۳۳	باب دہم - عہد سلاطین اسٹوارٹ - و سلطنت جمہوری
۳۰۹	باب یازدہم سلطنت شاہ سے مغلیہ خاندان کے خاتمہ تک	۲۴۶	طرز معاشرت اہل انگلستان کا سلاطین اسٹوارٹ کے عہد میں
۳۳۵	طرز معاشرت عہد بہادر شاہ عرف شاہ عالم سے سراج الدین ابو ظفر بہادر شاہ تک	۲۷۳	باب یازدہم - سلطنت خاندان برنسوک
		۳۰۰	طرز معاشرت اہل انگلستان کی خاندان برنسوک کے عہد میں

اطلاع ۔ جو صاحب اس کتاب کو خریدنا چاہیں وہ مطبع نول کشور لکھنؤ سے خرید سکتے ہیں اور جو صاحب کہ بذریعہ ڈاک منگانا چاہیں وہ بھی مطبع مذکور سے منگا سکتے ہیں اس صورت میں قیمت علاوہ محصول ڈاک ہوگی یا وی پی سے منگانا چاہیں تو